

شذا العرف في فن الصرف

شرح وتحقيق

مولانا محمد عقيل قاسمي

نام کتاب : نزهة الطرف في شرح شذا العرف في فن الصرف

شارح : محمد عقیل قاسمی لکھنوی

کتابت : سید اقبال احمد ندوی

صفحات : ۰۲۶۱۰

سن طباعت : ۱۵/ مارچ ۲۰۲۲ء مطابق ۱۲/ شعبان المعظم ۱۴۴۳ ہجری

باہتمام : شعبہ نشر واشاعت، مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ

رابطہ نمبر : 9044887838 , 9792306115

Maqasmi۱۹۷۵@gmail.com

ملنے کے پتے : مکتبہ احسان لکھنؤ۔ دارین بک ڈپو۔ ادارہ فیصل۔ ندوۃ العلماء روڈ لکھنؤ،
اور دیگر مکتبات لکھنؤ

استدعاء

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے انسانی طاقت وبساط کے مطابق، کتابت، طباعت، تصحیح، میں پوری احتیاط سے کام لیا گیا ہے، پھر بھی اگر کوئی غلطی، یا خامی نظر آئے تو براہ کرم مطلع فرمائیں انشاء اللہ اس کے ازالہ کی پوری کوشش کی جائیگی اور نشاندہی کے لئے ہم بہت ممنون ومشکور ہوں گے۔

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب ندوی دامت برکاتہم

[مہتمم مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء ولمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔

اس بات سے سبھی اہل علم واقف ہیں کہ عربی زبان میں عبور حاصل کرنا بغیر علم نحو وصرف کے ممکن نہیں بلکہ محال ہے، چونکہ عربی زبان قرآن وحدیث کی زبان ہے اسلئے اسلام جب جزیرۃ العرب کے حدود سے نکل کر دیگر اقوام عالم میں پھیلا تو عربی زبان کے قواعد وضوابط کی تدوین کی ضرورت پیش آئی تاکہ زبان کو خطائے لفظی سے محفوظ رکھا جاسکے اور افہام وتفہیم میں آسانی ہو چنانچہ اس سلسلے میں عربی زبان پر پوری دسترس اور قدرت رکھنے والے ماہر علماء نے گرانقدر خدمات انجام دیں جس کے نتیجہ میں قواعد نحو وصرف مدون ہوے۔

انیسویں صدی کے ایک مصری عالم شیخ احمد الحملاوی نے اس فن میں شذا العرف فی فن الصرف نامی ایک عمدہ کتاب لکھی جو علمائے متقدمین ومتاخرین کی تصنیفات کا ماحصل اور اس کا مغز ہے نیز پیرائے بیان اورامثال ونظائر کی عمدگی اور انفرادیت کی وجہ سے یہ کتاب عرب وعجم میں یکساں مقبول اور داخل نصاب مدارس ہے،

مجھے خوشی ہے کہ اس جیسی جامع اور لاثانی کتاب سے کماحقہ استفادہ کی غرض سے مدرسہ کے ایک استاذ مولانا محمد عقیل قاسمی صاحب نے اسکی تسہیل کے لئے نزہۃ الطرف کے نام سے اسکی شرح لکھی جو انتہائی مفید معلوم ہوی، موصوف اس کتاب کو گذشتہ کئی سالوں سے پڑھارہے ہیں، وہ دیگر کتب حدیث وفقہ کے بھی استاذ ہیں، اور وہ اس موضوع پر قلم اٹھانے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب طلبہ واساتذہ دونوں کے لئے مفید وکارآمد ثابت ہوگی، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ موصوف کے اس عمل کو شرف قبولیت سے نوازے اور علمی وعملی میدان میں مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

محمد اقبال ندوی غفرلہ
خادم مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ
مؤرخہ یکم شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

رائے گرامی

حضرت مولانا محمد نفیس اختر صاحب دامت برکاتہم

(استاذ مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ)

جب اسلام کی دعوت عرب سے نکل کر عجم میں پھیلی اور دنیا کی کثیر آبادی حلقہ بگوش اسلام ہوی تو قرآن وحدیث کو سمجھنے اور اس سے کما حقہ استفادہ کرنے کے لئے فن"نحو وصرف کی کی تدوین کی ضرورت پیش آئی قدرتا اس میدان میں عجمی نزاد علماء ومصنفین نے پیش قدمی دکھائی چنانچہ اس فن کی کتابوں کی تصنیفات میں ان کا نام نمایاں ہے۔ متقدمین میں سیبویہ، متوسطین میں علامہ زمخشری، اور مولانا عبد الرحمان جامی قابل ذکر ہیں۔

علم صرف ایک ایسا فن ہے جس سے عربی زبان کی تعلیم میں بے نیازی نہیں برتی جاسکتی، اس فن کی اہمیت کے پیش نظر شروع زمانے سے ہی اس فن میں تصنیفات کا سلسلہ جاری ہے جن میں ایک قابل قدر تصنیف مصر کے ایک بڑے عالم شیخ احمد الحملاوی کی کتاب شذا العرف ہے جو انتہائی جامع اور مفید ہے،

پیش نظر کتاب "نزہۃ الطرف فی شرح شذا العرف" برادر مکرم حضرت مولانا محمد عقیل صاحب قاسمی استاذ مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ شاخ دار العلوم ندوۃ العماء لکھنؤ کی جہد وسعی کا نتیجہ ہے جو انتھائی محنت ولگن سی انجام دی گئی ہے، مجھے امید ہے کہ اس سے طلبہ واساتذہ بھرپور فائدہ اٹھاسکیں گے اخیر میں میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالی مولانا کے اس عمل کو قبول فرمائے اور مزید علمی وعملی میدان میں کام لے آمین!

محمد نفیس اختر ندوی

خادم التدریس مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ

مؤرخہ ۲۵/ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

مقدمہ

داعی اسلام ومترجم قرآن حضرت مولانا سید بلال عبد الحی الحسنی الندوی دام ظلھم العالی
(ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ)

تمام زبانوں میں عربی زبان ہی تنہاوہ زندہ زبان ہے جو قیامت تک زندہ رہے گی،ورنہ ہر زبان کی ایک عمر ہوتی ہے، اسکے بعد آہستہ آہستہ زبانیں بدل جاتی ہیں، لیکن یہ ابدی کتاب قرآن مجید کا فیضان ہے کہ عربی زبان بھی اسکے ساتھ محفوظ ہے:انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (یقیناہم ہی نے اس نصیحت (نامہ) کو اتارا ہے اور یقیناہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) اللہ تعالی نے کتاب عزیز کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، یقینااس کے ساتھ عربی زبان بھی اپنی خصوصیات وامتیازات کے ساتھ محفوظ رہے گی اور وہ علوم بھی محفوظ رہیں گے جنکا عربی زبان سے گہرا تعلق ہے، علم نحو وصرف جنکی ضرورت پڑتی ہے عربی زبان کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ان کو مدون کیا گیا، تا کہ عجمیوں کے لئے عربی زبان کا فہم آسان ہو اور عربوں کو بھی وہ گہرائیاں معلوم ہوں جو بعض مرتبہ صرف زبان سمجھ لینے سے معلوم نہیں ہوتیں، اس کے لئے زبان کی باریکیوں کا علم ضروری ہے، ابتدائی صدیوں میں یہ علم مدون ہوے اور مدارس میں وہ کتابیں شامل کی گئیں جن کی ان علوم کے لئے ضرورت تھی۔

فن صرف کی مختلف زبانوں میں کتابیں تصنیف کی گئیں اخیر دور میں "شذاالعرف "ایک بڑے مصری عالم شیخ احمد بن محمد حملاوی کی تصنیف کردہ کتاب ہے، جو اپنے موضوع پر بڑی جامع اور مفید کتاب ہے، البتہ انہوں نے متن کو جس طرح سمیٹنے کی کوشش کی اور مختصر عبارت میں علوم کو ادا کیا اس سے کتاب میں کہیں کہیں غموض پیدا ہو گیا ہے، نصاب کی کتابوں کے لئے اس کو ایک دور میں ضروری بھی سمجھا جاتا تھا، تا کہ طلبہ میں دقیق عبارتوں کے سمجھنے کا ذوق پیدا

موجودہ دور میں طلبہ کی ذہنی سطح کا خیال کرتے ہوئے اس کی ضرورت تھی کہ نصاب کی ان کتابوں کو آسان بنا کر پیش کیا جاتا، پیش نظر کتاب "نزہۃ الطرف شرح شذا العرف" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جو مولانا محمد عقیل قاسمی صاحب کی مرتب کردہ ہے، موصوف نے بڑی محنت سے کتاب میں مشکل فہم الفاظ کی لغوی تشریح کی ہے اور بعض ضروری مقامات پر حواشی بھی قائم کئے ہیں، مجھے باقاعدہ کتاب پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا، البتہ کتاب کی بعض اہم بحثیں دیکھ کر اندازہ ہوا کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے مفید ثابت ہوگی، تاہم بعض تسامحات بھی نظر آئے جن کی تصحیح و تنقیح صحت کتاب کے لئے مفید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کتاب کو سند قبول عطا فرمائے اور مرتبِ کتاب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے آمین!

والسلام

سید بلال عبد الحی حسنی ندوی

ناظر عام۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ

مؤرخہ یکم شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

فہرست مضامین

حرف آغاز

الحمد لله رب العلمين ○ الرحمان الرحيم ○ مالک یوم الدین ○
والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابه واتباعه الی یوم القیامة اجمعین. اما بعد۔

علم صرف دوسری صدی ہجری میں علم نحو کے ساتھ مدون کیا گیا تھا بعد میں تیسری صدی ہجری میں اس کو مستقل فن کی حیثیت حاصل ہوی اور اسکے احکام ومسائل کا استنباط کیا گیا۔

مشہور قول کے مطابق اس فن کے مدون اول ابو عثمان بکر المازنیؒ ہیں جن کی تاریخ وفات ۲۴۹۔ ہجری ہے اور یہ نحو کے مشہور امام اخفش کے شاگرد ہیں امام مبرد نحوی نے لکھا ہے کہ سیبویہ کے بعد نحو وصرف کے سب سے بڑے عالم ابو عثمان المازنی ہیں علم صرف میں ان کی کتاب کا نام التصریف لابی عثمان المازنی مشہور ہے۔ علم نحو وصرف کے وجود اور اس کے پروان چڑھنے کا زمانہ، ۱۵۵ ہجری تا ۲۲۰ ہجری کے درمیان کا زمانہ ہے اس زمانے میں جس طرح حدیث وفقہ کی تدوین وترویج اور اسکو ترقی و عروج حاصل ہوا اور اس میں بڑے بڑے علماء ومحدثین کا ظہور ہوا وہیں بصرہ وکوفہ میں علم عربیت کے قواعد کو بھی بڑا فروغ حاصل ہوا اس میدان کے شہسواروں میں جہاں کوفہ میں معاذ بن مسلم الھرآء، امام کسائی، اور امام فراء، بہت مشہور ہوے، وہیں بصرہ میں امام خلیل بن احمد، یونس بن حبیب، اور امام سیبویہ اپنی علمی شان کا پرچم لہرایا۔ چونکہ یہ زمانہ علم نحو وصرف کے مسائل و احکام کی تدوین کا زمانہ تھا اسلئے علمائے کوفہ وبصرہ کے درمیان اس سلسلے میں بڑے بڑے مناظرے، اختلافات، اور بحث ومباحثہ کا بازار بھی گرم ہوگیا تھا جسکی چنگاریاں آج بھی کتابوں میں ملتی ہیں۔ اس زمانے کی سب سے اہم کتاب علامہ سیبویہ کی "الکتاب " ہے جو آج بھی دستیاب ہے۔

اس کے بعد دوسرا دور اس علم کی ترقی وترویج کا زمانہ ہے جو۔ ۲۲۱ تا ۲۹۳ ہجری کے درمیان کا زمانہ ہے جس میں علمائے بصرہ میں ابو عمر الجرمی، اور ابو عثمان المازنی، اور امام مبرد۔ وہیں کوفہ میں امام ثعلب، اور یعقوب بن سکیت، نے اس علم کی نمایا خدمات انجام دیں۔ اسی دور میں علم صرف، علم نحو سے نکل کر ایک مستقل فن کی حیثیت سے جانا اور پہچانا گیا نیز اسکے اصول وقواعد کا استنباط ہوا۔ بعد کے زمانے میں جن علماء نے اس علم کے رموز وقوافی درست کئے اور اسکے بال وپر سنوارے، ان میں علامہ زمخشری، ابو علی الفارسی، ابو سعید السیرافی، علامہ ابن جنی، ابن یعیش، ابن حاجب، ابن مالک، ابو حیان اندلسی، علامہ احمد الحملاوی مصری قابل ذکر اساتذہ فن ہیں اخیر میں مصر کے ایک بڑے عالم علامہ احمد الحملاوی کا نام بڑی عظمت سے لیا جاتا ہے یہ انیسویں صدی کے ایک متبحر عالم، فن نحو وصرف کے امام، فن شعر، وادب کے محقق وناقد، نیز فن عروض وبلاغت میں یکتائے روزگار تھے۔

عربی زبان ام اللغات ہے صاحب ھدایہ نے لکھا ہے "لان العرب لھا من المزیة ما لیس لغیرھا" کہ عربی زبان کو دیگر تمام زبانوں پر ایسی فوقیت حاصل ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ہے اسکے علاوہ لغت عربی اسلام اور قرآن عظیم کی زبان ہے اللہ تعالی فرماتا ہے "انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون" کہ ہمنے قران کو عربی زبان میں اتارا تا کہ تم سمجھ سکو۔ اس کے علاوہ لغت عربی، نبی آخر الزمان ﷺ کی زبان ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ احبوا العرب لانی عربی والقران عربی، ولغة الجنة عربی" کہ اہل عرب اور عربی سے محبت کرو کیونکہ میں عربی ہوں، اور قران کریم عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔

ایسی مہتم بالشان زبان کی تعلیم و تعلم، اور اس میں تکلم و تخاطب، اور علوم اسلامیہ میں تدبر و تفکر کے جوہر کا حصول جس فن پر موقوف ہے اس کا نام علم صرف و علم نحو ہے۔ علم میں پختگی، صحیح مفہوم تک رسائی، عبارت کی صحت، معانی کی گہرائی، اور الفاظ ومعانی کے باہمی ربط و تعلق کی شناخت، لغت عربی کے قواعد، نحو و صرف کی آگہی، علم الصیغہ و علم الاشتقاق پر گہری نظر، اعراب وبناء کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اس میں بھی بطور خاص علم صرف کیونکہ علم صرف علم عربی کا پہلا زینہ اور پہلا پائدان ہے۔ اہل عرب کا مقولہ ہے۔۔الصرف ام العلوم والنحو ابوھا۔۔ کہ علم صرف علوم کی ماں اور نحو اسکا باپ ہے، علامہ زرکشیؒ نے اپنی کتاب البرھان فی علوم القران میں لکھا ہے، العلم با الصرف اھم من معرفة النحو فی تعریف اللغة، یعنی عربی زبان سیکھنے میں علم صرف کا سیکھنا علم نحو سے بھی مقدم ہے کہ علم نحو سے اعراب کی غلطی سے بچا جاسکتا ہے جبکہ علم صرف کے بغیر کلمہ اور صیغہ کی پہچان ہی ممکن نہیں،

عربی زبان کی وسعت اور اس میں پائی جانے والی جدت اور ایجاز واختصار کا گوہر نایاب یہی علم صرف ہے۔ علم صرف ہی کی یہ خوبی ہے کہ ایک ہی لفظ سے محض اس کی حرکات و سکنات، کی تبدیلی سے مختلف معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں اور یہ علم صرف کی منفرد وامتیازی شان ہے، مثلا: ایک فعل قبل کو لیلیں تو اس کے معنی ہیں لینا، قبول کرنا۔ اسی کا دوسرا صیغہ ہے قبّل، اسکے معنی ہیں چومنا بوسہ لینا، اسی کا ایک صیغہ ہے اقبل، اسکے معنی ہیں آنا، اسی کا ایک اور صیغہ ہے تقبّل، اسکے معنی ہیں قبول کرنا، جیسے تقبل اللہ دعائکم، اور اسی کا ایک صیغہ ہے قابل جس کے معنی ہیں آمنے سامنے ہونا مقابلہ میں آنا، اسی طرح اسکا ایک صیغہ ہے استقبل جسکے معنی ہیں متوجہ ہونا۔ اسی طرح محض صیغہ کی تبدیلی سے بڑی سے بڑی بات کو مختصر لفظوں میں ادا کر دینے کا ہنر اسی علم صرف کی کرشمہ سازی ہے جیسے: استرجع، بسمله، حمدل، سبحل، کوّف، شمّل، وغیرہ، اسی لئے علوم عربیہ کے طالب علم کے لئے لیے بنیادی اور پہلی ضرورت ہے کہ وہ علم صرف کو سیکھے، اس کی گردانوں کو حفظ کرے، اس کے اوزان کو ازبر کرے، ہفت اقسام 'اسکان' ابدال' ادغام 'اعلال' حذف و قلب' کی معرفت حاصل کرے اس کے بعد ہی وہ کلمہ کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے اور اس سے نت نئے صیغے بنا سکتا ہے اور اس سے مختلف المراد معانی پیدا کر سکتا ہے اور

عربی عبارات کے صحیح معانی و مفاہیم تک رسائی ہو سکتی ہے نیز قران وحدیث کے گوہر نایاب اور جواہر پاروں کی تحصیل ممکن ہو سکتی ہے۔

مدارس میں اگرچہ زمانہ قدیم سے ایسی کتابیں داخل درس ہیں جنھیں اگر توجہ اور طلب کے ساتھ پڑھا اور سمجھا جائے تو یہ سفر نہ صرف آسان بلکہ دلچسپ اور گہرایائی کا سامان فراہم ہو جائے مگر افسوس اس وقت اس علم پر توجہ سے غفلت برتی جا رہی ہے اور تعلیمی معیار میں بھی بڑی کمی آئی ہے اس کے علاوہ بعض مدارس میں اسکول اور کالج سے آنے والے طلباء کی بھی خاصی تعداد ہے جن کے پاس ابتدائی کتابیں خصوصا نحو وصرف کے قواعد کو پڑھنے اور سمجھنے کا خاطر خواہ موقع نہیں ہوتا اسی لیے اب تقریبا نصاب کی تمام کتابوں کی اردو شروحات منصۂ شہود پر آچکی ہیں اور اس کی ضرورت بھی ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی شذا العرف کی شرح نزھۃ الطرف ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شذا العرف فی فن الصرف مدارس میں پڑھائی جانے والی علم صرف کی آخری درجہ کی کتاب ہے یہ کتاب علم صرف کی لازوال، وبے مثال، انوکھی اور ایک جامع کتاب ہے جس میں مصنف علامہ احمد الحملاوی مصری نے علم صرف کے تمام مسائل کا احاطہ کیا ہے اور ایک عمدہ ترتیب اور شاندار، صاف وشستہ عبارت، اور دل نشیں انداز تحریر، امثال ونظائر کی عمدگی کے ساتھ فن کی باریکیوں اور اس کے نکائت کو کتاب کی مالا میں پرو دیا ہے گویا وہ علم صرف کا ایک ایسا آئین ہے جو الفاظ کی قوت، معنی کی گہرائی اور دلائل وشواہد کا ایک خوبصورت مرقع ہے۔

ان تمام خوبیوں اور اوصاف کمالیہ کے ساتھ حضرت علامہ نے کتاب میں حد درجہ ایجاز اور اختصار سے کام لیا ہے جو یقینا ایک محقق، ومدبر کی قابلیت اور موضوع پر اسکی مضبوط گرفت کی نہ صرف دلیل ہے بلکہ ایک فصیح وبلیغ ادیب کی قادر الکلامی کا بین ثبوت بھی ہے مگر اس سے بعض مقامات انتہائی پیچیدہ اور دشوار کن بن گئے ہیں جہاں بڑی مشکل اور دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شروع میں سوچا تھا کہ جمع تکسیر وجمع کثرت تک ہی لکھوں گا کیونکہ گزشتہ سالوں میں اس سے آگے میں پہنچ نہ سکا تھا اور غالبا پہنچنا مشکل بھی ہوتا ہے، چونکہ میرا مقصد صرف اس کتاب کی تسہیل تھا اس لیے جہاں تک ضرورت ہے بس وہی تک لکھا جائے یہ میرا خیال تھا لیکن اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا محمد نفیس صاحب کو جو کہ مدرسے میں حدیث وتفسیر کے استاد ہیں انہوں نے مشورہ دیا کہ علم صرف کی تکمیل تصغیر اور نسب پر پوری ہوتی ہے اس لیے کتاب کو وہیں تک پورا کیا جائے اسی کے ساتھ مولانا کا یہ بھی مشورہ تھا کہ عبارت پر اعراب نہ لگایئے ورنہ طلبہ کے لیے کیا کام بچے گا۔ مجھے یہ بات درست معلوم ہوی اور کتاب کو نسب اور اس کے خاتمہ تک پہنچایا، اور عبارت پر اعراب بھی نہیں لگایا اسی طرح حضرت مولانا راشد نظامی صاحب جو مدرسہ عربیہ تعمیر ملت کے عربی ادب کے استاذ ہیں کا مشورہ تھا کہ محل استشہاد کے تعین کے ساتھ ساتھ اشعار کی ترکیب نحوی بھی

ضرور لکھیں تاکہ کوئی بات لاینحل نہ رہ جائے چنانچہ اس پر بھی حتی المقدور کوشش کی گئی، اس کتاب کی تسہیل و تحلیل میں جن کتابوں سے میں نے استفادہ کیا ان میں قابل ذکر کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

١. ایضاح المسالک شرح الفیہ ابن مالک،
٢. الصرف الکافی۔ تالیف ایمن امین عبد الغنی،
٣. الصرف العربی۔ تالیف ،الدکتور محمد فاضل السامری،
٤. المستقصی فی علم اتصریف ۔تالیف ،الدکتور عبد اللطیف محمد الخطیب،
٥. جامع الدروس العربیہ۔ تالیف شیخ مصطفی الغلاییني ۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ شذا العرف ایجاز واختصار کا مرقع ہے اسلئے اسکی تسہیل کے لئے مناسب تھا کہ ترجمہ کے درمیان ہی بین القوسین ضروری کلمات بڑھا کر عبارت کی تحلیل کردی جائے تاکہ ترجمہ سے ہی بات سمجھ میں آجائے۔ اسی کے ساتھ ترجمہ میں بھی اس بات کالحاظ کیا گیا ہے کہ افہام مسئلہ کے ساتھ ساتھ حل عبارت کادامن چھوٹنے نہ پائے اور ترجمہ اور عربی عبارت کے درمیان ترتیب و تعلق کا توازن باقی رہے اسی لئے اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں ترجمہ سے ہی بات سمجھ میں آگئی ہے اسی لئے ہر جگہ تشریح نہیں لکھی گئی اور جہاں ترجمہ کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت سمجھی گئی وہاں تشریح کے عنوان سے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جو چیزیں متعلقات میں سے تھیں، انھیں حاشیہ میں ذکر کیا گیا ہے، مثالوں کے معانی ترجمہ کے درمیان ہی بین القوسین لکھدیئے گئے ہیں تاکہ آسانی رہے، اور جہاں پر الفاظ کے معانی سبب ثقالت یا تفہیم مسئلہ میں حارج ومانع محسوس ہوے وہاں انھیں ترک کردیا گیا ہے تاکہ مقصود مفقود نہ ہوجائے۔

اخیر میں میں حضرت مولانا سید بلال عبد الحی حسنی ندوی دام ظلہم العالی کی خدمت میں ہدیہ تشکر وامتنان پیش کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اس کتاب کے لئے اپنا قیمتی وقت فارغ فرمایا اور کتاب کے مسودہ کو ملاحظہ فرمایا اور اس کتاب کا مقدمہ تحریر فرمایا اللہ تعالی حضرت کا سایۂ شفقت تادیر قائم فرمائے اور اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے آمین!

اسی طرح میں اپنے مشفق ومربی حضرت مہتمم صاحب (حضرت مولانا اقبال صاحب ندوی) دامت برکاتہم اور نائب مہتمم حضرت مولانا معروف قاسمی صاحب دامت برکاتہم کا تہ دل سے ممنون ومشکور ہوں کی انکی سرپرستی اور دعاؤں کی برکت سے یہ کار خیر اپنے انجام تک پہنچا، حضرت مہتمم صاحب نے ہمیشہ اپنی محبتوں و شفقتوں سے نوازا، اوراس خاص موقع

پر اپنا قیمتی وقت نکال کر دعائیہ کلمات سے سرفراز فرمایا، اللہ تعالی حضرت کے سایۂ عاطفت کو تادیر قائم رکھے آمین!

اسیطرح میں حضرت مولانا محمد نفیس اختر صاحب ندوی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو شروع سے آخر تک ہمیشہ مفید مشوروں سے نوازتے رہے اوراخیر میں کتاب کا مسودہ دیکھنے کی زحمت گوارہ فرمائی، نیز کتاب پر اپنی قیمتی رائے کا بھی اظہار فرمایااللہ تعالی حضرت مولانا کو جزائے خیر عطافرمائے آمین!

اور اس موقع پر میں استاذ محترم حضرت قاری غلام سرور صاحب پورنوی استاذ مدرسہ تحفیظ القرآن حضرت گنج لائن بازار کا بھی بہت ممنون ومشکور ہوں کہ جنکی دعاؤں اور گرانقدر فکروں اور کاوشوں کے طفیل بندہ اس لائق ہوا کہ صفحۂ قرطاس پر قلم اٹھاسکے۔ استاذ محترم کواللہ رب العزت اپنی شایان شان صلہ عطافرمائے آمین! اور آخر میں میں اپنے والدین کے لئے دعاء گو ہوں کہ اللہ رب العزت ان کے جہد بے کراں، سعی لازوال، افکار وہموم کے سلسلہ دراز کا اپنی شایان شان بدلہ اور اجر عطافرمائے اور انکی مغفرت فرمائے، اور اعلی علیین میں مقام خاص سے سرفراز فرمائے آمین۔

اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر بھائی محمد افروز عالم ابن عبدالحکیم لتام باڑی شہید گنج پورنیہ بہار اور بھائی محمد حامد علی صدیقی مسلم نگر بخشی کا تالاب لکھنؤ، اور بھائی محمد عادل صفوی، اناؤ۔ حال مقیم دبئ کو فراموش کردیا جائے کہ ان حضرات کی کوششوں اور مخلصانہ توجہات سے کتاب طباعت کے مراحل تک پہونچی اللہ تعالی ان حضرات کی مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائے اور انھیں اس کا بہترین صلہ اور اجر عطافرمائے۔ آمین۔

اورآخر میں میں ذات باری عزاسمہ کی بارگاہ میں عرض گذار ہوں کہ وہ اسے شرف قبولیت سے نوازے اور میرے اس عمل کو خالصًا لوجہ اللہ فرماکر اسے میری اور میرے متعلقین کی مغفرت کا ذریعہ بنائے آمین! ؛؛واللهُ أسألُ أن يُلبِسَهُ ثوابَ القَبولِ، وأن ينفعَ بِهِ، إنَّهُ أكرمُ مسئولٍ۔

محمد عقیل قاسمی غفرلہ

خادم التدریس مدرسہ عربیہ تعمیر ملت فیض اللہ گنج لکھنؤ

۲۵ / جنوری / ۲۰۲۲ء

خطبة الكتاب

اللّٰهم إنا نحمدُك يا مصرِّفُ القلوبِ على مَزيدِ نعمتِك، ومترادِفِ جُودِك وكرمِك، غَمَرْتَنَا بإحسانكَ، الذى مَصدرهُ مجرَّدُ فضلِك، وشملْتَنا بمضاعَفِ نِعَمِك وطَوْلِك؛ فسبحانَك تعالتْ صفاتُك عن الشبيهِ والمثالِ، وتنزَّهتْ أفعالُك عن النقصِ والاعلالِ؛ لا رادَّ لماضي أمرِك، ولا وصُولَ لقَدْرِك حقَّ قَدرِك،

ترجمہ: اے اللہ، اے دلوں کو پلٹنے والے، ہم آپ کی حمد و ثناء کرتے ہیں آپ کی بے پایاں نعمتوں اور بے پایاں فضل وانعام پر آپ نے ہمیں اپنے ان احسانوں سے ڈھک دیا جن کا منبع و سرچشمہ محض آپ کا فضل ہے، اور آپ نے ہمیں اپنی بے شمار نعمتوں اور بخششوں سے مالا مال کر دیا، یقینا آپ کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے، اور آپ کی صفات عالیہ ہر تشبیہ و تمثیل سے منزہ ہیں، اور آپ کے سارے کام ہر قسم کے عیب و نقص سے مبرا ہیں، آپ کے نافذ کردہ کسی امر کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور آپ کی شان و قدر و منزلت کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ آپکا حق ہے(1)

ونَستَمْطِرُكَ غيثَ صلواتِكَ الهَامِيَةِ، وَتَسْلِيْمَاتِكَ البَاهِرَةِ البَاهيَةِ، على نَبِيِّكَ إنْسَانِ عينِ الوُجُودِ المُشْتَقّ مِنْ سَاطِعِ نُوْرِهِ كل مَوْجُودٍ، مُحَمّدٍ اَلمُصطَفَى مِنْ خَيْرِ العَالَمِيْنَ نسبًا، وَأرْفَعِهِمْ

(۱) حل لغات: مصرِّفُ۔ باب تفعیل، پھیرنا، پلٹنا، مترادِفِ۔ باب تفاعل، ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔ جُودِك: مصدر، سخاوت، کرمِك: مصدر، بخشش وانعام، غمرتنا: فعل ماضی، ن، ڈھانپ لینا، چھا جانا، مَصدر: جمع مصادر، مقام خروج، منبع و سرچشمہ، شملْتُنا: ، (س)، شامل ہونا، ڈھانک لینا، بمضاعَفِ: دوگنا ہونا، (مفاعلہ) نعَمِك۔ نعمۃ کی جمع، طَوْلِ ک: مصدر، فضل وبخشش، لشبیہ۔ مشابہ ہونا کسی کے جیسا ہونا، والمثالِ۔ نظیر و مثال، تنزّهتْ۔ فعل ماضی، پاک و صاف ہونا، (تفعل) والاعلالِ۔ کمزوری، عیب، (افعال) وصُولَ۔ مصدر، پہنچنا، لقَدْرِك۔ قدر و منزلت، شان،

(۲)، حل لغات: ونَسْتَمْطِرُكَ۔ (استفعال) ہم بارش مانگتے ہیں، غیثَ۔ مصدر، بارش، الهَامِيَة۔ اسم فاعل ہے، آنسو یا پانی کا بہنا، البَاهِرَةِ۔ فائق وبرتر ہونا، البَاهيَةِ۔ خوبصورت ہونا، دل کش ہونا، فائق ہونا، إنْسان عينِ۔ آنکھ کی پتلی، سَاطِعِ۔ بلند ہونا، پھیلنا، اَلمُصْطَفَى۔ اسم مفعول، منتخب، چنیدہ، حسبًا۔ خاندانی عزت وشرافت، صغَّر۔ حقیر کرنا، ذلیل کرنا، شکست دینا، بِصَحيحِ عَزْمِه۔ ہمدردی کرنا، اخلاق سے کام لینا۔، مضبوط عزم، وَمَزّقَ۔ پھاڑنا، کاٹنا، الگ کرنا۔ حَزْمه۔ مضبوط باندھنا، الحِكَمِ، حكمة کی جمع، مراد قرآن و سنت، همَم۔ بلند ہمت ہونا، ہمۃ کی جمع، مَهّدوا۔ تیار کرنا، برابر کرنا، بلفیف۔ جمع لفوف، لپیٹنا، جمع کرنا۔ مراد متحد ہونا، بالسَّدادِ۔ سیدھا، درست، ومعالِمَ۔ مفرد۔ علم، نشان، علم، جھنڈا،

قَدرًا، وأشرفهم حسبًا، الذی صغَّر بِصَحيحِ عَزْمِهِ جيشَ الجِهالةِ، وَمَزَّقَ بِسَالِمِ حَزْمِهِ شمْلَ الضلالةِ، وعلى آلهِ مَظاهِرِ الحِكَمِ، وصَحْبهِ مَصَادِرِ الهِمِمِ، الذين مَهّدوا بلفيف جمعِهِمْ المَقْرُونُ بالسَّدادِ سبيلَ الهُدى ومعالِمَ الرَّشادِ.

ترجمہ: اور ہم آپ سے آپ کے نبی ﷺ پر آپ کی موسلادھار رحمتوں کی بارش، اور آپ کی عمدہ و دلکش سلامتی کا سوال کرتے ہیں جو کہ کائنات کی آنکھ کی پتلی ہیں، اور جن کے پھیلنے والے نور سے ہر ہستی فیضیاب ہے، وہ محمد مصطفی ﷺ ہیں، جو نسب کے اعتبار سے سارے جہان سے بہتر ہیں، اور جو قدر و منزلت میں سب پر فائق ہیں، اور جو خاندانی عظمت کے اعتبار سے سب سے معزز ہیں، جنھوں نے اپنے اخلاق و ہمدردی اور عزم مصمم سے جہالت کی تاریکیوں کے لشکروں کو شکست دیدی، اور اپنی مضبوط و پیہم کوششوں سے گمراہی کے علمبرداروں کو ہزیمت وناکامی سے دوچار کر دیا،

اور رحمت و سلامتی کی بارش ہو آپ کی آل پر جو احکامات الٰہیہ اور دین مصطفویہ کے چشم و چراغ ہیں، اور رحمت و سلامتی کے بارش ہو آپ کے صحابہ پر جو اولوالعزم اور جہد واستقلال کے منبع ومینار ہیں، جنھوں نے اپنے ہدایت یافتہ ساتھیوں، اور مجتمع جماعت کے ساتھ (مل کر) رشد وہدایت کی راہوں کو ہموار کر دیا اور صحیح و سیدھی راہوں کے نشانات اجاگر کر دیے[۲]

وبعدُ: فَمَا انْتُظِمَ عِقدُ عِلمٍ إلّا والصَّرْفُ واسطتُهُ، ولا ارتُفِعَ مَنارُهُ، إلّا وهو قَاعِدتُهُ، إذْ هُوَ

---

۲) حل لغات: المِطْلَابُ۔ طلاب کا صیغہ مبالغہ، انتہائی طلب گار، وَسِعَنِي۔ گنجائش، بِبَذْلِهِ ۔ ایڑی چوٹی کا زور لگانا، أَضُنَّ۔ کسی نفیس چیز میں بخل کرنا، فَسَرَّحتُ۔ چھوڑنا، بھیجنا، نَوَاظِر، ناظرة کی جمع آنکھ، فِجَاج۔ کشادہ راستہ، الشَّوَارِدِ۔ منتشر، نامانوس الفاظ، فاقتفتِ الأثرَ۔ نقش قدم پر چلنا. وأُودِعَ۔ درج کرنا، لکھنا، امانت رکھنا، أَقْتَطِفَهُ۔ پھل توڑنا، (افتعال)

۳) حل لغات: عِقدُ۔ ہار، واسطتُهُ۔ ہار کے درمیان کا اعلی جوہر، قَاعِدتُهُ بنیاد، دَعَائِمُ۔ ستون، مفرد، داعمۃ، تنجلِيَ۔ روشن ہونا، واضح ہونا، فرائدُ۔ فريدة کی جمع، موتی، رَشْفِ۔ چوسنا، پینا، أَفَاوِيْقِهِ ۔ افیقۃ کی جمع الجمع، تھن میں جمع دودھ، وتلبط ۔ کوشش کرنا۔ محنت کرنا، تَفَاوِيْقِهِ ۔ منتشر اجزاء، أَحْدَقُوا۔ گھیر لینا،

شذَا، بو کی تیزی، تیز مہک، العرف، ہر قسم کی بو، اکثر خوشبو کے لئے استعمال ہوتا ہے، مسئولِ، اسم مفعول، ذمہ دار، شذَا العرفُ، (خوشبو کی مہک)

إِحْدَى دَعَائِمِ الأدبِ، وبهِ تُعرفُ سِعَةُ كلامِ العربِ، وتنجلي فرائدُ مفرداتِ الآياتِ القرآنيةِ، والأحاديثِ النَبَوِيَّةِ، وهما الوَاسِطَةُ في الوصولِ إلى السَعَادَةِ الدِينيَّةِ والدُنْيَوِيَّةِ، وَكَانَ مِمَّنْ تَطَّلِعُ لِرَشْفِ أَفَاوِيْقِهِ، وتلبط جَمْعُ تَفَارِيْقِهِ، طلبةُ مَدْرَسةِ دارِ العلومِ، فإِنَّهم أَحْدَقُوا بِي مِنْ كلِّ جانبٍ،

ترجمہ: اور حمد وصلاۃ کے بعد (میں عرض کرتا ہوں) کہ علم کا کوئی ہار پرویا نہیں جائے گا مگر علم صَرف اس کا درمیانی (اعلی) حصہ ہوگا، اور علم کا کوئی مینار بلند نہ کیا جائیگا مگر علم صرف اس کی بنیاد ہوگا، کیونکہ وہ ادب کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے، اور علم صرف سے ہی کلام عرب کی وسعتوں کا پتہ چلتا ہے، اور آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کے مفرد کلمات کے موتی اجاگر ہوتے ہیں، اور یہی دنیا اور آخرت کی ابدی سعادتوں تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں، اور جن لوگوں نے اس علم کے دودھ سے سیر اب ہونا چاہا، اور اس کے متفرق حصوں کے جمع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، وہ مدرسہ دارالعلوم کے طلبہ تھے، چنانچہ انہوں نے مجھے ہر جانب سے گھیر لیا،

وَكَانَ المِطْلَابُ فِيهِمْ أَكثرَ مِنَ الطَالبِ، فما وَسِعَنِي إِلَّا أَنْ أَحفظَ العلمَ بِبَذْلِهِ، وأَلَّا أَضُنَّ بِهِ على أهلِهِ، فَسَرَّحْتُ نَوَاظِرَ البحثِ فِي فِجاجِ الكواغدِ، وَبَعَثْتُهَا فى طلبِ الشَوَارِدِ، فاقتفتِ الأثرَ، حتى أتتْ بالمبتدأ والخبرَ، ثُمَّ جعلتُ أميّزَ الصحيحَ مِن العليْلِ. وأودِعَ ما اقْتَطَفَهُ مِن ثِمارِ الكثيرِ من السَّهلِ القَلِيلِ

ترجمہ: اور ان میں طالب سے زیادہ مطالب تھے جنھوں نے میرے لئے گنجائش نہ رکھی مگر یہ کہ میں اس علم میں لگ کر اسے محفوظ کردوں، اور اس کے حقداروں کے حق میں بخل نہ کروں، چنانچہ میں نے کاغذ کی کشادہ گلیوں میں بحث وتمحیص کی نظریں دوڑائیں اور میں اس کے غیر منظم مضامین اور (فن کی باریکیوں) کی طلب وجستجو میں لگ گیا، تو اس نے بھی نقش پا کا ساتھ دیا، یہاں تک کہ (وہ تلاش وجستجو) اپنا مبتدا وخبر لے آئی (یعنی وہ مضامین جمع ہوگئے) پھر میں صحیح کو غیر صحیح سے الگ کرنے لگا، اور میں مختصر اور آسان عبارت میں مضامین کو جمع کرنے لگا، جن کو میں بہت سارے ماخذوں سے نکال رہا تھا،

فَجاءَ بحمد اللهِ كتابًا تروْقُ معانِيهِ، وتَطَيَّبَ مَجانِيهِ، عباراته شافيةٌ،تسكين خاطر وشواهِدُهُ ،كافيةٌ، فأنعِمْ نظرُك فيهِ، وقُلْ (ذَ لِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ) وإن رأيتَ هفوةً. فقُلْ: طَغَى القلمُ، فإنّ ذلك من دواعِي الكرمِ، وحاشاك، أن تكون ممن قيل فيهِ -

ع۔۔۔۔ فإنْ رَأَوْا هَفْوةً طارُوا بها فرحًا ۔ منِّي وما عِلموا من صالحٍ دَفَنُوْا۔

ترجمہ: چنانچہ اللہ کے فضل وکرم سے یہ محنت ایک ایسی کتاب کی شکل میں سامنے آئی جس کے معانی پسندیدہ، اور الفاظ عمدہ ہیں،

جس کی عبارت دل کو لبھانے والی ہے، اور جس کے دلائل مسکت اور طاقتور ہیں، تو آپ اسے غور سے دیکھیں (یقینا) آپ کہیں گے (ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء،) اور اگر آپ کو اسمیں کوئی غلطی نظر آئے تو اسے قلم کی غلطی سمجھیں کیونکہ یہی کریموں کا وطیرہ ہے، اور خبر دار آپ ان لوگوں میں سے مت ہو جانا جن بارے میں کہا گیا ہے۔ع "کہ اگر انھیں میری غلطی نظر آتی ہے تو وہ خوش ہو کر لے اڑتے ہیں -- اور جب وہ میری کسی خوبی سے باخبر ہوتے ہیں تو اسے دفن کر دیتے ہیں۔[3]

وقدْ سمَّيتُهُ: شذْا العرفْ،فى فنِّ الصَّرفِ واللهُ أسألُ أن يُلْبِسَهُ ثوا بَ القَبولِ، وأن ينفعَ بهِ، إنَّهُ أكرمُ مسئولٍ. وقد جعلتُه مُرتبًا على مقدَّمةٍ وثلاثةُ أبوابٍ. فالمقدمةُ فيما لا بد منه فيه. والبابُ الأوَّلُ:فى الفعلِ، والثانى: فى الاسمِ، والثالثُ: في أحكامِ تعمُّهُما.

ترجمہ: اور میں نے اسکا نام شذاالعرف فی فن الصرف رکھا ہے، اور دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اسے شرف قبولیت سے نوازے، اور اسے نفع بخش بنائے کیونکہ وہی سب سے زیادہ سخی اور اسی کے قبضہ میں ہر چیز ہے۔ اور میں نے اسے ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مرتب کیا ہے، چنانچہ مقدمہ میں چند ضروری چیزوں کا بیان ہے، اور باب اول فعل کے بیان میں، اور باب ثانی اسم کے بیان میں، اور باب ثالث ان احکام کے بیان میں ہے جنکا تعلق اسم و فعل دونوں سے ہے۔

---

۳) اعراب: ان "حرف شرط، "رَأَوْا هَفْوةً" شرطٌ - "طارُوا بها فرحًا" جزاء ،لجملة فعلية - "بها"، جار مجرور متعلق بفعل طاروا- منِّي، جار مجرور، متعلق بفعل رَأَوْا- ما- بمعنى مهما ،اسم شرط- عِلموا - فعل مع الفاعل شرط "من صالحٍ" جار مجرور متعق بفعل علموا، "دَفَنُوْا" جزاء لجملة فعلية -

مُقَدَّمَة

مُقَدّمَةٌ فِي بَيَانِ مَبَادِئِ عِلْمِ الصَّرْفِ

یہ مقدمہ ہے علم صرف کی چند بنیادی چیزوں کے بیان میں۔

الصرف وَيُقَالُ لَهُ :التَّصرِيفُ هُوَ لُغَةً: التَّغْيِيرُ ومنه، تَصرِيفُ الرِّيَاحِ أَى تَغْيِيرُهَا وَاِصْطِلَاحًا بِالْمَعْنَى العَمَلى، تَحْوِيلُ الأَصْلِ الْوَاحِدِ إِلَى أَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ، لِمَعَانٍ مَقْصُودَةٍ، لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِهَا، كاسمَيِ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُولِ، وَاِسْمِ التَّفْضِيلِ، وَالتَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ، إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ

ترجمہ : علم صرف، اور اسے علم تصریف بھی کہتے ہیں لغت میں اسکے معنی ہیں پھیرنا بدلنا۔ اور اسی سے (قرآن میں) تصریف الریاح آیا ہے جس کے معنی ہیں ہواؤں کا رخ موڑنا۔ (الصرف: صَرَفَ مجرد، کا مصدر ہے، اور التصریف: صَرَّفَ مزید کا مصدر ہے)

اور علم صرف کی اصطلاحی حقیقی تعریف: کلمہ مفرد کو مختلف شکلوں میں بدلنا ایسے معانی مقصودہ کے لئے جو اسکے بغیر حاصل نہ ہوں جیسے: اسم فاعل، وَاسم مفعول، اسم تفضیل، تثنیہ، جمع، وغیرہ۔ (۳)

وَبِالْمَعْنَى العِلْمِي: عِلْمٌ باصول يعرف بها أَحْوَالُ أَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ، الَّتِي لَيْسَتْ بِإِعْرَابٍ وَلَا بناءٍ.

اور علم صرف کی فنی وعلمی تعریف: ایسے اصولوں کا جاننا ہے جس سے کلمہ کے اوزان کے احوال کا علم ہو سکے جن کا تعلق کلمہ کے اعراب و مبنی ہونے سے نہ ہو۔

تشریح : علم صرف وہ علم ہے جس میں کلمات عربیہ کے اوزان اور اس کے احوال سے بحث کی جاتی ہے، اور احوال ابنیۃ الکلمہ. سے مراد کلمہ کے وہ احوال ہیں جو اسکے ساتھ لاحق ہوتے ہیں جیسے: حروف کا اصلی، یا زائد ہونا، صحیح ، یا معتل، ہونا، اِدغام و ابدال، تصغیر و نسبت، قلب و وقف، تخفیفِ ہمزۃ،، جیسے احوال کا لاحق ہونا۔ اور ان کا تعلق معرب و مبنی ہونے سے نہ ہو کہ یہ علم نحو کا موضوع ہے۔

وَمَوْضُوعُهُ :الْأَلْفَاظُ الْعَرَبِيَّةُ مِنْ حَيْثُ تِلْكَ الْأَحْوَالِ، كَالْصِحَّةِ وَالْإِعْلَالِ، وَالْأَصَالَةِ وَالزِّ يَادَةِ، وَنَحوِ هَا.

وَيَخْتَصُّ بِالْأَسْمَاءِ الْمُتَمَكِّنَةِ، وَالْأَفْعَالِ الْمُتَصَرِّفَةِ.وَمَا وَرَدَ مِنْ تَثْنِيَةِ بَعْضِ الْأَسْمَاءِالْ مَوْصُولَةِ وَأَسْمَاءِ الْإِشَارَةِ، وَجَمْعِهَا وَتَصْغِيرِ هَا، فصُورِيٌّ لَا حقيقيّ.

ترجمہ : اور اسکا موضوع کلمات عربیہ ہیں، بحیثیت ان کے احوال کے جیسے: کلمہ کا صحیح ہونا، معتل ہونا، اصلی ہونا، زائد

ہونا وغیرہ، اور علم صرف خاص ہے اسمائے متمکنہ (متصرفہ)، اور افعا متصرفہ، کے ساتھ اور بعض اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ (جنکا تعلق اسمائے غیر متصرفہ، سے ہے) کا تثنیہ وجمع، اور اسکی تصغیر وغیرہ کا آنا صور تا ہے حقیقتا نہیں

وَوَاضِعُهُ: مُعاذ بْن مُسْلِمُ الهَرَّاء، بِتَشْدِيدِ الرَّاءِ، وَقِيلَ سَيِّدُنَا عَلِى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

وَمَسَائِلُهُ: قَضَايَاهُ الَّتِى تُذكَرُ فِيهِ صَرِيحًا أَوْ ضِمنًا، نَحوَ: كُلُّ واوٍ أَوْياءٍ تَحرَّكَتْ وَانْفَتَحَ ما قَبلَهَا قُلِبَتْ أَلِفًا، نَحْوَ: إِذَا اجْتَمَعَتِ الواوو الياء وَسبِقَتْ إِحْدَاهُمَا بِالسُّكُونِ،قُلِبَتِ الواو ياءَ، وَأُدْغِمتْ فِى الياء، وَهَكَذَا،

ترجمہ : اور اس علم کا واضع معاذ بن مسلم الہرّاء ہے اور کہا گیا ہے کہ سَيِّدُنَا عَلِى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہیں۔[1]

اور اس کے مسائل: وہ قواعد واصول ہیں، جنکا تذکرہ اس کے اندر ضمنا وصریحا کیا جاتا ہے مثلا: ہر وہ واؤ، یا یاء، جو متحرک ہو اور اسکا ما قبل مفتوح ہو تو اسکو الف سے بدل دیا جائیگا، اسی طرح ایک قانون ہے، کہ جب واؤ اور یاء کسی کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یاء سے بدل دیا جائیگا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا جائیگا، اسی طرح مزید قوانین،

وَثَمْرَتُهُ: صَوْنُ اللِّسَانِ عَنِ الْخَطَأ فِيَّ الْمُفْرَدَاتِ، وَمُرَاعَاةُ قَانُونِ اللُّغَةِ فِى الْكِتَابَةِ. وَاِسْتِمْدَادُهُ. مِنْ كَلَامِ اللهِ تَعَالَى، وَكَلَامِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَلَامِ الْعَرَبِ وَحُكْمُ الشَّارِعِ فِيهِ :الْوُجُوبُ الكِفائى۔

ترجمہ : اور اس علم کا فائدہ، مفرد کلمات میں زبان کو خطاء وغلطی سے محفوظ رکھنا ہے اور لکھنے میں قانون لغت کا لحاظ کرنا ہے، اور اسمیں مدد لی جاتی ہے کلام اللہ شریف اور کلام رسول ﷺ، اور کلام عرب سے، اور اس علم کی تعلیم کی شرعی

---

(1)۔ تحقیقی طور پر تو نہیں کہا جاسکتا کہ علم صرف کا واضع اول کون ہے اور اس سلسلہ میں محققین کی آراء بھی مختلف ہیں یہاںتک اسکے زمانے کا تعین بھی پورے طور نہیں کیا جاسکتا البتہ بعض حضرات کا خیال ہے معاذ بن مسلم الھراء الکوفی اسکا واضع اول ہے اور بعض کا خیال ہے کہ ابو عثمان المازنی البصری اس کا واضع اول ہے، جبکہ بعض کا خیال ہے کہ اس علم کا واضع اول ابو الاسود الدولی ہے لیکن چونکہ اس علم کی طرف متوجہ کرنے والے اور اسکا حکم وہدایت دینے والے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اسلئے محققین کہتے ہیں اس علم کے واضع اول حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(2) ویختص علم الصرف بالأسماء العربية المتمكنة (المعربة)، والافعال المتصرفة، فلا يبحث فى الاسماء المبنية، كالضمائر، والاسماء الاشارة، والموصولات، ولا فى الاسماء العجمية كيوسف، و ابراهيم، ولا فى الافعال الجامدة، كعسى، وليس، ولا فى الحروف بانواعها المختلفة۔

حیثیت وجوب کفائی ہے۔

وَالْأَبْنِيَةُ: جَمْعُ بناءٍ، وَهِيَ هَيْئَةُ الْكَلِمَةِ الْمَلْحُوظَةِ مِنْ حَرَكَةٍ وَسُكُونٍ: وَعَدَدِ حُروفٍ، وَتَرْتِيبٍ.
وَالْكَلِمَةُ: لَفْظٌ مُفْرَدٌ، وَضَعَهُ الْوَاضِعُ لِيَدِلَّ عَلَى مَعْنًى، بِحَيْثُ مَتَى ذُكِرَ ذَلِكَ اللَّفْظِ، فُهِمَ مِنْهُ ذَلِكَ الْمَعْنَى الْمَوْضُوعِ هُوَ لَهُ.

ترجمہ :اورابنیہ جمع ہے بناءؔ کی اور وہ کلمہ کی اس ہیئت وشکل کا نام ہے جس میں اسکی حرکت،وسکون، تعداد حروف وترتیب وغیرہ کالحاظ کیاجائے جیسے:ضرب،یضرب،ضربا،وضارب،ومضروب،کلمہ کی مختلف اشکال،

اور کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں،جسکو واضع لغت نے کسی خاص معنی کے لئے وضع کیاہو اس طرح کہ جب بھی وہ لفظ بولا جائے تو اس سے وہی معنی سمجھے جائیں جسکے لئے اسے وضع کیا گیا تھا.

تقْسِيمُ الْكَلِمَةِ

فَالْإِسْمُ: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ لَيْسَ الزَّمَنُ جُزْءًا مِنْهُ، مِثْلُ: رَجُل وَكِتَاب.

وَالْفِعْلُ: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ وَالزَّمَنُ جُزْءٌ مِنْهُ، مِثْلُ: كَتَبَ وَيَقْرَأُ وَاِحْفَظْ.

وَالْحَرْفُ: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى مَعْنًى غَيْرِ مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ، مِثْلُ: هَلْ وَفِي وَلَمْ، وَلَا نَخْلَ لَهُ هُنَا كَمَا مَرَّ ۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔اسم، فعل، حرف،

اسم: وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل بالفہم پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اور زمانہ اس کا حصہ نہ ہو۔ مثلا: رجل وکتاب

فعل: وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل بالفہم پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اور زمانہ اس کا حصہ ہو۔ مثلا: کَتَبَ ،ویقرأ ، واحفظ.

حرف: وہ کلمہ ہے جو معنی غیر مستقل بالفہم پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، مثلا: هَلْ وفی وَلَم ،

وَيَخْتَصُّ الاسمُ بقبولِ حرفِ الجرّ، وَال،وبِلُحُوقِ التَّنْوِينِ لَهُ، وَبِالْإِضَافَةِ ،وَبِالإِسْنَادِ إِلَيْه و بِالنِدَاء نَحْو الحمدُ لِلّٰه مُنْشِئُ الخَلْق مِنْ عَدَمٍ، نَحْو: {يَا إِبْرَاهِيمُ ,قَدْ صَدَّقْت الرؤيا۔

خواص اسم:

ترجمہ :اسم کے خواص (پانچ ہیں) (۱) قبول حرف جر،۲) قبول ال (۳) تنوین کا لاحق ہونا،(۴) اضافت کا لاحق ہونا،(۵) مسند الیہ ہونا،(۶) منادہ ہونا جیسے: الحمدُ لِلّٰه مُنْشِئُ الخَلْق مِنْ عَدَمٍ، (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو مخلوق کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے) }،(اور منادا) جیسے: {یَاإِبْرَاهِيمُ ,قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا{ (اے ابراہیم آپنے خواب سچ کرو کھایا)

تشریح: ال، کی مثال جیسے: الخَلْق، حرف جر، جیسے: لِللہ، مسند الیہ جیسے: الحمد، اضافت جیسے: مُنْشِئُ اور تنوین جیسے: منعدمٍ، (اور) منادا، جیسے: یَاإِبْرَاهِيمُ۔

الجر: جر سے مراد وہ کسرہ ہے جو کسی عامل جر کے اثر سے آیا ہو، اور اسکی دو قسمیں ہیں(۱) الجر بالحرف: جیسے: فی عمدٍ ممددة، (۲) الجر بالاضافة ،جیسے: والله يدعوا الى دارِ السلام ويهدى من يشاء الى صراطٍ مستقيمٍ ۔عامل خواہ حرف ہو، یا اضافت ہو، یا تابع اضافت، اور یہ تینوں چیزیں بسم اللہ میں جمع ہیں جیسے: بسم الله الرحمن الرحيم،

توکلمہ اسم، مجرور ہے حرف باء کی وجہ سے اور لفظ الله مجرور ہے اضافت کی وجہ سے، ولفظ رحمان مجرور ہے تابع ہونے کی وجہ سے۔

التنوین : اس نون ساکنہ کو کہتے ہیں جو کلمہ کے اخر میں ہو تلفظاً فقط، نا کہ مکتوباً، اوروہ تاکید کے لئے نہ ہو جیسے: زیدٌ، اس میں نون ساکن ہے مگر تلفظا ہے مکتوبا نہیں، اور تنوین کی علامت دو پیش۔ دوزبر۔ دوزیر ہے جیسے اللہ تعالی کا قول (وأنك لتهدي الی صراطٍ مستقیم) (الشوری) (وجوه یومئذٍ خاشعةٌ. عاملةٌ ناصبةٌ. تصلی ناراً حامیةً)

منادی: جس کو آواز دی جائے، خواہ مفرد ہو جیسے اللہ تعالی کا قول "یا یحیی خذ الكتاب بقوة" (سورةمریم) تویحیی اسم ہے، اسلئے کہ وہ منادہ ہے خواہ مرکب ہو جیسے: یا عبد الرحمٰن خواہ تقدیراً ہو، جیسے اللہ تعالی کا قول (یوسف اعرض عن هذا) منادہ سے مراد حرف ندا کا دخول نہیں بلکہ کلمہ کا منادہ ہونا ہے جیسے: یا ایها الرجل، ویا فل، ویازید۔ (ان مثالوں میں الرجل وفل و زید،) منادہ ہیں۔

أل۔ اسم کی علامت ہے، جیسے: الفرس والغلام والمساجد والبیوت والابل والجبال والشمس والقمر، یہ سب اسماء ہیں، اور بعض لوگ لکھتے ہیں (الف لام) جبکہ صحیح أل ہے،

الاسناد: ایک چیز کی نسبت کسی دوسری چیز کی طرف کرنے کو اسناد کہتے ہیں، اور ہر وہ کلمہ جسکی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے وہ اسم ہے، جیسے کتبت میں، تاء ضمیر، اور کتبا میں الف ضمیر تثنیہ، اور کتبوا میں واؤ ضمیر جمع، اور جیسے: الاسراف اتلاف۔ میں اتلاف کی نسبت اسراف کی طرف۔ اور جیسے: قام زید میں قیام کی نسبت زید کی طرف

وَيَخْتَصُّ الْفِعْلُ بِقَبُولِ قَدْ، وَالسِّين، وَسَوْف، وَالنَّوَاصِب، وَالْجَوَازِم، وَ بلحوقِ تَاء الْفَاعِلِ، وَتَاء التَّأْنِيثِ السَّاكِنَة، وَنُون التَّوْكِيدِ، وياء الْمُخَاطَبَة لَه.

خواص فعل:

ترجمہ: فعل کا سین، وسوف، اور قد، کو قبول کرنا، کلمات نواصب وجوازم کو قبول کرنا، اور تاء فاعلی اور تائے تانیث ساکنہ، کو قبول کرنا، اور نون تاکید ویائے مخاطبہ کا لاحق ہونا۔

قد کی مثال جیسے: {قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى} [الأعلی] حرف سین کی مثال، سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى} [الأعلی:]. سَوْفَ کی مثال {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحی:]. حرف ناصب لن کی مثال {لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا

تُحِبُّونَ}[آل عمران:]. حرف جازم لم کی مثال{لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ}[الإخلاص]. ،تاۓ فاعلی کی مثال{رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا}[غافر:].. تاۓ تانیث ساکنہ کی مثال{قالت إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا}[القصص:]نون تاکید کی مثال{لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ}[یوسف:]. یاۓ مخاطبہ کی مثال،{ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً}[الفجر:].[1]

---

١) فالاسم: ما دل على معنى في نفسه غير مقترن بزمان، كحامد، واسد، وعصفور، ودار، وشعير، وماء،
وعلامته: أن يصح الاخبار عنه (كالتاء) من كتبت و(الألف) من كتبا، و(الواو) من كتبوا، أو يقبل (أل) كالرجل، او (التنوين) كفرسٍ، او (حرف النداء) مثل: يأيها الناس، او (حرف الجر) مثل: بالله

٢) و الفعل: ما يدل على حدوث شيء والزمن جزء منه، فهو ما دل على معنى في نفسه مع اقترانه بالزمن.
والفعل ثلاثة أنواع: (ماض و مضارع وأمر) (كَتَبَ يكتب اكتب).
فائدة: جميع الحروف في اللغة العربية مبنية ولا محل لها من الإعراب.

الْمِيزَانُ الصرفي

لَمَّا كَانَ أَكْثَر كَلِمَاتِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ ثُلَاثِيًّا، اِعْتَبَرَ عُلَمَاءُ الصَّرْفِ أَنَّ أُصولَ الْكَلِمَاتِ ثلاثةأَحْرُفٍ وَقَابَلُوهَا عِنْدَ الْوَزْنِ بِالْفَاءِ وَالْعَيْنِ وَاللَّامِ، مُصَوَّرَة بِصُورَةِ الْمَوْزُونِ، فَيَقُولُونَ فِيْ وَزَن قَمَرٌ مَثَلًا: فَعَلٌ، بِالتَّحْرِيكِ وَفِي حِمْل: فِعْلٌ، بِكَسْرِ الْفَاءِ وَسُكُونِ الْعَيْنِ، وَفِي كَرُم: فَعُلَ، بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ الْعَيْنِ، وَهَلُمَّ جَرًّا، ويُسَمُّونَ الْحَرْفَ الْأَوَّلَ فَاء الْكَلِمَةُ، وَالثَّانِي عَيْن الْكَلِمَةِ، وَالثَّالِث لَام الْكَلِمَة.

ترجمہ : چونکہ اکثر کلمات عربیہ ثلاثی ہیں اس لیے علمائے صرف نے فیصلہ کیا کہ کلمات کی اصل تین حرفی ہے۔اور ان کلمات کا موازنہ فاء ، عین ، اور لام ، سے کیا ہے. موزون کی شکل میزان کی شکل سے ملاتے ہوے۔ مثلا: وہ کہتے ہیں کہ قَمَر کا وزن فَعَلَ ،(بالتحریک)، ہے اور حِمْلٌ ، بکسر الفاء وسکون العین کاوزن فِعْلٌ ہے ،اور کَرُمَ ،کاوزن فَعُلَ، بفتح الفاء وضم العین ہے ،اسیطرح سارے کلمات۔ اور حرف اول کو فاء الکلمہ ، حرف ثانی کو عین الکلمہ ،اور حرف ثالث کو لام الکلمہ، کا نام دیتے ہیں۔[1]

تشریح: کسی کلمہ کے حروف کی تعداد اور ان کی ترتیب اور اس کے حروف اصلی وزوائد، نیز ان کی حرکات وسکنات کے جاننے کا طریقہ اسکی میزان کے جاننے پر موقوف ہے، چونکہ اکثر کلمات عربیہ کے حروف کی تعداد تین ہے اسلئے علمائے صرف نے اسی پر اعتماد کرتے ہوے فیصلہ کیا کہ کلمات کی اصل ثلاثی ہے خواہ فعل ہو یا اسم (حالانکہ اس میں علمائے کوفہ وبصرہ کا اختلاف بھی ہے، کوفیین کا مذھب یہ ہے کہ کلمات کی اصل ثلاثی ہے بقیہ زوائد ہیں۔ جبکہ بصریین کا مذھب یہ ہے کہ فعل میں کلمات کی اصل ثلاثی، ورباعی ہے بقیہ زوائد ہیں اوراسم میں کلمہ کی اصل ثلاثی، ورباعی، وخماسی ہے بقیہ زوائد ہیں، علامہ ابن حاجب اور دیگر متاخرین کا مذھب بھی یہی ہے) اسلئے وہ کلمات کا تقابل تین حرفی میزان فعل سے کرتے ہیں اور اسکا نام دیتے ہیں فاء کلمہ، عین کلمہ، لام کلمہ، تاکہ کلمہ موزونہ کی شکل اسکی میزان کے مطابق ہوجائے اسکی حرکات وسکنات کے اعتبار سے جیسے: قَمَرٌ کی میزان فَعَلٌ ہے اور حِمْلٌ بکسر الحاء وسکون المیم کی میزان فِعْلٌ ہے، اور کرُم کی میزان فعُل بضم العین ہے اسی طرح دیگر۔

---

[1] الميزان الصرفي يدخل الأسماء المتمكنة والأفعال المتصرفة» فلا توزن الحروف، ولا الأسماء المبنية ،ولا الأفعال الجامدة. والوزن يصور بصورة الموزون في الحركة والسكون وزيادة أحرف» فمثلا: (شَكَرَ) فهو على وزن: (فَعَلَ) و (فَهِمَ) فعلى وزن: (فَعِلَ)؛ و(شَرُفَ) فعلى وزن: (فَعُلَ). و (أكرم) فعلى وزن (أفعل) و (انكسر) فعلى وزن (انفعل)، وهلم جرًا:

فإذا زادت الكلمة عن ثلاثة أحرف: فإن كانت زيادتُها ناشئة من أصل وَضْعِ الكلمة على أربعة أحرف أو خمسة، زدت في الميزان لامًا أو لامين على أحرف "فعل"، فتقول في وزن دَحْرَجَ مثلاً: فَعْلَلَ، وفي وزن جَحْمَرِش فَعْلَلِل. وإن كانت ناشئة من تكرير حرف من أصول الكلمة كَرَّرْتَ ما يقابله في الميزان، فتقول في وزن قَدَّم مَثلاً، بتشديد العين: فعَّلَ، وفي وزن جَلْبَبَ: فَعْلَلَ، ويقال له: مُضعَّفُ العين أو اللام.

ترجمہ: اور اگر کلمہ تین حرف سے زائد ہو۔ تو وہ زیادتی (دو حال سے خالی نہ ہو گی (۱) یا تو کلمہ اپنی اصل وضع میں رباعی ہو گا یا خماسی ہو گا۔ اگر رباعی ہے تو ایک لام؛ اور خماسی ہے تو دو لاموں کا اضافہ کیا جائیگا، فَعَلَ، کے حروف پر؛ مثلا: دحرج، کے وزن میں تم کہو، فعلل؛ اور جحمرِش کے وزن میں کہو، فعلِلِل (۲) اور یا تو وہ زیادتی کلمہ کے حروف اصلی میں سے کسی حرف کے مکرر ہونے سے پیدا ہوئی ہو گی (ایسی صورت میں) میزان میں بھی اسی جگہ پر حروف کا اضافہ کر دیا جائے گا. مثلا: قَدَّم کا وزن فَعَّلَ، اور جَلْبَبَ، کا وزن فَعْلَلَ، ہو گا۔ ویقال له مضعف العين او مضعف اللام۔

تشریح: اگر کلمہ میں حروف تین سے زیادہ ہوں تو دیکھا جائیگا کہ آیا وہ اصلی ہیں یا زائد اگر اصلی ہیں تو اسکی میزان میں ایک حرف کا اضافہ کیا جائیگا جیسے دحرج، کی میزان فعلل ہو گی کہ یہ رباعی ہے اسلئے اس میں ایک لام کا اضافہ کیا گیا، اور جحمرش کی میزان فعلل ہو گی کہ یہ خماسی ہے اسلئے اس میں دو لاموں کا اضافہ کیا گیا۔ اسی طرح اگر کلمہ میں زیدتی حرف اصلی کی تکرار سے پیدا ہوی ہو تو اسکی میزان میں اسی جگہ پر کلمہ کو مکرر کیا جائیگا جیسے: قدّم کی میزان فعّل ہو گی، اور جَلْبَبَ کی میزان فَعْلَلَ ہو گی، اور اسے مضعف العين، یا مضعف اللام کہتے ہیں۔

فائدہ: ایک لام کا اضافہ عموماً فعل اور اسم دونوں میں ہوتا ہے، جیسے: دحرجَ، و جعفرٌ۔ جبکہ دو لاموں کا اضافہ اسم کے ساتھ خاص ہے، جیسے: سفرجلٌ۔

وإن كانت الزيادة ناشئة من زيادة حرف أو أكثر من حروف "سألتمونيها" التي هي حروف الزيادة، قابلتَ الأصول بالأصول، وعَبَّرْتَ عن الزائد بلفظه، فتقول في وزن قائم، مثَلاً: فاعِل، وفي وزن تقدَّم: تَفَعَّلَ، وفي وزن استخرج: استفْعَل، وفي وزن مجتهد: مُفْتَعِل، وهكذا. وفيما إذا كان الزائد مبدلا من تاء الافتعال، يُنْطَقُ بها نظرًا إلى الأصل، فيقال مثلا في وزن اضطرب: افتعل، لا افطعل، وقد أجازه الرضيّ.

ترجمہ : اور اگر وہ زیادتی حروف زوائد (سالتمونیھا) میں سے کسی ایک یا کئی حروف کے زیادہ ہونے سے پیدا ہوئی ہو تو میزان میں بھی حرف اصلی کی جگہ حرف اصلی اور حرف زائد کی جگہ اسی حرف زائد کا اضافہ کیا جائے گا۔ مثلا: قائم کے وزن میں تم کہو فاعل، اور تقدّم، کے وزن میں تفعّل، اور استخرج، کے وزن میں استفعل، اور مجتھد، کے وزن میں مفتعل، اسی طرح دوسرے کلمات۔ اور وہ افعال جن کا حرف زائد تائے افتعال سے بدلا ہوا ہو تو اس کا تلفظ اس کے اصل کے اعتبار سے ہوگا (یعنی اس کی میزان حروف اصلی کے اعتبار سے ہوگی) مثلا: اضطرب کا وزن افتعل ہوگا افطعل نہیں۔ حالانکہ شارح شافیہ علامہ رضی نے اس کی بھی اجازت دی ہے[۲]

تشریح: اگر وہ حرف اصلی نہ ہو اور حرف اصلی کی تکرار سے بھی نہ ہو بلکہ وہ حرف زائد ہو تو ہم حروف اصلی کو فاء، عین، اور لام کی جگہ رکھیں گے اور زوائد کو زوائد کی جگہ پر رکھیں گے جیسے: قائم کی میزان فاعل ہوگی، اور تعلم کی میزان تفعل، ہوگی اور استخرج کی استفعل، اور مسرور کی میزان مفعول ہوگی سوائے اس زائد حرف کے جو تائے افتعال سے بدل گیا ہو کہ اسکی میزان میں تائے افتعال کا ہی تلفظ ہوگا حرف زائد کا نہیں جیسے: اصطبر کی میزان افتعل ہوگی افطعل نہ ہوگی۔

وإن حصل حذف في الموزون حُذِف ما يقابله في الميزان، فتقول في وزن قُلْ مثلاً: فُلْ: وفي وزن قاضٍ: فاعٍ، وفي وزن عِدَة: عِلَة. وإن حصَل قلبٌ في الموزون، حصل أيضا في الميزان، فيقال مثلاً في وزن جاه: عَفَل، بتقديم العين على الفاء.

ترجمہ : اور اگر کلمہ موزون میں کوئی حرف حذف ہو، تو میزان میں بھی اس کے مقابل کا حرف حذف ہو جائے گا مثلا: قاضٍ کا وزن فاعٍ، اور اور عدةٌ، کا وزن علةٌ، ہوگا۔

اور اگر کلمہ میں قلب ہو جائے (یعنی کلمہ کے حروف میں تقدیم و تاخیر ہو جائے) تو میزان میں بھی قلب ہوگا مثلا: کہا جائیگا

---

۲) وعلى هذا تكون كلمة (أشرف) على وزن: (أَفْعَلَ)، وكلمة «سامح» على وزن: (فَاعَلَ)، وكلمة «اسْتَعْمَلَ» عل وزن: (اسْتَفْعَلَ)» وكلمة «طَارِقٌ» على وزن: (فَاعِل)؛ وكلمة «مَنْصُورٌ على وزن: (مَفْعُولٌ) وكلمة علاّم، على وزن" (فعّالٌ) " وكلمة اسْتكْبَار على وزن: (اسْتِفْعَالٌ)؛ وكلمةَ تَعَلّم ،على وزن: (تَفَعّلَ) إلى غير هذا.

وإذا كان الزائد مبدلاً من تاء الافتعال نعبر عنه تبعًا للأصل» نحو: أَضطرب، فعلى وزن: (افْتَعل). لا أَفْطَعَلَ،

کہ جاهٌ، کاوزن عفلٌ ہے، کلمہ عین کو کلمہ فاء پر مقدم کر کے۔ (۳)

تشریح: اگر کسی کلمہ کا حرف اصلی حذف ہو گیا ہو تو اس کی میزان سے بھی وہ حرف حذف کر دیا جائیگا جیسے: قُلْ، کی میزان فُلْ، اور خُذْ، کی میزان، عُلْ،، اور إسعَ، کی میزان اِفعَ، اور قِ، کی میزان عِ، اور قاضٍ، کی میزان فاعٍ ہو گی۔

اور اگر کسی کلمہ میں قلب ہو گیا ہو یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ منتقل کر دیا گیا ہو خواہ تعلیلاً ہو یا ادغاماً، تو اسکی میزان اسکے اصل کے اعتبار سے قائم ہو گی نا کہ کلمہ کی موجودہ حالت کے اعتبار سے جیسے: قال، کی میزان فَعَلَ، ہو گی، کیونکہ اس کی اصل قَوَلَ، ہے اور مدَّ، کی میزان بھی فعَلَ ہو گی کہ اسکی اصل مدَدَ، ہے

اور کلمہ کے حرف زائد کو پہچاننا کلمہ کی میزان جاننے پر موقوف ہے تو جو حرف فاء، عین، لام، کی جگہ پر ہوں وہ اصلی ہیں بقیہ زائد ہیں، اور حروف زیادت دس ہیں جنکا مجموعہ سألتمونیها ہے سوائے تائے افتعال اور حرف مکرر کے کہ وہ اصلی بھی ہو سکتے ہیں اور زائد بھی۔

ويعرف بأمور خمسة: اور قلب کو جاننے کے پانچ طریقے ہیں۔

الأول: الاشتقاق، كناءَ بالمد، فإن المصدر وهو النَّأي، دليل على أن ناء الممدود مقلوب نأي، فيقال وزن فَلَعَ، وكما في جاه، فإن ورُود وَجْه ووُجْهة، دليل على أن جَاه مَقلوب وَجْه، فيقال: جاه على وزن عَفَل. وكما في قسِي، فإن ورود مفرده وهو قَوْس، دليل على أنه مقلوب قُووس، فقُدِّمت اللام في موضع العين، فصار قُسُوْوٌ على وزن فُلُوعٌ، فقلبت الواو الثانية ياءً لوقوعها طَرَفا، والواو الأولى، لاجتماعها مع الياء وَسَبْق إحداهما بالسكون، وكُسِرت السينُ لمناسبة الياء، والقاف لعُسر الانتقال من ضمٍّ إلى كسر، وكما في حادِي أيضا، فإن ورود وحْدَة دليلٌ على أنه مَقلوب واحد، فوزن حادى: عالف.

ترجمہ : قلب کو جاننے کا پہلا طریقہ اشتقاق ہے (یعنی کلمہ کا مصدر، یا اس کا مفرد، جمع، تصغیر، وغیرہ دیکھ کر جانا جائے

---

۳) وإذا حذف حرف من الكلمة الموزونة حذف ما يقابله في الميزان» وعلى هذا تكون كلمة خذْ، على وزن: (عُلْ)» وكلمة بِعْ، على وزن: (فِلْ)» وكلمة «كُلْ» على وزن: (فُلْ۔ وكلمة «صفة» على وزن: (عِلَةٌ). إلخ.

القلب المكاني: هو عبارة عن تقديم بعض حروف على بعض» وذلك لصعوبة تتابعها الأصل على الذوق اللغوي. وإذا حصل قلب مكاني في الموزون حدث مثله في الميزان» نحو: «جبَذَ فعل وزن: (فلع)؛ لأن الكلمة مقلوبة عن: «جَذَبَ»؛ وكذا يقال في «أَيِس وزنها: (عَفِل)؛ لأن الكلمة مقلوبة عن: يَأَسَ

گا کہ اس کی اصل کیا ہے اور اس میں قلب ہے یا نہیں) جیسے: فعل ناءَ (حرف مد کے ساتھ) کا مصدر النأْيُ ، ہے جو اس بات پر دلیل ہے کہ ناءَ، (ممدود) نأیٌ ، سے مقلوب ہے۔

چنانچہ کہا جائیگا کہ ناءَ، کا وزن فَلَعَ ہے (بتقدیم اللام علی العین) ہے جیسے جاهٌ، ،کیونکہ جاهٌ کا مصدر وجهٌ، و وِجهةٌ، و وجوهٌ ،ہے، جو دلیل ہے اس بات پر کہ جاهٌ (اصل میں) وجهٌ سے مقلوب ہے چنانچہ کہا جائیگا، کہ جاهٌ بروزن عفلٌ ہے۔ جیسا کہ قِسِیٌ ہے کیوں کہ اس کا مفرد قوْسٌ ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قِسِیٌ، قوُوْسٌ سے مقلوب ہے۔ پھر لام کلمہ کو کلمہ عین پر مقدم کر دیا گیا تو قسووٌ بروزن فلوعٌ ہو گیا، پھر دوسرے واؤ کو یا سے بدل دیا کیونکہ وہ کلمہ میں کنارے پر تھا اور پھر پہلے واو کو بھی یا سے بدل دیا، واؤ اور یا کے ایک ساتھ جمع ہونے کی وجہ سے کیونکہ ان میں پہلا ساکن ہے، اور یا کی مناسبت سے (سین) کو بھی کسرہ دے دیا اور قاف کو بھی کسرہ دے دیا کیونکہ ضمہ سے کسرہ کی طرف انتقال مشکل ہے۔ اور یہی بات حادیٌ کی ہے ،(کہ یہ) واحدٌ سے مقلوب ہے، چنانچہ اس کی میزان عالِفٌ ہے، اور اس کا علم اس کے مفرد وحدۃٌ سے ہوا۔

الثاني: التصحيح مع وجود مُوجِب الإعلال، كما في أيسَ، فإن تصحيحه مع وجود الموجِب، وهو تحريك الياء وانفتاح ما قبلها، دليل على أنه مقلوب يئِسَ، فيقال: أيسَ على وزن عَفِلَ. ويُعرَفُ القلبُ هنا أيضًا بأصله، وهو اليَأْس.

ترجمہ : دوسرے تصحیح ہے۔(یعنی) موجب اعلال کے باوجود کلمہ کو تعلیل کے بغیر استعمال کرنا۔ جیسا کی: أَيِسَ میں ہے (کہ وہ معتل ہے) اور سبب تعلیل (یاء متحرک ما قبل مفتوح یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے) موجود ہونے کے باوجود اسکو کلمہ صحیح کے طور پر استعمال کرنا، دلیل ہے اسبات کی کہ أيس ، یئس سے مقلوب ہے چنانچہ کہا جائیگا کہ أيس بروزن عَفِلَ ہے (جو معتل نہیں بلکہ مھموز ہے) اور یہاں بھی قلب کا علم اسکی اصل (یعنی مصدر) سے ہوا ہے اور وہ اَلیَأْس ہے۔

الثالث: نُدْرَة الاستعمال، كآرام جمع رِئم، وهو الظبيُ، فإنَّ نُدْرَتَه وكثرة آرام،دليل على أنه: مقلوبُ أرآم، ووزن أرآم، أفعال: فقدِّمت العينُ التي هي الهمزة الثانية، في موضع الفاء، وسُهِّلَتْ، فصارت آرام، فوزنه، أعْفال. وكذا آراء، فإنه على وزن أعفال، بدليل مفرده، وهو الرأي. وقال بعضهم: إن علامة القلب هنا ورودُ الأصل، وهو رئم ورأي.

ترجمہ (قلب کو جاننے کا) تیسرا طریقہ ندرۃ الاستعمال ہے (یعنی کلمہ کا کم استعمال) جیسے: آرام جو کہ رئم کی جمع

ہے (بمعنی ظبی، ہرن) چنانچہ آرام کا قلت استعمال، اور أرآم کا کثرت استعمال دلیل ہے کہ آرامٌ مقلوب ہے أرآمٌ سے، اور أرآم بروزن افعال ہے۔ پھر عین کلمہ جو کہ ہمزہ ثانیہ ہے، کو مقدم کردیا فا، کلمہ پر پھر ہمزہ اور الف کے درمیان تسہیل کردی گئی، (تسہیل یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ حقیقی اور ہمزہ کے مناسب حرکت کے درمیان بغیر مد کے پڑھا جائے، جیسے ہمزہ اور الف کے درمیان بغیر مد کے آواز نکالنا۔) اسطرح آرام ہوگیا اور اسکی میزان اعفال ہوگی۔ اسی طرح (آراءٌ) جسکا وزن اعفال ہے مقلوب ہے أرآیٌ سے۔ اور اس کا علم اسکے مفرد سے ہوا، جو کہ الرأیُ ہے، اور بعض ماہرین کہتے ہیں کہ اسکے قلب کی نشانی اسکی اصل (مصدر) ہے یعنی رئم، اور رأی، ہے (نا کہ ندرۃ الاستعمال)

الرابع: أن يترتَّب على عدم القلب وجود همزتين في الطرف. وذلك في كل اسم فاعل من الفعل الأجوف المهموز اللام، كجاء وشاء، فإن اسم الفاعل منه على وزن فاعل.

والقاعدة أنه متى أعلَّ الفعل بقلب عينه ألفًا، أعلَّ اسم الفاعل منه، بقلب عينه همزة، فلو لم نقل بتقديم اللام في موضع العين ، لزم أن ننطِق باسم الفاعل من جاء جائي بهمزتين، ولذا لَزِمَ القولُ بتقديم اللام على العين، بدون أن تقلب همزة، فتقول: جائيٌ بوزن فالع، ثم يُعلُّ إعلال قاض فيقال جاء بوزن.

ترجمہ: (قلب کو جاننے کا چوتھا طریقہ): عدم قلب کی صورت میں دو ہمزوں کا کنارہ میں واقع ہونا لازم آتا ہے۔ اور یہ بات ہر اس اسم فاعل میں پیش آئیگی جو فعل اجوف مہموز اللام سے بنا ہو مثلاً: جاءِ، و شاءِ، تو ان کا اسم فاعل فاعلٌ کے وزن پر آئیگا، اور قاعدہ یہ ہے کہ جس فعل کا عین کلمہ الف سے بدلا جاچکا ہو اسکے اسم فاعل میں عین کلمہ کو ہمزہ سے بدل دیا جایگا (اور اسطرح آخر میں دو ہمزہ جمع ہو جائیں گے) تو اگر ہم کلمہ لام کو کلمہ عین سے نہ بدلیں تو جاء کا اسم فاعل، جاءِءٌ، وشاءِءٌ، (آخر میں) دو ہمزوں کا تلفظ لازم آیگا اسی وجہ سے لام کلمہ کی تقدیم عین کلمہ پر ضروری ہوگی۔ (ہمزہ کو یا سے بدلنے کے بجائے) چنانچہ تم کہو، جائی، وشائی، بروزن فالعٌ، پھر قاضٍ جیسی تعلیل کی جائیگی اور جاءٍ بروزن فاعٍ ہو جایگا۔

الخامس: أن يترتب على عدم القلب منع الصرف بدون مقتض، كأشياء، فإننا لو لم نقل بقلبها، لزم منع أفعال من الصرف بدون مقتض، وقد ورد مصروفًا. قال تعالى: {إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا} [النجم:] فنقول: أصل أشياء شيْأَء على وزن فعْلاءَ قُدِّمَت الهمزة التي هي اللام في موضع الفاء فصار أشياء على وزن لَفْعَاءَ، فمنعها من الصرف نظرًا إلى الأصل، الذي هو

فَعْلاء ولا شك أن فعلاء من موازين ألف التأنيث الممدودة، فهو ممنوع من الصرف لذلك، وهو المختار

ترجمہ: الخامس: (قلب کو جاننے کا پانچواں طریقہ) عدم قلب کی صورت میں کلمہ کا بغیر اسباب منع صرف کے غیر منصرف ہونا لازم آتا ہے مثلاً: أشياء (بروزن افعال) اگر ہم اس میں قلب نہ کریں تو (أشیاء کا) بغیر اسباب منع صرف کے غیر منصرف ہونا لازم آئیگا جبکہ قرآن میں یہ غیر منصرف وارد ہوا ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے (ان کی حقیقت کچھ نہیں مگر چند نام جو تم لوگوں نے رکھ لیے ہیں،) چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ اشیاءٌ اصل میں شيأءٌ، بروزن فعلاءٌ ہے۔ لام کلمہ (ہمزہ) کو فاکلمہ (شین) پر مقدم کر دیا گیا چنانچہ اشیاءٌ بروزن لفعاءٌ ہو گیا تو اسکا غیر منصرف ہونا اسکے اصل کے اعتبار سے ہے جو کہ فعلاءٌ بروزن لفعاءٌ ہے (نا کہ اشیاءٌ بروزن افعالٌ کے) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فعلاءٌ الف ممدودہ کے ساتھ غیر منصرف کے وزنوں میں سے ایک وزن ہے۔ اس طرح یہ غیر منصرف ہے۔ اصل کے اعتبار سے۔ (۴)

---

٤) لما نريد ان نتعرف على القلب المكاني في الكلمة وترتيبها الصحيح فإننا نأتي بالمصدر، ففعل مثل: «نآء» بمعنى: (بَعُدَ)؛ ومضارعه: (ينآءُ) وهما مقلوبان عن: (نَأَىَ - يَنْأَىُ) والذى يوجه ذلك هو المصدر وهو: (النأى)

٢ـ الاشتقاق: يكون الاشتقاق أيضًا وسيلة لمعرفة أصل الكلمة»؛ فمثلاً كلمة: حادي، مقلوبة عن واحد،؛ والذي يوجه ذلك هو الاشتقاق» تقول: توحّد التوحِيد الوحْدة. وكذلك كلمة: جاه، مقلوبة عن: وجه، بدليل ورد الاشتقاق التالية: وِجْهةٌ وُجُوهٌ وجَاهة.

٣ـ ترتب منع الصرف بدون مقتض: نحو: كلمة أشياء، فهى ممنوعة من الصرف كما في قوله تعالى: (يأيها الذين آمنوا لا تسألوا عن اشياء إن تُبدَ لَكُمْ تَسُؤكُمْ) (المائدة) مع أن صيغتها ليست من الصيغ التى تمنع من الصرف؛ غير أنها ممنوعة من الصرف على حسب صيغتها الأصلية قبل أن يحدث لها القلب المكاني فهى على وزن: فعْلاء، وهذا الوزن يمنع من الصرف؛ وذلك لوجود ألف التأنيث الممدودة به. فالأصل في الكلمة هو: شَيْئَاء، حيث تقدمت اللام على الفاء، أي: تقدمت الهمزة على الشين؛ كراهة اجتماع همزتين بينهما حاجز غير مفيد۔

التَّقْسِيمُ الْأَوَّلُ لِلْفِعْلِ

يَنْقَسِمُ الْفِعْلُ إِلَىٰ مَاضٍ وَمُضَارِعٍ وَأَمْرٍ،

فَالْمَاضِيْ : مَا دَلَّ عَلىٰ حُدُوْثِ شَيْءٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ نَحْوَ: قَامَ ،وَقَعَدَ، وَأَكَلَ، وَشَرِبَ، وَعَلَامَتُهُ أَنْ يَقْبَلَ تَاءَ الْفَاعِلِ نَحْوَ: قَرَأْتُ، وَتَاءَ التَّأْنِيثِ السَّاكِنَةِ نَحْوَ: قَرَأَتْ هِنْدٌ .

وَالْمُضَارِعُ مَا دَلَّ عَلَى حُدُوثِ شَيْءٍ فِي زَمَنِ التَّكَلُّمِ أَوْ بَعْدِهِ نَحْوَ، يَقْرَأُ وَيَكْتُبُ فَهُوَصَالِحٌ لِلْحَالِ وَالْإِسْتِقْبَالِ وَيُعَيِّنُهُ لِلْحَالِ لَامُ الْإِبْتِدَاءِ، وَ"لَا"وَ"مَا" النَّافِيَتَانِ نَحْوَ: (إِنِّي لَيَحْزُنُنِيْ أَن تَذْهَبُوا بِهِ) ،(لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنْ الْقَوْلِ) (وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا۔

فعل کی پہلی تقسیم:

ترجمہ: فعل کی تین قسمیں ہیں، ماضی۔ مضارع۔ امر۔ چنانچہ ماضی وہ کلمہ ہے جو کسی چیز کے وجود پر دلالت کرے زمانہ تکلم سے پہلے۔ جیسے: قَامَ، وہ کھڑا ہوا۔ قَعَدَ،، وہ بیٹھا۔ أَكَلَ، اس نے کھایا۔ شَرِبَ، اس نے پیا۔ اور ماضی کی علامت یہ ہے کہ وہ تائے فاعلی کو قبول کرے جیسے: قَرَأْتُ میں (ت)، اور تائے تانیث ساکنہ کو قبول کرے جیسے: قَرَأَتْ هِنْدٌ۔ میں (ت)

اور مضارع وہ کلمہ ہے جو کسی چیز کے وجود پر دلالت کرے زمانہ تکلم میں اور اس کے بعد بھی جیسے: (يَقْرَأُ وَيَكْتُبُ) وہ پڑھتا ہے، یا پڑھے گا، وہ لکھتا ہے یا لکھے گا، تو یہ کلمہ حال اور استقبال دونوں کی صلاحیت رکھتا ہے اور لام ابتداء اس کو حال کے لیے خاص کر دیتا ہے، جیسے: إِنِّي لَيَحْزُنُنِيْ أَن تَذْهَبُوا بِهِ (تمہارا یوسف کو لے جانا مجھے غمگین کرتا ہے) اسی طرح لا، وما، نافیہ بھی، جیسے: لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ (اللہ تعالی بری بات کو زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتا) وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا (اور کوئی نفس نہیں جانتا ہے کہ کل وہ کیا کریگا)

وَيُعَيِّنُهُ لِلْاِسْتِقْبَالِ :السِّيْنُ ، وَ سَوْفَ ،وَلَنْ، وَاَنْ، ،وَاِنْ، نَحْو(سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنْ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا)، ((وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضىٰ،) (لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِنْ مَا تُحِبُّوْنَ،) (وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَكُمْ)،(اِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ)

ترجمہ: اور سین وسوف ولن وأن وإن شرطیہ مضارع کو زمانہ استقبال کے لیے خاص کر دیتے ہیں جیسے: سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا (کہ لوگوں میں سے بعض بے وقوف قسم کے لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے ان لوگوں کو اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر یہ تھے)، وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (اور عنقریب آپ کو آپ کا رب ایسی نعمت سے نوازے گا جس سے آپ راضی ہو جائیں گے) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِنْ مَا تُحِبُّوْنَ (اور تم لوگ نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکو گے جب تک کہ تم اس چیز کو خرچ کر نہ کرو جو تم کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (اور تم لوگ روزے رکھو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے ((اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ) اگر اللہ تعالی تمہاری مدد کریں تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں ہے۔

وَعَلَامَتُهُ اَنْ يَصِحَّ وَقُوْعه بَعْدَ لَمْ، نَحْو:(لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ) وَلَا بُدَّ اَنْ يَكُوْنَ مَبْدُوْءًا بِحَرْفٍ مِنْ حُرُوْفِ (انيت) وَتُسَمّٰى اَحْرُفُ الْمُضَارِعَةِ۔

فَالْهَمْزَةُ: لِلْمُتَكَلِّمِ وَحْدَهٗ، نَحْوَ: اَنَا اَقْرَأُ۔ وَالنُّوْنُ لَهٗ مَعَ غَيْرِهٖ، اَوْلِلْمُعَظِّمِ نَفْسَهٗ۔ نَحْوَ: نَحْنُ نَقْرَأُ، وَالْيَاءُ :لِلْغَائِبِ الْمُذَكَّرِ وَجَمْعِ الْغَائِبَةِ۔ نَحْوَ: ،مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ، وَالنِّسْوَة يَقْرَأْنَ۔ ،وَالتَّاءُ: لِلْمُخَاطَبِ مُطْلَقًا، وَمُفْرَد الْغَائِبَةِ۔ وَمُثَنَّاهَا،نَحْوَ: اَنْتَ تَقْرَأُ، يَا مُحَمَّدُ، وَاَنْتُمَا تَقْرَأٰنِ، وَاَنْتُمْ تَقْرَأُوْنَ،وأنت ياهند تَقْرَاِيْنَ، وَ فَاطِمَة تَقْرَأُ، وَالْهِنْدَانِ تَقْرَأٰنِ۔

ترجمہ: اور فعل مضارع کی علامت یہ ہے کہ حرف (لم) کے بعد اس کا آنا صحیح ہو جیسے {لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (نہ اس نے جنا، نہ وہ جنا گیا) اور ضروری ہے کہ مضارع کے شروع میں حروف أنیت میں سے کوئی حرف آئے اور ان کو حروف مضارع کہتے ہیں، چنانچہ ہمزہ صرف متکلم کے لئے آتا ہے جیسے (أنا أقرأ) اور (نون)، متکلم مع الغیر، کے لئے، یا اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے "نحن نقرأ" (ہم سب پڑھتے ہیں) اور (یاء) مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کے لئے آتا ہے جیسے:"محمد يقرأ، والنسوة يقرأن" (محمد پڑھتا ہے، اور عورتیں پڑھتی ہیں) اور (تاء)، مطلق (مذکر و مؤنث) مخاطب کے لیے، اور واحد مؤنث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب کے لئے آتا ہے۔ جیسے:أنت تقرأ يا محمد، (اے محمد تم پڑھتے ہو) وأنتما تقرآن، (تم دونوں پڑھتے ہو) وأنتم تقرءون،، (تم سب پڑھتے ہو) وأنتِ يا هند تقرئين،، (تم پڑھتی ہو اے ہندہ) وفاطمة تقرأ، ،(فاطمہ

پڑھتی ہے) والھندان تقرآن۔ (دونوں ہندہ پڑھتی ہیں)

وَالْاَمْرُ:مَا يُطْلَبُ بِهٖ حُصُوْلُ شَيْءٍ بَعْدَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ،نَحْوَ: اِجْتَهِدْ۔ وَعَلَامَتُهٗ اَنْ يَقْبَلَ نُوْنَ التَّوْكِيْدِ،وَيَاءَ الْمُخَاطَبَةِ، مَعَ دَلَالَتِهٖ عَلَى الطَّلَبِ۔

ترجمہ: امر وہ فعل ہے جس سے کسی چیز کو طلب کیا جائے زمانہ تکلم کے بعد۔ جیسے: اِجْتَهِدْ۔(تو کوشش کر) (واقرأ۔ تو پڑھ) اور اسکی علامت یہ ہے کہ وہ نون تاکید اور یائے مخاطبہ کو قبول کرے معنی طلب کے ساتھ جیسے: (يٰمَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وأركعي مع الراكعين) فكلي واشربي و قري عيناً۔ اى مریم تم اپنے رب کی عبادت میں لگی رہو، اور سجدہ کرو، اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ)

وَاَمَّا مَايَدُلُّ عَلٰى مَعَانِي الْاَفْعَالِ وَلَا يَقْبَلُ عَلَامَاتِهَا، فَيُقَالُ لَهٗ اِسْمُ فِعْلٍ، وَهُوَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ: اِسْمُ فِعْلٍ ماضٍ ،نَحْو: هَيْهَاتَ وَشَتَّانَ، بِمَعْنٰى بَعُدَوَاِفْتَرَقَ۔ وَاِسْمُ فِعْلٍ مُضَارِعٍ،كَوَيْ، وَاُفٍّ، بِمَعْنٰى اَتَعَجَّبُ وَاَتَضَجَّرُ، واِسْمُ فِعْلِ اَمْرٍ، كَصَهْ بِمَعْنٰى اُسْكُتْ، ،وَاٰمِيْن، بِمَعْنٰى اِسْتَجِبْ، وَهُوَاَكْثَرُهَا وَجُوْدًا۔

ترجمہ: اور رہے وہ افعال جو فعل کے معنی دیتے ہیں لیکن فعل کی علامتوں کو قبول نہیں کرتے ایسے افعال کو اسمائے افعال کہتے ہیں اور ان کی تین قسمیں ہیں۔

١. اسم فعل ماضی جیسے: هَيْهَاتَ وَشَتَّانَ، بِمَعْنٰى بَعُدَوَاِفْتَرَقَ۔

٢. اسم فعل مضارع، جیسے: وَيْ وَاُفٍّ، بمعنى اَتَعَجَّبُ وَاَتَضَجَّرُ

٣. اسم فعل امر، جیسے صَهْ بِمَعْنٰى اُسْكُتْ، ،وَاٰمِيْنَ بِمَعْنٰى اِسْتَجِبْ، وَهُوَاَكْثَرُهَا وَجُوْدًا۔

تشریح: اسماء الافعال بمعنی فعل ماضی: یہ اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں اور مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔

١. هَيْهَاتَ بمعنى بَعُدَ ،هَيْهَاتَ زَيْدٌ۔ (زید دور ہوا)۔

٢. شَتَّانَ بمعنى افْتَرَقَ،شَتَّانَ زَيْدٌ وَعُمَرُ ، (زید اور عمر جدا ہوئے)۔

٣. سَرْعَانَ بمعنى، سَرْعَانَ البَاصُّ (بس تیز ہو گئی)۔

اسماء الافعال بمعنی امر حاضر: یہ اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

١. رُوَيْدَ بمعنی امْهِلْ۔ رُوَيْدَ الْمُخْطِیءَ (خطاء کار کو مہلت دو)۔

٢. بَلْهِ، بمعنی دَعْ۔ بَلْهِ، زَيْدًا (زید کو چھوڑ دے)۔

٣. حَيَّهَلْ بمعنی۔ اِيتِ الْكِتَابَ (کتاب لاؤ)۔

٤. حَيَّ بمعنی اَقْبِلْ و عَجِّلْ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ (نماز کی طرف آؤ)۔

٥. دُوْنَكَ بمعنی خُذْ۔ دُوْنَكَ الْقَلَمَ (قلم پکڑو)۔

٦. عَلَيْكَ بمعنی۔ اَلْزِمْ، عَلَيْكَ الصِّدْقَ (سچائی اختیار کر)۔

٧. هَا بمعنی خُذْ۔ هَا الْمِسْطَرَ (اسکیل پکڑو)۔

٨. اٰمِيْن بمعنی اِسْتَجِبْ۔ (تو قبول کر۔)

٩. هَاتِ بمعنی أَعْطِ۔ هَاتِ زَيْدَا الْقَلَمَ (تو زید کو قلم دے)۔

١٠. هَلُمَّ بمعنی تَعَالَ۔ هَلُمَّ الْكِتَابَ (کتاب لاؤ)۔

التقسيم الثاني للفعل.

ينقسم الفعل إلى صحيح، ومعتل.

فاالصحيح: مَا خَلَتْ أُصوله مِنْ أَحْرُف العلةَ، وَهى الْألفُ، وَالْوَاو، وَالْيَاء، نَحْوَ كَتَبَ وَجَلَسَ. ثم إِنَّ حَرْف الْعِلَّةِ أن سكنَ وَانْفَتَحَ مَا قَبْلَهُ يُسَمّى لِينًا، كثوب وَسَيْف، فَإِنْ جَانَسَهُ مَا قَبْلَهُ مِنَ الحَرَكَاتِ يُسَمى مَدًّا، كَقَال يَقُولُ قِيلَا،فَعَلَى ذَلِكَ لَا تَنْفَكُّ الْألف عَنْ كَوْنِهَا حَرف عِلَّة، وَمَدّ، وَلين، لِسُكُونٍ وَفَتْحِ مَا قَبْلَهَا دَائِمًا،بِخِلَافِ أختيهَا. والمعتل: ما كان أحد أصوله حرف عِلة، نحو: وجد، وقال، وسعى

فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) صحیح (۲) معتل،

ترجمہ: چنانچہ صحیح وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلی حروف علت سے خالی ہوں، اور وہ الف، یاء، اور واؤ ہیں جیسے: کَتَبَ وجَلَسَ، پھر حرف علت اگر ساکن ہو اور اسکا ما قبل مفتوح ہو تو اسے حرف لین کہتے ہیں جیسے: ثَوبٌ ،وسَيْفٌ، پھر اگر ما قبل کی حرکت اسکے موافق ہو تو اسے حرف مدہ کہتے ہیں جیسے :قال يقُول قِيلا، چنانچہ اس تعریف کے مطابق الف خالی نہ ہو گا حرف علت ہونے، حرف مد ہونے، اور حرف لین ہونے سے (ہر حال میں) اسکے ہمیشہ ساکن ہونے اور ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے، بخلاف اسکی دونوں بہنوں واو، اور یا، کے۔ (کہ یہ دونوں اگر مدہ ہوں گے تو لین نہ ہوں گے اور لین ہوں گے تو مدہ نہ ہوں گے کیونکہ یہ ہمیشہ ساکن نہیں ہوتے۔)

اور معتل وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف حرف علت ہو جیسے، وجد ،وقال، وسعی

ولكل من الصحيح والمعتل أقسام: أقسام الصحيح:ينقسم الصحيح إلى سالم، ومضعَّف، ومهموز،

فالسالم: ما سلمت أصوله من أحرف العلة والهمزة، والتضعيف، كضرب ونصر وقعد وجلس، فإِذَنْ يكون كل سالم صحيحًا، ولا عَكْس ،

ترجمہ: اور صحیح و معتل میں سے ہر ایک کے اقسام ہیں۔ صحیح کے اقسام : صحیح کی تین قسمیں ہیں صحیح سالم، صحیح مضعف ، صحیح مہموز، چنانچہ صحیح سالم وہ کلمہ ہے جس کے تمام حروف حرف علت، اور ہمزہ ا،ور ایک ہی جیسے دو حروف کے اجتماع سے محفوظ ہوں جیسے:ضرب، ونصر، وقعد، وجلس، اس تعریف سے ہر سالم صحیح ہو سکتا ہے لیکن ہر صحیح سالم نہیں ہو سکتا، (کیونکہ مضعف اور مہموز بھی صحیح، ہوتا ہے)

والمضعَّف : ويقال له الأصمّ لشدته، ينقسم إلى قسمين :مضعَّف الثلاثيّ ومزيده، ومضعف الرباع ،فمضعف الثلاثيّ ومزيده ،ما كانت عينه ولامه من جنس واحد، نحو ،فرّ، مدّ، وامتدّ، واستمدّ، وهو محل نظر الصرفي. ومضعف الرباعى ،ما كانت فاؤه ولامه الأولى من جنس، وعينه ولامه الثانية من جنس، كزلزلَ، وعَسْعَسَ، وقَلْقَل .
والمهموز: ما كان أحد أصوله همزة، نحو: أخذ، وسأل، وقرأ،

ترجمہ: اور مضعف کو اصم بھی کہا جاتا ہے[1] اس کے اندر سختی ہونے کی وجہ سے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مضاعف ثلاثی ومزید، ومضاعف رباعی ومزید۔ چنانچہ مضاعف ثلاثی ومزید وہ کلمہ ہے جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو: جیسے: فرّ، مدّ، وامتدّ، واستمدّ، (شدّ، اشتدّ، ظلّ، استظلّ، عضّ، علّ، ذمّ، شقّ، ازّ، ابّ) اور یہی اہل صرف کا مقام نظر ہے (یعنی مضعف کی یہی قسم کثیر الاستعمال ہے)

(۲) اور مضعف رباعی: وہ کلمہ ہے جس کا فاء، کلمہ اور پہلا لام کلمہ، ایک جنس کا ہو، اور عین کلمہ اور دوسرا لام کلمہ ایک جنس کا ہو، جیسے: زلزلَ، عَسْعَسَ، وقَلْقَلَ۔ (دمدم، جرجر، شقشق، وسوس، صرصر، قهقه،)

اور مھموز وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو جیسے: أخذ، أمل، أثر، وسأل، و دأب، وسئم، وقرأ، وهنأ، ونبأ۔

أقسام المعتلّ: ينقسم المعتل إلى مثال، وأجوف، وناقص، ولفيف. فالمثال: ما اعتلت فاؤه، نحو وَعَدَ ويَسَر، وسُمِّي بذلك لأنه يماثل الصحيح فى عدم إعلال ماضيه.
والأجوف: ما اعتلت عينه، نحو قال وباع.وسمى بذلك لخلوّ جوفه، أى وسطه،من الحرف الصحيح. ويسمى أيضًا ذا الثلاثة، لأنه عند إسناده لتاء الفاعل، يصير معهاعلى ثلاثة أحرفٍ، كقُلْت وبعت، فى قال وباع.

ترجمہ: فعل معتل کی چار قسمیں ہیں مثال۔ واجوف۔ وناقص، ولفیف۔ چنانچہ مثال وہ کلمہ ہے جس کا فاء کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے: وَعَدَ ، يَسَر، (وَرِث، وَهِل، وَجِل،) اور اس کا نام مثال اس لیے ہے کیونکہ یہ کلمۂ صحیح کی طرح ہے کہ اسکے ماضی میں تعلیل نہیں ہوتی۔

[1] (بہرا، اونچا سننے والا، ٹھوس اور سخت)

اور اجوف وہ کلمہ ہے جس کا عین کلمہ حرف علت ہو جیسے: قال و باع، (وخاف ،غَیِد ،عَوِرَ،) اور اس کا نام اجوف اسلئے ہے کہ اسکا درمیانی حصہ حرف صحیح سے خالی ہوتا ہے اور اسکا نام، ذاالثلاثۃ بھی ہے۔ کیونکہ جسوقت اسکی اسناد تائے فاعلی کی طرف ہوتی ہے اس وقت یہ تین حرفی ہو جاتا ہے جیسے: قُلت وبِعت، قال وباع میں۔(یعنی اسکا عین کلمہ حذف ہو جاتا ہے)

والناقص: ما اعتلّت لامه، نحو غزا ورمى، وسُمِّي بذلك لنقصانه، بحذف آخره في بعض التصاريف، كغَزَتْ ورَمَت، ويسمى أيضًا ذا الأربعة، لأنه عند إسناده لتاء الفاعل يصير معها على أربعة أحرف، نحو: غَزَوْتُ ورَمَيْتُ .

ترجمہ: اور ناقص وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو، جیسے: غزا ورمی، اور اسکو ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ اسکے بعض صیغوں میں اس کا آخری حرف حذف ہو جاتا ہے (جس سے اس میں نقص آجاتا ہے) جیسے: غَزَتْ (کہ اصل میں غَزَوَتْ تھا ، ورَمَتْ، کہ اصل میں رمیَتْ تھا) (لاترم، لاتخش، لاتدع، کہ اصل میں لاترمی، لاتخشی، لاتدعو تھا) اور اسکا نام، ذا الأربعة، بھی ہے لأنه عند إسناده لتاء الفاعل يصير معهاعلى أربعة أحرف. نحو غَزَوْتُ ورَمَيْتُ۔ (قضيْتُ، عسيت ،سمَوْتُ) (اسلئے کہ اس میں محذوف واؤ اور یاء واپس ہو گئے ہیں)

واللفيف قسمان:

مفروق، وهو ما اعتلت فاؤه ولامه، نحو وَقى ووفَى، وسُمِّي بذلك لكون الحرف الصحيح فارقًا بين حرفَيْ العلة

ومقْرون، وهو ما اعتلت عينُه ولامُه، نحو طَوَى ورَوَى. وسُمِّي بذلك لاقتران حرفَي العلة بعضِهما ببعض

ترجمہ: لفیف مفروق: وہ کلمہ ہے جس کا فاء اور لام کلمہ، حرف علت ہو، جیسے: وَقی، (بچنا) و وفَی، (وعدہ، عہد، یا نذر پورا کرنا) (وعیَ، حفاظت، وجیَ، (گھسے ہوئے پیروں والا) ونیَ (موتی)) اور اس کو مفروق اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اسکے دو حرف علت کے درمیان حرف صحیح، ہے (جو دونوں کے درمیان) فصل کرنے والا ہے،

اور مقرون: وہ کلمہ ہے جس کا عین اور لام کلمہ حرف علت ہو، جیسے: طَوَی (لپیٹنا) ورَوَی. (روایت کرنا، بیان کرنا) (هوَی، خواہش کرنا۔ نوَی ہم خیال دوست ،کوَی۔ (مدار، محور)) اور اس کو مقرون اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے

دونوں حرف علت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

وهذه التقاسيم التى جرت فى الفعل، تجرى أيضا فى الاسم، نحو شمْس،(صحيح)ووجه، (مثال) ويَمُنْ، وقَوْل، وسيف، ودلو، وظَبْي، وَوَحْي، وَجَوّ، وَحَيّ، وأمْر، وبئر، ونبأ، وَحَدّ، وبلبل،

ترجمہ: اور افعال کی یہ تقسیم جو فعل میں ہوتی ہے اسم میں بھی ہوتی ہے جیسے: (صحیح کی مثال)شمْس،(،سورج) (مثال واوی جیسے) وجه، (،چہرا) (مثال یائی جیسے)يَمُنٌ،(،داہنا،بابرکت) (اجف واوی جیسے)قَوْلٌ،(کہنا) (اجوف یائی جیسے)سیف،،(تلوار) (ناقص واوی جیسے) دلو، (،ڈول،بالٹی) (ناقص یائی جیسے)ظَبْي،(ہرن) (لفیف مفروق جیسے)وَحْي ،(،پیغام،اشارہ خفی،الہام) (لفیف مقرون واوی جیسے) جَوّ،(،فضا،خلا)(لفیف مقرون یائی جیسے) حَيّ، (،زندہ) (مہموز الفاء جیسے)أمْر (حکم(مہموز العین جیسے) بئر (کنواں) (مہموز اللام جیسے) نبأ (،خبر) (مضعف ثلاثی جیسے) حَدّ (کم کرنا،آخری) (مضعف رباعی جیسے) بلبل (منتشر کرنا،خراب کرنا)

التقسيم الثالث للفعل

بحسب التجرُّد والزيادة وتقسيم كلّ

فعل کی تیسری تقسیم مجرد و مزید، نیز، ان کے اقسام کے اعتبار سے۔

ينقسم الفعل إلى مجرَّد ومزيد فالمجرد: ما كانت جميع حروفه أصلية، لا يسقط حرف منها في تصاريف الكلمة بغير علَّة والمزيد: ما زيد فيه حرف أو أكثر على حروفه الأصلية.والمجرد قسمان: ثُلاثيّ ورباعيّ. والمزيد قسمان: مَزيد الثلاثيّ، ومزيد الرباعيّ.

ترجمہ: فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) مجرد (۲) مزید۔ پھر مجرد وہ کلمہ ہے جس کے تمام حروف اصلی ہوں (اور کوئی حرف زائد اس میں نہ ہو) اور اس کا کوئی حرف بغیر کسی علت تصریفی کے ساقط نہ ہو کلمہ کے کسی صیغہ سے۔ اور مزید وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ایک یا ایک سے زیادہ (حروف زیادت میں سے) بڑھا دیئے جائیں۔

پھر مجرد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ثلاثی مجرد (۲) رباعی مجرد۔ اور مزید کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) ثلاثی مزید (۲) رباعی مزید۔

تشریح: مجرد وہ کلمہ ہے جس کے سارے حروف اصلی ہوں اور اس کے تمام صیغوں میں باقی رہیں حذف نہ ہوں، اور اگر حذف ہوں تو کسی صرفی قاعدہ پیش آنے کی وجہ سے حذف ہوں جیسے: قتل، یقتل قتلاً، اقتل، لاتقتل، میں کلمۂ قاف، تاء، لام، سب صیغوں میں موجود ہیں یہی ان کے اصلی ہونے کی علامت ہے۔ اور جیسے کلمہ یعد، اس میں ایک حرف واؤ حذف ہو گیا ہے کیونکہ اسکی اصل وعد یوعد ہے مگر یہ حذف قاعدہ صرفی پیش آنے کی وجہ سے ہوا ہے کہ واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہوا اسلئے حذف ہو گیا۔ یہی قاعدہ وزن، یزن، ورث یرث میں نافذ ہوا ہے اسلئے ان سے بھی واؤ حذف ہو گیا ہے۔

المجرد الثلاثي

أما الثلاثيّ المجرد: فله باعتبار ماضيه فقط ثلاثة أبواب؛ لأنه دائمًا مفتوح الفاء، وعينه إما أن تكون مفتوحة، أو مكسورة، أو مضمومة، نحو: نصَرَ وَضَرَبَ وَفَتَحَ، ونحو: كَرُم،ونحو:،فَرِح،وحَسِب.

وباعتبار الماضي مع المضارع له ستة أبواب؛ لأن عين المضارع إما مضمومة، أو مفتوحة، أو مكسورة، وثلاثة في ثلاثة بتسعة، يمتنع كسر العين في الماضي مع

ضمها فی المضارع، ویمتنع ضم العین فی الماضی مع کسرها أو فتحها فی المضارع، فإذن تکون أبواب الثلاثی ستة.

ترجمہ: رہا ثلاثی مجرد تو باعتبار ماضی اسکے تین باب ہیں، اسلئے کہ اسکا فاء کلمہ ہمیشہ مفتوح رہتا ہے، البتہ اسکا عین کلمہ کبھی مفتوح، کبھی مضموم، کبھی مکسور ہوتا ہے، جیسے: نصر، ضرب، فتح، اور جیسے: کرم، شرف، اور جیسے: فرح، وحسب، اور باعتبار ماضی و مضارع اس کے (۶) باب ہیں اسلئے کہ مضارع کا عین کلمہ یا تو مضموم ہوگا، یا مفتوح ہوگا یا مکسور، (اس طرح مضارع کے بھی تین باب ہوے) اور تین کو تین سے ضرب دیں گے تو (۹) باب بنیں گے لیکن ماضی مکسور العین مع مضارع مضموم العین، متروک ہے۔ (اسی طرح) ماضی مضموم العین مع مضارع مکسور العین، متروک ہے (اسی طرح) ماضی مضموم العین مع مضارع مفتوح العین، بھی متروک و ممنوع ہے (اس طرح تین باب کم ہو گئے) اور ثلاثی مجرد کے (۶) باب رہ گئے۔

الباب الأول: فَعَل یَفْعُل،

بفتح العین فی الماضی وضمها فی المضارع، کَنَصَرَ یَنْصُر، وقَعَدَ یَقْعُدُ وَأَخَذَ یَأْخُذُ، وَبَرَأَ یَبْرُؤ، وقال یقُول، وَغَزَ یَغْزُو، ومَرَّ یَمُرُّ.

ترجمہ: (پہلا باب، فَعَلَ یَفعُلُ) ماضی کے عین کلمہ پر فتحہ، اور مضارع کے عین کلمہ پر ضمہ، جیسے: نَصَرَ یَنْصُر، (مدد کرنا) قَعَدَ یَقْعُدُ، (بیٹھنا) أَخَذَ یَأْخُذُ، (پکڑنا) بَرَأَ یَبْرُؤ، (بری ہونا) قال یقُول،، (کہنا) غَزَی یَغْزُو،، (حملہ کرنا) مَرَّ یَمُرُّ، (گذرنا)

الباب الثانی: فَعَل یَفْعِل،

بفتح العین فی الماضی وکسرها فی المضارع، کضَرَبَ یَضْرِب، وَجَلَسَ یَجْلِسُ، وَوَعَدَ یعد، وباع یبیع، ورمَی یرمِی، ووَقَی یقِی، وَطَوَی یطْوِی، وفرَّ یفِرُّ، وأتی یأتی، وجاء یجئ، وأبَر النخل یأبِره، وَهَنَأ یَهْنِئ، وَأَوَی یَأوِی، وَ وَأَی یَئِ، بمعنی.وعد.

ترجمہ: دوسرا باب، فَعَل یَفْعِل، ماضی کے عین کلمہ پر فتحہ، اور مضارع کے عین کلمہ پر کسرہ جیسے: ضَرَبَ یَضْرِب، (مارنا) جَلَسَ یَجْلِسُ، (بیٹھنا) وَعَدَ یعد، (وعدہ کرنا) باع یبیع، (بیچنا) رمَی یرمِی، (پھینکنا) وَقی یقِی، (بچنا) طوَی یطوِی، (لپیٹنا) فرَّ یفِرُّ، (بھاگنا) أتی یأتی، (آنا) جاء یجئ، (آنا) أبَر النخل یأبِره، (درخت میں قلم لگانا) هَنَأ یَهْنِئ، (خوش گوار ہونا) أَوَی یَأوِی، (پناہ لینا) أَی یَئِ، (وعدہ کرنا)

الباب الثالث: فَعَل يَفْعَل

بالفتح فيهما، كفتح يفتَح، وذهَب يذهَب، وَسعَى يسعَى، وَوَضَع يضَع، وَيفَع يَيْفَعُ، وَوَهَل يَوْهَل، وَأَلَهَ يأله، وَسأَل يَسأَل، وَقَرَأ يَقْرَأ. وكل ما كانت عينه مفتوحة في الماضي والمضارع، فهو حَلْقي العين أو اللام وليس كل ما كان حلقيًا كان مفتوحًا فيهما. وحروف الحلق ستة: الهمزة والهاء والحاء والخاء والعين والغين. وما جاء من هذا الباب بدون حرف حَلْقيّ فشاذّ، كأَبَى يأبَى، وَهلَكَ يهلَك، في إحدى لغتيه، أو مِن تداخل اللغات، كركَن يركَن، وَقَلَى يقْلَى غير فصيح. وَبقَى يبقَى: لغة طِيِّئ، والأصل كسر العين في الماضي، ولكنهم قلبوه فتحة تخفيفًا، وهذا قياس عندهم.

ترجمہ: (تیسرا باب، فَعَل يَفْعَل،) ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ پر فتحہ، جیسے: فتح يفتَح، (کھولنا) ذهَب يذهَب، (جانا) سعَى يسعَى، (کوشش کرنا) وَضَع يضَع، (رکھنا) يفَع يَيفَعُ، (بلند ہونا) وَهَل يَوْهَل، (کمزور ہونا۔ شک ہونا) أَلَهَ يأله، (بندگی کرنا) سأَل يَسأَل، (دریافت کرنا) قَرَأ يَقْرَأ. (پڑھنا)

اور ہر وہ کلمہ جو باب فتح یفتح سے ہوگا اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوگا، لیکن ہر کلمہ حرف حلقی کے لیے ضروری نہیں کہ وہ باب فتح يفتح سے ہو، وحروف الحلق ستة: الهمزة، والهاء، والحاء، والخاء، والعين، والغين۔

اور جو کلمہ بغیر حرف حلقی کے اس باب سے آجائے تو وہ شاذ ہوگا۔ جیسے: أَبَى يأْبَى، (انکار کرنا) هلَكَ يهلَك، (ہلاک ہونا) دو لغتوں میں سے ایک کے اعتبار سے، (پہلی لغت ضرب سے ہے) یا پھر تداخل لغات سے ہوگا جیسے: رکَن يرْكَن، (مائل ہونا

یا غیر فصیح لغت سے ہوگا، جیسے: قَلَى يقْلَى (وقال سيبويه، انها لغة عامرية) یا لغت طيئ سے ہوگا، جیسے: بَقَى يبقَى، (باقی ہونا) اصل میں یہ باب سمع سے آتا ہے مگر تخفیفا اسکو باب فتح سے لائے ہیں اور یہ انکے یہاں قیاسی ہے۔[1]

الباب الرابع: فَعِل يَفْعِل

[1] تداخل لغات یہ ہے کہ کسی ایک کلمہ میں دو لغتیں جمع ہو جائیں۔ جیسے: رکن یرکن، باب نصر، اور باب سمع دونوں سے آتا ہے اب دونوں لغات ملا کر ایک تیسری لغت باب فتح سے بنالی، اور جیسے قنط يقنط، باب، س/ض/ سے ہے۔ اسی طرح قلی يقلی باب، س/ض/ سے ہے، اسی طرح فضل يفضل باب، س/ن/ سے ہے، فقد أخذ الماضي من لغة والمضارع من لغة أخرى. فتركبت من اللغتين لغة ثالثة، وامثالها كثيرة في اللغة۔

بکسر العین فی الماضی، وفتحها فی المضارع، کفرِحَ یفرَح، وعلِم یَعلَم، وَوَجِل یوْجَل، وَیَبِسَ یَیْبَس، وخاف یَخاف، وھاب یَھاب، وغَیِد یَغْیَد، وَعَوِر یَعْوَر، ورَضِیَ یرضیَ، وَقَوِیَ یَقْوَی، وَوَجِیَ یوْجَی، وَعَضَّ یَعَضّ وأمِنَ یأمَن، وَسَئِمَ یَسْأم، وصَدِیٔ یَصْدأ۔

ترجمہ: (چوتھا باب: فَعِلَ یَفْعَلُ) ماضی کے عین کلمہ پر کسرہ، اور مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ، جیسے: فرِحَ یفرَح، (خوش ہونا) علِم یَعلَم، (جاننا) وَجِل یوْجَل، (ڈرنا) یَبِسَ یَیْبَس، (خشک ہونا) خاف یَخاف، (ڈرنا) ھاب یَھاب، (گھبرانا) غَیِد یَغْیَد، (گردن کا جھکی ہونا) عَوِر یَعْوَر، (کانا ہونا) رَضِیَ یرضیَ، (خوش ہونا) قَوِیَ یَقْوَی، (طاقتور ہونا) وَجِیَ یوْجَی، (پیروں کا گھس جانا) عَضَّ یَعَضّ، (دانت سے پکڑنا) أمِنَ یأمَن، (مطمئن ہونا) سئم یَسْأم، (اکتاجانا) صَدِیٔ یَصْدأ. (لوہے کا زنگ آلود ہونا)

ویأتی من ھذا الباب الأفعال الدالّۃ علی الفرح وتوابعہ، والامتلاء وَالخُلُوّ، والألوان والعیوب، والخلق الظاھرۃ، التی تذکر لتحلیۃ الإنسان فی الغَزَل: کفرِح وطرِبَ، وبَطِر وَأشِر، وَغَضِب وَحزِن، وکشبع وَرَوِیَ وَسکِر، وکعطِش وظَمِیٔ، وصَدِیَ وَھَیِم، وکحَمِر وسَوِدَ، وکَعوِرَ وَعَمِشَ وجَھِرَ، وکغَیِدَ وَھَیِفَ وَلَمِیَ.

ترجمہ: اور اس باب سے ایسے افعال آتے ہیں جو خوشی یا اسی جیسی چیزوں (مثلاً، امراض، واحزان،) پر دلالت کرتے ہیں، اور ایسے افعال آتے ہیں جو خالی و بھرے، اور رنگوں و عیبوں، (پر دلالت کرتے ہیں) اور ایسی ظاہری خلقت پر دلالت کرتے ہیں جن کا تذکرہ انسانی حلیہ کے لیے غزل و اشعار میں کیا جاتا ہے۔ جیسے: فرِح، (خوش ہونا) طرِبَ، (خوشی یا غم میں جھومنا) بَطِر، (اترانا) أَشِر (اکڑنا) غَضِب، (غصہ ہونا) حزِن، (غمگین ہونا) شبِع، (پیٹ کا بھرا ہونا) رَوِیَ، (سیراب ہونا) سکِر، (مدہوش ہونا) وعطِش، (پیاسا ہونا) ظمِیٔ، (سخط پیاسا ہونا) صَدِیَ، (سخط پیاسا ہونا) ھَیِم، (سخط پیاسا ہونا، گرویدہ ہونا) حَمِر، (سرخ ہونا) سَوِدَ، (کالا ہونا) عوِرَ، (کانا ہونا) عَمِش، (چندھیا ہونا، آنکھ کی روشنی کم ہونا) جَھِرَ، (چندھیاجانا، سورج کی روشنی سے آنکھوں کا خیرہ ہونا) غَیِدَ، (گردن کا جھکا ہونا) ھَیِفَ، (پتلی کمر والا ہونا) لَمِیَ. (لڑکے کا سیاہ ہونٹوں والا ہونا)

الباب الخامس فَعُل يَفْعُلُ

بضم العين فيهما، كشَرُفَ يَشْرُفُ وحَسُنَ يَحْسُنُ، ووَسُمَ يَوْسُمُ، وَيمُنَ يَيْمُنُ، وأَسُلَ يَأْسُلُ، ولَؤُمَ يَلْؤُمُ، وجَرُؤَ يَجْرُؤُ، وسَرُوَ يَسْرُو. ولم يرد من هذا الباب يائيّ العين إلا لفظة هَيُؤَ: صار ذا هيئة. ولا يائيّ اللام وهو متصرف إلا نَهُوَ، من النُّهْية بمعنى العقل، ولا مُضَعَّفًا إلا قليلاً، كشَرُرْت مُثَلَّثَ الراء، ولَبُبْت، بضم العين وكسرها، والمضارع تَلَبُّ بفتح العين لا غير. وهذا الباب للأوصاف الخِلْقية، وهي التي لها مُكْث. ولك أن تحوّل كل فعل ثلاثيّ إلى هذا الباب، للدلالة على أن معناه صار كالغريزة في صاحبه. وربما استعملت أفعال هذا الباب للتعجُّب، فتنسلخ عن الحدَث.

ترجمہ: (پانچواں باب، فَعُل يَفْعُل)، ماضی کے کلمہ عین پر ضمہ، اور مضارع کے عین کلمہ پر بھی ضمہ، جیسے: شَرُفَ يَشْرُفُ، (باعزت ہونا) حَسُنَ يَحْسُنُ، (خوبصورت ہونا) وَسُمَ يَوْسُمُ، (خوبصورت ہونا) يَمُنَ يَيْمُنُ، (بابرکت ہونا) أَسُلَ يَأْسُلُ، (ہموار وملائم ہونا) لَؤُمَ يَلْؤُمُ، (کمینہ ہونا) جَرُؤَ يَجْرُؤُ، (حوصلہ مند ہونا) سَرُوَ يَسْرُو، (شریف وسخی ہونا)

اوراس باب سے یائی العین کلمہ نہیں آتا سوائے ایک کلمہ هيؤ، (خوبصورت) کے، اور نہ ہی یائی اللام متصرف، کوئی کلمہ آتا ہے، سوائے ایک کلمہ نهو کے، جو النُّهْية بمعنی عقل کے آتا ہے۔ اوراس باب سے کلمہ مضعف بہت کم آتا ہے۔ جیسے: شَرُرْت راء پر ضمہ، فتحہ، کسرہ، سب جائز ہیں ولَبُبْت، اس میں ماضی کے عین پر ضمہ، کسرہ دونوں جائز ہیں. جبکہ مضارع میں صرف فتحہ ہی جائز ہے۔ اسی طرح اس باب کے افعال ایسے خَلقی وفطری، وطبعی اوصاف وخصائل پر دلالت کرتے ہیں جس میں دوام وثبوت پایا جاتا ہے، ای: هي تدل على الصفات الخلقية الثابتة في صاحبها وكأنها غرائز. لاتتبدل۔

اور آپ کے لئے جائز ہے کہ کسی بھی فعل ثلاثی کو اس باب سے بدل سکتے ہیں جبکہ اس کے معنی اس کے موصوف میں راسخ وثابت ہو چکے ہوں۔ (جیسے: ملح، (خوش نما ہونا) قبح، (براہونا ہونا) حلُم، (حلیم ہونا) برُع، (ماہر ہونا) فحُش (گندہ ہونا)) اور کبھی اس باب کے افعال تعجب کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں مگر اس وقت اس میں معنی حدوثی (مصدری) نہیں رہ جاتے (کیونکہ وہ جملہ انشائیہ ہو جاتا ہے)

(فائدہ) ثلاثی مجرد کا تنہا یہ باب ہے جو صرف لازم آتا ہے متعدی نہیں آتا، بقیہ لازم ومتعدی دونوں آتے ہیں

الباب السادس: فَعِلَ يَفْعِلُ

بالكسر فيهما، كحسِب يحسِب، ونعِم ينعِم. وهو قليل في الصحيح، كثير في المعتلّ، كما سيأتي:

ترجمہ: (چھٹا باب، فَعِلَ يَفْعِلُ) ،ماضی کے عین کلمہ پر کسرہ،، اور مضارع کے عین کلمہ پر کسرہ، جیسے: حسِب یحسِب،(گمان کرنا) نعِم ینعِم. ،(خوش حال ہونا) اس باب کے افعال صحیح میں بہت کم، لیکن معتل میں بکثرت آتے ہیں، جیسا کہ عنقریب اسکی تفصیل تنبیہات کے ذیل میں تنبیہ نمبر پانچ میں آ رہی ہے۔

تنبيهات

الأول: كل أفعال هذه الأبواب تكون متعدية، ولازمة، إلا أفعال الباب الخامس، فلا تكون إلا لازمة. وأما "رَحُبَتْك الدارُ" فعلى التوسع، والأصل رَحُبَتْ بك الدارُ، والأبواب الثلاثة الأولى تسمى دعائم الأبواب، وهي في الكثرة على ذلك الترتيب.

ترجمہ: پہلی تنبیہ: ان مذکورہ ابواب ستہ میں سے ہر باب سے لازم ومتعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں سوائے پانچویں باب، کرم یکرم، کے کہ یہ صرف لازم آتا ہے اور جہاں تک رحبتک الدار، جملہ کا تعلق ہے (کہ رحب باب کرم سے ہے اور متعدی استعمال ہوا ہے) تو یہ توسعا ہے۔(یعنی بطور شاذ ہے) ویسے اس کی اصل رحبت بک الدار ہے، یعنی حرف جر کے توسط سے متعدی ہے ،فلا اشکال علیہ۔اور شروع کے تین ابواب کو دعائم الابواب (ابواب کے ستون) بھی کہتے ہیں،اور یہ ابواب اپنے کثرت استعمال میں اسی ترتیب پر ہیں (جو ترتیب یہاں قائم کی گئی ہے)

الثاني: أن فَعَل المفتوح العين، إن كان أوَّله همزة أو واوًا، فالغالب أنه من باب ضرب، كأسَر، يأسِر وأتَى، يأتِي ووعد يعِد، ووزَن يزِن. ومن غير الغالب: أخَذ وأكل،ووَهَل. وإن كان مُضاعفاً فالغالب أنه من باب نصر، إن كان متعدّيا، كمَدّه يَمُدُّه، وصدّه يصُدُّه. ومن باب ضرب، إن كان لازما، كخَفَّ يخِفُّ، وشذّ يشِذُّ، بالذال المعجمة.

ترجمہ: دوسری تنبیہ: یہ ہے کہ فَعَلَ مفتوح العین کا اول کلمہ اگر ہمزہ، یا واؤ ہو تو عموما وہ باب ضرب سے آتا ہے جیسے: أَسَر. يأسِر ،(قید کرنا) أَتَى يأتِي،(آنا) وعد يعِد،(وعدہ کرنا) وزَن يزِن (تولنا) اور غیر عمومی طور پر کسی دوسرے باب سے بھی آسکتا ہے۔ جیسے: أَخَذ،(ن سے) أكل،(ن سے) وَهَل.(ف سے۔ بھولنا، وہم ہونا)

اور اگر فعل مضعف ومتعدی ہو تو وہ عموماً باب نصر سے آتا ہے جیسے : مَدّ يَمُدُّ،(دراز کرنا، کھینچنا) صدّ يصُدُّ.(منع کرنا روکنا)اور اگر مضعف لازم ہو تو وہ باب ضرب سے آتا ہے جیسے: خَفَّ يخِفُّ،(ہلکا ہونا) شذّ يشِذُّ،(علیحدہ ہونا، مخالف قاعدہ ہونا، الگ ہونا) نقطہ والی ذال کے ساتھ،

الثالث: مما تقدم من الأمثلة تعلم: أن المضاعَف: يجئ من ثلاثة أبواب: من باب نَصَر، وضَرَب، وفَرِحَ، نحو سرَّه يسرُّه، وفرَّ يفِرُّ، وعضَّهُ يعَضُّه.

ترجمہ : تیسری تنبیہ: گذشتہ مثالوں سے آپ جان گئے ہوں گے کہ مضعف تین بابوں سے آتا ہے : باب نصر، جیسے: سرَّ يسُرُّ،مدّ، يمدّ۔ باب ضرب، جیسے:فرَّ يفِرُّ(بھاگنا)ظل يظل، باب فرح، جیسے:عضَّ يعَضُّ.(دانت سے پکڑنا)مسّ يمسّ،(چھونا)ودّ يودّ۔(دوستی کرنا)

ومهموز الفاء: يجئ من خمسة أبواب: من باب نصر، وضرب، وفتح، وفرح، وشَرُف، نحو: أخذ يأخُذ، وأسَرَ يأسِر، وأَهَب يأهَبُ، وأمِنَ يأمَن، وأسُل يأسُل. ومهموز العين: يجئ من أربعة أبواب: من باب ضرب، وفتح، وفرح، وشَرُف، نحو: وأى يَئِى، وسأل يسأل، وسئِمَ يسأم، ولَؤُم يَلْؤُم.

ومهموز اللام: يجئ من خمسة أبواب: من باب نصر، وضرب، وفتح، وفرح، وشَرُف، نحو: بَرَأ يبرُؤ، وهَنَأ يهنِئ، وقرَأ يقرَأ، وصدئ يَصْدَأ، وجرُؤ ويجرُؤ.

ترجمہ: اور مہموز الفاء، پانچ بابوں سے آتا ہے باب نصر، جیسے:أخذ يأخُذ،(پکڑنا) (أمر يأمر، اجر يأجر، أكل يأكل) وباب ضرب، جیسے:أسَرَ يأسِر،(قید کرنا) (أدب يأدب ،أبر يأبره، أفر يأفر) وباب فتح، جیسے: أهَب يأهَبُ،(تیار ہونا)أله يأله (بندگی کرنا،)وباب فرح، جیسے: أمِنَ يأمَن،(مطمئن ہونا) (أرج يأرَج ، أشر يأشَر أزب تأزَب أشح يأشَح)، وباب شَرُف، جیسے : أسُل يأسُل.(نرم و ہموار ہونا)

اور مھموز العین، چار بابوں سے آتا ہے باب ضرب، جیسے:أىَ يَئِى،(وعدہ کرنا) وباب فتح، جیسے:سأل يسأل،(رأس يرأس ، ودأب يدأب ،ورأب الصدع يرأب، وباب فرح، جیسے:سئِمَ يسأم،(اکتا جانا)(يئس ييأس ،رئم يرأم ، وبئس ييأس ،)وباب شرف، جیسے:لَؤُم يَلْؤُم (کمینہ ہونا)

اور مہموز اللام، پانچ بابوں سے آتا ہے باب نصر جیسے:بَرَأَ يبرُؤ،(شفایاب ہونا)(قرأ يقرُأ(پڑھنا)وباب ضرب جیسے: هَنَأ يهنِئ،(خوش گوار ہونا)وباب فتح، جیسے:قرَأ يقرَأ،(پڑھنا۔) خطأ يخطأ ، رزأ يرزَأ ،جبأ يجبَأ، باب

کرم جیسے: جرُؤ ویجرُؤ (دلیر ہونا) بطُؤ یبطُؤ، جرُؤ یجرُؤ، دنُؤ یدنُؤ۔

والمثال يجئ من خمسة أبواب: من باب ضرب، وفتح، وفرح، وشَرُف، وحسِب، نحو: وعَد يعِد، ووَهِل يَوْهَل، وَوَجِل يَوْجَل، وَوَسُم يوسُم، وَوَرِث يرِث. وقد ورد من باب نصر لفظة واحدة فى لغة عامرية وهى وَجَدَ يَجُد. قال جرير:

لو شِئْتِ قد نَقَعَ الفؤادُ بشَرْبَةٍ * تَدَعُ الحوَائِمَ لا يَجُدْنَ غَلِيلا*

رُوِىَ بضم الجيم وكسرها. يقول لمحبوبته: لو شئت قد رَوِى الفؤادُ بشربة من ريقك، تترك الحوَائِمَ، أى العِطاش، لا يَجِدن حرارة العطش.

ترجمہ: اور مثال (معتل الفاء) پانچ بابوں سے آتا ہے باب ضرب جیسے: وعَد یعِد، (وعدہ کرنا) (وثب یثب، وجب یجب) باب فتح جیسے: وَهَل يَوْهَل، (وہم ہونا) (وجأ، ودع، وزع، وقع، وهب، وضع،) باب سمع جیسے: وَجِل يَوْجَل، (ڈرنا) (وجع، وحِل، وحِم، ، وسِع، ووطِف، وطِئ، ، وكِع، ولِع، وهِل) باب کرم جیسے: وَسُم یوسُم، (خوبصورت ہونا) (وثُر، وثُق، وجُه، و، وضُؤ۔ باب حسب جیسے: وَرِث يرِث. (وارث ہونا) (ورِع، ورِم، وفِق، ولِغ) اور مثال کا ایک فعل باب نصر سے آتا ہے لغت عامریہ کے اعتبار سے اور وہ وجد یوجُد، ہے۔ جریر کہتا ہے:

لو شِئْتِ قد نَقَعَ الفؤادُ بشَرْبَةٍ* اگر تم چاہتیں تو دل ایسے گھونٹ سے سیراب ہو جاتا "تَدَعُ الحوَائِمَ لا يَجُدْنَ غَلِيلا* کہ جسکے بعد پیاسے کو پیاس کی شدت محسوس نہ ہوتی اسمیں لا یجُدن جیم کے ضمہ وکسرہ دونوں طریقہ سے پڑھا گیا گیا ہے،، وہ اپنی محبوبہ سے کہتا ہے،

اگر تم چاہتیں تو دل کو تمھارے لعاب دہن کے ایک گھونٹ سے سیرابی حاصل ہو جاتی - کہ پھر وہ پیاسے کو اس حال میں چھوڑتا کہ اسے پیاس کی شدت محسوس نہ ہوتی۔ (٢)

---

٢) اللغة: "شئت" خطاب لأمامة المذكورة في البيت الثاني "نقع" بالنون والقاف والعين المهملة من نقعت بالماء إذا رويت "الصوادي" جمع صادية وهي العطشى "غليلا" بمعنى الغلة وهي حرارة العطش.

الإعراب: "لو" للشرط "شئت" فعل وفاعل، جملة وقعت فعل الشرط "قد" حرف تحقيق "نقع" فعل ماض "الفؤاد" فاعل والجملة وقعت جواب الشرط، ووقوع جواب لو بكلمة قد نادر "بشربة" جار ومجرور متعلق بقوله: نقع "تدع" فعل مضارع والفاعل ضمير مستتر فيه يعود إلى الشربة "الصوادي" مفعول به، والجملة في محل جر صفة لشربة "لا يجدن"

والأجوف: يجئ من ثلاثة أبواب: من باب نَصَر، وضرب، وفرِح، نحو: قال يقول: وباع يبيع، وخاف يخاف، وَغَيِد يَغْيَد، وعَوِرَ يَعوَر، إلا أن شرطه أن يكون فی الباب الأول واويّا، وفی الثانی يائيًا، وفی الثالث مطلقًا، وجاء طال يطول فقط من باب شرُف.

ترجمہ: اور اجوف (معتل العین) تین بابوں سے آتا ہے۔ باب نَصَر، جیسے: قال يقول (کہنا) (قام يقوم، صام يصوم، نام ينوم، مات يموت) وباب ضرب، جیسے: باع یبیع، (بیچنا) جاء يجيء، طاب يطيب، عاش يعيش۔ وباب فرِح، جیسے: خاف يخاف، (ڈرنا) (مات يمات، هاب يهاب،) غَيِد يَغْيَد، (گردن کا جھکی ہونا) (حيد يحيَد، صيِد يصيَد) عَوِرَ يَعوَر، (کانا ہونا) حوِل يحوَل، لیکن باب اول کے لئے واوی ہونا، اور باب ثانی کے لیئے یائی ہونا شرط ہے۔ جبکہ باب ثالث کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ اور اجوف میں صرف ایک کلمہ باب کرم سے آتا ہے طال یطول۔

والناقص: يجئ من خمسة أبواب: من باب نصر، وضرب، وفتح، وفرح، وشرف. نحو: دعا، ورمی، وسعَی، ورضیَ، وسرُوَ. ويشترط فی الناقص من الباب الأول والثانی، ما اشترط فی الأجوف منهما.

ترجمہ: اور ناقص: (معتل الام) پانچ بابوں سے آتا ہے۔ باب نصر، جیسے: دعا، يدعو (بلانا) (سما، يسمو، غزا يغزو. علا يعلو) وباب ضرب، جیسے: رمی یرمی (پھینکنا) (كفى يكفى، همى يهمى، مأى يمئى) باب فتح، جیسے: سعَى يسعَى (کوشش کرنا) (نحَا ينحَى، طغَى يطغَى، رعَى يرعَى) وباب فرح، جیسے: رضيَ، يرضَي (خوش ہونا) (حفَى يحفِى، رقَ يرقِى) وباب شرف. جیسے: سرُوَ يسرُو (شریف و سخی ہونا) رخُو يرخُوُ، اور، ناقص میں بھی باب اول وثانی کے لئے وہی شرائط ہیں جو اجوف میں ہیں۔

واللفيف المفروق: يجئ من ثلاثة أبواب: من باب ضرب، وفرح، وحسب. نحو: وَفَی يفِی، ووجِیَ يَوْجَی، ووَلِیَ يَلِی.

واللفيف المقرون: يجئ من بابی ضرب، وفرح. نحو: روَی يرْوِی، وقوِیَ يقْوَی، ولم يرد يائیَ العين واللام إلا فی كلمتين من باب فرح، هما عَيِیَ، وَحَيِیَ.

ترجمہ: اور لفیف مفروق تین بابوں سے آتا ہے۔ باب ضرب، جیسے: وَفَى يفِی، (وعدہ، عہد، یا نذر پورا کرنا) (وعَی

بمعنى لا يصبن، ولهذا اقتصر على مفعول واحد وهو "غليلًا" والجملة في محل نصب حال من الصوادي.

الشاهد: قوله: "لا يجدن" بضم الجيم فإنه لغة بني عامر.

یری ، ونیٰ ینِي ، وھَی یھِی)وباب فرح، جیسے:وجِیَ یَوْجَی،(پیر کاگھس جانا) وباب حسب. جیسے: ولِیَ یَلِی.(حاکم ہونا،صاحب اختیار ہونا) ورِيَ یرِیْ .(چقماق سے آگ نکالنا)

اور لفیف مقرون، دوبابوں سے آتا ہے۔باب ضرب، جیسے ورَوی یرْوِی،(روایت کرنا،بیان کرنا) (عوَی یعوِی، حوَی یحوِی ، ذوَی یذوِی، نوَی ینوِی،) وباب فرح. جیسے: قوِیَ یقْوَی،(قوی ہونا،مضبوط ہونا)غوِی یغوَی، دوِی یدوَی ،.

اور اس سے یائی العین،یا یائی اللام نہیں آتا،سوائے دو کلموں کے جو کہ باب سمع سے آتے ہیں عَیِیَ یعیَی،(کلام میں رک جانا،عاجز ہونا) حَیِيَ یحیَی،(زندہ رہنا)

الرابع: الفعل الأجوف، إن كان بالألف فی الماضی، وبالواو فی المضارع، فهو من باب نصر، كقال يقول، ما عدا طال يطول، فإنه من باب شرُف. وإن كان بالألف فی الماضی وبالياء فی المضارع، فهو من باب ضرب كباع يبيع. وإن كان بالألف أو بالياء أو بالواو فيهما، فهو من باب فرح، كخاف يخاف، وغَيد يَغْيَد، وعور يَعوَر.

ترجمہ :چوتھی تنبیہ: فعل اجوف۔اگر ماضی میں الف اور مضارع میں واو ہو تو وہ باب نصر سے آئیگا جیسے:قال یقول، (قام یقوم،صام یصوم ، نام ینوم ،ماج یموج)سوائے طال یطول، کے کہ وہ باب کرم سے آتا ہے، اوراگر ماضی میں الف اور مضارع میں یاء ہو تو وہ باب ضرب سے آئیگا جیسے:باع یبیع، (جاء یجیء، ،طاب یطیب،عاش یعیش)اوراگر ماضی و مضارع دونوں مین الف، یادونوں میں یاء، یا دونوں میں واو ہو، تو وہ باب فرح،سے آئیگا جیسے: خاف یخاف،(ومات یمات، ھاب یھاب)غَیِد یَغْیَد،(حیِد یحیَد، بیِض یبیَض) عورِ یَعوَر. (حوِل یحوَل،سوِد یسوَد)

والناقص إن كان بالألف فی الماضی وبالواو فی المضارع، فهو من باب نصر، كدعا يدعو. وإن كان بالألف فی الماضی وبالياء فی المضارع، فهو من باب ضرب، كرمی يرمی. وإن كان بالألف فيهما، فهو من باب فتح، كسعَی يسعَی. وإن كان بالواو فيهما، فهو من باب شَرُف كسَرُوَ ويسرُو. وإن كان بالياء فيهما، فهو من باب حسب، كولِي يلِی. وإن كان بالياء فی الماضی وبالألف فی المضارع، فهو من باب فرح، كرضی يرضَی.

ترجمہ : اور فعل ناقص۔اگر اس کے ماضی میں الف، اور مضارع میں واو ہو، تو وہ باب نصر سے ہوگا، جیسے دعا یدعو۔اور اگر ماضی میں الف اور مضارع میں یاء ہو تو وہ باب ضرب سے ہوگا جیسے:رمیَ یرمِی، اور اگر دونوں میں الف ہو تو وہ باب فتح سے ہوگا جیسے:سعَی یسعَی، اور اگر دونوں میں واو ہو تو وہ باب کرم سے ہوگا، جیسے: سرُو ،

یسرُوُ، اور اگر دونوں یاء ہوں تو وہ باب حسب سے ہو گا جیسے: ولی یلی، اور اگر ماضی میں یاء اور مضارع میں الف ہو تو وہ باب سمع سے ہو گا، جیسے: رضِی یرضَی۔

الخامس: لم یرد فی اللغة ما یجب کسر عینه فی الماضی والمضارع إلا ثلاثة عَشَرَ فعلاً، وهی: وثِقَ به،ووجِد علیه؛ أی حزِن، وورِث المال، وورِع عن الشبهات، ووَرِك؛ أی اضطجع، وورِم الجُرح، ووَرِیَ المخ أی اکتنز، ووَعِق علیه؛ أی عَجِل، ووَفِق أمرَه؛ أی صادفه موافقًا، ووقِه له؛ أی سمع، ووکِم؛ أی اغتمّ، وولِیَ الأمرَ، ووَمِقَ؛ أی أحبّ.

ترجمہ: پانچویں تنبیہ: ماضی ومضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہو ایسے افعال، لغت میں صرف تیرہ پائے گئے ہیں، اور وہ یہ ہیں: وثِقَ یثِق،(مضبوط ہونا) وجِد یجِد، (غمگین ہونا)، ورِث یرث، (وارث ہونا)، ورِع یرع، (شبہات سے بچنا)، ورک یرک، (سرین کے بل لیٹنا) ورِم یرم، (زخم کا سوجنا) وَرِیَ یری، (گودے کا ٹھوس ہونا)، وَعِق یعِق، (جلدی کرنا) وفِق یفِق، (موافق ہونا) وکِم یکِم، (غمگین ہونا، اداس ہونا)، ولِیَ یلی، (حاکم ہونا) وَمِقَ یمِق، (محبت کرنا).

وورَد أحد عشر فعلا، تُکسَر عینها فی الماضی، ویجوز الکسر والفتح فی المضارع، وهی بَئِس، بالباء الموحدة، وحسِب، وَوَبِق؛ أی هلك، وَوَحِمتِ الحُبْلَی، ووحِرَ صدرُهُ، وَوَغِر؛ أی اغتاظ فیهما، وولِغَ الکلب، وولِه، ووهِلَ اضطرب فیهما، ویَئِسَ منه، ویبِسَ الغصن.

ترجمہ: اور گیارہ افعال ایسے ہیں جن کا عین کلمہ، ماضی میں مکسور ہوتا ہے اور مضارع میں کسرہ، وفتحہ، دونوں جائز ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں بَئِس۔ یبئِس، ویبئَس (سخط ضرورت مند ہونا) حسِب، یحسِب، ویحسَب (خیال کرنا) وَوَبِق یبِق، ویوبَق (ہلاک ہونا)، وَوَحِم، یحِم، ویوحَم (حاملہ کا کھانے کا خواہش مند ہونا) ووحِرَ یحِر، ویوحَر (سخط ناراض ہونا)، وَغِر یغِر، ویوغَر (غصہ سے بھڑک اٹھنا)، ولِغَ یلِغ، ویولَغ (کتے کا برتن میں منہ ڈالنا)، ولِه یلِه، ویولَه (شدت غم سے حیران رہ جانا، بے چین ہو جانا) وهِلَ یهِل، ویوهَل (بے چین ہو جانا)، یَئِسَ ییئس (ناامید ہونا)، ویبِسَ ییبس (خشک ہو جانا).

السادس: کون الثلاثی علی وزن معین من الأوزان الستة المتقدمة سماعیّ، فلا یعتمد فی معرفتها علی قاعدة، غیر أنه یمکن تقریبه بمراعاة هذه الضوابط، ویجب فیه مراعاة صورة الماضی والمضارع معًا، لمخالفة صورة المضارع للماضی الواحد کما رأیت،

وفي غيره تراعي صورة الماضي فقط؛ لأن لكل ماض مضارعًا لا تختلف صورته فيه.

ترجمہ : چھٹی تنبیہ: یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا ان ابواب میں سے کسی معینہ باب سے آنا سماعی ہے (قیاسی نہیں ہے) لہذا ان ابواب کی معرفت کا انحصار کسی قاعدہ وضابطہ پر نہیں ہے۔ مگر ان مذکورہ قواعد کی رعایت ان تک رسائی کو آسان بنادیتی ہے اور کسی بھی باب کی معرفت کے لیے ماضی ومضارع دونوں کی ہیئت کو ایک ساتھ دیکھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ ہر مضارع کی شکل اسکے ماضی سے عموماجدا ہوتی ہے جیسا کہ آپنے ابھی ملاحظہ فرمایا، اور ثلاثی مجرد کے علاوہ میں صرف ماضی کی رعایت کافی ہے کیوں کہ اس میں ہر ماضی کا ایک مضارع معین ہوتا ہے اور اس میں اس کی شکل بدلتی نہیں۔

السابع: ما بُنِي من الأفعال مطلقًا للدلالة على الغلبة في المفاخرة، فقياس مضارعة ضمُّ عينُه، كَسَابَقَنِي زيدٌ فسبقتُه، فأنا أسبقُهُ، ما لم يكن وَاوِيَّ الفاء، أو يائيَّ العين أو اللام، فقياس مضارعه كسر عينه، كواثبته فَوَثَبْتُه، فأنا أَثِبه، وبايعته فبِعته، فأنا أبيعه، وراميته فرمَيْته، فأنا أرمِيه.

ترجمہ : ساتویں تنبیہ: یہ ہے کہ جو افعال فخر ومباہات کے لئے غلبہ پر دلالت کرتے ہیں، انکے مضارع کا ضابطہ مضموم العین آنا ہے جیسے: سَابَقَنِي زيدٌ فسبقتُه. فأنا أسبقُهُ. (زید نے مجھ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب آگیا، یا میں غالب آجاتا ہوں) (كارمني زيد فكرمته. فأنا اكرُمه) زید اور میرے درمیان سخاوت میں مقابلہ ہوا تو میں غالب آگیا، یا میں غالب آجاتا ہوں) جب تک کلمہ وَاوِيُّ الفاء یا یائی العین یا یائی اللام نہ ہو ، ورنہ اسکا صیغہ باب ضرب سے آئیگا۔ جیسے: واثبني فَوَثَبْتُه. فأنا أَثِبه۔ (اسکے اور میرے درمیان کودنے میں مقابلہ ہوا، تو میں غالب آگیا، یا میں غالب آجاتا ہوں) وبايعني فبِعته. فأنا أَبِيعه، (اسکے اور میرے درمیان بیچنے میں مقابلہ ہوا، تو میں غالب آگیا، یا میں غالب آجاتا ہوں) ورامیني فرمَيْته. فأنا أرمِيه. (اسکے اور میرے درمیان پھینکنے میں مقابلہ ہوا، تو میں غالب آگیا، یا میں غالب آجاتا ہوں)

اوزان الرباعي المجرد

للرباعيّ المجرَّد وزن واحد، وهو فعلل، كدحرج يدحرج، وَدَرْبَخ يدربخ. ومنه أفعال نحتتها العرب من مركبات، فتحفظ ولا يقاس عليها، كبسمَلَ: إذا قال: بسم الله، وحوقل إذا قال: لا حول ولا قوة إلا بالله، وطَلْبَق إذا قال: أطال الله بقاءك، ودَمْعَزَ إذا قال: أدام الله عزك، وجَعْفَل، إذاقال:جعلني الله فداء ك.

ترجمہ: رباعی مجرد کا صرف ایک وزن ہے اور وہ ہے فعلل، جیسے: دحرج یدحرج، وَدَرْبَخَ یدربخ. (بعثر یبعثر، زلزل یزلزل، قرطس یقرطس) (اور یہ لازم اور متعدی دونوں سے آتا ہے لیکن اکثر متعدی آتا ہے اور اسی باب سے وہ افعال بھی آتے ہیں جن کو اہل عرب نے بعض مرکبات سے تراشا ہے جن کو یاد کیا جاسکتا ہے مگر ان پر قیاس نہیں کیا جاسکتا جیسے: بسملہ: اسنے بسم اللہ کہا، حوقل، اسنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، کہا، طلبق، اسنے: أطال اللہ بقاء ك کہا، دمعز، اسنے: أدام اللہ عزك کہا۔ جعفل، اسنے جعلنی اللہ فداءك. کہا۔ (حمدل، اسنے الحمد للہ کہا، سبحل، اسنے سبحان اللہ کہا۔ حیعل، اسنے حی علی الصلوۃ کہا۔ بأبأ، اسنے بأبی انت وامی کہا)

وملحقاته سبعة: اور رباعی مجرد کے ملحقات سات ہیں۔

الأول: فَعْلَلَ، جیسے: جلبَبَ؛ أی ألبسه الجلباب. اسنے اسکو چادر اوڑھائی، (خَلْبَسَ، اسنے دھوکا دیا،) شملل (اسنے تیزی دکھائی)

الثانی: فوْعل، جیسے: جورب؛ أی ألبسه الجوْرب. (اسنے اسکو موزہ پہنایا) رودن، ردن سے، (اسنے تھکایا) ھوجل، ھجل، سے (ہلکی نیند والا ہونا) زیدت الواو علیه للالحاق، "کودن"، کدن، سے (سست رفتار ہونا)

الثالث: فَعْوَل، جیسے رهْوَكَ فی مِشیته؛ أی أسرع. اسنے اپنی رفتار تیز کی، رھوک، رھک، سے فزیدت علیه الواو للالحاق، (چلتے ہوئے جوڑوں کا ڈھیلا ہو جانا) جَهْوَرَ جهر، سے (آواز بلند کرنا) عنون، عنن سے (عنوان قائم کرنا) شعوذ، (تیزی، کے ساتھ کام کرنا)

الرابع: فَیْعَل، جیسے بَیْطرَ: أصلح الدواب. اسنے اپنے گھوڑے کو نعل لگائی، سیطر، سطر، سے (منگھڑت افسانے سنانا، جھوٹے قصے بیان کرنا) هیمن، همن، سے (پکا ارادہ کرنا) شیطن شطن، سے (بہکانا، ورغلانا)

الخامس: فعْیَلَ، جیسے شَرْیَفَ الزرعَ. ای قطع شِریافه. اسنے اپنے کھیت کی زائد گھاس کاٹی، رهیأ، رهأ، سے (پرسکون ہونا، جوش ٹھنڈا ہونا جیسے: رهأ البحر۔ سمندر خاموش ہو گیا)

السادس: فعْلَی، جیسے سَلْقَی: إذا استلقی علی ظهره. وہ اپنی پیٹھ کے بل لیٹا، قلسی، مادته، قلس: قلسیته (میں نے اسے ٹوپی پہنائی)

السابع: فعنَلَ، جیسے قلنس، ألبسه القلنسوة. اسنے اسکو ٹوپی پہنائی، شرنف، شرف، سے (بلندی پر چڑھنا)

والإلحاق: أن تزید فی البناء زیادة، لتلحقه بآخرَ أکثر منه، فیتصرف تصرفه.

ترجمہ: الحاق یہ ہے کہ کسی کلمہ میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف کا اضافہ کرنا تاکہ اسکو اس کلمہ سے جوڑا جاسکے جو اس سے زیادہ حرفوں والا ہے، پھر اِسکے صیغے اُسکے صیغوں کی طرح آویں، (اور دونوں کے مصدر ایک جیسے ہو جائیں۔

أوزان الثلاثيّ المزيد فيه

الفعل الثلاثيّ المزيد فيه ثلاثة أقسام؛ ما زيد فيه حرف واحد، وما زيد فيه حرفان، وما زيد فيه ثلاثة أحرف. فغاية ما يبلغ الفعل بالزيادة ستة، بخلاف الاسم، فإنه يبلغ بالزيادة سبعة؛ لِثقل الفعل، وخِفة الاسم، كما سيأتي.

ترجمہ: فعل ثلاثی مزید کی تین قسمیں ہیں (۱)، جس میں ایک حرف کا اضافہ کیا جائے (۲) جس میں دو حرفوں کا اضافہ کیا جائے اور (۳) جس میں تین حرفوں کا اضافہ کیا جائے، فعل میں زیادہ سے زیادہ "٦" حرفوں کا اضافہ کیا جاسکتا ہے جبکہ اسم میں سات حرفوں کا اضافہ ہو سکتا ہے فعل کے ثقیل ہونے اور اسم کے خفیف ہونے کی وجہ سے، کما سیأتی.

فالذى زيد فيه حرف واحد، يأتي على ثلاثة أوزان:

ترجمہ: جس میں ایک حرف کا اضافہ کر کے کوئی فعل بنایا جائے اسکے تین اوزان ہیں۔

الأول: أَفْعَلَ، (یعنی باب افعال) (شروع میں ہمزہ بڑھا کر) جیسے: کرم سے أکرم، (تعظیم کرنا) ولی سے أولَى، (والی مقرر کرنا۔) عطی سے أعطی، (عطا کرنا) قام سے، أقام، (سیدھا کرنا) اتی سے أتی، (دینا) امن سے، أمن، (امن دینا) قرر سے، أقرّ. (اقرار کرنا)

الثاني: فاعَلَ، (یعنی باب مفاعلہ) فا کلمہ کے بعد الف بڑھا کر) جیسے: قتل سے قاتل، (جنگ کرنا) اخذ سے أخذ، (عتاب کرنا۔ سزا دینا) ولی سے والیٰ. (دوستی کرنا، لگاتار کرنا)

الثالث: فَعَّلَ, بالتضعیف، (یعنی باب تفعیل) (عین کلمہ کو مشدد کر کے) جیسے: فرح سے فرّح، (خوش کرنا) زکی، سے زکّیٰ، (پاک کرنا) وَلی سے وَلّی، (والی مقرر کرنا) برأ سے برّأ. (بری کرنا)

والذي زيد فيه حرفان يأتي على خمسة أوزان:

ترجمہ: الأول: انفعَلَ، (یعنی باب انفعال) (شروع میں ہمزہ اور نون بڑھا کر) جیسے: کسر سے انکسر، (توڑنا) شق سے انشقّ، (پھٹنا) قاد سے انقاد، (مطیع ہونا) محی سے انمحی. (مٹنا)

الثاني: افتعلَ، (یعنی باب افتعال) (شروع میں ہمزہ، اور فا کلمہ کے بعد، ت، بڑھا کر) جیسے: جمع سے

،اجتمع،(اکٹھا ہونا) شقّ سے اشتقّ،(مشتق کرنا) خار سے اختار،(منتخب کرنا) دعَا سے ادَّعَی،(دعوی کرنا) وصل سے اتصل،(جوڑنا) وقی سے اتقی،(بچنا) صبر سے اصطبر،(ثابت قدم رہنا) ضرب سے اضطرب. (مضطرب وبے چین، ہونا)

الثالث: افْعَلَّ (یعنی باب افعلال) (شروع میں ہمزہ اور آخر میں لام مشدد بڑھا کر) جیسے: حمر سے احمرَّ. (سرخ ہونا) صفر سے اصفرَّ،(زرد رنگ ہونا) عور سے اعورَّ.(کانا ہونا) اور یہ وزن عموما رنگوں اور عیبوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور اسکے علاوہ میں شاذ ونادر ہے جیسے: ارْفَضّ عَرَقا،(پسینہ میں شرابور ہونا) واخضلَّ الروضُ، (باغ کا سرسبز ہونا) اور اسی سے ارْعَوَی.(رکنا- بچنا) آتا ہے[3]

الرابع: تفعَّلَ،(یعنی باب تفعل) (فاکلمہ سے پہلے، تاء، اور عین کلمہ کو مشدد کر کے۔) جیسے: علم سے تعلَّم (سیکھنا) زکی سے تزکّی،(پاکیزہ ہونا) ومنہ اذّکر (یاد کرنا۔ اسکی اصل تذکّر ہے) واطَّھَر. (نجاست سے پاک ہونا۔ اسکی اصل تطھّر ہے

الخامس: تَفاعَلَ (یعنی باب تفاعل) (شروع میں تاء، اور فاکلمہ کے بعد، الف بڑھا کر) جیسے: بعد سے تباعَدَ (ایک دوسرے سے دور ہونا) اشارۃ سے تَشاوَرَ،(باہم مشورہ کرنا) ومنہ تبارك (مقدس ہونا۔ بابرکت ہونا) علا سے تعالی،(بلند ہونا) وکذا اثَّاقل،(بوجھل ہونا۔ اسکی اصل تثاقل ہے) وادّارك.(تلافی کرنا۔ غلطی کی اصلاح کرنا۔ اس کی اصل تدارک ہے[4]

والذی زید فیه ثلاثة أحرف یأتی علی أربعة أوزان:

ترجمہ: جس میں تین حرفوں کا اضافہ کر کے کوئی فعل بنایا جائے اسکے چار اوزان ہیں۔

الأول: استفعلَ،(یعنی باب استفعال) (شروع میں ہمزہ، سین، اور تاء، بڑھا کر) جیسے: خرج سے استخرج، (نکالنا) قام سے استقام.(سیدھا کرنا) فھم سے استفھم۔

الثانی: افْعَوعَلَ،(یعنی باب افعیعال) (شروع میں ہمزہ، اور کلمہ عین کے بعد واو، اور عین، بڑھا کر) جیسے: غدن سے اغدودَنَ الشعر: (بالوں کا لمبا ہونا)، عشب سے، اعشوشب المکان (بہت گھاس والا ہونا) احلولی

---

[3] (اس میں تعلیل وادغام کے قاعدے جمع ہیں لیکن تعلیل کو ترجیح دی گئی اس کے خفیف ہونے کیوجہ سے جیسے قوی میں)

[4] (جب تفعل اور تفاعل کا فاء کلمہ د، ذ، ت، ث، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو جائز ہے کہ تائے تفعل وتفاعل کو فاء کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں، اور اس صورت میں مصدر، اور ماضی، وامر کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا جائیگا)

العنب۔احدودب الظهر۔

الثالث:افْعَالّ (یعنی باب افعیلال) (شروع میں ہمزہ،اور عین کلمہ کے بعد الف اور لام کو مکرر کرکے) جیسے:حمر سے احمارّ(آہستہ آہستہ بہت سرخ ہونا) شهب سے اشهابّ:(سیاہی مائل سفید رنگ والا ہونا)اخضارّ۔

الرابع:افْعَوّلَ(یعنی باب افعوّال) (شروع میں ہمزہ،اور کلمہ عین کو مکرر کرکے) جیسے:جلذ سے اجلوّذ چلنا) واعلوّط((تیز اونٹ کی گردن میں لٹک کر سوار ہونا)أی تعلق بعنق البعیر فرکبه.

أوزان الرباعيّ المَزيد فيه وملحقاته. ينقسم الرباعيّ المزيد فيه إلى قسمين: ما زيد فيه حرف واحد، وما زيد فيه حرفان، فالذی زيد فيه حرف واحد ووزنه واحد، وهو تفَعللَ كتدحرجَ.

رباعی مزید فیہ اور اسکے ملحقات۔

ترجمہ : فعل رباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں[1]،جس میں ایک حرف کا اضافہ کیا جائے[2]،جس میں دو حرفوں کا اضافہ کیا جائے جس میں ایک حرف کا اضافہ کیا جائے اسکا ایک وزن آتا ہے اور وہ تفَعللَ ہے۔(یعنی باب تفعلل (شروع میں تاء بڑھاکر) جیسے:تدحرجَ ،تبعثر، ،تزلزل، تمضمض،

والذی زيد فيه حرفان وزنان: جس میں دو حرفوں کا اضافہ کیا جائے۔اسکے دو وزن ہیں۔

الأول : افعنلَلَ(یعنی باب افعنلال) (شروع میں ہمزہ،اور عین کلمہ کے بعد،نون بڑھاکر) جیسے؛حرجم سے احرنجم.(جمع ہونا) ابرنشق،(پھول والا ہونا) افرنقع،(جدا ہونا)

الثانی: افعلَلّ(یعنی باب افعلّال) (شروع میں ہمزہ،اور لام ثانی کو مشدد کرکے) جیسے:قشعر سے اقشعرّ، (رونگٹے کھڑے ہونا) اطمأنّ.واشمأزّ،(سمٹنا،سکڑنا،اظہار ناگواری کرنا) اکفهرّ(کالا پڑجانا)اکفهرّ السحاب،

والملحق بما زيد فيه حرف واحد يأتي على ستة أوزان:

ترجمہ:اور وہ ملحق جسے ایک حرف کا اضافہ کرکے بنایا جائے اسکے "٦"اوزان ہیں

الأول: تفعلَلَ، جیسے:تجَلبب.اسنے چادر اوڑھی۔تشَمْلل،(چست ہونا)،(تخَلْبَسَ،اسنے دھوکا کھایا،)

الثانی: تفعُولَ،جیسے:ترَهوَك.وہ تیز رفتار چلا۔تشعوذ،شعذ،سے(خفة الید،تیزی کے ساتھ کام کرنا)

تجَهْوَر، جهر، سے (آواز بلند کرنا) تسروک (چلنے کے لئے سہارے کی لکڑی لینا)

الثالث: تُفَيْعَل، جیسے: تشيطن. اسنے ورغلایا، بہکایا۔ تسيطر، سطر، سے (اس نے من گھڑت افسانے سنائے۔

الرابع: تَفَوْعَل، جیسے: تجورب. اسنے موزہ پہنا۔ ترودن، ردن، سے (تھک جانا) تهوجل، هجل، (ہلکی نیند والا ہونا) تكوثر۔ (زیادہ ہونا)

الخامس: تَمَفْعَل، جیسے: تمسكن. وہ محتاج ہوا۔ تمندل، (رومال وغیرہ سے پوچھنا) تجعبى: صرع فانصرع بچھاڑنا۔ پلٹ دینا)

السادس: تَفَعْلَى، جیسے: تسلقى. وہ چت لیٹا۔ تقلسى، قلس سے تقلسه: اى لبس۔

والملحق بما زيد فيه حرفان، وزنان:

ترجمہ: اور وہ ملحق جس میں دو حرفوں کا اضافہ کیا جاتا ہے اس کے (۲) اوزان ہیں۔

الأول: افعنلَلَ، جیسے: اقعنسَسَ. (سینہ نکلا اور پیٹھ دھنسی ہونا) اسحنكك، سحک، سے (تاریک ہونا)

والثاني: افعنلَى، جیسے: استلقى. وہ چت لیٹا۔ اسلنقى، نقى سے (صاف ستھرا) اخرنبى، (برائی پر آمادہ ہونا) احرنبى الديک۔ (مرغا جب لال ہو کر لڑائی کے لئے تیار ہو جائے)

والفرق بن وزْنَي احرنجمَ واقعنسَس، أن اقعنسَسَ إحدى لاميه زائدة للإلحاق، بخلاف احرنجم، فإنهما فيه أصليتان.

ترجمہ اور احرنجمَ واقعنسَس، دو وزنوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اقعنسَسَ کے دو لاموں میں سے ایک لام زائد کا ہے جو الحاق کے لئے ہے جبکہ احرنجم کے دونوں لام اصلی ہیں۔

تنبيهان

الأول: ظهر لك مما تقدم أن الفعل باعتبار مادته أربعة أقسام: ثُلاثي، ورُباعي، وخُماسي، وسُداسي وباعتبار هيئته الحاصلة من الحركات والسُّكَنَات سبعةٌ وثلاثون بابًا،

ترجمہ: گزشتہ تفصیلات سے آپ کے سامنے نے یہ بات واضح ہو گئی کہ فعل اپنی اصل کے اعتبار سے چار قسموں پر مشتمل ہے ہے ثلاثی، رباعی خماسی، اور سداسی، اور باعتبار اس ہیئت اور شکل و صورت کے جو ان کی حرکات و سکنات سے حاصل ہوتی ہیں فعل کے ۳۷ باب ہیں (ثلاثی مجرد کے '۶' ثلاثی مزید کے بارہ، رباعی مجرد کا

ایک، ملحقات رباعی کے سات، ملحقات رباعی مزید کے تین، ملحقات رباعی مزید کے آٹھ)

الثانی :لا يلزم فی كل مجرَّد أن يُستَعمل له مَزِيدٌ، ولا فی كل مَزِيد أن يُستعمل له مُجَرَّد، ولا في ما استُعْمِل فيه بعضُ المزيدات، أن يُستعمل فيه البعضُ الآخر، بل المدار في كل ذلك السَّماع. ويُسْتثنى من ذلك الثلاثيُّ اللازمُ، فَتَطَّرِدُ، زيادةُ الهمزة فی أوله للتعدية، فيقال فی ذهب أذهب،وفی خرج أخرج۔

ترجمہ: دوسری تنبیہ: ہر مجرد کا مزید آنا ضروری نہیں۔اور نہ ہر مزید کا مجرد آنا،اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس باب میں کچھ افعال مزید استعمال ہوئے ہیں تو اس باب کے بقیہ افعال بھی مزید استعمال ہوں بلکہ یہ سب سماع پر (اور لغت پر) موقوف ہے،(جیسے ثلاثی مجرد کے ابواب کا انحصار لغت کی معلومات پر موقوف ہے)اوراس ضابطہ سے ثلاثی لازم مستثنیٰ ہے کہ اسکے شروع میں ہمزہ لگا کر اسے متعدی بنانا جائز ہے جیسے: ذهب سے أذهب، خرج سے أخرج۔قعد سے اقعد۔

فَصلٌ فِی مَعَانِی صِیَغِ الزَّوَائِد

(یہ فصل ہے ابواب مزید فیہ کی خاصیات کے بیان میں)

بابِ افعال: تَأتِی لِعِدَّۃِ مَعَانٍ: اس باب کی کئی خاصیات ہیں۔

الْأَوَّلُ: التَّعْدِيَةُ، وَهِيَ تَصِيرُ الفاعلُ بِالْهَمْزَةِ مَفْعُولًا، كَأَقْمتُ زَيْدًا، وَأَقْعَدْتُهُ، وَأَقْرَأْتُهُ.الْأَصْلُ: قَامَ زَيْدٌ وَقَعَدَ وَقَرَأَ، فَلَمَّا دَخلَتْ عَلَيْهِ الْهَمْزَةُ صَارَ زَيْدٌ مُقَامَ مَقْعَدًا مَقْرَأً، فَإِذَا كَانَ الْفِعْلُ لَازِمًا بِهَا مُتَعَدِّيًا لِوَاحِدٍ، وَإِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا لِوَاحِدٍ صَارَ بِهَا مُتَعَدِّيًا لِاِثْنَيْنِ وَإِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا لِاِثْنَيْنِ، صَارَ بِهَا مُتَعَدِّيًا لِثَلَاثَةٍ.وَلَمْ يُوجَدْ فِي اللُّغَةِ مَا هُوَ مُتَعَدٍّ لِاِثْنَيْنِ، صَارَ بِالْهَمْزَةِ مُتَعَدِّيًا لِثَلَاثَةٍ، إِلَّا رَأَى وَعَلِمَ، كرأىٰ وَعَلِمَ زَيْدٌ بِكْرًا قَائِمًا، تَقُولُ: أَرَيْتُ أَوْ أَعلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا قَائِمًا.

ترجمہ : اول تعدیہ: متعدی بنانا، اور وہ ہمزہ کے ذریعہ (فعل مجرد کے) فاعل کو مفعول بنانا ہے جیسے: أَقْمتُ زَيْدًا، وَأَقْعَدتُ زَيْدًا وَأَقْرَأتُ زَيْدًا. کہ ان کی اصل قام زیدٌ، قعد زیدٌ وقرأ زیدٌ، ہے۔ پھر جب فعل پر ہمزہ داخل ہوا تو زید جو کہ (مجرد میں فاعل) تھا (اب مزید فیہ میں) مفعول ہو گیا۔

اور اگر فعل لازم ہو تو ہمزہ کی وجہ سے متعدی بیک مفعول ہو جائیگا۔ (جیسے: خرج زید۔ زید نکلا، سے اخرج زید عمروا (زید نے عمرو کو نکالا) اور اگر فعل متعدی بیک مفعول ہو تو ہمزہ کی وجہ سے متعدی بدو مفعول ہو جائیگا، (جیسے: حفر زید نھرا، زید نے نہر کھودی، سے احفرت زیدا نھرا، میں نے زید سے نہر کھدوائی) اور اگر فعل متعدی بدو مفعول ہو تو ہمزہ کی وجہ سے متعدی بسہ مفعول ہو جائیگا، اور ہمزہ کے ذریعہ متعدی بسہ مفعول لغت میں پائے نہیں جاتے مگر صرف دو فعل، رأی، و علم، جیسے: رأیٰ وَعَلِمَ زَيْدٌ بَكْرًا قَائِمًا. تَقُولُ: أَرَيْتُ زَيْدًا بَكْرًا قَائِمًا (میں نے زید کو دکھایا کہ بکر کھڑا ہے) یا أَعلَمْتُ زیدا بکرا قائما. (میں نے زید کو بتایا کہ بکر کھڑا ہے

تشریح: (تعدیہ: یہ باب تفعیل کا مصدر ہے، عدّی یعدّی تعدیۃ، تجاوز کرنا۔ آگے بڑھنا۔ اصطلاح میں ثلاثی مجرد میں کسی حرف کا اضافہ کر کے فاعل پر پورا ہو جانے والے فعل لازم کو مفعول والا بنا دینا، یا فعل متعدی کو مزید مفعول والا بنا دینا۔ جاننا چاہئے کہ فعل لازم کو متعدی بنانے کے تین طریقے ہیں، (۱) ہمزہ افعال کے ذریعہ جیسے: قعد (وہ بیٹھا) سے اقعد (اسنے بٹھایا) قام (وہ کھڑا ہوا) سے اقام (اسنے کھڑا کیا) (۲) عین تفعیل سے، جیسے: کذَبَ (وہ جھوٹ بولا) سے کذّب (اسنے جھٹلایا) ذکَرَ (اسنے یاد کیا) سے ذکّرَ، (اسنے یاد دلایا) (۳) الف

مفاعلہ کے ذریعہ جیسے: اکل (اسنے کھایا) سے آکل (اسنے کھلایا)

الثاني: صيروة شَيْءٍ ذَا شَيْءٍ، كَأَلْبَنَ الرَّجُلُ وَأَتْمَرَ وَأَفْلَسَ: صَارَ ذَا لَبَنٍ وَتَمْرٍ وَفُلُوسٍ،

ترجمہ: دوسری خاصیت: کسی شیٔ کا کسی شیٔ والا ہو جانا، یعنی فاعل کا صاحب ماخذ، یا معنی مصدری والا ہو جانا، جیسے: أَلْبَنَ الرَّجُلُ، آدمی دودھ والا ہو گیا، ماخذ لبن۔ وأَتْمَرَ الرجل، آدمی کھجور والا ہو گیا، ماخذ تمر۔ وأَفْلَسَ الرجل: آدمی پیسے والا ہو گیا، ماخذ فلوس۔

تشریح: لغت میں: صیروۃ، بمعنی لوٹانا، یعنی ایک حالت کو دوسری حالت کی طرف پلٹ دینا، اور اصطلاح میں: کسی چیز کو صاحب ماخذ یعنی معنی مصدری والا بنا دینا۔ جیسے: اشرکت النعل، (میں نے جوتا کو تسمہ دار بنایا) ماخذ شراک، تسمہ، ڈوری، ہے۔ الحم زید، زید صاحب لحم ہو گیا، ماخذ لحم، گوشت ہے اطفلت سعاد (سعاد بچہ والی ہو گئی) ماخذ طفل، البن البقر، گائے دودھ والی ہو گئی، ماخذ لبن۔ (اخشفت الظبية: ہرن بچہ والی ہو گئی، ماخذ خشف۔) اسی طرح أعسر وأيسر وأقل: أي صار ذا عسر ويسر وقلة۔ ہے۔

الثَّالِثَ: الدُّخُولُ فِي شَيْءٍ، مَكَانًا كَانَ أَوْ زَمَانًا، كَأَشْأَمَ وَأَعْرَقَ وَأَصْبَحَ وَأَمْسَى، أَيْ دَخَلَ فِي الشأم، وَالْعِرَاقَ، وَالصَّبَاحِ، وَالْمَسَاءِ.

ترجمہ: تیسری خاصیت: کسی چیز میں داخل ہونا، خواہ جگہ میں، یا وقت میں، جیسے: أَشْأَمَ زيد، (زید ملک شام میں داخل ہوا) اور أَعْرَقَ زيد، (زید عراق میں داخل ہوا) وأَصْبَحَ، (وہ صبح کے وقت داخل ہوا) وَأَمْسَى، (وہ شام کے وقت داخل ہوا)

تشریح: فاعل کا ماخذ زمانی، ماخذ مکانی، ماخذ عددی، میں داخل ہونا: ماخذ زمانی جیسے: اصبح حامد (حامد صبح کے وقت داخل ہوا) وافجر، (وہ فجر کے وقت داخل ہوا) م واشهر، (وہ مہینہ میں داخل ہوا) ماخذ مکانی، جیسے: أغار حامد، (حامد غار میں داخل ہوا) وانجد، (وہ نجد میں داخل ہوا) ماخذ عددی، جیسے: اعشرت الدراهم (دراہم دس ہو گئے) اسی طرح، اعشر الطلاب، آلف الرجال، اتسعت الطالبات،

الرَّابِعُ: السَّلْبُ وَالْإِزَالَةُ، كَأَقْذَيْتُ عَيْنَ فُلَانٍ، وَأَعْجَمْتُ الْكِتَابَ: أَيْ أَزَلْتُ الْقَذَى عَنْ عَيْنِهِ، وَأَزَلْتُ عُجْمَةَ الْكِتَابِ بِنُقَطِهِ.

ترجمہ: چوتھی خاصیت: سلب اور ازالہ۔ (یعنی کسی چیز سے معنی مصدری دور کر دینا) جیسے: أَقْذَيْتُ عَيْنَ

فُلَانٍ،(میں نے فلاں کی آنکھ سے تنکا،یا کیچڑ دور کیا) وَأَعْجَمْتُ الْكِتَابَ (میں نے کتاب سے اسکے ابہام،یعنی بے نقطگی اور بے اعرابی کو دور کر دیا)

تشریح:سلب:دور کرنا،چھیننا،اصطلاح میں:فاعل کا اپنے یا مفعول سے معنی مصدری وماخذی معنی کو دور کرنا،یعنی فعل مجرد کے فاعل سے معنی حدثی کو زائل کرنا،اسکی دو حالتیں ہیں۔(۱) فعل اگر لازم ہو تو اپنی ذات سے زائل کرنا ہوتا ہے،جیسے:اقسط زید (زید نے اپنے سے قسوط،ظلم کو زائل کیا) ماخذ قسوط،(۲) فعل اگر متعدی ہو تو مفعول سے زائل کرنا ہوتا ہے،جیسے:شکی واشکیته (اسنے شکایت کی،تو میں نے اسکی شکایت دور کی) واعرب زید الکلام (زید نے کلام کے عیب کو ختم کیا)اسکو سلب عن المفعول کہتے ہیں۔

الْخَامِسُ: مُصَادَفَةُ الشَّيْءِ عَلَى صِفَةٍ، كأحْمدتُ زَيْدًا: وَأَكْرَمْتُهُ، وأبخلتُه، أيْ صَادِفْتِهِ مَحْمُودًا، أَوْ كريمًا، أَوْ بَخِيلًا.

ترجمہ:پانچویں خاصیت:کسی کو کسی صفت خاص کے ساتھ متصف پانا جیسے:أَحْمدتُ زَيْدًا: (میں نے زید کو قابل تعریف پایا) وَأَكْرَمْتُهُ،(میں نے زید کو کریم پایا) وأبخلتُه،(میں نے زید کو بخیل پایا)

تشریح:کسی شئ کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا،اسے وجدان بھی کہتے ہیں،مطلب ہے فاعل کا مفعول کو معنی مصدری کے ساتھ بحیثیت فاعل یا مفعول متصف پانا،اوراس کی دو حالتیں ہیں(۱) اگر معنی مصدری وماخذی لازم ہے تو معنی مصدری کا فاعل مفعول ہوگا جیسے:ابخلت زیدا (میں نے زید کو بخیل پایا) یہاں بخیل زید ہے جو کہ مفعول ہے،ارحبت المکان،(میں نے مکان کو کشادہ پایا) یہاں معنی مصدری کا فاعل مکان ہے جو کہ مفعول ہے(۲)اور اگر معنی مصدری متعدی ہو تو مفعول کو صیغہ اسم مفعول سے تعبیر کیا جائیگا جیسے:احمدته (میں نے اسے صفت حمد کے ساتھ متصف یعنی محمود پایا)ماخذ حمد ہے،اور متعدی ہے اسلئے مفعول یعنی محمود کے معنی میں ہے،تعریف کیا ہوا۔احیی الراعی الارض (چرواہے نے زمین کو زندہ،یعنی ہرا ابھرا پایا)ماخذ حیّ ہے۔

ويقال: قال عمرو بن معدي كرب لمجاشع بن مسعود السلمي وقد سأله فأعطاه : لله دَرّكم يا بني سليم، سألناكم فما أبخلناكم، وقاتلناكم فما أجبناكم، وهاجيناكم فما أفحمناكم: أي ما وجدناكم بخلاء وجبناء ومفحمين۔

السَّادِسُ: الْإِسْتِحْقَاقُ، كأحْصَدَ الزَّرْعَ، وأزْوَجَتْ هِنْدٌ، أيْ اِسْتَحَقَّ الزَّرْعُ الْحَصَّادُ، وَهِنْدَ الزَّوَاجِ.

ترجمہ: چھٹی خاصیت: اِستِحقَاقٌ ہے کسی چیز کا کسی چیز کے لائق ہو جانا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعَ، (کھیتی کٹنے لائق ہو گئی) وأَزْوَجَتْ هِنْدٌ (ہند نکاح کے لائق ہو گئی)

تشریح: الاستحقاق: باب استفعال کا مصدر ہے، لائق ہونا، وقت ہو جانا، بعض لوگ اسے حینونت، یعنی وقت کا ہو جانا بھی کہتے ہیں اصطلاح میں فاعل کا ماخذ و معنی مصدری کے لائق و مستحق ہو جانا، یا فاعل پر ماخذ کا وقت آجانا، جیسے: آلَامَ الْقَوْمُ، (قوم کا سردار ملامت کے لائق ہو گیا) أَمْرَطَ الشعرُ، (بال نوچنے کے لائق ہو گئے) أصرم النخل، یا أقطع النخل.

السَّابِعُ: التَّعْرِيضُ، كأرْهنت الْمَتَاعَ وأبَعتُهُ: أيِ عَرَّضتُهُ لِلرَّهْنِ وَالْبَيْعِ.

ترجمہ: ساتویں خاصیت: کسی چیز کو کسی چیز کے لئے پیش کرنا، جیسے: أرْهنت الْمَتَاعَ (میں نے سامان کو رہن رکھنے کے لئے پیش کیا) وأَبَعْتُهُ: (میں نے سامان کو بیچنے کے لئے پیش کیا)

تشریح: التعریض: باب تفعیل کا مصدر ہے، پیش کرنا، اصطلاح میں: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے مدلول کی جگہ پر لیجانا، جیسے: أباع زيد بقرة، (زید گائے کو منڈی لے گیا) ماخذ بیع، اور مدلول ماخذ منڈی، ہے أبعت الفرس (میں گھوڑے کو منڈی لے گیا) أشفيته :اى وہبت له شفاء۔ أقتلته: أي عرضته لان يكون مقتولا قُتِل أولا، وأبعت الفرس: أي عرضته للبيع، وكذا أسقيته: أي جعلت له ماء وسقيا شُرِب أو لم يشرب، وأقبرته: أي جعلت له قبرا۔

الثَّامِنُ: أَنْ يَكُونَ اسْتَفْعَلَ، كَأَعْظَمْتُه: أي اِسْتَعْظَمْتُهُ.

ترجمہ: آٹھویں خاصیت: باب افعال کا باب استفعال کے معنی میں ہونا جیسے: أَعْظَمْتُه: أَيِّ اِسْتَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے بڑا سمجھا، دونوں کے معنی ایک ہیں) احسنته، اى استحسنته (میں نے اسے اچھا سمجھا)

تشریح: موافقت ابواب، بھی باب افعال کی ایک خاصیت ہے کبھی موافقت مجرد ہوتی ہے جیسے: دجى الليل وأدجى، (رات تاریک ہو گئی) کہ مجرد و مزید دونوں ایک ہی معنی میں ہیں، قِلت البيع۔ وأقلته، (میں نے بیع فسخ کر دی) شغلته وأشغلته، حزنه وأحزنه. کبھی باب تفعیل کی موافقت جیسے: أكفره وكفّره، (اسنے اسکو کفر کی طرف منسوب کیا) أعظمه وعظّمه ،أعربه وعرّبه، (اس نے اس کو عربوں کیطرف منسوب کیا) اور کبھی باب تفعل، کی موافقت، جیسے: أخْبَيتُ الثوب، وتَخَبَّيْته، (میں نے کپڑے کو خیمہ بنایا)

التَّاسِعُ: أَنْ يَكُونَ مُطَاوِعًا لِفِعْلٍ بالتشديد، نَحْوَ: فَطَّرتُهُ فَأَفْطَرَ وَبشَّرتُه فَأَبْشر.

ترجمہ: نویں خاصیت: باب افعال کا باب تفعیل کا مطاوع ہونا ہے جیسے: فَطَّرْتُهُ فَأَفْطَرَ، وَبشَّرْته فَأَبْشر، (میں نے اسے ناشتہ کرایا تو اسنے ناشتہ کرلیا) (میں نے اسے خوش خبری دی تو وہ خوش ہو گیا)

تشریح: مطاوعت لغت میں: انقیاد، اطاعت، اور اثر قبول کرنے کو کہتے ہیں، اصطلاح میں: فعل متعدی کے بعد کوئی فعل ذکر کرنا خواہ لازم ہو یا متعدی جو بتائے کہ فعل اول کے مفعول بہ نے اپنے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے۔ باب افعال دو بابوں کی مطاوعت کرتا ہے (۱) مجرد کی (۲) باب تفعیل کی، جیسے: بشَّرتُه فأُبشر، کببته فأکبّ، (میں نے اسے اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا)

نوٹ: خاصیت مطاوعت میں باب افعال لازم ہوتا ہے اگرچہ فی نفسہ وہ متعدی ہوتا ہے۔

الْعَاشِرُ: التَّمْكِينُ، كأحْفرته النَّهْرَ: أيْ مَكَّنْتُهُ مِنْ حَفْرِهِ. وَرُبَّمَا جَاءَ المهموز كاصله، كسَرَى وَأَسْرَى، أَوْ أَغنَى عَنْ أَصْلِهِ لِعَدَمِ وُرُودِهِ، كأَفْلح: أي فَازَ.

ترجمہ: دسویں خاصیت: قدرت دینا، بااختیار بنانا، مدد کرنا، جیسے: أحْفرته النَّهْرَ: أيْ مَكَّنْتُهُ مِنْ حَفْرِهِ (میں نے اسے نہر کھودنے کی اجازت دی، یا قدرت دی، یا مدد دی) أحلبت زيدا (میں نے زید کو دودھ دوھنے کی اجازت دی، یا دودھ دوھنے میں اسکی مدد کی) أرعيت زيدا، (میں نے زید کی مدد کی جانور چرانے میں) بعض اسے اعانت کہتے ہیں۔

اور کبھی مہموز (باب افعال) اپنی اصل کے معنی میں ہی ہوتا ہے جیسے: سَرَى وَأَسْرَى (رات میں چلنا) یہاں مزید مجرد کے معنی میں ہے۔ اور کبھی مہموز اپنی اصل سے بے نیاز کر دیتا ہے (یعنی وہ مزید سے آتا ہے۔ اور مجرد کے معنی میں ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس کا مجرد آتا ہی نہیں۔) جیسے: أَفْلح (وہ کامیاب ہوا) اسکا مجرد اس لفظ سے نہیں آتا، (بلکہ فاز آتا ہے) اور جیسے، ارقل، بمعنى سار، أذنب، بمعنى، أثم، أقسم، بمعنى حلف،

وَنَدَرَ مَجِيءُ الْفِعْلِ مُتَعَدِّيًا بِلَا هَمْزَةٍ، وَلَازِمًا بِهَا، كَنَسَلْتُ رِيشَ الطَّائِرِ، وَأَنْسَلَ الرِّيشُ، وَعَرَّضْتُ الشَّيْءَ: أَظْهَرْتُهُ، وَأَعْرَضَ الشَّيْءُ: ظهر، وكَبَبْتُ زَيْدًا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَكَبَّ زَيْدٌ عَلَى وَجْهِهِ، وَقَشَعَتِ الرِّيحُ السَّحَابَ، وَأَقْشَعَ السَّحَابُ قَالَ الشَّاعِرُ:

كَمَا أَبْرَقَتْ قَوْمًا عِطَاشًا غَمَامَةٌ.. 　　فَلَمَّا رأوها أَقْشَعَتْ وَتَجَلَّتْ

ترجمہ: اور کسی فعل کا ہمزہ کے بغیر متعدی آنا، یا باوجود ہمزہ کے اسکا لازم آنا، یہ شاذ و نادر ہے۔ جیسے: نَسَلْتُ رِيشَ الطَّائِرِ، (ہمزہ کے بغیر متعدی ہے) وَأَنْسَلَ الرِّيشُ، (ہمزہ کے باوجود لازم ہے) اسی طرح عَرَضْتُ الشَّيْءَ: ، (ہمزہ کے بغیر متعدی ہے) أَظْهَرْتُهُ، (ہمزہ کے باوجود لازم ہے) أَعْرَضَ الشَّيْءُ: ، (ہمزہ کے باوجود لازم ہے) وكَبَبْتُ زَيْدًا عَلَى وَجْهِهِ، ، (ہمزہ کے بغیر متعدی ہے) وَأَكَبَّ زَيْدٌ عَلَى وَجْهِهِ، (ہمزہ کے باوجود لازم ہے) وَقَشَعَتِ الرِّيحُ السَّحَابَ، (ہمزہ کے بغیر متعدی ہے) وَأَقْشَعَ السَّحَابُ ، ، (ہمزہ کے باوجود لازم ہے) شاعر کہتا ہے جیسے ایک پیاسی قوم پر ایک بادل چمکا - اور جب لوگوں نے اسکی طرف دیکھا تو بادل چھٹ گیا اور آسمان صاف ہو گیا۔ (محل استشہاد اقشعت ہے جو ہمزہ کے باوجود لازم ہے)[1]

فَاعَلَ

يَكْثُرُ اِسْتِعْمَاله فِي معنين، أَحَدهُمَا: التَّشَارُكُ بَيْنَ اِثْنَينِ فَأَكْثَرَ، وَهُوَ أَنْ يَفْعَلَ أَحَدُهُمَا بِصَاحِبِهِ فعلًا، فَيُقَابِلُهُ الآخَرُ بِمِثْله، وحينئذ فَيُنْسَبُ لِلْبَادِئِ نِسْبَةَ الْفَاعِلِيَّةِ، وَلِلْمُقَابِلِ نِسْبَةَ الْمَفْعُولِيَّةِ. فَإِذَا كَانَ أَصْلُ الْفِعْلِ لَازِمًا صَارَ بِهَذِهِ الصِّيغَةِ مُتَعَدِّيًا، نَحْوَ مَاشَيتُه، وَالأَصْلَ مَشَيْتُ وَمَشَى.

ترجمہ: باب مفاعلہ کا استعمال بکثرت دو معنوں میں ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک التَّشَارُكُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ فَأَكْثَر ہے، اور وہ یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے درمیان کسی عمل میں باہمی شرکت ہو، یعنی دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی عمل کرے تو دوسرا اسی کی طرح کا عمل اس کے ساتھ کرے تو اس وقت شروع کرنے والے کی طرف (لفظا) فاعل کی نسبت کی جائے گی اور مقابلہ کرنے والے کی طرف (لفظا) مفعول کی نسبت کی جائے گی، (جب کہ معنیً ہر ایک فاعل بھی ہوگا اور مفعول بھی، پھر اگر فعل لازم ہو تو اس باب میں متعدی ہو جائے گا جیسے: مَاشَيْتُهُ۔ وَالْأَصْلَ مَشَيْتُ وَمَشَى. (کہ میں اور وہ ایک ساتھ چلے) سايف زيد بكرا (زید و بکر باہم تلوار سے لڑے) خادع حامد ساجدا (حامد اور ساجد نے ایک دوسرے کو دھوکہ دیا) قَاتَلَ زَيْدٌ بَكْرًا۔ (زید

نَسَلْتُ رِيشَ الطَّائِرِ (میں نے پرندے کے بال اکھاڑے) وكَبَبْتُ زَيْدًا عَلَى وَجْهِهِ، (میں نے زید کو منہ کے بل پٹکا، وَقَشَعَتِ الرِّيحُ السَّحَابَ، ہوا نے بادل چھانٹ دیا،

[1] اعراب: كما" ك ،حرف تشبيه،ما، مصدرية ،ابرقت:بمعنى انجلت، وفاعل غمامةٌ،بمعنى السحاب، قوماً ،مفعول موصوف،عطاشاً،صفت، فلما:بمعنى اذا،رأوها: رأى فعل،هم، ضمير فاعل،وها ضمير مفعول،اقشعت،فعل،وفاعله غمامة، محذوف،وتجلت مثل اقشعت،

اور بکر نے آپس میں لڑائی کی) صارع أحمد محمداً، قاتل الجیش العدو، وضارب ماجد أخاہ۔

وَفِی هَذِهِ الصِّیغَةِ معنی الْمُغَالَبَةِ، ویدلُّ عَلَی غَلَبَةِ أحَدِهِمَا، بِصِیغَةِ فَعَل مَنْ بَابِ نَصَرَ مَالَمْ یَکُنْ وَاوِی الْفَاءِ، أَوْ یائی الْعَیْنِ أَوِ اللَّامِ، فَإِنَّهُ یَدُلُّ عَلَی الْغَلَبَةِ مِنْ بَابِ ضَرَب کَمَا تَقَدم، وَمَتَی کَانَ فعلَ لِلدَّلَالَةِ عَلَی الْغَلَبَةِ کَانَ مُعْتَدِیًا، وَإِن کَانَ أَصْلُهُ لَازِمًا، وَکَانَ مِنْ بَابِ نَصَر أَوْ ضَرَب عَلَی مَا تقدم مِنْ أَیّ بَاب کَانَ۔

ترجمہ: اور اس باب میں غلبہ کے معنی بھی ہوتے ہیں اور دونوں میں سے ایک کے غلبہ پر دلالت ہوتی ہے۔ اور اس کو صیغہ فَعَلَ، یعنی باب نصر سے لاتے ہیں جبتک کلمہ واوی الفاء، یا، یائی العین یا، یائی اللام نہ ہو، کیوں کہ انکے غلبہ پر دلالت باب ضرب سے ہوتی ہے کما تقدم، اور جب فعل غلبہ کے معنی دیگا تو متعدی ہوگا اگرچہ اصلا وہ لازم ہی ہو، اور فعل خواہ باب نصر سے ہو یا ضرب سے۔ جیسے: قاعدنی فقعدته اقعده۔ (اسنے مجھ سے بیٹھنے میں مقابلہ کیا، تو میں اسپر غالب آگیا، یا غالب آجاتا ہوں) شاتمنی فشتمته اشتمه۔ (اسنے مجھ سے گالی گلوج میں مقابلہ کیا، تو میں اسپر غالب آگیا، یا غالب آجاتا ہوں) سابقنی فسبقته فاسبقه۔ (اسنے مجھ سے دوڑ میں مقابلہ کیا، تو میں اسپر غالب آگیا، یا غالب آجاتا ہوں)

وَثَانِیهُمَا: الْمُوَالَاةُ، فَیَکُونُ بمعنی أَفْعَل المتعدي، کوالیت الصَّوْمَ وَتَابعتهُ، بمعنی أَوْلَیتُ، وَأَتْبَعْتُ، بَعْضه بَعْضًا۔

وَرُبمَا کَانَ بمعنی فَعَل الْمُضَعَّف لِلتَّکْثِیرِ، کضاعفت الشَّیْءَ وَضَعَّفْتُهُ، وَبمعنی فَعَلَ، کَدَافِع وَدَفَع، وَسَافر وَسَفَر، وَربمَا کَانَتِ الْمُفَاعِلَةُ بِتَنْزِیلِ غَیْرِ الْفِعْلِ منْزِلَته، کیُخادعون الله، جعِلَتْ مُعَامَلَتُهُمْ لله بِمَا انْطَوَتْ عَلَیْهِ نُفُوسَهُمْ مِنْ إِخْفَاءِ الْکُفْرِ، وَإِظْهَار الْإِسْلَامِ، وَمَجَازَاتِهِ لهم، مخادعة۔

ترجمہ: اور دوسری خاصیت الموالات ہے، اور اس وقت یہ باب افعال متعدی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: والیت الصَّوْمَ، بمعنی أولیتُ، (میں نے لگاتار روزے رکھے) وَتَابَعتهُ. بمعنی أَتْبَعْتُ بَعْضَهُ بَعْضًا. (میں نے بعض کو بعض کے بعد کیا، یعنی لگاتار کیا) (تابعت العمل باهتمام. (میں نے لگاتار کام کیا) وقاوم المریض المرض. أي: استمر في مقاومته. (یعنی مریض مسلسل مرض میں رہا)

اور کبھی یہ باب تفعیل کے معنی میں ہوتا ہے معنی میں زیادتی پیدا کرنے کیلئے جیسے: ضاعفت الشَّيْءَ وَضَعَّفتهُ (میں

نے اسے دوچند کیا)وناعمه ،ونعّمه،(اس نے اس پر انعامات کی بارش کی)اور کبھی یہ فعل مجرد کے معنی میں ہوتا ہے جیسے:دَافَعَ وَدَفَعَ، وَسَافَرَوَسَفَرَ، واعد ووعد ،هاجر وهجر ،اور کبھی یہ فعل کے علاوہ کو فعل کے معنی میں استعمال کرتا ہے جیسے منافقین کا اخفائے کفر اور اظہار اسلام کا معاملہ، جو کہ ان کی طبیعت کا حصہ تھا، اللہ تعالی کا اس پر ان کو سزا دینا، آیت میں اسکو مخادعۃ کہا گیا ہے۔ (ظاہر ہے یہ فعل نہیں ہے، کہ نہ منافقین اللہ تعالی کو دھوکہ دے سکتے ہیں وہ ذات علیم وخبیر ہے، اور نہ ذات باری کی یہ شان ہے کہ وہ کسی کو دھوکا دے اسلئے کہ دھوکہ عاجز وکمزور دے تا ہے اور وہ تو غالب علی امرہ ہے)

(تشریح:) جاننا چاہئے کہ کبھی باب مفاعلہ مشارکت کے بجائے ایسے فعل کے معنی میں ہوتا ہے جسکا مفہوم یک طرفہ پایا جاتا ہے، جیسے :یُخادعون اللهَ،(وہ اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں)عاقَبْتُ اللِّصَّ(میں نے چور کو سزادی)قَاتَلَ اللهُ الظالمَ (اللہ نے ظالم کو سزادی)عافاک الله۔ظاہرت علیه،و سافرت۔اور باب مفاعلہ چار بابوں کی موافقت کرتا ہے،(۱)مجرد کی جیسے:دَافَعَ وَدَفَعَ،(اسنے دور کیا)وَسَافَرَوَسَفَرَ(اسنے سفر کیا) (۲)باب افعال کی جیسے:باعدْتُه و أبعدْتُه(میں نے اس کو دور کیا) شابه و أشبه (وہ اسکے مشابہ ہوا) (۳)باب تفعیل کی جیسے:ضعّفتُه وأضعفْتُه(میں نے دوچند کیا)

باب تفعیل:

يَكْثُرُ اِسْتِعْمَالُهَا في ثَمَانِيَةَ مَعَانٍ، تشارك أَفعَلَ في اِثْنَينِ مِنْهَا، وَهُمَا التَّعَدِيَةُ، كقوّمت زَيْدًا وَقَعَّدْتُه، وَالْإِزَالَةَ كجَرَّبتُ الْبَعيرَ وَقَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ، أي أَزَلْتُ جَرَبَهُ، وَأَزَلْتُ قِشْرَهُ. وَتَنْفَرِدُ بِسِتَّةٍ:أَوَّلَهَا: التَّكْثيرُ في الْفِعْلَ، كجول، وَطَوَّف: أَكْثَرَ الْجَوَلَانِ وَالطَّوْفَانِ، أَوْ فِي الْمَفْعُولِ، كغلَّقتِ الأَبْوَابَ، أَوْ في الْفَاعِلِ، كموّت الْإِبِلُ وَبَرَّكَتْ.

ترجمہ : اس باب کا استعمال آٹھ معنوں میں بکثرت ہوتا ہے دو معنوں میں یہ باب افعال کا شریک ہے،

اول: تعدیہ۔ جیسے:قام زید و قوّمت زَيْدًا ،قعد زید وَقَعّدت زیدًا۔فرح الولد وفرّحته، غرم الرجل وغرّمته،

الثانی ازالہ۔ جیسے: جَرَّبتُ الْبَعيرَ، وَقَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ (میں نے اونٹ سے کھجلی دور کی، اور میں نے پھل سے چھلکا اتارا) (قذّيتُ عينه، (میں نے اسکی آنکھ سے تنکا دور کیا) مرّضته،(میں نے اسکے مرض کو دور کیا۔ اسی سے

ممرّضه، بمعنی نرس یا تیمار دار آتا ہے) فزّعته: ای ازلت فزعه.)

اور (۲)، خاصیات میں یہ باب افعال سے ممتاز ہے (۱) معنی فعل میں مبالغہ، اور کثرت معنی جیسے: جَوَّلَ، (وہ بہت گھوما) وَطَوَّفَ (اسنے بہت چکر لگایا) (قطّعت الثیاب)، وکسّرت المتاع (۲) یامفعول میں کثرت معنی کا ہونا جیسے: غَلَّقْتُ الْأَبْوَابَ، (میں نے سب دروازے بند کر دئے) ذبّحت الشاء: ای جرّحته (میں نے اس کے جسم پر بہت زخم لگائے) (۳)، یافاعل میں کثرت معنی کا ہونا۔ جیسے: موّتَ الْأَبِلُ (مرنے والے اونٹوں کی تعداد زیدہ ہوگئی) وبرّکت الأبل. (بیٹھنے والے اونٹ زیادہ ہوگئے)

تشریح: تکثیر یا مبالغة: یہ اس باب کی کثرت سے استعمال ہونے والی خاصیت ہے، اور اسکی تین حالتیں ہیں (۱) مبالغہ فی الفعل: جیسے: صرّح، یا شرّح (اسنے خوب وضاحت کی یا تشریح کی)، طوّف المعتمر حول الكعبة. أي : أكثر الطواف، وجَوَّلْتُ في المدينة: یعنی أكثرتُ الجوال، (میں شہر میں بہت گھوما، اور خوب چکر لگایا) (۲) مبالغہ فی الفاعل جیسے: موّتَ الْإِبِلُ: كثر فيها الموت (اونٹوں میں موتوں کی کثرت ہوگئی) وبرّكت الابل. (اکثر اونٹ بیٹھ گئے) (۳) مبالغہ فی المفعول جیسے: قطّعت الثیابَ (میں نے بہت سارے کپڑے کاٹے)

وَثَانِيُهَا: صيروة شَيْءٍ شِبْهُ شَيْءٍ، كقوَّسِ زَيْدٌ وَحَجَّر الطِّين: أي صَارَ شِبْه الْقَوْسِ فِي الْإنْحِنَاءِ، وَالْحَجَرَ فِي الْجُمُودِ.

وَثَالِثُهُمَا: نِسْبَةُ الشَّيْءِ إِلي أَصْلِ الْفِعْلِ، كفسَّقْت زَيْدًا، أَوْ كفَّرته: نَسَبْتُهُ إِلَى الْفِسْقِ، أَوِ الْكُفْرِ۔ وَرَابِعَهَا: التَّوَجُّهُ إِلَى الشَّيْءِ، كشرَّقتُ، أَوْ غرَّبتُ اتوجهت إِلَى الشَّرْقِ، أَوِ الْغَرْبُ

وَخَامِسَهَا: إخْتِصَارُ حِكَايَةِ الشَّيْءِ، كهلَّل وَسَبَّحَ وَلَبَّى وَأَمَّنَ: إذَا قَالِ لَا إلَهَ إلَّا اللهَ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَبَّيْكَ، وَآمِينَ. وَسَادِسُهَا قَبُولَ الشَّيْءِ، كشفَّعت زَيْدًا: قَبِلْتُ شَفَاعَتُهُ.

ترجمہ: دوسری خاصیت: صیروة شَيْءٍ شِبْهُ شَيْءٍ، یعنی کسی چیز کا کسی چیز کے مشابہ ہو جانا جیسے: قوّس زَيْدٌ (زید تیر کی طرح ہو گیا) وَحَجَّرَ الطِّينُ (مٹی پتھر ہو گئی) خیّمته، (میں نے اسے خیمہ بنایا، یا خیمہ جیسا بنایا) اذهّبته (میں نے اسے سونا، یا سونے جیسا بنایا)

تیسری خاصیت: کسی چیز کی نسبت اصل فعل کی طرف کرنا جیسے: فسَّقْت زَيْدًا، (میں نے زید کی طرف فسق کی نسبت کی) أَوْ كفَّرت زيدا۔ (میں نے زید کی طرف کفر کی نسبت کی) خوّنَ خالدٌ عادلاً، (خالد نے عادل طرف

خیانت کی نسبت کی) اثَّمتُهُ،(میں نے اسکی طرف گناہ کی نسبت کی)

اور چوتھی خاصیت: کسی سمت کی طرف رخ کرنا، جیسے: شرَّقتُ،(میں نے مشرق کی طرف رخ کیا) أَغرَّبتُ (میں نے مغرب کی طرف رخ کیا) كوّفت (میں نے کوفہ کی طرف رخ کیا) شمّلتُ (میں نے شمال کی طرف رخ کیا)

اور پانچویں خاصیت: کسی بات کو مختصر کرکے بولنا جیسے: هلَّل.(اسنے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ، کہا) وسَبَّحَ،(اسنے سُبحَانَ اللّٰہ کہا) وَلَبّٰی،(اسنے لَبَّیکَ، کہا) وَأَمَّنَ:(اسنے آمین کہا)۔ حیّل (اسنے حیاک اللہ کہا) اسی طرح کبّر، حمّد، کرّر، وحّد،

فائدہ: یہ خاصیت بھی عموما اسی باب سے استعمال ہوتی ہے

اور چھٹی خاصیت: کسی چیز کو قبول کرنا جیسے: شفَّعت زَيْدًا: ای: قَبِلتُ شَفَاعَتَهُ (میں نے زید کی سفارش قبول کی)

وَرُبَّمَا وَرَدَ بِمَعَنَى أَصنلِهِ، أَوْ بِمعنَى تَفَعَّلَ، كَوَلَّى وَتَوَلَّى وَفَكَّرَ وَتَفَكَّرَ، وَرُبَّمَا أَغنَى عَنْ أَصنْلِهِ لِعَدَمِ وُرُودِهِ، كَعَيَّرَهُ إِذَا عَابَهُ، وَعَجَّزَتِ الْمَرْأَةُ: بَلَغَةَ السِّنِ الْعَالِيَةَ.

ترجمہ : اور کبھی یہ باب اپنی اصل کے معنی میں آتا ہے(جیسے: صرف و صرّف،(اسنے پھیرا) عجل و عجّل (اسنے جلدی کی)، نشف و نشّف(اسنے صاف کیا) قطب وجهه وقطّب وجهه. زلته وزيّلته) یا باب تفعّل کے معنی میں آتا ہے جیسے: وَلَّی وَتَوَلَّی،(حاکم بنانا) وَفَكَّرَ وَتَفَكَّرَ،(اسنے فکر کی) (يمّم وتيمّم. (اس نے نیت کی) (اور کبھی یہ باب افعال کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: تمّر و اتْمَرَ،(کھجور خشک ہو گئی) اور کبھی یہ اپنی اصل سے بے نیاز کردیتا ہے کلمہ کے مجرد سے نہ آنے کی وجہ سے جیسے: عیّرہ (اسنے اس میں عیب نکالا) کہ اسکا مجرد نہیں آتا، نہیں آتا، وَعَجَّزَتِ الْمَرْأَةُ:(عورت بوڑھی ہو گئی) کہ اسکا مجرد نہیں آتا، لقّبت زیدا،(میں نے اسے لقب دیا)

اِنفَعَلَ

يأتي لِمعَنى وَاحِدِ، وَهُوَ الْمُطَاوعَةُ، وَلِهَذَا لَا يَكُونُ إِلَّا لَازِمًا، وَلَا يَكُونُ إِلَّا في الأفْعَالَ الْعِلَاجِيَّةِ.

ويأتي لِمُطَاوعَةِ الثلاثي كَثِيرَا، كَقَطَعْتهِ فَانْقَطَعَ، وَكَسَرْتُهُ فَانْكَسَرَ؛ وَالْمُطَاوعَةَ غَيْرَهُ قَلِيلَا، كأطلته فَانطَلَقَ، وَعَدَّلْتُهُ- بِالتَّضْعِيفِ- فَانْعَدَلَ، وَلِكَوْنِهُ مُخْتَصًّا بِالْعِلَاجِيَاتِ، لَا يُقَالُ: عَلَّمتُهُ فنعلم، وَلَا فَهَّمتُهُ فَانْفَهَمَ. وَالْمُطَاوعَةَ: هي قَبُولَ تَأْثِيرِ الْغَيْرِ.

ترجمہ: باب انفعال: اس باب کی صرف ایک خاصیت ہے اور وہ مطاوعت الغیر ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ صرف لازم آتا ہے اور اسکا استعمال صرف افعال علاجیہ (حسیہ) میں ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر افعال ثلاثی کا مطاوع ہوتا ہے جیسے: قَطَعتہ فَانْقَطَعَ۔ (میں نے کاٹا تو وہ کٹ گیا) وَکَسَرتُہُ فَانکَسَرَ۔ (میں نے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) اور غیر ثلاثی کا مطاوع کم ہوتا ہے جیسے: أطلقتہ فَانطلَقَ۔ (میں نے اسے چھوڑا تو وہ چھوٹ گیا) وَعَدَّلتُہُ فَانْعَدَلَ۔ (میں نے اسے سیدھا کیا تو وہ سیدھا ہو گیا) انعصر ، واندحر ، وانجبر ، وانبلج ، وانصھر ، وانداح ، وانحنی ، وانجلی ، وانحاز ، وانقلب ، وانقاد۔ (اور اسکے مختص بالعلاجیات ہونے کی وجہ سے غیر علاجیہ افعال میں اسکا استعمال ممنوع ہے) چنانچہ عَلَّمتُہُ فانعلم۔ (میں نے اسے سکھایا تو وہ سیکھ گیا) نہیں کہا جائے گا، اور وَلَا فَھَّمتُہُ فَانْفھمَ۔ (میں نے اسے سمجھایا تو وہ سمجھ گیا) نہیں کہا جائے گا۔

فائدہ: مطاوعت لغت میں: انقیاد، اطاعت، اور اپنے غیر کے اثر کو قبول کرنے کو کہتے ہیں، اصطلاح میں فعل متعدی کے بعد کوئی فعل ذکر کرنا خواہ لازم ہو یا متعدی، جو بتائے کہ فعل اول کے مفعول بہ نے اپنے فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے)

افْتَعَل

(اِشْتَهَرَ فِيْ سِتَّةَ مَعَانٍ)

أَحَدُهَا: الْإِتِّخَاذُ، كَاِخْتَتَمَ زَيْدٍ، واختدم، اِتَّخَذَ لَهُ خَاتِمًا، وَخَادِمًا. وثانيها: الاجتهاد والطلب كاكتسب، واكتتب، أي: أجتهد وطلب الكسب والكتابة. وَثَالِثُهَا: التَّشَارُكُ، كَاِخْتَصَمَ زَيْدٍ وَعَمْرٍو: اِخْتَلَفَا. وَرَابِعَهَا: الْإِظْهَارُ، كَاِعْتِذَارِ واعتظم، أَيِّ أَظْهَرَ الْعُذْرُ، وَالْعَظَمَةَ. وَخَامِسُهَا: الْمُبَالَغَةُ فِيْ معنى الْفِعْلِ، كَاِقْتَدَرِ وَاِرْتَدَّ، أَيِّ بَالَغَ فِيْ الْقُدْرَةَ وَالرَّدَّةَ.

وَسَادِسُهَا: مُطَاوِعَةُ الثلاثيّ كثيرًا، كَعَدَلَتِهِ فَاِعْتَدَلَ، وَجَمَعَتْهُ فَاِجْتَمَعَ.

وَرُبَّمَا أَتَى مُطَاوِعًا لِلْمُضَعَّفِ ومهموز الثلاثی، كقرَّبته فَاِقْتَرَبَ، وَأَنْصَفْتُهُ فَاِنْتَصَفَ. وَقَدْ يَجِيءُ بِمَعْنًى أَصْلِهِ، لِعَدَمِ وُرُودِهِ، كَاِرْتَجَلِ الْخُطْبَةِ، وَاِشْتَمَلَ الثوب.

ترجمہ: یہ باب (۶) خاصیات کے لئے مشہور ہے۔

۱. اتخاذ (یعنی کسی چیز کو ماخذ بنانا، یا ماخذ میں لینا) جیسے: اِخْتَتَمَ زَیْدٌ۔ (زید نے انگوٹھی بنائی) واختدم۔ (زید نے خادم رکھا) اختبز العجین (اسنے آٹے کی روٹی بنائی) اشتوی اللحم۔ (اسنے گوشت کو بھونا) احتبستہ (میںنے اسے قید کیا)

۲. اجتہاد وطلب (یعنی کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا) جیسے: اکتسب، (مال حاصل کرنے کے لئے اسنے محنت کی) واکتتب، (اسنے لکھائی کا فن حاصل کرنے کے لئے محنت کیا) اجتھد، اعتمل، احتسب، اعتمر،

۳. التشارك (یعنی کسی کام میں دولوگوں کی باہمی شرکت، اس طرح کہ دونوں ہی فاعل ہوں اور عطف کے طور پر دونوں مرفوع ہوں) جیسے: اِخْتَصَم زَیْدٌ وَعَمْرٌوْ: ای اِخْتَلَفَا. (زید و عمر نے باہم اختلاف کیا) اعتونوا بمعنی تعاونوا، اجتوروا بمعنی تجاوروا، اشتوروا بمعنی تشاوروا، اضطربوا بمعنی تضاربوا۔

۴. الاظہار: جیسے: اِعْتَذَر (اسنے عذر ظاہر کیا) واعتظم (اسنے بڑائی ظاہر کی) اعتور (اسنے کانا ہونے کا اظہار کیا) اقتدر (اسنے طاقتور ہونے کا اظہار کیا) ارتد، (اسنے مرتد ہونے کا اظہار کیا)

۵. اَلْمُبَالَغَةُ: فعل کے معنی میں کثرت ومبالغہ کرنا، جیسے: اِقْتَدَرِ (وہ طاقتور ہوگیا) وَارْتَدَّ، (وہ اپنے دین سے نکل گیا) اجتھد، افترق، اجتنب۔

۶. مُطَاوِعَةُ الثلاثیْ کثیرًا، جیسے: عَدَلتُه فَاِعْتَدَلَ، (میں نے سیدھا کیا تو وہ سیدھا ہوگیا) وَجَمَعتُهُ فَاِجْتَمَعَ. ، (میں نے جمع کیا تو وہ جمع ہوگیا) اور غیر ثلاثی کا مطاوع بننا بہت کم ہے۔ چنانچہ مصنف فرماتے ہیں کہ کبھی یہ باب تفعیل کا مطاوع ہوتا ہے جیسے: قرَّبته فَاِقْتَرَبَ، اور کبھی یہ مہموز الثلاثی کا مطاوع ہوتا ہے جیسے: أَنْصَفتُهُ فَانْتَصَفَ۔ اور کبھی یہ اپنی اصل کے معنی میں ہوتا ہے اصل سے نہ آنے کی وجہ سے جیسے: اِرْتَجَلِ الْخُطْبَةِ، (اسنے برجستہ تقریر کی) وَاِشْتَمَلَ الثوب۔، (اسنے بدن پر کپڑا لپیٹا)

باب افْعِلَّال

يأتي غَالِبًا لِمَعْنى وَاحِدٍ، وَهُوَ قُوَّةُ اللَّوْنِ أَوِ الْعَيْب، وَلَا يَكُونُ إِلَّا لَازِمًا، كاحمرَّ وَابْيَضَّ وَاِعْوَرَّ واعمشّ: قَوِيَتْ حُمْرَتُهُ وَبَيَاضُهُ وَعَوَرُهُ وعَمَشُه.

ترجمہ: ساتویں خاصیت یہ صرف ایک ہی خاصیت کے لئے آتا ہے ہے عموما، اور وہ ہے رنگ اور عیب میں قوت وگہرائی پیدا کرنا اور یہ صرف لازم آتا ہے جیسے: احمرَّ (بہت سرخ ہونا) وَابْيَضَّ (بہت سفید ہونا) وَاِعْوَرَّ (بہت کانا ہونا) واعمشّ: (بہت کمزور آنکھ والا ہونا) اس باب میں آنے سے سے اس کی لال ری، سفیدی، کالے پن، اور اندھے پن، میں قوت پیدا ہوگئی ہے۔

باب تَفَعَّل

تاتی لخمسة معان:

أَوَلَهَا: مُطَاوِعَةُ فعَّل مُضَعَّفَ الْعَيْنِ، كنَبهته فتَنَبّه. وَكسَّرتُهُ فتَكَسَّرَ،

ترجمہ: پہلی خاصیت: باب تفعیل کی مطاوعت ہے جیسے: نَبهته فتَنَبّه (میں نے اسے بیدار کیا تو وہ بیدار ہو گیا) وَكسَّرتُهُ فتَكَسَّرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) قطعته فتقطع. (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا) ادبته فتأدّب، (میں نے اسے ادب سکھایا تو وہ سیکھ گیا) غممته فتغمّم. (میں نے اسے غمگین کیا تو وہ غمگین ہو گیا) حولته فتحول، (میں نے اسے گھمایا تو وہ گھوم گیا) نصّحته فتنصح، : تعلّم، تكّرم، تسلّم، توّصل، تفهم، تقدّم، تأخر، تعجل، تغّير توّسم، تحّير، تكسر، تلّون، تحّول، تجّول، تنّبه، تقّوم، تكلّف۔

وَثَانِيُهَا: الِاتِّخَاذُ، كَتَوسَّد ثَوْبَه: اِتَّخَذَهُ وَسَادَة۔

ترجمہ: دوسری خاصیت: اتخاذ ہے (یعنی کسی چیز کو ماخذ بنانا، یا ماخذی معنی دینا) جیسے: تَوسَّدَ ثَوبه: اِتَّخَذَهُ وَسَادَة (اس نے اپنے کپڑے کو تکیہ بنایا)

تشریح: اَلِاتِّخَاذُ، لغت میں: بنانا، اصطلاح میں فاعل کا ماخذ بنانا، یا ماخذ اختیار کرنا، یا فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، یا ماخذ میں لینا، یہ چار شکلیں ہوئیں، (ا) فاعل کا ماخذ بنانا جیسے: تخبّیته، (میں نے اسے خیمہ بنایا) ماخذ خباء، بمعنی خیمہ۔ تختم زید (زید نے انگوٹھی پہنی) (ب) فاعل کا ماخذ اختیار کرنا جیسے: تحرّز حامد من المعصیه (حامد نے گناہ سے پناہ لی) (ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ و مادہ بنانا جیسے: توسد حامد الحجر، (حامد نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ بمعنی تکیہ، حدیث میں ہے لاتوسّدوا القران، (قرآن کو تکیہ نہ بناؤ) (د) تبنّیت سلیما، ماخذ ابن، (میں نے سلیم کو بیٹا بنایا) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا جیسے: تأبط المرأة الطفل، (عورت نے بچے کو بغل میں لیا) ماخذ أبط بمعنی بغل، (تأبط الشرّ)، (یہ ایک مثل ہے کہ ایک شخص ثابت بن جابر (زمانۂ جاہلیت کا ایک بڑا شاعر) نے لکڑی کے کے گٹھر کو سانپ سے باندھ کر بغل میں دبا کر لائے تو لوگوں نے کہا تأبط الشرّ۔

وَثَالِثُهَا: التَّكَلُّفُ، كتَصبَّر) وَتَحَلَّمَ، ا ى: تَكَلُّفَ الصَّبْرِ وَالْحِلْمِ.

ورَابَعَهَا: التَّجَنُّبُ كَتَحَرجِ وتهجّد: تَجَنُّبُ الْحَرَجِ وَالْهُجُودِ، أيِ النَّوْمَ.

وَخَامِسُهَا: التَّدْرِيجُ، كتجرّعت الْمَاءَ، وَتَحَفَّظتِ الْعِلْم: أيْ شَربت الْمَاء جُرْعَةً بَعْدَ أُخْرَى، وَحَفِظَت الْعِلْم مَسْأَلَةً بَعْدَ أُخْرَى،وَرُبَّمَا أَغنتْ هَذِهِ الصِّيغَة عَنِ الثلاثيّ، لِعَدَمِ وُرُودِهِ، كتكلّمَ وَتَصَدَّى

ترجمہ: تیسری خاصیت: تکلف ہے۔یعنی ماخذی معنی کے حاصل کرنے میں تصنع یابناوٹ کرنا، جیسے: تَصَبُّرزید، (زیدنے کا بتکلف صبر کیا) وَتَحَلَّمَ: (زیدنے بتکلف برداشت کیاکیا) تکوّف حامد، (حامدنے اپنے کو کوفی ظاہر کیا) تجوّع شاہد، (شاہد بتکلف بھوکا بنا)

چوتھی خاصیت: تجنب ہے: ماخذ سے پرہیز کرنا، بچنا، جیسے: تَحرَّجَ وتهجَّدَ: ، (وہ حرج یعنی گناہ سے بچا)، (اسنے نیند سے پرہیز کیا) تَجَنَّبَ الکلام (اسنے بات کرنے سے پرہیز کیا) تحوّبَ زید، (زید گناہ سے بچا) وتأثم، (زید گناہ سے بچا)

پانچویں خاصیت: تدریج ہے۔دھیرے دھیرے کرنایعنی عمل کو ٹھہر ٹھہر کر کرنا۔جیسے: تجرّعت الْمَاءَ وتعلمت العلم (میں نے پانی گھونٹ در گھونٹ پیا) (اور میں نے علم کو دھیرے دھیرے سیکھا) وَتَحَفَّظت القرآن، (میں نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا یاد کیا) تشمَّس، (اسنے دھوپ کھائی) اور کبھی یہ باب ثلاثی سے بے نیاز کر دیتا ہے ثلاثی سے سے نہ آنے کی وجہ سے جیسے: تکلّمَ (بات کرنا) اسکا مجرد کلم ہے مگر اسکے معنی زخمی ہونے کے ہیں، وَتَصَدَّی، (تاک میں رہنا، مائل ہونا) اسکا مجرد صدّی ہے جو اس معنی میں نہیں آتا ،

تَفَاعَلَ

اشتهرت في أربعة معان:

أَوَلَهَا: التَّشْرِيكُ بَيْنَ اِثْنَينِ فَأَكْثَرَ، كُلٌّ مِنْهُمَا فَاعِلًا فِي اللَّفْظِ، مَفْعُولًا فِيِّ الْمُعَنى، بِخِلَافِ فاعَلَ الْمُتَقَدِّمِ، وَلِذَلِكَ إِذَا كَانَ فاعَلَ الْمُتَقَدّمُ مُتَعَدّيًا لِاثْنَيْنِ، صَارَ بِهَذِهِ الصِّيغَةِ مُتَعَدّيًا لِوَاحِدٍ، كَجَاذب زَيْد عَمْرًا ثَوْبًا، وَتَجَاذَبَ زَيْد وَعمْرو ثَوْبًا. وَإِذَا كَانَ مُتَعَديًا لِوَاحِدٍ صَارَ بِهَا لَازِمًا، كَخَاصَمَ زَيْدٌ عَمْرًوا، وَتَخَاصَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو.

ترجمہ: باب تفاعل: یہ چار معنی میں مشہور ہے (ا) التشارک: دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا کسی فعل میں شریک ہونا۔اس طرح کہ لفظ کے اعتبار سے دونوں فاعل اور معنی کے اعتبار سے دونوں مفعول ہوں،، بر خلاف گزشتہ فَاعَلَ کے، (وہاں پہلا فاعل لفظا فاعل اور دوسرا فاعل لفظا مفعول ہوتا ہے) اور اسی وجہ سے گزشتہ فاعَلَ اگر متعدی بدو مفعول

ہو تو اس صیغہ میں متعدی بیک مفعول ہو جائیگا جیسے: جَاذَبَ زَيْدٌ عَمْرًا ثَوْبًا. وَتَجَاذَبَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو ثَوْبًا (زید وعمر نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا)

اور اگر متعدی بیک مفعول ہو تو اس صیغہ تفاعل میں لازم ہو جائیگا جیسے: خَاصَمَ زَيْدٌ عَمْرًا. وَتَخَاصَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید وعمر نے ایک دوسرے سے جھگڑا کیا)

ثَانِيُهَا: التَّظَاهُرُ بِالْفِعْلِ دُونَ حَقِيقَتِهِ، كتَنَاوَمَ وَتَغَافَلَ وَتَعَامَى: أَيْ أَظْهَرَ النَّوْمِ والْغفْلَة وَالْعَمَى، وَهَى منتفية عَنْهُ، وَقَالَ الشَّاعِرُ: لَيْسَ الْغَبِيُّ بسيِّدٍ فِيْ قَوْمِهِ...لَكِنَّ سَيِّدَ قَوْمِهِ المتغابى،

ترجمہ: دوسری خاصیت: التَّظَاهُرُ بِالْفِعْلِ دُونَ حَقِيقَتِهِ ہے، (یعنی فاعل کا دوسرے کو اپنے آپ میں حصول ماخذ دکھلانا جبکہ حقیقت میں ایسا نہ ہو) جیسے: تَنَاوَمَ (اس نے سو جانے کا اظہار کیا) وَتَغَافَلَ، (اس نے غفلت کا اظہار کیا،) وَتَعَامَى: (اس نے اندھے پن کا اظہار کیا،) (یعنی اسنے نوم و غفلت، اور اندھے ہونے کا اظہار کیا حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا) (تمارض زید، (زید نے اپنے کو بیمار ظاہر کیا) تجاھل، (اپنے کو بے علم ظاہر کیا) تعارج، (اپنے کو لنگڑا ظاہر کیا) تصامم، (اپنے کو گونگا ظاہر کیا) شاعر کہتا ہے: (کوئی کند ذہن اپنی قوم کا سردار نہیں ہو سکتا۔ لیکن عمداً کند ذہنی کا اظہار کرنے والا ہی سردار ہوتا ہے) (کہ قوم کی غلطیوں پر چشم پوشی سرداری کی علامت ہے،)

وَقَالَ الْحَرِيرِى:

وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ أَبُو الْوَرَى--عَنِ الرُّشْدِ فِى أَنْحَائِه وَمَقَاصِدِهِ

تَعَامَيْتُ حَتَّى قِيلَ إِنِّى أَخُو عَمًى--وَلَا غَروَ أَنْ يَحْذُوَ الْفَتَى حَذْوَ وَالِدِهِ،

ترجمہ: اور حریری کہتا ہے، جب زمانہ جو کہ ابوالوری ہے حسن سلوک اور ذمہ داریوں (کی ادائیگی) سے بتکلف اندھا بن گیا،، تو میں بھی بتکلف اندھا بن گیا یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ میں اندھا ہوں، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ نوجوان اپنے باپ کے نقش قدم پر ہی راہ بناتا ہے۔ (محل استشہاد، تعامی فعل، ہے)۔ [۲]

---

۲) حل لغات:"الدھر، زمانہ، "أَبُو الْوَرَى، "مخلوق کا باپ، "الرُّشْد"، بھلائی و احسان، "أَنْحَاء، "مفرد نحو، راستہ، طریقہ، سلوک "مَقَاصِد، "منشور، عزائم، ذمہ داری۔ غَروَ" مصدرٌ، لاغرو: لاعجب، يَحْذُو "حذاء، (جوتا) سے فعل مضارع ہے نقش قدم پر چلنا،،

وَثَالِثُهُمَا: حُصُولُ الشَّيْءِ تَدْرِيجا، كَتَزَايُدِ النِّيْلُ، وَتَوَارَدَتِ الْإِبِلُ: أَيِّ حَصَلَتِ الزِّيَادَةُ بِالتَّدْرِيجِ شَيْئًا فَشَيْئًا.وَرَابِعَهَا: مُطَاوِعَةُ فاعَلَ، كَبَاعَدَتِهُ فَتَبَاعَدِ.

ترجمہ: تیسری خاصیت: کسی چیز کا آہستہ آہستہ حاصل ہونا ہے جیسے:تَزَايد النِّيْلُ،(دریائے نیل دھیرے دھیرے بڑھ گیا)وَتَوَارَدَتِ الْإِبِلُ:،(اونٹ بتدریج آگئے) تتابعت الطلبة(طلبہ بتدریج آئے)

چوتھی خاصیت: باب مفاعلہ کی مطاوعت ہے۔جیسے:بَاعَدتُهُ فَتَبَاعَد.(میں نے اسے دور کیاتو وہ دور ہو گیا)والیته فتوالى،ضاعفته فتضاعف،تابعته فتباعد،

فائدہ:جاننا چاہئے کہ باب تفاعل مطاوعت کے لئے اس باب مفاعلت کے بعد آتا ہے جو باب افعال کے معنی میں ہو جیسے: بَاعَدَتِهُ فَتَبَاعَد،یہ بَاعَدَتِهُ فابعدته کے معنی میں ہے.(میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا)اسی طرح شاركته فتشارك،،۔قاومته فتقاوم،،

باب استفعال

كَثُرَ اِسْتِعْمَالُهَا فِيْ سِتَّةَ مَعَانٍ:

أَحَدُهَا: الطَّلَبُ حَقِيقَةً، كاِستغفرتُ اللهَ: أَيِّ طَلَبتُ مَغفِرَتَهُ، أَوْ مَجَازًا كاِستخرجتُ الذَّهَبَ مِنَ الْمَعْدَنِ، سُمِّيتِ الْمُمَارَسَةُ فِي إِخْرَاجِهِ، وَالْاجْتِهَادُ فِي الْحُصُولِ عَلَيْهِ طَلَبًا،

ترجمہ: اس کی پہلی خاصیت:طلب ہے(خواہ) حقیقی ہو جیسے:استغفرت اللہَ(میں نے اللہ سے معافی مانگی)أَي طَلَبتُ مَغْفِرَتَهُ،(خواہ) مجازی ہو جیسے:استخرجت الذَّهَبَ مِنَ الْمَعْدِنِ،(میں نے معدن سے سونا نکالا)اس مثال

اعراب: لَمَّا اسم شرط غیر جازم ,تعامی"فعل، "الدَّهْرُوَهُوَ أَبُو الْوَرَى"فاعله، عَنِ الرُّشْدِ"جار مجرور متعلق بفعل تعامى، "فِي أَنْحَائِهِ وَمَقَاصِدِهِ"جار مجرور متعلقان بالفعل، والجملة شرط، "تَعَامَيْتُ"فعل، وأَنا ضمير فاعله، حَتَّى" حرف جار، قِيلَ"فعل مجهول، إِنِّي أَخُو عَمًى،جملة اسمية ونائب فاعله،والجملة فى محل جر۔۔لا غرو"،مبتدأ، "أَنْ يَحْذُوَ الْفَتَى حَذْوَ وَالِدِهِ،"جملة فعلية، و خبر للمبتدأ۔

) اعراب۔: ليس : فعل ماض ناقص مبني على الفتح ،الغبيُّ : اسم ليس مرفوع بالضمة،بسيد : جار و مجرور و شبه الجملة في محل نصب خبر ليس .في قومه : جار و مجرور ،والباء(بسيد) حرف جر زائد وسيد :خبر ليس منصوب محلا مجرور لفظاً.لكنّ:حرف مشبه بالفعل يفيد الاستدراك، سيد:اسم لكن منصوب وهو مضاف،قومه:مضاف إليه مجرور والهاء ضمير متصل في محل جر مضاف إليه المتغابي:خبر لكن مرفوع علامة رفعه الضمة المقدرة۔

میں معدن سے سونا نکالنے کی کوشش اور محنت کو مجازا طلب کا نام دیا گیا ہے۔ استخرجت البترول مِنَ الْأرض، (میں نے زمین سے پٹرول نکالا) اسْتخارَزیدٌ. (زید نے خیر طلب کیا) استطعم حامد (حامد نے کھانا طلب کیا) واستنصرتُ، (میں نے مدد مانگی) و ایّاك نسْتعين، (اور ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں)

وَثَانِيَهَا: الصَّيْرُورَةُ حَقِيقَةً، كَاِسْتَحْجَرِ الطِّينِ، واستحصن الْمُهْرُ: أيْ صَارَ حَجَرًا وَحِصَانًا، أَوْ مَجَازًا كَمَا فِيْ الْمَثَلِ: إِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا يَسْتَنْسِرُ.أى يصير كالنِسر فِى الْقُوَّة. وَالْبُغَاثُ طَائِرٌ ضَعِيفُ الطَّيَرَانِ، وَمَعَنَاهُ: إِنَّ الضَّعِيفَ بِأرْضِنَا يصيرُ قوِيًا، لِإسْتَعَانهِ بِنَا

ترجمہ: دوسری خاصیت: صیرُورَت ہے، (فاعل کا عین ماخذ، یا مثل ماخذ ہو جانا) حَقِيقَةً، جیسے: اِسْتَحْجَرِ الطِّينِ، (گارا پتھر ہو گیا، یا مثل پتھر ہو گیا) واستحصن الْمُهْرُ:، (بچھیرا گھوڑا ہو گیا) أَوْمَجَازًا: جیسے: عربی میں مثل مشہور ہے: إِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا يَسْتَنْسِرُ. (بغاث پرندہ ہمارے شہر میں گدھ ہو جاتا ہے) أَي يصيرُ كالنّسر فِي الْقُوَّة. یعنی قوت میں گدھ کی طرح ہو جاتا ہے۔ بغاث ایک کمزور اڑان پرندہ ہے اور مطلب یہی ہے کہ کمزور بھی ہمارے پڑوس آکر قوی ہو جاتا ہے کیونکہ اسکو ہماری مدد حاصل ہو جاتی ہے۔ (یا جیسے: استونق الجمل، (اونٹ اونٹنی ہو گیا، یعنی ضعف میں مثل اونٹنی ہو گیا) استقوس زید (زید کمان ہو گیا، یعنی جھکاؤ میں مثل کمان ہو گیا) استرجلت المرأۃ، استنوق الجمل۔

.وَثَالِثُهَا: إعْتِقَادُ صِفَةِ الشَّيْءِ، كاِستحسنتُ كَذَا وَاِسْتَصْوَبْتُهُ، أى إعْتَقَدْتُ حُسْنَهُ وَصَوَابَهُ.
وَرَابِعَهَا: إخْتِصَارُ حِكَايَةِ الشَّيْءِ كَاِسْتَرْجَعَ، إذَا قَالَ: إنَّا للهِ وَإنَّآ إلَيْهِ رَاجِعُونَ.
وَخَامِسُهَا: الْقُوَّةُ، كاسْتُهْتِرَ وَاِسْتَكْبَرَ: أيْ قَوِّى هِتْرُه وكِبره.
وَسَادِسُهَا: الْمُصَادَفَةُ، كاستكرمت زَيْدًا أوِ استبخلته: أيْ صَادَفْتُهُ كريمًا أَوْ بَخِيلًا.

ترجمہ: تیسری خاصیت: إِعْتِقَادُ صَفة الشَّيْءِ۔ یعنی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف خیال کرنا جیسے: كاستحسنتُ كَذَا (میں نے اسکو اچھا سمجھا) وإسْتَصْوَبْتُهُ، (میں نے اسکو صحیح سمجھا) استقبحته (میں نے اسے برا سمجھا

چوتھی خاصیت: قصر یعنی کسی جملہ کو مختصرا کہنا جیسے: استرجع (اسنے إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. پڑھا)

پانچویں خاصیت: الْقُوَّةُ، قوی ھونا، یعنی فاعل میں ماخذ و معنی مصدری کا قوت والا ہونا: جیسے: اسْتُهْتِرَ (بڑھاپا کی وجہ سے سٹھیا جانا، بے ہودہ گفتگو کرنا) وَاِسْتَكْبَرَ (وہ گھمنڈ میں بڑھ گیا) أَي قَوِيَ هِتْرُه وكِبره۔ کہ اسکا بڑھاپا قوی تر ہو گیا۔ اور اسکا کبر قوی ہو گیا۔

چھٹی خاصیت: اَلْمُصَادَفَۃُ، یعنی کسی کو کسی صفت کے ساتھ متصف پانا۔ جیسے: استکرمت زَیْدًا (میں نے زید کو کریم پایا) أَوِ استبخلته: (میں نے زید کو بخیل پایا) أَيِ صَادَفْتُہُ کریمًا۔ أَوْ بَخِیلًا. استعظمته (میں نے اسے عظمت والا پایا) استسمنته (میں نے اسے موٹا پایا) اسکو وجدان بھی کہتے ہیں

وَرُبمَا کَانَ بمعَنی أَفْعَلَ، کأجاب وَ اِستَجَابَ، وَلِمُطَاوِعَتِهِ کَأَحْکَمته فَاِستَحْکَمَ،وَ أَقَمْتُ فَاِستَقَامَ.

ترجمہ: اور کبھی یہ باب افعال کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: أَجاب وَاِسْتَجَابَ۔ (اسنے جواب دیا) استخرج واخرج (اسنے نکالا) اور کبھی یہ اسکا مطاوع ہوتا ہے جیسے: أَحْکَمْتُه فَاسْتَحْکَمَ، (میں نے اسے مضبوط کیا تو وہ مضبوط ہو گیا) وَأَقَمْتُہُ فاستقام (میں نے اسے مضبوط کیا تو وہ مضبوط ہو گیا)

تشریح: کبھی یہ باب تفعل کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: استوفی و توفّی (اسنے پورا پورا وصول کیا) کبھی یہ باب افتعال کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: استعصم واعتصم (اسنے مضبوطی کے ساتھ پکڑا) کبھی یہ مجرد کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: قرّ، و استقرّ (وہ ٹھہرا) قام و استقام (وہ کھڑا ہوا)

ثُمَّ إِنَّ بَاقِيَ الصِّيَغِ تدل عَلَى قُوَّةِ الْمعنی، زِیَادَة عَلَی أَصْلِهِ، فَمثلا اِعْشَوْشَبَ الْمَکَانُ یدل عَلَی زِیَادَةِ عُشْبِهِ أَکْثَرَ من عشب، وَاِخْشَوْشَنَ یدل عَلَی قُوَّةِ الْخُشُونَةِ أَکْثَرَ مِنْ خَشُنَ، واحمار یدل عَلَی قُوَّةِ اللَّوْنِ، أَکْثَرَ مَنْ حمر وَاِحْمَرَّ وَهَکَذَا.

ترجمہ: ابواب مزید فیہ کے بقیہ ابواب اپنی اصل کے مقابلہ میں کثرت معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: اِعْشَوْشَبَ، وہ جگہ جہاں گھاس زیادہ ہو۔ اور جیسے: اِخْشَوْشَنَ، وہ چیز جس میں کھر دراپن زیادہ ہو، اسی طرح احمارّ، بہت زیادہ سرخ،، و احمرّ، بہت زیادہ سرخ،، و،، اصفار، گہرا پیلا،

التقسيم الرابع للفعل:

بحسب الجمود والتصرف:

فعل کی چوتھی تقسیم جامد و متصرف کے اعتبار سے۔

ينقسم الفعل إلى جامد ومتصرف: فالجامد: ما لازم صورةً واحدة، وهو إما أن يكون ملازمًا للمضىّ كليس من أخوات كان، وكرب من أفعال المقاربة، وعَسَى وَحَرَىَ واخلولق من أفعالالرجاء،

وأنشأ وطفِق، وأخذ وجعل وعَلِق، من أفعال الشروع، ونِعْمَ وحَبَّذَا فى المدح، وبئس وساء فى الذم، وخلا وعدا وحاشا فى الاستثناء، على خلاف فى بعضها، وإما أن يكون ملازمًا للأمرية، كهبْ وتعلَّمْ، ولا ثالث لهما.

ترجمہ: جامد وہ فعل ہے جو ایک ہی شکل وصورت پر قائم رہے، اور اسکی دو قسمیں ہیں(۱) یا تو وہ ماضی کی حالت پر قائم رہے گا، (اور اسکا مضارع و امر نہ آئیگا) جیسے: لیس، جو کہ کان کے اخوات میں سے ہے، وکرب، جو کہ افعال مقاربہ میں سے ہے، اور عسی وحری واخلولق، جو کہ افعال رجاء میں سے ہیں۔ اور انشأ وطفق وأخذ وجعل وعلق، جو کہ افعال شروع میں سے ہیں، اور نِعْمَ وحبّذا، جو کہ افعال مدح میں سے ہیں۔ بئس و ساءَ، جو کہ افعال ذم میں سے ہیں۔ وخلا وعدا وحاشا، افعال استثناء میں سے ہیں۔، اگرچہ ان میں سے بعض میں محققین کا اختلاف ہے (جیسے حاشا، وعاد، وخلا، کہ بعض کہتے ہیں یہ حروف جارہ ہیں افعال نہیں) (۱)

---

۱. افعال ناقصہ تیرہ ہیں۔ یہ افعال مصدری معنی سے خالی ہوتے ہیں، اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو رفع، اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے: كان الله عليما حكيما، صار زيد عالما،

۲. افعال رجاء: یہ تین ہیں، عسی، اخلولق، حری، یہ افعال اپنے اسم کی خبر کی امید ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے: عسى زيد انيكون عالما،، حرى الغمام ان ينكشف، اخلولق حامد ان يرجع، (امید ہے کہ حامد واپس آجائے) اخلولق زيد أن يوفق.

۳. افعال شروع آٹھ ہیں: یہ افعال یہ بتانے کے لئے آتے ہیں کہ ان کے اسم نے کام کرنا شروع کر دیا ہے، یہ صرف ماضی میں مستعمل ہیں، مضارع اور امر استعمال کے وقت یہ تام ہوتے ہیں ناقص نہیں، شرع زيدٌ يقرأ.

۴. افعال مقاربہ: تین ہیں: کاد، کَرَبَ، اوشک، یہ افعال اپنے اسم کی خبر کو قریب بتانے کے لئے آتے ہیں۔ کاد، اور کرب کی خبر پر ان نہیں آتا جبکہ اوشک کی خبر پر ان آتا ہے۔ كاد زيد يَصِلُ. يوشك زيد أن يصل.

۵. افعال مدح، وذم: یہ چار افعال ہیں، نعم، وحبذا، مدح کے لئے اور بئس، وساء، ذم کے لئے آتے ہیں۔ نعم المال لرجل صالح،

۶. نعم الرجل خالد، وبئس الرجل فلان"حبذا رجلاً خالدٌ"

(۲) یا تو وہ صیغۂ امر کی حالت پر قائم رہے گا، (اور اس سے ماضی ومضارع نہ آئیگا، جیسے: هبْ، و تعلم، اسمیں دو ہی صیغے آتے ہیں تیسرا نہیں،

تشریح: فعل جامد وہ فعل ہے، جو ایک ہی ہیئت وصورت پر قائم رہے اور اس کلمہ سے دوسرا صیغہ نہ بن سکے۔ اسی لئے یہ اپنے جمود میں حرف کے مشابہ ہے، کہ یہ بھی حرف کیطرح زمانہ اور حدث سے خالی ہوتا ہے، کہ اس میں معنی حدوثی مراد نہیں ہوتے جیسا کہ فعل میں ہوتا ہے اور مجرد عن الزمان ہونے کی وجہ سے ہی اس میں تصریف ممکن نہیں ہوتی اسلئے کہ اسکے معنی میں تبدیلی نہیں ہوتی اور اسکی بھی دو قسمیں ہیں.

(۱) مالزم صورة الماضی فقط، نحو: عسی، لیس، تبارک، نعم، بئس، حبذا، و لاحبذا، و ساء۔ وکذا حاشا، وعاد، وخلا، علی الاختلاف،

(۲) مالزم صورة الامر فقط، نحو: هب، بمعنی افرض، و احسب، (هی لیست من وهب یهب، اوهاب یهاب،) و تعلم، بمعنی اعلم، ذکر اللغویون افعال اخری فی لغة بنی تمیم مثل: هاتِ، وتعالِ، و کذا ذکر السیوطی فعل عم، بمعنی انعم،۔

والمتصرف: مالا يُلازم صُورةً واحدة، وهو إما أن يكون تامَّ التصرف، وهو يأتي منه الماضي والمضارع والأمر، كنصر ودحرَج، أو ناقصه وهو ما يأتي منه الماضي والمضارع فقط، كزال يزَال، وبرِحَ يبْرَحُ، وفَتِئ يَفْتأ، وانفك ينفكُّ، وكاد يكاد، وأوشك يُوشِك.

ترجمہ: متصرف وہ فعل ہے جو ایک ہی شکل وصورت پر قائم نہ رہے (بلکہ اسکے مختلف صیغے آتے ہوں) اور اسکی بھی دو قسمیں ہیں (۱) تام التصرف، اور وہ یہ ہے کہ اس سے ماضی ومضارع اور امر کے صیغے آتے ہوں جیسے: نصر، ینصر انصر، دحرج یدحرج دحرِجْ (۲) ناقص التصرف: اور وہ یہ ہے کہ اس سے صرف ماضی ومضارع کا صیغہ آتا ہو (امر کا نہیں) جیسے: زال یزال، برح یبرح، انفک ینفک، کاد یکاد، اوشک یوشک۔

تشریح: اور متصرف وہ فعل ہے جو زمانے کے اختلاف سے بدلتا رہے یعنی اس سے ماضی ومضارع وامر آتا ہو جیسے: قاتل یقاتل قاتِل، اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) تام التصرف (۲) ناقص التصرف۔

تام التصرف وہ فعل ہے جس سے ماضی ومضارع وامر سارے صیغے آتے ہوں، جیسے: حفظ، یحفظ، احفظ، انتفع

ینتفع انتفع، استحسن یستحسن استحسن، و اکثر الافعال من هذا القسم،

اور ناقص التصرف وہ فعل ہے جس سے ماضی و مضارع کا صیغہ آئے لیکن امر کا صیغہ نہ آئے جیسے: زال یزال، برح یبرح، انفک ینفک، کاد یکاد، اوشک یوشک۔ یا مضارع و امر آئے لیکن ماضی کا صیغہ نہ آئے جیسے: یذر ذر، یدع دع،

فصل فی تصریف الأفعال بعضها من بعض

كيفية تصريف المضارع من الماضى: أن يُزاد فى أوله أحد أحرف المضارعة، مضمومًا فى الرُّباعىّ كيُدحرج، مفتوحًا فى غيره كيكتب وينطلق ويستغفر. ثم إن كان الماضى ثلاثياً، سُكِّنَتْ فاؤه، وحرّكت عينه بضمة أو فتحة أو كسرة، حسبما يقتضيه نصُّ اللغة، كينصُر ويفتَح ويضرِب، كما تقدم،

ترجمہ: یہ فصل ہے افعال کے صیغے بنانے کے بیان میں: جو ایک دوسرے سے ملکر بنتے ہیں (اسکی بھی دو حالتیں ہیں) ماضی سے مضارع، اور مضارع سے امر بنانے کا طریقہ، چنانچہ ماضی سے مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں حروف مضارع، (ا، ت، ی، ن،) کا کوئی حرف بڑھا دیا جائے،

اور اگر کلمہ رباعی ہو تو علامت مضارع پر ضمہ لگائیں: جیسے: یُدحرج، اور اگر کلمہ ثلاثی یا خماسی وغیرہ ہو تو فتحہ لگائیں ،جیسے: یَکتُب، ویَنطلِق ویَستغفِر،

اور اگر فعل ماضی ثلاثی ہو (تو مضارع بناتے وقت) اسکا فاء کلمہ کو سکون اور عین کلمہ کو ضمہ، فتحہ، کسرہ، میں سے کوئی حرکت دیجائیگی، نص لغت (یعنی باب) کے تقاضے کے اعتبار سے جیسے: ینصُر، یفتَح، یضرِب، کما تقدم،

وإن كان غير ثلاثىّ، بقى على حاله إن كان مبدوءًا زائدة، كيتشارك ويتعلم ويتدحرج، وإلا كُسر ما قبل آخره، كيُعَظِّم ويقاتِل، وحذفت الهمزة الزائدة فى أوله إن كانت كيُكْرِم ويَستَخرج.

وكيفية تصريف الأمر من المضارع: أن يُحذَف حرف المضارعة، كَعَظِّم وتشارَكْ وتَعَلَّمْ، فإن كان أول الباقى ساكنًا زِيدَ فى أوله همزة، كانصُر وفتَحْ واضرِبْ، وَأكرِمْ وانطلِقْ وَاستغفِرْ

ترجمہ اور اگر فعل ماضی غیر ثلاثی ہو، اور شروع میں تائے زائدہ لگی ہو تو فاء کلمہ اپنے حال پر باقی

رہے گا، جیسے:یتشارک و یتعلم ، و یتدحرج،اور اگر شروع میں تائے زائدہ نہ لگی ہو تو ما قبل آخر مکسور ہو گا، جیسے: یعظِّمُ ، یقاتِلُ،ینصرِف ،یتّقِد،اور شروع میں ہمزہ وصل لگا ہو تو اسے حذف کر دیا جائیگا، جیسے: اکرم یُکرِم ، استغفر یستغفر ،اتّصف یتّصف ،انصرم ینصرِم ،

اور مضارع سے امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع کو حذف کردیا جائے (اور آخری حرف کو جزم دیا جائے)جیسے: یعظّم سے عظّمْ،یتشارک سے تشارکْ، یتعلم سے تعلّمْ، (اور حرف مضارع کو حذف کرنے کے بعد)اگر فاء کلمہ ساکن رہ جائے تو شروع میں ہمز ہو صل بڑھا دیا جائے،(اور ہمزۂ وصل پر کسرہ دیں اگر تیسرا حرف مفتوح،یا مکسور ہو،ورنہ ضمہ دیں اگر مضموم ہو)جیسے:تنصر سے اُنصُر ،تفتح سے اِفتح،تضرب سے اِضرب،یکرم سے أکرِم تنطلق سے اِنطلِق. تستغفر سے اِستغفِر،

التقسيم الخامس للفعل: من حيث التعدى واللزوم

ينقسم الفعل إلى متعدٍّ، ويسمى مُتجاوِزًا، وإلى لازم ويسمى قاصِرًا. فالمتعدى عند الإطلاق: ما يُجاوز الفاعل إلى المفعول به بنفسه، نحو حفظ محمد الدرس. وعلامته أن تتصل به هاء تعود على غير المصدر، نحو زيد ضربه عمرو، وأن يصاغ منه اسم مفعول تامّ؛ أى غير مقترن بحرف جَرّ أو ظرف، نحو: مضروب.

ترجمہ: فعل کی پانچویں تقسیم لازم ومتعدی کے اعتبار سے۔

فعل کی دو وقسمیں ہیں (۱) متعدی، اور اسے متجاوز بھی کہتے ہیں (۲) لازم، اور اسے قاصر بھی کہتے ہیں، چنانچہ مطلق متعدی وہ فعل ہے جو فاعل سے تجاوز کرکے براہ راست مفعول تک پہونچ جائے جیسے: حفظ محمد الدرس، اور اسکی علامت یہ ہے کہ فعل کے ساتھ ضمیر 'ھا' متصل ہو اور اسکا مرجع مصدر نہ ہو، جیسے: زید ضربه عمرو، (اسمیں ھا' ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے جو کہ مفعول بہ ہے واصله، ضرب عمروٌ زیدًا)، اور اسکی دوسری علامت یہ ہے، کہ اسکا صیغہ مفعول تام ہو۔ (ناقص نہ ہو) یعنی وہ کسی حرف جر یا ظرف کے توسط سے متعدی نہ ہو جیسے: مضروب ومکتوب وغیرہ،،[1]

---

۱) فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں، متعدی بنفسہ / متعدی بغیرہ، متعدی بنفسہ وہ فعل ہے جو اپنے مفعول تک براہ راست پہونچے اور اس میں کسی حرف جر یا ظرف وغیرہ کا واسطہ نہ ہو اور اسکا مفعول مفعول تام ہو، ای: مایصل الی المفعول مباشرة ای: بغير حرف جرٍ او الظرفِ، ويسمى مفعوله صريحا، كما قال المصنف، وأن يصاغ منه اسم مفعول تامّ؛

اور فعل متعدی بغیرہ، اس فعل متعدی کو کہتے ہیں جو اپنے مفعول تک کسی واسطے سے پہونچے، اور اسکا مفعول غیر صریح یعنی ناقص ہو،

ای: مایصل الی المفعول به بواسطه حرف الجر او الظرف، ويسمى مفعوله غير صريح، كما قال تعالى: فأدوا الامانات الى اهلها، اسمیں امانات مفعول صریح، اور اهلها مفعول غیر صریح ہے، (کہ اهل حرف جر کے ساتھ مفعول بہ ہے۔)

وقوله: وعلامته إن تتصل به هاء تعود الى غير المصدر،

فعل متعدی بنفسہ کی دوسری علامت یہ ہے کہ فعل میں کوئی ہاء، لگی ہو اور اسکا مرجع مصدر نہ ہو کر مفعول ہونا چاہئے، جیسے: اجتهد الطالب فأكرمه استاذه، اس میں اکرم فعل میں لگی ضمیر کا مرجع مفعول بہ الطالب ہے، وأما هاء الضمير التي تعود الى الظرف او المصدر فلا تكون دلالته على تعدّ الفعل، فالاول مثل: يوم الجمعه زرته، والثانى مثل: تجمّل با الفضيله تجملا كان يتجمّله سلفك الصالح، ان دونوں مثالوں میں فعل زرته، اور يتجمله کی ضمیر کا مرجع ظرف اور مصدر ہے اسی لئے یہ متعدی بنفسہ نہیں ہیں۔

(۱) يتقسم الفعل المتعدى الى اربعة اقسام (۱) قسم ينصب مفعولا به واحدا، وهو كثير نحو: شكر، شرب، فهم، تقول: شكرت شكرا، شربت الماء، فهمت الكلام (۲) قسم: ينصب مفعولين اصلهما المبتدا والخبر، وهو ظنّ، رأى، وعلم، و وجد، ، و درى، و خال، و زعم، و حسب،

وهو على ثلاثة أقسام

ما يتعدى إلى مفعول واحد: وهو كثير، نحو: حفظ محمد الدرس، وفهم المسألة.

وما يتعدى إلى مفعولين: إما أن يكون أصلهما المبتدأ والخبر، وهو ظنّ وأخواتها، وإمّا لا، وهو أعطى وأخواتها. وما يتعدى إلى ثلاثة مفاعيل: وهو باب أعلم وأرى.

ترجمہ: فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں(۱) متعدی بیک مفعول، اور یہی کثیر الاستعمال ہے، جیسے: حفظ محمد الدرس. (محمد نے سبق یاد کیا) و فهم المسألة. (اسنے مسئلہ سمجھا)

(۲) متعدی بدو مفعول، (اور اسکے دو حال ہیں) یا تو اسکے دونوں مفعولوں کی اصل مبتدا و خبر ہو گی اور وہ افعال ظن، اور اسکے اخوات ہیں، ۔ اور یا تو ان کی اصل مبتدا و خبر نہ ہو گی تو وہ افعال اعطی اور اسکے اخوات ہیں، (۱)

(۳) متعدی بسہ مفعول، اور وہ باب اعلم، وأرى، کے افعال ہیں۔

واللازم: ما لم يجاوز الفاعل إلى المفعول به، كقعد محمد، وخرج علي.

ترجمہ: اور لازم وہ فعل ہے جو فاعل سے گذر کر مفعول تک نہ جائے جیسے: قعد محمد، وخرج علیؓ. (محمد بیٹھا، اور علی نکلا،) (جاء الحق وزهق الباطل.)

تشریح: فعل لازم کی چند علامات ہیں، (۱) یا تو طبعی صفات کے معنی میں ہو گا، جیسے: شجع، جبن، حسن، قبح. (۲) یا صفائی و گندگی کے معنی میں ہو گا، جیسے: طهر، نظف، وسخ، قذر، دنس، (۳) یا رنگ کے معنی

واخواتها- ويسماها . افعال القلوب، نحو: رأى . تقول، انهم يرونه بعيدا ونراه قريبا، . وعلم، تقول، فأن علمتموهن مؤمنات، و وجد، تقول، وجدت الصدق زينة العقلاء، و ظنّ، . تقول، وظنوا انهم ملاقوا ربهم، وتعلم، تقول، تعلموا انّ ربكم ليس بأعور-

(۲) قسم: ينصب مفعولين ليس اصلهما المبتدا والخبر، وهو افعال اعطى واخواتها، نحو: اعطى، سأل، و منح، ومنع، وكسا، والبس، و علّم، تقول: اعطيتك كتابا، منحت المجتهد جائزة، منعت الكسلان التنزه، كسوت الفقير ثوبا، علّمت سيّدا الادب

(۳) قسم: ينصب ثلاثة مفاعيل، وهي سبعه نحو: اعلم، وأرى، و نبأ، وأنبأ، وخبّر، وأخبر، وحدّث، تقول: أرأيت سعيدا الامر واضحا، أعلمته اياه صحيحا، حدّثته اياه واقعا، أنبأت خليلا الخبر واقعا، نبأته اياه حقا، أخبرت ولدي أمتحانا آتيا،

اور فعل لازم وہ فعل ہے جسکا اثر اسکے فاعل تک محدود رہے، اور اپنے فاعل کو مرفوع کرے اور مفعول کا محتاج نہ ہو جیسے: ذهب عليٌّ، سافر زيدٌ، اخضر الزرعُ،

ہو گا، جیسے: اخضرّ، اصفرّ احمرّ،

(۴) یا عیب کے معنی میں ہو گا، جیسے: عمش، عور، (۵) یا عوارض کے معنی میں ہو گا، جیسے: مرض، کسل، نشط، فرح، حزن، شبع، عطش، (۶) یا وہ کسی فعل متعدی کا مطاوع ہو گا جیسے: مددت الجبل فمتدّ۔ (۷) یا وہ ہیئت کے معنی میں ہو گا جیسے: اَقْصَر، (۸) یا وہ فعُل بضم العین کے وزن پر ہو گا جیسے: حسن، شرف، جمل، کرم۔ یا وہ انفعل کے وزن پر ہو گا جیسے: انکسر، وانطلق، الخ:

(وأسباب تعدّی الفعل اللازم أصالةً ثمانیةٌ)

فعل لازم کو فعل متعدی بنانے کے اصولا: آٹھ طریقے ہیں،

الأول: الهمزة كأكرم زيدٌ عمرا.

الثانی: التضعيف كفرَّحت زيدا.

الثالث: زيادة ألف المفاعلة، نحو: جالس زيد العلماء، وقد تقدمت.

الرابع: زيادة حرف الجرّ، نحو: ذهبت بِعَليٍّ.

الخامس: زيادة الهمزة والسين والتاء، نحو: استخرج زيد المال.

السادس: التَّضْمين النحوی، وهو أن تُشْرَب كلمةٌ لازمة معنى كلمة متعدية، لتتعدى تعديتها ، نحو {وَلاَ تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الكِتَابُ أَجَلَهُ} ضُمِّن تعزموا معنى تنْوُوا، فعُدِّىَ تعديته.

ترجمہ: الأول: ہمزۃ بڑھا کر جیسے: أکرم زیدٌ عمرا. الثانی: عین کلمہ کو مکرر لا کر جیسے: فرَّحت زیدا. الثالث: ألف مفاعلۃ بڑھا کر، جیسے: جالس زید العلماء، وقد تقدمتْ. الرابع: حرف جر، بڑھا کر جیسے: ذھبت بِعَلِیٍّ. الخامس: ھمزہ اور سین و تاء، بڑھا کر جیسے: استخرج زید المال.

السادس: تَضْمین نحوی کر کے، اور وہ یہ ہے کہ کلمہ لازم کو کلمہ متعدی کے معنی دے دیے جائیں، جیسے: {وَلاَ تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الكِتَابُ أَجَلَهُ} یہاں فعل تعزموا، کو فعل تنْوُوا، جو کہ متعدی ہے کے معنی دے دئے گئے ہیں اور اس تضمین نحوی کے ذریعہ فعل تعزموا کو فعل متعدی بنالیا گیا ہے،

السابع: حذف حرف الجرّ توسعًا، كقوله:

*تُمرُّونَ الدِّيارَ ولم تَعُوجوا * كلامُكم عَلَيَّ إذَنْ حَرَامُ*

ويطّرد حذفه مع أنَّ وَأنْ، نحو قوله تعالى: {شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لاَ إِلَه إلاَّ هُو}، {أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ}.

الثامن: تحويل اللازم إلى باب نَصَرَ لقصد المغالبة، نحو: قاعَدته فقعدته فأنا أقعُدُه، كما تقدم.

ترجمہ :السابع: بطور شاذ حرف جر کو حذف کرکے جیسے شاعر کا شعر:*تُمرُّونَ الدِّيارَ ولم تَعُوجوا *كلامُكم عَلَيَّ إذَنْ حَرَامُ*

تم لوگ (ہماری) بستی کے پاس سے گذر جاتے ہو اور مڑ کر بھی نہیں دیکھتے،، تب تو میرے لیے بھی تم سے بات کرنا حرام ہے۔

یہاں فعل مر، "متعدی بنفسہ استعمال ہوا ہے حرف جر باء کو حذف کرکے اور بغیر حرف جر کوئی فعل لازم متعدی نہیں ہو سکتا مگر شاعر نے یہاں ایسا کیا ہے اسی لئے یہ شاذ ہے،[۲]

تشریح: حرف جر یا ظرف کے ذریعہ کسی لازم کو متعدی بنایا جاسکتا ہے مگر بعض جگہ ضرورتا حرف کو حذف کرنے کی بھی اجازت ہوتی ہے اور یہ وہی موقع ہے یہاں شاعر نے اسی اجازت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حرف جر باء کو حذف کرکے فعل مرّ ، کو متعدی بنایا ہے۔ گویا فعل لازم کو متعدی بنانے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ ضرورتا بغیر جر لازم کو متعدی بنالیا جائے۔

ویطرد حزفه مع انّ و انْ،نحو: قوله تعالى: {شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لاَ إِلَه إلاَّ هُو}، {أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ}.

الثامن: تحويل اللازم الى باب نصر لقصد المبالغة، نحو: قاعَدته فقعدته فأنا أقعُدُه، كما تقدم.

---

[۲])اعراب: تمرون: فعل مضارع مرفوع ، الديار: منصوب على نزع الخافض، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة، وأصله تمرون بالديار، ولم تعوجوا: الواو للحال، ولم حرف نفي وجزم وقلب، وتعوجوا فعل مضارع مجزوم بلم، وعلامة جزمه حذف النون، كلامكم: مبتدأ، والكاف في محل جر بالإضافة. عليّ: جار ومجرور متعلقان بحرام. إذن: حرف جواب وجزاء مبني على السكون، حرام: خبر مرفوع بالضمة،

ترجمہ: اور حرف جر کا حذف زیادہ تر اَنّ، اور اَن، کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: اللہ تعالی کا قول: {شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ}، اور {أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ} میں یہاں دونوں آیتوں میں اَنّ، اور اَن سے پہلے حرف جر محذوف ہے، اصل عبارت {شَهِدَ اللّٰهُ (علی) أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ} ہے. اور {أَوَعَجِبْتُمْ (من) أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ}. ہے،

الثامن: غلبہ کے معنی کے لئے فعل لازم کو باب نصر کی طرف منتقل کرکے، جیسے: قَاعَدتُه فقعدته فأنا أقعُدُه، میں نے اسکے ساتھ بیٹھنے میں مقابلہ کیا تو اسپر غالب آ گیا، یا غالب آجاتا ہوں کما تقدم.

والحق أن تعدية الفعل سماعية، فما سُمِعَتْ تعديته بحرف لا يجوز تعديته بغيره، وما لم تسمع تعديته لا يجوز أن يُعَدَّى بهذه الأسباب. وبعضهم جعل زيادة الهمزة فى الثلاثي اللازم لقصد تعديته قياسًا مطردا۔

ترجمہ: سچائی یہ ہے کہ فعل لازم کا تعدیہ سماعی ہے (قیاسی نہیں) چنانچہ جس فعل کا تعدیہ جس حرف کے ساتھ سنا گیا ہے اسکا تعدیہ اسکے علاوہ حرف کے ساتھ جائز نہیں ہے اور جس فعل کا تعدیہ سنا نہیں گیا اسکا تعدیہ مذکورہ اسباب سے جائز نہ ہوگا اور بعض صرفیوں نے فعل لازم ثلاثی میں ہمزہ کے ذریعہ تعدیہ کو قیاسی بتایا ہے۔

وأسباب لزوم الفعل المتعدِّى أصالةً خمسةٌ .

اور فعل متعدی کو لازم بنانے کے اصولا پانچ طریقے ہیں، کما تقدم.

الأول: تّضمين نحوى، وهو أن تُشْرَبَ كلمةٌ متعدية معنى كلمة لازمة، لتصير مثلها،كقوله تعالى{فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ} ضُمِّن يخالف معنى يَخْرُج، فصار لازمًا مثله۔
الثانى: تحويل الفعل المتعدى إلى فَعُل بضم العين، لقصد التعجب والمبالغة، نحو: ضَرُبَ زيدٌ؛ أى ما أضْرَبَه!

ترجمہ: الأول: تّضمین نحوی کرکے، اور وہ یہ ہے کہ کلمہ متعدی کو کلمہ لازم کے معنی دے دیے جائیں، کقولہ تعالی: {فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ} یہاں یخالف کو یَخْرُج، کے معنی دے دئے گئے فصار لازمًا مثله.

الثانی: تعجب اور مبالغہ کے معنی پیدا کرنے کے مقصد سے فعل متعدی کو باب کرم میں منتقل کرنا، جیسے:: ضَرُبَ زيدٌ؛ أى ما أضْرَبَه! کہ اسنے اسکو بہت مارا، یا کتنا زیادہ مارا؟

الثالث: صيرورته مطاوعًا، ككسرْتُه فانكسر، كما تقدم.
الرابع: ضعف العامل بتأخيره، كقوله تعالى: {إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤيَا تَعْبُرونَ}.

ترجمہ: الثالث: فعل متعدی کو کسی فعل کا مطاوع بنا کر، جیسے: ککسرْتُه فانکسر، میں نے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا، کما تقدم.
الرابع: عامل کا اپنے معمول سے مؤخر ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جانا جیسے: اللہ تعالی کا قول: {إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤيَا تَعْبُرونَ}. عبر فعل جو کہ عامل ہے رُؤیَا مفعول سے مؤخر ہے، اسلئے یہ عامل کمزور ہو گیا۔

الخامس: الضرورة، كقوله:
*تَبَلَتْ فُؤَادَكَ فی المَنَامِ خَرِيدَةٌ * تَسْقِی الَّضجيعَ بِبَارِدٍبَسَّامِ*. أى تَسقِيهِ ريقًا باردًا.

ترجمہ: الخامس: ضرورت شعری کے لئے، کقوله: *تَبَلَتْ فُؤَادَكَ.
ایک دوشیزہ نے خواب میں تیرے دل کو بیمار کر دیا--- جو اپنا لعاب دہن اپنے ساتھ لیٹنے والے کو پلاتی ہے،

تشریح: (یہاں فعل تسق متعدی بنفسہ ہے اسی لئے اس کا مفعول اول الضجیع مفعول تام استعمال ہوا ہے جبکہ اس کا مفعول ثانی بارد، مفعول ناقص استعمال ہوا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ تسقی فعل لازم ہے اسی لئے اس کا مفعول ثانی حرف جر کے ساتھ استعمال ہوا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضرورت شعری کے لئے ہے۔ معلوم ہوا کہ فعل تسق یہاں متعدی بنفسہ، اور متعدی بغیرہ دونوں طرح سے استعمال ہوا ہے. محل اشتشہاد ببارد مفعول ثانی بحرف جر ہے)،(3)

(٤) تَبَلَتْ: ای اصابت، الخريدة: دوشیزہ. کنواری لڑکی۔ الضجیع: دوشیزہ کے پہلو میں لیٹنے والا۔ باردبسّام، أي ريقا باردا اعراب: تبلت" فعل ماضي مبني على الفتح والتاء تاء التأنيث الساكنة. فؤادك: فؤاد مفعول به مضاف، والكاف ضمير مضاف اليه. خريدة: فاعل مرفوع. في: حرف جر. المنامِ: اسم مجرور. تسقي: فعل مضارع. والفاعل ضمير مستتر تقديره هي تعود على خريدة. الضجيعَ: مفعول به. ببارِدٍ: مفعول الثاني. الباء حرف جر. بارد. اسم مجرور بسامٍ: صفة لبارد، وجملةٌ تسقي الضجيعَ صفة لخَريدة.

التقسيم السادس للفعل

من حيث بناؤه للفاعل أو المفعول

فعل کی چھٹی تقسیم باعتبار صیغہ کے فاعل یا مفعول ہونے کے۔

ينقسم الفعل إلى مبنيّ للفاعل، ويُسمّى معلومًا، وهو ما ذُكِرَ معه فاعله، نحو: حفِظ محمد الدرس. وإلى مبنيّ للمفعول، ويسمى مجهولاً، وهو ما حُذفَ فاعله وأنيب عنه غيره، نحو: حُفِظ الدرس.

ترجمہ: فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی للفاعل، اور اسکو فعل معروف بھی کہتے ہیں اور فعل معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل مذکور ہو جیسے: حَفِظ محمدٌ الدرسَ. (۲) مبنی للمفعول، اور اس کو فعل مجہول بھی کہتے ہیں، اور فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل محذوف ہو اور فاعل کا قائم مقام اسکا غیر ہو، جیسے: حُفِظ الدرسُ۔

تشریح: فعل کی دو قسمیں ہیں: فعل معروف و فعل مجہول،

فعل معروف وہ فعل ہے جسکا فاعل مذکور ہو فاعل خواہ اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر جیسے: حضور ﷺ کا فرمان، اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمین، واذا نزع فالیبدأ بالشمال. یہاں فعل انتعل فعل معروف ہے اور فاعل احد مذکور ہے، اور اسی طرح فعل فلیبدأ، فعل معروف ہے اور اسکا فاعل ھو ضمیر ہے، جو پوشیدہ ہے، جیسے: حَفِظ محمدٌ الدرسَ. میں حفظ فعل معروف ہے اور محمد اسکا فاعل مذکور ہے۔

فعل مجہول وہ فعل ہے جسکا فاعل محذوف ہو، اور اسکا قائم مقام اس کا غیر ہو، فاعل خواہ اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر جیسے: حضور ﷺ کا فرمان، حرّم لباس الحریر والذّھب علی ذکور امتی واُحِلّ لاناثھم، یہاں فعل حرم فعل مجہول ہے اور اسکا فاعل محذوف ہے اور اسکی جگہ لباس نائب فاعل ہو گیا ہے جو پہلے مفعول بہ تھا،

وفي هذه الحالة يجب أن تغيَّر صورة الفعل عن أصلها، فإن كان ماضيًا غير مبدوء بهمزة وصلٍ ولا تاء زائدة، وليست عينه ألفا، ضُمَّأولُه وكُسرَ ما قبل آخره ولو تقديرًا، نحو: ضُرِب عليّ، ورُدَّ المبيع.

فعل مجہول بنانے کا طریقہ،

ترجمہ: اور اس حالت میں ضروری ہے کہ فعل (معروف) کی صورت بدل دی جائے، چنانچہ فعل اگر ماضی

ہو، اوراسکے شروع میں ہمزہ نہ ہو، اور نہ تائے زائدہ، ہو۔ اور نہ اسکا عین کلمہ الف ہو تو اسکا پہلا حرف مضموم اور ماقبل آخر مکسور ہوگا اگرچہ تقدیرا ہو، جیسے: ضُرِب علیٌ. (علی مارا گیا) ورُدَّ المبیع. (مبیع واپس کی گئی)

تشریح: فعل ماضی مجہول، فعل معروف میں چند تبدیلیاں کرنے سے بنتا ہے، فعل اگر ماضی ہو، ثلاثی ہو، صحیح العین ہو، اور مضعف نہ ہو،۔ تو اسکے حرف اول کو ضمہ اور اسکے ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ، اور کَتَبَ سے، کُتِبَ۔ نصر سے نُصِر۔ اگرچہ تقدیرا ہو جیسے: رُدَّ المبیع. شُدَّ الذبیح، (ان میں ماقبل آخر کسرہ نظر نہیں آتا مگر ان کی اصل رُدِد وشُدِد ہے۔

فإن كان مبدوءًا بتاء زائدة، ضُمَّ الثاني مع الأولّ، نحو: تُعُلِّمَ الحساب، وتقُوتِلَ مع زيد. وإن كان مبدوءًا بهمزة وصل ضُمَّ الثالث مع الأول نحو: انطُلق بزيد، واستُخرج المعدن. وإن كانت عينه ألفا قلبت ياء، وكُسر أوله، بإخلاص الكسر، أو إشمامه الضم، كما في قال وباع واختار وانقاد، تقول: بِيع الثوب، وقِيل القول، واخْتِيرَ هذا، وانْقِيد له.

ترجمہ: پھر اگر فعل ماضی کے شروع میں تاءزائدہ لگی ہو تو اول و ثانی دونوں مضموم ہوں گے جیسے: تُعُلِّمَ الحساب، وتقُوتِلَ مع زيد. اور اگر فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ وصل لگا ہو، تو اول وثالث مضموم ہوں گے جیسے: اُنطُلِقَ بزیدٍ، واُستُخرِجَ المعدنُ۔ اور اگر فعل ماضی کا عین کلمہ الف ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جائیگا اور حرف اول کو کسرہ دیا جائیگا، خالص کسرہ کے ساتھ یا کسرہ کو ضمہ کی بو سونگھا کر جیسے: قال وباع واختار وإنقاد، میں تم کہو: بِيع الثوب، (کپڑا بیچا گیا) وقيل القول، (بات کہی گئی) واخْتِيرَ هذا، (اسے منتخب کیا گیا) وانْقِيد له. (اسکی اطاعت کی گئی)

تشریح: اور اگر فعل ماضی غیر ثلاثی ہو۔ مگر شروع میں تاءزائدہ لگی ہو، تو اسکے فعل مجہول میں حرف اول کے ساتھ ساتھ حرف ثانی بھی مضموم ہوگا، جیسے: تُعُلِّم، تُقُدِم تُاُخِر، تُنُوفِس، تُصُولِح،

اور اگر فعل ماضی غیر ثلاثی ہو، مگر شروع میں ہمزہ وصل ہو جیسے: انتقل، انتصر، استغفر، افتتح، تو اسکے فعل مجہول میں حرف اول کے ساتھ ساتھ حرف ثالث بھی مضموم ہوگا اور ماقبل آخر مکسور ہوگا جیسے: اُنتُقِل، اُنتُصِر، اُستُغفِر، اُفتُتِح.

اور اگر فعل ماضی ہو، ثلاثی ہو، مگر عین کلمہ حرف علت ہو، جیسے: قال، و باع وصام، تو اسکے عین کلمہ کو یاء سے بدل دیا

جائیگا اور حرف اول کو کسرہ دیا جائیگا جیسے : قِيل، بِيع، صِيم،

وبعضهم يُبْقِى الضم، ويقلب الألف واوًا، كما في قوله:

*لَيْتَ، وهل ينفعُ شيئًا لَيْتَ، * ليتَ شَبَاباً بُوعَ فاشترَيْتُ*

وقوله: * حُوكَتْ عَلَى نِيرَيْنِ إذْ تُحَاكُ * تَخْتَبِطُ الشَّوْكَ ولا تُشَاكُ* رُويا بإخلاص الكسر، وبه مع إشمام الضم، وبالضم الخالص: وتُنْسب اللغة الأخير لبنى فَقْعسٍ وَدُبَيْر، وادَّعى بعضهم امتناعها فى انفعل وافتعل.

ترجمہ: ور بعض عرب (فعل مجہول کے حرف اول کے) ضمہ کو باقی رکھتے ہیں، اور الف کو (بجائے یاء کے) واؤ سے بدلتے ہیں جیسا کہ شاعر نے اپنے شعر میں کیا ہے۔

کاش اور یہ کاش (کہنا) کیا نفع دیگا۔ کاش کہ جوانی بکتی ہوتی تو میں (اسے) خرید لیتا۔

اسے بُنا گیا دھاگے کی دو نلکیوں پر جب اسے بنا گیا = وہ کانٹے کو جھاڑ دیتی ہے اور کانٹے لگنے نہیں پاتے۔

ان دونوں اشعار میں فعل بوع، وحوکت، کو خالص کسرہ اور کسرہ مع الاشام دونوں طریقوں سے پڑھا گیا ہے، اور خالص ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے، لیکن خالص ضمہ والی لغت بنی فقعس کی طرف منسوب ہے۔ اور اسے بعض صرفیوں نے باب انفعال اور افتعال میں ممنوع قرار دیا ہے۔ (یعنی اختور و انقود ممنوع ہے)

تشریح: بعض صرفی حضرات کہتے ہیں کہ عین کلمہ کو واو سے بدلنا بھی جائز ہے، اور اس صورت میں حرف اول کو ضمہ دیا جائیگا جیسے: قول، بوع، صوم، علامہ حملاوی نے اسی بات کے استشہاد میں یہ دو اشعار پیش کیے ہیں،[1]

---

۱) حَاكَ الثَّوبَ حِيَاكَةً، بننا" خَبَطَ الشَّجَرةَ بالمِخْبَط درخت سے پتے جھاڑنا ڈنڈے سے "نیرین" کپڑے پر دھاریاں ڈالنا، تصویریں بنانا باناڈال کر بننا۔

اعراب: حيكت: فعل ماض، والتاء تاء التأنيث الساكنة، ونائب الفاعل ضمير مستتر جوازا تقديره هي. على نيرين: جار ومجرور متعلقان بمحذوف، إذ: ظرف زمان بمعنى " حين " مبني على السكون متعلق بالفعل " حيك "، وهو مضاف. تحاك: فعل مضارع مبني للمجهول مرفوع بالضمة، ونائب فاعله ضمير مستتر فيه جوازا تقديره: هي. والجملة الفعلية في محل جر بالإضافة.

تختبط: فعل مضارع، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا تقديره: هي. الشوك: ـ مفعول به منصوب بالفتحة. تشاك: فعل مضارع

اور اگر فعل ماضی، غیر ثلاثی ہو مگر معتل العین ہو تو اس کے حرف ثالث میں بھی تینوں لغات جائز ہیں، جیسے: اختار۔ احتال انقاد، میں، چنانچہ آپ کہ سکتے ہیں اختیر، احتیل، انقید، حرف علت کو یاء سے بدل کر اور حرف اول کو کسرہ دیکر، اسی طرح آپ کہ سکتے ہیں، اختور، احتول، انقود، حرف علت کو واو سے بدل کر اور حرف اول کو ضمہ دیکر، مگر بعض ماہرین باب انفعال و افتعال میں اس آخری لغت کو جائز نہیں سمجھتے،

هذا إذا أَمِنَ اللبس. فإن لم يؤمَن، كُسِر أول الأجوف الواويّ، إن كان مضارعه على يفْعُل بضم العين، كقول العبد: سِمت؛ أى سامنى المشترى، ولا تضمُّه لإيهامه أنه فاعل السَّوْم، مع أن فاعله غيره، وضُمّ أول الأجوف اليائيّ، وكذا الواويّ، إن كان مضارعه على يفعَل، بفتح العين، نحو: بُعتُ: أى باعنى سيدى، ولا يُكْسَرُ، لإيهامه أنه فاعل البيع، مع أن فاعله غيره، وكذا خُفْتُ بضم الخاء؛ أى أخافنى الغير۔

ترجمہ: یہ (بوع۔قُول، حوک،) والی لغت تب جائز ہے جب اشتباہ سے امن ہو، اور اگر اشتباہ سے امن نہ ہو تو اجوف واوی جسکا مضارع مضموم العین ہو (باب نصر) سے ہو، تو اسکا حرف اول مکسور ہو گا جیسے: غلام کا قول سِمْتُ، بمعنی خریدار نے مجھپر بھاؤ لگایا، اسے ضمہ نہیں دیا جائیگا (معروف و مجہول کے درمیان) اشتباہ پیدا ہونے کی وجہ سے گا کہ (شاید) فاعل وہ خود ہے جبکہ فاعل وہ نہیں بلکہ اسکا غیر ہے۔ اور اجوف یائی کا حرف اول مضموم ہو گا جیسے: بُعتُ: میں بیچا گیا، اسے کسرہ نہیں دیا جائیگا وہم پیدا ہونے کی وجہ سے کہ (شاید) فاعل بیع وہ خود ہے، اور اسی طرح اجوف واوی کا حرف اول مضموم ہو گا اگر اسکا مضارع مفتوح العین ہو (یعنی باب سمع) سے ہو جیسے: خُفْتُ، (اسے کسرہ نہیں دیا جائیگا) (مجھے ڈرایا گیا)

تشریح: اجوف واوی من باب نصر کا فعل معروف ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: سُمت، قُدت، و رُمت۔ اب اگر اسکا صیغۂ مجہول بھی ضمہ کے ساتھ آئیگا تو معروف و مجہول کے درمیان تمیز ختم ہو جائیگی اسلئے اسکے مجہول میں کسرہ واجب ہے جیسے: سِمت، قِدت، رِمت۔ اسی طرح اجوف یائی، من باب ضرب، اور اجوف واوی من باب سمع کا

مبني للمجهول، مرفوع بالضمة، ونائب الفاعل ضمير مستتر فيه جوازا تقديره: هي

٢) ليت: حرف تمني مبني على الفتح، وهل: الواو لتزيين اللفظ، هل حرف استفهام يفيد النفي ينفع: فعل مضارع مرفوع بالضمة. شيئاً: مفعول به منصوب بالفتحة ليت: فاعل مرفوع بالضمة لينفع، ليت: حرف تمني ونصب، توكيد للأولى. شباباً: اسم ليت الأول منصوب بالفتحة. بوع: فعل ماض مبني للمجهول، ونائب الفاعل ضمير مستتر فيه جوازا، فاشتريت: الفاء حرف عطف، اشتريت فعل وفاعل، والجملة معطوفة على جملة "بوع

فعل معروف کسرہ کے ساتھ آتا ہے جیسے: بِعت، وخِفت، اب اگر اسکا صیغۂ مجہول بھی کسرہ کے ساتھ آئیگا تو معروف ومجہول کے درمیان تمیز ختم ہو جائیگی اسلیے ان کے مجہول میں ضمہ واجب ہے جیسے: بُعت، و خُفت۔

وأوجب الجمهور ضمَّ فاء الثلاثيّ المضعف، نحو: شُدَّ وَمُدَّ، والكوفيون أجازوا الكسر، وهي لغة بني ضَبَّة، وقد قُرِئَ {هذِهِ بِضَاعَتُنَا رِدَّت إلينا} {ولو رِدُّوا لَعَادوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ} بالكسر فيهما، وذلك بنقل حركة العَين إلى الفاء، بعد توهم سلْب حركتها، وجوَّز ابن مالك والإشمامَ في المضعف أيضًا حيث قال: *(وَمَا لِبَاعَ قَد يُرَى لِنَحْوِ حَبّ)*

ترجمہ: جمہور علمائے صرف نے ثلاثی مضعف میں فاء کلمہ پر ضمہ واجب قرار دیا ہے جیسے: شُدَّ وَمُدَّ، اور کوفیوں نے کسرہ کی بھی اجازت دی ہے اور یہ بنی ضبہ کی لغت ہے اور {هذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّت إلينا} {ولو رُدُّوا لَعَادوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ} ان دونوں آیتوں میں فعل مجہول پر کسرہ بھی پڑھا گیا ہے (یعنی رِدَّت اور رِدُّوا بھی پڑھا گیا ہے) اور یہ عین کلمہ کی حرکت کو فاء کلمہ کی طرف منتقل کر کے کیا گیا ہے، فاء کلمہ کی حرکت کو حذف خیال کر کے، اور ابن مالک نے مضعف میں بھی اشمام کو جائز کہا ہے چنانچہ انھوں نے کہا، کہ جو قاعدہ باعَ، کا ہے وہی قاعدہ حبَّ، جیسے افعال کا ہے۔

تشریح: اور اگر فعل ماضی ثلاثی مضعف ہو (یعنی عین ولام کلمہ ایک جنس کا) ہو، تو اسکے فعل مجہول میں وہ تینوں لغات جائز ہیں، جو قَال و بَاعَ، میں جائز ہیں، یعنی ضمہ، کسرہ، اور اشمام، جیسے آیۃ شریفہ {هذِهِ بِضَاعَتُنَا رِدَّت إلينا} {ولو رِدُّوا لَعَادوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ} میں، اور جیسے: شدّ، مرّ، فرّ، عدّ، وغیرہ میں۔

فعل مضارع

وإن كان مضارعًا ضُمَّ أوله، وفتح ما قبل آخره ولو تقديرًا، نحو: يُضْرَبُ عَلِيّ، ويُرَدّ المبيع. فإن كان ما قبل آخر المضارع مدًّا، كيَقول ويبيع، قُلب ألفا، كيُقَال، ويُبَاع.

فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ۔

اور اگر فعل مضارع ہو تو اسکا حرف اول مضموم اور ما قبل آخر مفتوح ہو گا جیسے: یُذکر، یُنکر یُنصر، یُکفر،

اور اگر فعل مضارع ہو مگر اسکے ما قبل آخر حرف مد ہو یعنی واو یا یاء ہو جیسے یقول، (یصوم)، یبیع تو اسکے مجہول میں واو اور یاء کو الف سے بدل دیا جائیگا جیسے: یقال، یباع، یصام۔

تشریح:(اگر فعل ماضی فَاعَلَ کے وزن پر ہو جیسے صالح، خاصم، طارد، تو اس کے مجہول میں الف واو سے بدل جائیگا، اور اسکا ما قبل مضموم ہو گا، جیسے: صُولح، خُوصم، طُورد) :فاء کلمہ کا تلفظ ضمہ اور کسرہ کے درمیان کرنے کو اشمام کہتے ہیں،

ولا يُبْنى الفعل اللازم للمجهول إلا مع الظرف أو المصدر المتصرفين المختصين أو المجرور الذى لم يلزم الجارُّ له طريقة واحدة، نحو: سِيرَ يومُ الجُمُعة، وَوُقِفَ أمام الأمير، وجُلس جلوسٌ حسن، وفُرِح بقدوم محمد، بخلاف اللازم حالة واحدة، نحو: عندَ، وإِذًا، وسُبْحَانَ، ومَعَاذَ.

ترجمہ: اور فعل لازم کا صیغہ مجہول نہیں آتا مگر اس ظرف یا مصدر کے ساتھ جو متصرف اور خاص ہو، یا اس مجرور کے ساتھ، جسکا حرف جار کسی ایک حالت کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے: سِيرَ يومُ الجُمُعة، وَوُقِفَ أمامُ الأميرِ۔ اور جیسے: جُلس جلوسٌ حسن،، وفُرِح بقدومِ محمدٍ۔ بر خلاف ان کے جو ایک ہی حالت پر رہتے ہیں(یعنی متصرف نہیں ہوتے) جیسے: عندَ، وإِذًا، (جو کہ ظرف ہیں) اور جیسے: سُبْحَانَ، ومَعَاذَ. (جو کہ مصدر ہیں، اور حرف جار جیسے مذ و منذ، زمانے کے ساتھ خاص ہیں، اور حروف قسم، مقسم بہ کے ساتھ خاص ہیں)

تشریح : ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ متصرف، وغیر متصرف۔ چنانچہ جو کلمہ ظرفیت یا مصدریت وغیرہ کے ساتھ خاص ہو وہ غیر متصرف ہے۔ اور جو کلمہ ظرف و مصدر، مبتدا، و خبر، و فاعل، و مفعول، بن سکے وہ متصرف ہے۔

جاننا چاہیے کی ظرف کی تین قسمیں۔۔۔

اولہا۔ جو کلمہ ظرفیت کے ساتھ خاص ہو اور اس سے الگ نہ ہوتا ہو، اور وہ مجرور بمن بھی نہ ہوتا ہو، جیسے: عوض، و قط و اذا،

ثانیہا: جو دو حالتوں میں سے ایک حالت کے ساتھ ہو(۱) منصوب علی الظرفیة(۲) مجرور بمن، جیسے:: عند، و ثَمَّ، و تحت، یہ دونوں قسمیں غیر متصرف ہیں

وثالثہا: جو منصوب علی الظرفیة و مجرور بمن کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے:۔ زمن، ووقت، وساعة، و یوم، شهر، و دہر، و حین، یہی ظرف متصرف ہے۔

ظرف متصرف کے نائب فاعل بننے کے لیے شرط ہے کی وہ خاص بھی ہو، اور خاص ہونے سے مراد یہ ہے کی وہ مفید ہو مبہم نہ ہو، وهو يختص بالوصف، نحو: أُقيم مَجْلِسٌ مفيدٌ، اوبالاضافة، نحو: سُهرتُ ليلة القدرِ، او با

لعلمية، نحو: صِيم رمضانُ،

اورزمانٌ ومكانٌ و وقتٌ، اور ان جیسے دیگر ظروف مبہمہ نائب فاعل نہیں بن سکتے، چنانچہ نہیں کہا جائیگا، وُقِفَ زمانٌ، واُنتظر وقتٌ، و جُلِسَ مكانٌ،ہاں اگر ان میں تخصیص پیدا کر دیجائے تو ان کا نائب فاعل بننا صحیح ہو جائیگا، مثلا: وُقِفَ زمانٌ طويل، واُنتظر وقتٌ قصيرٌ، و جُلِسَ مكانٌ رحبٌ، یہاں زمان کی صفت طویل، اور وقت کی صفت قصیر، اور مکان کی صفت رحب، کی وجہ سے یہ خاص ہو گئے ہیں۔

اور ظرف کی طرح مصدر کی بھی دو قسمیں ہیں متصرف، وغیر متصرف،

چنانچہ مصدر متصرف وہ مصدر ہے جو مسند الیہ بن سکے۔یعنی مصدر، مبتدا، فاعل، مفعول، مجرور، ہو سکے، جیسے: اكرام ،احتفال، اعطاء، فتحٌ، و نصرٌ، وغیرہ۔ مثلا: ضربت ضرباً،، و اذا جاء نصر الله والفتح،، و اكرام الضيف سنّة العرب، وعجبت من ضربك العبد ضرباً شديداً،

اور یہ بھی خاص ہوتا ہے وصف کے ذریعہ اور بیان عدد، اور بیان نوع کے ذریعہ "" وصف کی مثال جیسے: وقف وقوف طويل، او ببيان العدد، نحو:نظر في الامر نظرتان،اونظرات،او ببيان النوع،، نحو: سيرسيرا الاصلحين-

اور مصدر غیر متصرف وہ مصدر ہے جو مسند الیہ نہ بن سکے اور ایک ہی حالت پر قائم رہے جیسے: سبحان الله- و معاذالله،

اسی طرح جار ومجرور کے نائب فاعل بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ اسمیں تین شرطیں پائی جائیں (۱) یہ کہ وہ خاص ہو (۲)، کہ وہ حرف جر ایک ہی حالت کے ساتھ خاص نہ ہو، جیسے: مذ، و منذ، زمانے کے ساتھ خاص ہیں، اور جیسے: حروف قسم، مقسم بہ کے ساتھ خاص ہیں۔ (۳) یہ کہ حرف جر کلام کی علت پر دلالت کرتا ہو، جیسے: باء، و منّ۔ وغیرہ

تنبيه: ورد فى اللغة عدة أفعال على صورة المبنىّ للمجهول، منها: عُنِيَ فلان بحاجتك؛ أى اهتمّ. وَزُهِىَ علينا؛ أى تكبَّرَ. وَفُلِجَ: أصابه الفالِج، وحُمَّ: استحرَّ بدنه من الحُمَّى. وسُلَّ: أصابه السُّل. وجُنَّ عقله: استتر. وغُمّ الهلال: احتجب. وغُمَّ الخبرُ: استعجم. وأُغمِى عليه: غُشِىَ، والخبر: استعجم. وشُدِهَ: دَهِشَ وتحيّر. وامتُقِع أو انتُقِع لَونُهُ: تغيّر.

ترجمہ: لغت عرب میں چند افعال ایسے ہیں جو صیغۂ مجہول ہی استعمال ہوتے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱. عُنِيَ۔ بمعنی کوشش کرنا۔اہتمام کرنا جیسے: عُنِيَ فلان بحاجتك؛أي: اهتمّ. فلاں نے تمہاری حاجت براری میں کوشش کی

۲. زُهِيَ۔ تکبر کرنا خود پسند ہونا جیسے: زهي الطالب الغبي على الاستاذ، کند ذہن طالبعلم نے استاذ کے سامنے تکبر کیا

۳. فُلِجَ۔ بمعنی فالج زدہ ہونا جیسے: فُلِجَ زيد۔ای: أصابه الفالِج، زید فالج زدہ ہو گیا

۴. حُمَّ، بمعنی، بخار زدہ ہونا جیسے: حم الطفل، ای: استحرَّ بدنه من الحُمّى بچہ بخار زدہ ہو گیا۔

۵. سُلَّ، بمعنی مرض دق لاحق ہونا۔ جیسے: سل سعيد، ای: أصابها السُّل، سعید کو مرض دق ہو گیا۔

۶. جُنَّ، بمعنی عقل کا جاتے رہنا۔ای: جُنَّ عقله۔۔ کہ اس کی عقل جاتی رہی۔

۷. غُمَّ۔ای: احتجب، بمعنی چھپ جانا۔ جیسے: غُمّ الهِلال، چاند چھپ گیا، غُمَّ الخبرُ. خبر غیر واضح ہوگئی

۸. شُدِهَ۔ بمعنی، وہ دہشت میں آ گیا، حیرت میں پڑ گیا۔ ای: شده الوزير حينما سرق ای: دُهِشَ وتُحيّر

۹. وامتُقِعَ أو انتُقِعَ، بمعنی، اسکا رنگ بدل گیا۔ جیسے: امتقع لون الطالب عند الامتحان۔ای: تغير لونه۔

وهذه الأفعال لا تنفك عن صورة المبنيّ للمجهول، ما دامت لازمة، والوصف منها على مفعول، كما يُفهم من عباراتهم، وكأنهم لاحظوا فيها وفي نظائرها أن تنطبق صورة الفعل على الوصف، فأتَوا به على فُعِل بالضم، وجعلوا المرفوع بعده فاعلا.

ترجمہ: اور یہ افعال جبتک لازم رہتے ہیں، مجہول ہوتے ہیں اور ان کی صفت مفعولٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ ان کی عبارات سے سمجھ میں آتا ہے اور گویا کہ انھوں نے ان میں اور انکے نظائر میں اسکا خاص لحاظ رکھا ہے، کہ فعل کی شکل صفت کی شکل کے مطابق رہے تبھی تو ان افعال کو فُعِلَ مضموم الاول لائے ہیں اور ان کے بعد آنے والے کلمہ مرفوع کو انکا فاعل بنایا ہے۔

تشریح: فعل مجہول کا فاعل نائب فاعل ہوتا ہے اور نائب فاعل عموماً مفعول بن تاہے مگر چونکہ فعل لازم میں مفعول آتا ہی نہیں اسلئے سوال پیدا ہوا کہ ان افعال کا فاعل کون ہوگا، اسکا جواب مصنف ؒ نے دیا کہ ان افعال کے بعد جو بھی کلمہ مرفوع آئیگا وہی ان کا فاعل ہوگا۔ اور ان کا صیغۂ صفت مفعول کے وزن پر آئیگا (جیسے: محموم، مغموم، مسلول)

ووردت أيضاً عَدّة أفعال مبنية للمفعول في الاستعمال الفصيح، وللفاعل نادرًا أو شذوذًا، وهذه مرفوعها يكون بحسب البنية، فمن ذلك بهِتَ الخصمُ وبَهُت، كفرح وكَرُم، وَهُزِلَ وهَزَلَهُ المرض. ونُخِيَ ونَخَاه، من النَّخوة، وَزُكِمَ وَزَكَمَهُ الله، وَوُعِكَ وَوَعَكَه، وَطُلَّ دَمُه وَطلَّه، وَرُهِصَتِ الدابة وَرَهصَها الحَجَر، ونُتِجت الناقة ونَتَجها أهلُها.

ترجمہ: نیز چند افعال ایسے بھی ہیں جنکا مجہول استعمال، فصیح اور معروف استعمال نادر وشاذ ہے۔ اوور ان کا فاعل صیغہ کے اعتبار سے ہوتا ہے (یعنی معروف کی صورت میں فاعل، اور مجہول کی صورت میں نائب فاعل) ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) بَهِتَ وبُهت، جیسے: فَرِحَ و کُرِمَ۔ (بمعنی۔ مغلوب ہونا، لاجواب ہوجانا "ف") جیسے: بهِتَ الخصمُ وبُهت، هُزِلَ وهَزَلَ، (بمعنی کمزور ہونا۔ ن) جیسے: هُزِلَ۔ هَزَلَهُ المرضُ۔ مرض نے اسے کمزو کردیا

(۲) نُخِيَ و نَخَا۔ بمعنی فخر کرنا۔ بڑا جتلانا، جیسے: نخاعليه، اسنے بڑائی جتلائی۔

(۳) زُكِمَ وَزَكَمَ، (ن) بمعنی زکام ہوناصفت مزکوم، جیسے: زُكِمَ وَزَكَمَهُ الله،

(۴) وُعِكَ وَوَعَكَ، بمعنی، بخار کا تیز ہونا، گرمی کا تیز ہوناجیسے: وُعِک زید۔ زید کو بخار آگیا

(۵) طُلَّ وطَلَّ، بمعنی، چھوڑ دینا، کم کر دیناجیسے: طُلَّ دَمُه۔ بغیر قصاص چھوڑ دیا۔

(۶) رُهِصَ وَرَهَصَ، بمعنی، جانور کا زخمی کھروالا ہونا (س) جیسے: رُهِصَت الدابة وَرَهَصَها الحَجَر۔

(۷) نُتِجَ ونَتَجَ، بمعنی، اونٹنی کا بچہ جننا، (ض)، نُتِجت الناقة ونَتَجَها أهلُها.

اور اہل لغت نے ان کو باب عُنِيَ (ماقبل میں ذکر کردہ افعال) میں ہی شمار کیا ہے ویسے اس بحث کا تعلق علم صرف سے زیادہ علم لغت سے ہے۔

التقسيم السابع للفعل

من حيث كونه مؤكدا أو غير مؤكد

ينقسم الفعل إلى مؤكَّد، وغير مؤكد. فالمؤكَّد: ما لحقته نون التوكيد. ثقيلة كانت أو خفيفة، نحو: {لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونَنْ مِنَ الصَّاغِرِينَ}. وغير المؤكد: ما لم تلحقه، نحو: يُسْجَنُ، ويكون

ترجمہ: فعل کی ساتویں تقسیم موکد یا غیر موکد ہونے کے اعتبار سے ہے، فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) موکد (۲) غیر موکد۔

موکد وہ فعل ہے جس میں نون تاکید لگا ہو۔ ثقیلہ ہو یا خفیفہ جیسے {لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونَنْ مِنَ الصَّاغِرِينَ}.

غیر موکد۔ وہ فعل ہے جس میں نون تاکید لگا ہوا نہ ہو۔ جیسے :يُسْجنُ، ويكون.

فالماضى لا يؤكَّد مطلقًا، وأما قوله:

*دامَنَّ سَعْدُكِ لو رحمْتِ مُتَيَّما * لولاكِ لم يكُ للصَّبابة جَانِحا*

فضرورةٌ شاذة، سهَّلَها ما فى الفعل من معنى الطلَب، فعومل معاملة الأمر. كما شذ توكيد الاسم فى قول رُؤْبة بن العجَّاج: *(أَقَائِلُنَّ أحضِروا الشُّهُودَا)*

ترجمہ: چنانچہ فعل ماضی موکد ہوتا ہی نہیں مطلقا (الا یہ کہ وہ لفظا یا معنیً مستقبل کے معنی میں ہو کہ اس صورت میں وہ موکد ہو سکتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، فَإِمَّا أَدرِكَنَّ احد منكم الدجّال، تو یہ فَإِمَّا يُدرِكَنَّ) (مضارع کے معنی میں ہے) اور۔ رہا، شاعر کا، شعر،، دامَنَّ۔

ترجمہ: اللہ تعالی تمھاری خوش بختی قائم رکھے، کاش تم (اپنے) دیوانے پر رحم کرتیں! (کیونکہ) اگر تم نہ ہوتیں تو عشق میں تڑپنے کے لئے یہ دل (بھی) نہ ہوتا [۱] (اسمیں فعل ماضی دامَنَّ، مؤکد ہے، تو اسکا جواب یہ ہے کہ) یہ ضرورتاً ہے اور شاذ ہے۔ اس کے جواز کی وجہ فعل میں طلب کے معنی کا پایا جانا ہے (جو کہ استقبال کیلئے ہے) اسی لئے اس کے ساتھ امر جیسا معاملہ کیا گیا اور یہ ایسا ہی شاذ ہے جیسا کہ اسم کو موکد کرنا شاذ ہے اس شعر میں،

[۱]: "دامن" أصله من الدوام ودخله نون التوكيد على وجه الشذوذ "سعدك" خطاب لمحبوبته, المتيم" بالتشديد: من تيمه الحب إذا عبده "الصبابة": المحبة والعشق, "الجانح" من جنح إذا مال.

الإعراب: "دامن" فعل "سعدك" فاعل والكاف مضاف إليه وهي في الحقيقة جملة دعائية "إن" شرطية "رحمت" جملة من الفعل والفاعل فعل الشرط "متيماً" مفعول به، والجواب محذوف تقديره: لو رحمت متيماً أدام الله سعدك

اقائلن الخ: کیا وہ ضرور کہے گا کہ گواہوں کو حاضر کرو۔ (یہاں اقائلن پر نون تاکید لگا ہے جو کہ شاذ ہے قال بعضهم هذا لتشبيه للمضارع کہ یہ اسم فاعل کے مضارع سے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہے)

(فائدہ) حالت وقف میں نون خفیفہ کو الف و تنوین کے ساتھ پڑھنا جائز ہے (هذا مذهب الكوفيين)

والأمر يجوز توكيده مطلقًا، نحو: اكْتُبَنَّ واجْتَهِدَنْ. وأما المضارع فله ست حالات الأولى: أن يكون توكيده واجبًا. الثانية: أن يكون قريبًا من الواجب. الثالثة: أن يكون كثيرًا. الرابعة: أن يكون قليلاً. الخامسة: أن يكون أقلّ. السادسة: أن يكون ممتنعًا.

ترجمہ: اور امر کو موکد کرنا مطلقاً جائز ہے جیسے: اُكْتُبَنَّ وإجتهدنَّ، وتعلمنَّ، اور رہا مضارع تو اس کے (۲) حال ہیں۔

الاول: ـــــ أن يكون توكيده واجبًا ـــــ موکد کرنا واجب ہے۔

الثاني ـــــ أن يكون قريباً من الواجب ـــــ موکد کرنا تقریباً واجب ہے۔

الثالث: ـــــ ان يكون كثيراً، ـــــ اکثر موکد ہوتا ہے۔

الرابع: ـــــ ان يكون قليلا، ـــــ کم ہی موکد ہوتا ہے۔

الخامس: ـــــ ان يكون اقل ـــــ بہت کم موکد ہوتا ہے

السادس: ـــــ ان يكون ممتنعاً ـــــ موکد کرنا ناجائز ہوتا ہے

فيجب تأكيده إذا كان مُثْبَتًا، مستقبلاً، في جواب قسمَ، غيرَ مفصول من لامه بفاصل، نحو: {وَتَاللهِ لأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ}. وحينئذٍ يجب توكيده باللام والنون عند البصريين، وخُلُوُّه من أحدهما شاذ أو ضرورة. (٢) ويكون قريبًا من الواجب إذا كان شرطًا لإنِ المؤكَّدَة بما الزائدة، نحو: {وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً}، {فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ}، {فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَداً فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمنِ صَوْماً}

ترجمہ: مضارع کو جہاں موکد کرنا واجب ہوتا ہے (اس کے لئے چار شرطیں ہیں) (۱) کلام مثبت ہو (۲) مستقبل کیلے خاص ہو (۳) کلام جواب قسم بن رہا ہو، (۴)۔ مضارع اور لام تاکید کے درمیان فصل نہ ہو جیسے: وَتَاللهِ لأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ۔

خدا کی قسم میں تمہارے ان بتوں کی گت بناؤنگا جب تم لوگ چلے جاؤ گے۔ اور اسوقت مضارع کی تاکید لام و نون

دونوں کیساتھ ہونا ضروری ہے، کما هو مذهب البصريين، اور ان میں سے کسی ایک کا منتفی ہونا مضارع کی توکید کو شاذ یا ضرورت بنا دیگا۔

۲) جس جگہ مضارع کو موکد کرنا تقریباً واجب ہوتا ہے (اس کے لئے ایک شرط ہے) کہ جب جملہ شرط واقع ہو اس کلمہ اِنْ کیساتھ جس کے بعد کلمہ ما، آتا ہے جیسے: وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً: (اور اگر آپ ﷺ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو آپ وہ عہد انکو اسطرح واپس کر دیجئے کہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) اور جیسے: { فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ } ، پھر اگر ہم آپ کو اٹھالیں پھر بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔ اور جیسے { فَإِمَّا تَرَيِنَّ الخ: پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو دیکھو تو کہدینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے، اسلئے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔

فائدہ: اِمّا، کی اصل اِن اور ما زائدہ ہے اگر مضارع اِمّا کے بعد آئیگا تو اس کی توکید قریب من الواجب ہوگی۔

وَمِن تَرْكِ توكيده قوله: *يا صَاحِ إِمَّا تَجِدْنِي غيرَ ذي جِدَةٍ * فمَا التَّخَلِّي عَنِ الخلاّنِ مِنْ شِيَمِي* وهو قليل في النثر، وقيل يختص بالضرورة

ترجمہ: اور (کلمہ اِمّا کے بعد مضارع) کبھی موکد نہیں بھی ہوتا ہے جیسے یا صاح: اے میرے ساتھی اگر تم مجھے صاحب مال نہیں پاتے تو کیا ہوا دوستوں سے دوریاں بنانا میرا مزاج نہیں ہے[۲] یہاں مضارع موکد نہیں ہے۔

(اِمّا، حرف شرط کے بعد فعل کا موکد نہ ہونا) نثر میں کم ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ ضرورت کے ساتھ خاص ہے۔

ويكون كثيرًا إذا وقع بعد أداة طلب: أمْرٍ، أَوْ نَهْيٍ، أَوْ دُعَاءٍ، أو عَرْضٍ، أو تمنٍّ، أو استفهام، نحو: لَيَقومن زيد، وقوله تعالى: {وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ}، وقول خِرْنِق بنت هَفَّان: *لا يَبْعَدَن قومي الَّذِينَ هُمُ * سُمُّ العُداةِ وآفَةُ الجُزُرِ*

وقول الشاعر: *هلاَّ تمُنِّنْ بوَعْدٍ غيْرَ مُخْلِفَةٍ * كما عهِدْتُكِ في أيَّامِ ذِي سَلَمٍ* وقوله: *فَلَيْتَكِ يَوْمَ

---

۲) وقوله: ياصاح: أي: ياصاحبي. منادى مفرد مرخم. وإمّا: أداة شرط إن+ما. وتجدني: فعل الشرط، وفيه الشاهد: حيث ترك التوكيد بالنون مع وقوع الفعل بعد إمّا المركبة من إن وما، إما للضرورة، وإما أنه قليل. والياء في تجدني: مفعوله الأول. وغير: مفعوله الثاني. والجدة: المال، والغنى. والفاء في «فما» في جواب الشرط.

الْمُلْتَقَى تَرَيِنَّنِي * لِكَيْ تَعلَمِي أَنِّي امْرُؤٌ بِكَ هَائِمٌ* وقوله: *أَفَبَعْدَ كِنْدَةَ تَمْدَحَنَّ قَبِيلاً*

ترجمہ: اور فعل مضارع عموماً موکد ہوتا ہے جب کلمہ اداۃ طلب، جیسے: امر، نہی، دعاء، عرض، تمنی، استفہام، یا تحضیض، کے بعد آئے۔ امر جیسے: لیقومن زید، (زید کو چاہئے کہ وہ کھڑا ہو جائے)۔ نہی جیسے: ولا تحسبنّ الخ۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھیں ان چیزوں سے جن کو یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں۔

اور دعاء، جیسے: خِرنق بنت هفّان کا شعر۔ لا یبعدن: ہلاک نہ ہوں میری قوم کے وہ لوگ جو دشمنوں کیلئے زہر، اور ذبح کے لئے لائے گئے اونٹوں کے لئے آفت ہیں۔(۳) اور عرض جیسے: شاعر کا یہ شعر هلاّ تمُنّن بوعْدٍ الخ: تم احسان کیوں نہیں کرتیں

---

(٣) اللغة والإعراب: لا يبعدن: دعاء خرج مخرج النهي؛ أي لا يهلكن؛ من البعد بمعنى الذهاب بالموت أو الهلاك. وهو مضارع. "بعد" من باب فرح. آفة الجزر". الآفة اسم لكل ما يؤذي أو يهلك، والجزر: جمع جزور، وهي الغبلن يريد أنهم كرماء. "لا" دعائية. "يبعدن" فعل مضارع مبني على الفتح لنون التوكيد الخفيفة. "قومي" فاعل يبعدن. "الذين" صفة لقومي، وما بعده صلة. ".

شرح المفردات: تمنن: تجودين. الإخلاف: عدم إنجاز، الوعد. ذو سلم: اسم واد في الحجاز، أو في الشام.

(٤) الإعراب: "هلا": حرف تحضيض. "تمنن": فعل مضارع، والنون للتوكيد، والياء المحذوفة ضمير متصل في محل رفع فاعل. "بوعد": جار ومجرور متعلقان بـ"تمنن". "غير": حال منصوب، وهو مضاف. "مخلفة": مضاف إليه مجرور. "كما": الكاف اسم بمعنى "مثل" مفعول مطلق نائب عن المصدر، "ما": مصدرية. "عهدتك": فعل ماض، والتاء فاعل، والكاف مفعول به. والمصدر المؤول من "ما" وما بعدها في محل جر بالإضافة. "في أيام": جار ومجرور متعلقان بـ"عهدتك"، وهو مضاف. "ذي" مضاف إليه مجرور بالياء، وهو مضاف. "سلم": مضاف إليه مجرور.

وجملة: "هلا تمنن" ابتدائية. وجملة "عهدتك" صلة الموصول الشاهد فيه قوله: "تمنن" حيث أكده لكونه فعلاً مضارعًا واقعا بعد حرف التحضيض "هلا" وأصله: "تمنينن" فحذفت نون الرفع مع نون التوكيد

شرح المفردات: يوم الملتقى: أي يوم الحرب. هائم: مغرم.

الإعراب: "فليتك": "ليتك" حرف مشبه بالفعل، والكاف ضمير اسم "ليت". "يوم": ظرف زمان منصوب متعلق بـ"ترينني" وهو مضاف. "الملتقى": مضاف إليه مجرور. "ترينني": فعل مضارع مرفوع بالنون المحذوفة لتوالي الأمثال، والياء المحذوفة فاعل، والنون المشددة للتوكيد، والنون بعدها للوقاية، والياء ضمير، مفعول به. "لكي": اللام للتعليل، و"كي": حرف مصدرية ونصب. "تعلمي": فعل مضارع منصوب بحذف النون، والياء ضمير فاعل، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "ترينني". "أني": حرف مشبه بالفعل، والياء ضمير متصل اسم "إن". "امرؤ": خبر "أن" مرفوع بالضمة. "بك": جار ومجرور متعلقان بـ"هائم". "هائم": نعت "امرؤ" مرفوع. و"أن": وما دخلت عليه من اسمها وخبرها بتأويل مصدر سد مسد مفعولي "تعلمي".

وجملة: "ليتك ترينني. وجملة "ترينني" خبر "ليت". وجملة "تعلمي" صلة الموصول

الشاهد فيه قوله: "ترينني" حيث أكد الفعل المضارع الواقع بعد أداة التمني "ليت" بالنون، وهذا جائز.

اپنے وعدے کو پورا کرکے، جو تم نے مقام ذی سلم کی رہائش کے زمانے میں کیا تھا۔ کہ تم وعدہ خلاف نہیں ہو۔

اور تمنی جیسے: وقولہ: *فَلَيْتَكِ الخ: اے کاش، تم مجھے دیکھ لیتیں جنگ کے دن، تو تم جان لیتیں کہ میں تمھارا کیسا عاشق ہوں،

اور حرف استفہام جیسے: أَفَبَعْدَ كِنْدَةَ الخ: کیا تم قبیلہ کندہ کے بعد (یعنی اسکے علاوہ) کسی اور قبیلہ کے گن گاؤ گے؟

ويكون قليلا إذا كان بعد لا النافية، أو ما الزائدة، التى لم تُسْبق بإِنِ الشرطية، كقوله تعالى: {وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُم خَاصَّةً}. وإنما أُكِّد مع النافى، لأنه يشبه أداة النهى صورةً، وقوله:

*إذا ماتَ منهُمْ سيِّدٌ سَرَقَ ابْنُهُ * وَمِنْ عِضَةٍ ما يَنْبُتَنَّ شَكِيرُها*

ترجمہ: اور وہ فعل مضارع جس سے پہلے لائے نافیہ ہو، یا وہ مائے زائدہ ہو جس سے پہلے اِن شرطیہ نہ ہو کم ہی موکد ہوتا ہے۔ (لیکن ہوتا ہے یہاں مؤکد کی مثال ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول والتقوا الخ: اور بچو تم اس فتنہ سے جو صرف ان لوگوں تک ہی نہیں پہونچتا جو تم میں ظلم کرنے والے ہیں خاص طور سے،

قالت فطيمة حل شعرك مدحه" ... أفبعد كندة تمدحن قبيلا

شرح المفردات: فطيمة: تصغير فاطمة المرخمة بعد حذف الحرف الزائد الذي هو الألف. حل: أصله "حلِيَ" فعل أمر من "حلأ" أي منع. كندة: قبيلة امرئ القيس. قبيلا: جماعة من الناس.

المعنى: يقول: إن فاطمة قد قالت له بأن يمتنع عن مدح الناس، إذ لا يجوز أن يمدح أحدًا بعد قبيلة كندة

الإعراب: "قالت" فعل ماض، والتاء للتأنيث. "فطيمة": فاعل مرفوع. "حل": فعل أمر مبني على حذف حرف العلة، وفاعله ضمير مستتر تقديره: "أنت". "شعرك": مفعول به منصوب، وهو مضاف، والكاف في محل جر بالإضافة. "مدحه": بدل من "شعرك" منصوب، وهو مضاف، والهاء ضمير في محل جر بالإضافة. "أفبعد": الهمزة للاستفهام، والفاء حرف عطف. "بعد": ظرف متعلق بـ"تمدحن"، هو مضاف. "كندة": مضاف إليه مجرور بالفتحة لأنه ممنوع من الصرف للعلمية والتأنيث. "تمدحن". فعل مضارع مبني على الفتح لاتصاله بنون التوكيد، وفاعله ضمير مستتر تقديره: "أنت". "قبيلا": مفعول به منصوب، وجملة: "قالت فطيمة" ابتدائية. وجملة "حل" مفعول به. وجملة "تمدحن" استئنافية

٣- اللغة: "عضة" شجر ذات شوك من أشجار البادية، والجمع عضاه "شكيرها" الشكير: ما ينبت حول الشجرة من أصلها.

الإعراب: "إذا" ظرف للمستقبل "مات" فعل ماض "منهم" جار ومجرور متعلق بمحذوف حال من سيد "سيد" فاعل والجملة في محل جر بإضافة إذا "ابنه" فاعل سرق "ومن عضة" جار ومجرور متعلق بينبتن "ما" زائدة "شكيرها" فاعل ينبتن والهاء مضاف إليه.

اور فعل مضارع موکد ہوتا ہے لائے نافیہ کیساتھ بھی کیونکہ وہ لائے نہی کے مشابہ ہوتا ہے صورتا جیسے: شاعر کا قول،
اذا مات الخ: جب ان سرداروں میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس کی جگہ اسکا بیٹا چڑ الیتا ہے (جانشین ہو جاتا ہے)
کیونکہ بڑے پیڑ کی جڑ سے ہی اسکی شاخ نکلتی ہے۔ (۴)

وكقول حاتم: *قليلاً به ما يَحْمَدَنَّكَ وَارِثٌ * إذا نَالَ مما كنْتَ تَجْمَعُ مَغْنَما*
وما زائدة في الجميع، وشَمَل الواقعة بعد "رُبَّ" كقول جَذِيمةَ الأبرش:
*رُبَّمَا أوْفَيْتُ في عَلَمٍ * ترْفَعَنْ ثوْبي شَمالاتٌ*
وبعضهم منعها بعدها، لمضيِّ الفعل بعد رُبَّ معنًى، وخصَّه بعضُهم بالضرورة.

ترجمہ: ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ وارث تمہارے گن گائے کیونکہ تمہارا جمع کیا ہوا مال اسے مفت میں ملا ہے، مذکورہ تمام مثالوں میں ما، زائدہ ہے (اور فعل موکد ہے) اور وہ مائے زائدہ جو رُبّ کے بعد آتی ہے اس کے بعد بھی فعل مضارع مؤکد ہوتا ہے) جیسے جذیمہ الابرش کا یہ شعر، *رُبَّمَا أوْفَيْتُ الخ: "بارہا میں نے پہاڑ سے جھانکا۔ جسوقت بادشمالی میرے کپڑے اڑا رہی تھی"۔ (۵) اور بعض اہل علم نے رُبّ کے بعد آنے والے ما، کے بعد فعل کی تاکید کو ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ فعل مضارع رُبّ کے بعد معنیً فعل ماضی ہو جاتا ہے، اور بعض نے ضرورت کے ساتھ خاص کیا ہے۔

ويكون أقل إذا كان بعد "لَم" وبعد أداة جزاء غير "إمَّا"، شرطاً كان المؤكد أو جزاء، كقوله في

٤) اللغة: "يحسبه" يظنه "معمماً" لابساً عمامة. المعنى: يصف الشاعر قعب لبن علته رغوة حتى امتلأ، يظنه الجاهل الذي لا يعلم الحقيقة شيخاً لابساً عمامته وقد جلس وتربع فوق كرسيه.
الإعراب: "يحسبه" فعل مضارع والهاء مفعول أول "الجاهل" فاعل "ما" مصدرية "لم" نافية جازمة "يعلما" فعل مضارع مبني على الفتح لاتصاله بنون التوكيد المنقلبة ألفاً للوقف في محل جزم "شيخاً" مفعول ثانٍ ليحسب "على كرسيه" جار ومجرور متعلق بمحذوف صفة لقوله شيخاً "معمماً" صفة ثانية لشيخاً.
الشاهد: قوله: "لم يعلما" حيث أكده بالنون الخفيفة المنقلبة ألفاً بعد "لم".

٥ اللغة: "أوفيت" نزلت "علم" -بفتح اللام- جبل "في" بمعنى على "شمالات" رياح الشمال.
الإعراب: "ربما" رب حرف جر شبيه بالزائد "ما" كافة "أوفيت" فعل وفاعل "في علم" متعلق بأوفيت وفي بمعنى على "ترفعن" فعل مضارع مبني على الفتح لاتصاله بنون التوكيد الخفيفة "ثوبي" مفعول ترفعن "شمالات" فاعله.
الشاهد: قوله: "ترفعن" حيث أكده بالنون الخفيفة.

وصف جَبَل:
*يَحْسَبُهُ الْجَاهل ما لَم يَعْلَما * شيخاً عَلَى كُرْسِيِّهِ مُعَمَّما* أى يعلمن،،، وكقوله:
*مَنْ تَثْقَفَنْ منهم فليْس بآئبٍ * أبدا وقَتْلُ بنى قُتَيْبَةَ شَافى*
وقوله: *ومَهْمَا تَشَأْ منه فزارةُ تمْنَعَا"* أى تمنعَنْ.

ترجمہ: فعل مضارع بہت کم ہی موکد ہوتا ہے جب کہ وہ کلمہ لم یا کلمات جزا (یعنی اسم شرط) کے بعد آئے۔ فعل موکد خواہ شرط بن رہا ہو یا جزا۔ جیسے شاعر کا شعر پہاڑ کی تعریف میں، يَحْسَبُهُ الْجَاهل الخ: انجان آدمی جب تک اسے علم نہ ہو یہی گمان کریگا کہ کوئی شیخ ہیں جو پگڑی باندھے کرسی پر (جلوہ افروز ہیں [٦])

مَنْ تثْقَفَنْ الخ: ان میں سے جسے بھی ہم پائیں گے وہ کبھی لوٹنے والا نہیں ہے (یعنی اسے قتل کردیں گے) کیونکہ بنو قتیبہ کو قتل کرنا تسکین قلب کا ذریعہ ہے،

وقوله۔ مهما الخ۔ فزارہ جتنا چاہے گا اس میں سے تمہیں دیگا۔ اور جتنا چاہے گا منع کردیگا۔ (مذکورہ دونوں اشعار میں فعل مضارع اسم شرط من ، ومهما، کے بعد آیا ہے اسلئے مؤکد ہے)

ويكون ممتنعًا إذا انتفتْ شروطُ الواجب، ولم يكن مما سبق، بأن كان فى جواب قسم منفيّ، ولو كان النافى مقدرًا، نحو: "تاللهِ لا يذهبُ العُرْف بين الله والناس"، ونحو قوله تعالى: {تَاللهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ} أى لا تفتأ. أو كان حالاً: كقراءة ابن كثير: {لأُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ}. وقول الشاعر: *يمينًا لأبغِضُ كلَّ امرئٍ * يزخرفُ قولاً ولا يفْعَلُ*

اللغة: تثقفن" تجدن ويروى بالتاء تجدن وبالياء يجدن "آئب" اسم فاعل من آب يئوب أي: رجع "بني قتيبة" فرع من قبيلة باهلة

الإعراب: "من" اسم شرط مبتدأ "تثقفن" فعل مضارع مبني على الفتح لاتصاله بنون التوكيد في محل جزم فعل الشرط وفاعله ضمير مستتر "منهم" جار ومجرور متعلق بتثقفن "فليس" الفاء واقعة في جواب الشرط وليس فعل ماض ناقص واسمه ضمير مستتر فيه "بآيب" الباء حرف جر زائد وآيب خبر ليس منصوب بفتحة مقدرة

ـ اللغة: "فزارة" من غطفان وهو فزارة بن ذبيان. " المعنى: مهما تشأ إعطاء تعطكم ومهما تشأ منعه تمنعكم.

الإعراب: "فمهما" الفاء عاطفة ومهما اسم يتضمن معنى الشرط "تشأ" فعل الشرط مجزوم بالسكون "منه" متعلق بتشأ "فزارة" فاعل مرفوع بالضمة الظاهرة "تعطكم" فعل مضارع والفاعل ضمير يرجع إلى فزارة والكاف مفعول وهو جواب الشرط، والكلام في الشطر الثاني كالأول، والضمير في منه يعود إلى ابن دارة في بيت قبله. الشاهد: قوله: "تمنعاً" اصله تمنعن مؤكدا بالنون الخفيفة ثم أبدلت ألفا للوقف بعد الشرط.

أو كان مفصولا من اللام، نحو: {وَلَئِن مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللهِ تُحْشَرُونَ}، ونحو: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى}.

ترجمہ: اور فعل مضارع کو مؤکد کرنا ممتنع ہے جب شرائط واجبہ منتفی ہوں یا وہ باتیں نہ پائی جائیں جنکا بیان اوپر گذرا۔ مثلاً۔ وہ جواب قسم بن رہا ہو۔یا کلام کلام منفی ہو۔خواہ تقدیراً ہی ہو۔ جیسے تاالله الخ: خدا کی قسم اللہ اور لوگوں کے نزدیک نیکی کبھی ضائع ہونی والی نہیں[1] (یہ کلام منفی کی مثال ہے)۔وتاالله الخ:۔ ای لاتفتأ، (اللہ کی قسم آپ یوسف کو یاد کرنا چھوڑینگے نہیں) (تقدیری کی مثال) یاحال واقع ہو۔ جیسے: ابن کثیر کی قراءت۔لاقسم بیوم القیامة۔ (میں ضرور قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں) وقول الشاعر: یمینا الخ۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ مجھے نفرت ہے ہر اس شخص سے جو زبان کا چکنا اور عمل کا کچا ہے۔

اور فعل مضارع کا مؤکد ہونا وہاں بھی نا جائز ہے جہاں اسکے اور لام کے درمیان فصل ہو۔ جیسے: لَإِلَى اللهِ تُحْشَرُونَ} اور {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ۔ (ان دونوں آیات میں فعل مضارع اور لام تاکید کے درمیان فصل ہے)

(فائدہ)۔مَن يَفعَلِ الخَيرَ لا يَعدم جَوازِيَهُ * لا يَذهَبُ العُرفُ بَينَ اللهِ وَالناسِ۔ جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے وہ اسکے بدل سے کبھی محروم نہیں ہوتا، کیونکہ نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی نہ اللہ تعالی کے یہاں نہ لوگوں کے پاس۔[7]

حُكْمُ آخِرِ الفعل المؤكَّد بنون التوكيد

[7] المفردات الغريبة: أبغض: أكره؛ مضارع. يزخرف: يزين ويحسن.

الإعراب: يمينا: مفعول مطلق لفعل محذوف من معناه؛ والتقدير: أقسم يمينا. لأبغض: اللام واقعة في جواب القسم، أبغض: فعل مضارع "جواب القسم. كل: مفعول به منصوب، وهو مضاف. امرئ: مضاف إليه مجرور،.

يزخرف: فعل مضارع مرفوع، والفاعل ضمير مستتر جوازا؛ تقديره: هو؛ وجملة "يزخرف": في محل جر صفة لـ "امرئ". قول: مفعول به لـ "يزخرف". ولا: الواو عاطفة، لا: نافية. يفعل: فعل مضارع مرفوع، والفاعل ضمير مستتر جوازا؛ تقديره: هو وجملة "يفعل": معطوفة على جملة "يزخرف". في محل جر. موطن الشاهد: "لأبغض".

(1) منْ: اسم موصول بمعنى الذي مبتدا. يفعل: فعل مضارع مجزوم وهو فعل الشرط "والفاعل ضمير مستتر. الخيرَ: مفعول به منصوب" يذهبُ: فعل مضارع "العرفُ: فاعل مرفوع. "بين: ظرف مكان مبني على الفتحة الظاهرة على اخره. وهو مضاف "الله: لفظ الجلالة مضاف اليه مجرور" الناسِ: اسم معطوف على ما قبله مجرور وعلامة جره الفتحة الظاهر۔

إذا لحقت النون بالفعل: فإن كان مسندًا إلى اسم ظاهر، أو إلى ضمير الواحد المذكر، فُتِحَ آخره لمباشرة النون له، ولم يحذف منه شئ؛ سواء كان صحيحًا أو معتلاً، نحو "لَيَنْصُرَنَّ زيد، وَلَيَقضِيَنَّ، وَلَيَغْزُوَنَّ، وَلَيَسْعَيَنَّ" بردِّ لام الفعل إلى أصلها. وإن كان مسندًا إلى ضمير الاثنين، لم يُحْذَفْ أيضًا من الفعل شئ، وحُذِفت نون الرفع فقط، لتوالی الأمثال، وكُسِرَت نون التوكيد، تشبيهًا لها بنون الرفع، نحو لَتَنْصُرَانِّ يا زيدان، وَلَتَقضِيانِّ، ولَتغزُوَانِّ، وَلَتَسْعَيانِّ،

ترجمہ: فعل مضارع میں جب نون تاکید لگتا ہے۔ تو اگر اسکی اسناد کسی اسم ظاہر یا کسی ضمیر واحد مذکر کیطرف ہوتی ہے (یعنی وہ صیغہ واحد مذکر ہوتا ہے) تو اس کا آخر مفتوح ہوتا ہے۔ نون تاکید لگنے کیوجہ سے۔ اور اس میں سے کچھ حذف نہیں ہوتا۔ فعل خواہ صحیح ہو یا معتل، جیسے: لَيَنْصُرَنَّ زيد، وَلَيَقضِيَنَّ خالد، وَلَيَغْزُوَنَّ عثمان، وَلَيَسْعَيَنَّ زيد، لام کلمہ کو اسکی اصل کی طرف لوٹا کر (جیسے: یسعی میں لام کلمہ الف ہے اسے اسکی اصل، یاء، سے بدل کر،)

اور اگر فعل کی اسناد ضمیر تثنیہ کی طرف ہو (یعنی وہ صیغہ تثنیہ ہو) تو یہاں بھی کچھ حذف نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ نون رفع، (یعنی نون اعرابی) حذف کر دیا جائیگا، ایک ہی جیسے حروف (یعنی تین نون ایک ساتھ) جمع ہو جانے کیوجہ سے۔ اور نون تاکید پر کسرہ دیا جائیگا، نون اعرابی سے مشابہ ہونے کیوجہ سے جیسے: لَتَنْصُرَانِّ يا زيدان، وَلَتَقضِيانِّ، ولَتغزُوَانِّ، وَلَتَسْعَيانِّ،

وإن كان مسندًا إلى واو الجمع، فإن كان صحيحًا حذفت نون الرفع لتوالی الأمثال، وواو الجمع لالتقاء الساكنين، نحو: لَتَنصُرنَّ يا قوم.

وإن كان ناقصًا وكانت عين الفعل مضمومة أو مكسورة، حذفت أيضًا لام الفعل زيادة على ما تقدم، نحو: لَتَغْزُنّ وَلَتَقضُنَّ يا قوم، بضم ما قبل النون فی الأمثلة الثلاثة، للدلالة على المحذوف، فإن كانت العين مفتوحة، حُذفت لام الفعل فقط، وبقی فتح ما قبلها، وحرّكت واو الجمع بالضمة، نحو: لَتَخْشَوُنَّ وَلَتَسْعَوُنَّ.وسيأتی الكلام على ذلك فی الحذف لالتقاء الساكنين، إن شاء الله تعالى.

ترجمہ: اور اگر فعل کی اسناد واو جمع کی طرف ہو (یعنی وہ صیغہ جمع ہو) (تو وہ دو حال سے خالی نہیں) یا تو صحیح ہوگا یا ناقص ہوگا۔) اگر فعل صحیح ہے تو اس کا نون اعرابی گر جائیگا توالی امثال کیوجہ سے۔ اور واو جمع بھی گر جائیگا۔ اجتماع

ساکنین کیوجہ سے۔ جیسے: لَتَنصُرنَّ یا قوم. اور اگر فعل ناقص ہے (تو وہ دو حال سے خالی نہیں) یا تو اسکا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو گا (ایسی صورت میں) نون اعرابی اور واو جمع کے ساتھ ساتھ فعل کا لام کلمہ بھی گر جایئگا جیسے: لَتَغزُنّ وَلَتَقضُنَّ یا قوم، اور ما قبل نون تاکید مضموم ہو گا۔ تینوں مثالوں میں۔ تا کہ محذوف پر دلالت باقی رہے، اور یا تو عین کلمہ مفتوح ہو گا ایسی صورت میں صرف لام کلمہ حذف کیا جایئگا اور نون تاکید کا ما قبل مفتوح رہے گا۔ اور واو جمع مضموم ہو گا۔ جیسے: لَتَخشَوُنَّ وَلَتَسعَوُنَّ. اس پر مزید بات ہو گی التقائے ساکنین کے حذف کے بیان میں۔

وإن كان مسندًا إلى ياء المخاطبة، حذفت الياء والنون، نحو: لتَنْصُرِنّ يا دعدُ، ولتَغزِنّ ولتَرْمِنَّ، بكسر ما قبل النون، إلا إذا كان الفعل ناقصًا، وكانت عينه مفتوحة، فتبقى ياء المخاطبة محركة بالكسر، مع فتح ما قبلها، نحو: لتَسْعَيِنّ ولتَخْشَيِنّ يا دَعدُ.

ترجمہ: اور اگر فعل کی اسناد یائے مخاطبہ کی طرف ہو تو، یاء، اور نون اعرابی دونوں حذف ہوں گے، اور ما قبل نون تاکید مکسور ہو گا جیسے: لَتَنْصُرِنّ یا دعدُ، ولتَغزِنّ یا فاطمه، ولَتَرْمِنَّ یا هند، مگر یہ کہ اگر فعل ناقص ہو اور اسکا عین کلمہ مفتوح ہو تو اس صورت میں یائے مخاطبہ مکسور رہے گی اور اسکا ما قبل مفتوح ہو گا۔ جیسے: لَتَسْعَيِنَّ ولتَخْشَيِنَّ یا دَعدُ۔

إن كان مسندًا إلى نون الإناث، زيدت ألف بينها وبين نون التوكيد، وكسرت نون التوكيد، لوقوعها بعد الألف، نحو: لتَنصُرْنانِّ يا نسوة ولتَسْعَيْنَانِّ، ولتَغْزُونَانِّ،ولَترْمِينَانِّ. والأمر مثل المضارع في جميع ذلك، نحو: اضربَنّ يا زيد، واغزُوَنَّ وارْمِيَنَّ واسْعَيَنّ. ونحو: اضْرِبانِّ يا زيدانِ واغزوانِّ وارمِيانِّ واسعِيانِّ. ونحو: اضرُبنَّ يا زيدون واغْزُنّ واقضُنّ، ونحو: اخْشَوُنَّ واسْعَوُنّ... إلخ.

ترجمہ: اور اگر فعل مضارع کی اسناد نون انثی کیطرف ہو (یعنی جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہو) تو نون انثی اور نون تاکید کے درمیان ایک الف بڑھا دیا جایئگا اور نون تاکید کو کسرہ دیا جایئگا، اسکے الف کے بعد آنے کی وجہ سے جیسے: لَتَنصُرْنانِّ یا نسوة، ولَتَسعَيْنَانِّ، ولتَغزُونَانِّ، ولَترْمِينَانِّ.

اور فعل امر مؤکد کا ضابطہ اس کے تمام صیغوں میں فعل مضارع کی طرح ہی ہے۔ صیغہ واحد مذکر کی مثال۔ جیسے۔ اضربَنّ یا زید، واغزُوَنَّ وارْمِيَنَّ واسْعَيَنّ۔ اور تثنیہ کی مثال، جیسے: اضْرِبانِّ یا زیدانِ واغزِوانِّ وارمِيانِّ واسعِيانِّ، اور جمع کی مثال، جیسے: اضرُبنَّ یا زیدون، واغْزُنّ، واقضُنّ، اور جیسے: اخْشَوُنَّ واسْعَوُنّ... الخ.

وتختص النون الخفيفة بأحكام أربعة:

الأول: أنها لا تقع بعد الألف الفارقة بينها وبين نون الإناث؛ لالتقاء الساكنين على غير حَدِّهِ، فلا تقول اخْشَيْنانْ.

الثانی: أنها لا تقع بعد ألف الاثنين، فلا تقول: لا تضربانْ يا زيدان، لما تقدم.

ونقل الفارسيّ عن يونس إجازته فيهما، ونظَّرَ له بقراءة نافع: {ومَحيايْ}، بسكون الياء بعد الألف.

ترجمہ: نون خفیفہ کے خصوصی احکام چار ہیں۔

اول۔ نون خفیفہ کا صیغہ اس الف کے بعد نہیں آتا جو اس کے اور نون انثی کے درمیان فاصل ہو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کیوجہ سے چنانچہ آپ نہیں کہہ سکتے اِخْشَیْنانْ. (کہ پہلا ساکن حرف مد ہے مگر دوسرا ساکن حرف مدغم نہیں ہے کیونکہ وہ کلمہ کا جز نہیں بلکہ وہ دوسرا کلمہ ہے۔ اسکو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں)

الثانی۔ نون تاکید خفیفہ کا صیغہ الف تثنیہ کے بعد نہیں آتا۔ (یعنی اس میں چاروں تثنیہ کے صیغے نہیں آتے)۔ چنانچہ آپ نہیں کہہ سکتے لاتضربانْ، یا زیدانِ. لما تقدم۔

الثالث: أنها تُحذف إذا وليها ساكن، كقول الأضبط بن قُريع السَّعْدِيّ:

*فَصِلْ حِبالَ البَعيدِ إنْ وَصَلَ الْحَبْلَ * وأقصِ القَريبَ إنْ قَطَعَهْ*

*ولا تُهِينَ الفقيرَ عَلَّكَ أَنْ * تَرْكَعَ يَوْمًا والدَّهْرُ قد رَفَعَه* أی لا تهينَنْ،

الثالث۔ نون تاکید خفیفہ حذف ہو جاتا ہے جب اس سے متصل کوئی حرف ساکن آجائے۔ جیسے شاعر کا شعر۔ *ولا تُهِينَ الفقيرَ عَلَّكَ أَنْ * تَرْكَعَ يَوْمًا والدَّهْرُ قد رَفَعَه* أی لا تهينَنْ"[8] اور تم فقیر کو ضرور حقیر مت

[8]) اللغة: "تهين" فعل مضارع من الإهانة "علك" لغة من لعلك "تركع" تخضع وتنقاد، والمراد انحطاط الحال والمعنى: لا تحتقر الفقير ولا تهنه ولا تستخف به فربما يتبدل الحال والدهر قلب فيخفضك الزمان ويرفعه عليك

الإعراب: "لا تهين" لا ناهية وتهين، فعل مضارع مبني على الفتح لاتصاله بنون التوكيد المحذوفة لوقوع الساكن بعدها وهي لام الفقير في محل جزم والفاعل ضمير مستتر فيه "الفقير" مفعول به "علك" علَّ حرف ترج ونصب والكاف اسمها "أن" حرف مصدري "تركع" فعل مضارع منصوب بأن، والفاعل ضمير وأن وما دخلت عليه في تأويل مصدر خبر لعل على تأويله باسم الفاعل أو على حذف مضاف "يوما" ظرف زمان "والدهر" الواو حالية والدهر مبتدأ مرفوع بالضمة الظاهرة

جانو، ممکن ہے کہ تم فقیر ہو جاؤ اور زمانہ اسے بلند کر دے۔

فائدہ: یہاں شاہد تھین ہے جسکی اصل تھینَنْ ہے نون خفیفہ کو حذف کر دیا اجتماع سکنین سے بچنے کے لئے کیونکہ الفقیر کا لام حالت وصل میں ساکن ہو گا۔

الرابع: أنها تُعطَى في الوقف حكم التنوين، فإن وقعت بعد فتحة قلبت ألفًا، نحو:{لنسفَعًا} و{ليكُونًا}، ونحو: *وإيّاكَ وَالميْتَاتِ لا تَقْرَبَنَّهَا * ولا تعبُدِ الشَّيْطانَ والله فاعْبُدَا* وإن وقعت بعد ضمة أو كسرة حُذِفت، ورُدَّ ما حذف في الوصل لأجلها.تقول في الوصل, اضربن يا قوم، واضربِن يا هند، والأصل: اضرِبُون واضرِبِينْ،فإذا وقفتَ عليها حذفت النون، لشبهها بالتنوين، فترجع الواو والياء؛ لزوال الساكنين، فتقول: اضربوا، واضربي.

ترجمہ: الرابع۔ وقف کی حالت میں نون خفیفہ کو تنوین کا درجہ دے دیا جاتا ہے چنانچہ اگر یہ فتحہ کے بعد آتا ہے تو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے لنسفعاً ،ولیکوناً اور جیسے شاعر کا شعر۔ *وإيّاكَ وَالميْتَاتِ لا تَقْرَبَنَّهَا * ولا تعبُدِ الشَّيْطانَ ،والله فاعْبُدَا [9] مردار جانوروں سے بچو اور ان کے قریب نہ جاؤ اور اللہ کی عبادت کرو

"قد رفعه" قد حرف تحقيق رفع فعل ماض والفاعل ضمير والهاء مفعول والجملة في محل نصب حال من الضمير المستتر في تركع.

الشاهد: قوله: "لا تهين" بكسر الهاء وسكون الياء حيث حذفت نون التوكيد الخفيفة للتخلص من التقاء الساكنين، وهما النون واللام في الفقير، وأصله "لا تهينن" لونين أولهما مفتوحة فحذف النون الخفيفة لما استقبلها۔

8) اللغة: تقربنها: أي تأكلنها.

الإعراب: فإياك: الفاء بحسب ما قبلها، "إياك": ضمير منفصل مفعول به لفعل محذوف تقديره "احذر"، أو "احفظ". والميتات: الواو حرف عطف، "الميتات": مفعول به لفعل محذوف منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم. لا: الناهية: تقربنها: فعل مضارع والنون للتوكيد، و"ها": ضمير متصل وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبًا تقديره "أنت". ولا: الواو حرف عطف،"لا" الناهية. تعبد: فعل مضارع وفاعله ضمير فيه وجوبًا تقديره "أنت". الشيطان مفعول به والله: الواو حرف عطف،"الله": اسم الجلالة مفعول به مقدم

فاعبدا: الفاء زائدة، "اعبدا" فعل أمر مبني على الفتحة لاتصاله بنون التوكيد الخفيفة المنقلبة ألفًا مراعاة للروي. وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبًا تقديره "أنت". الشاهد فيه قوله: "فاعبدا" حيث أبدل النون ألفًا في الواقف.

شیطان کی اطاعت نہ کرو۔

اور اگر نون خفیفہ ضمہ یا کسرہ کے بعد آتا ہے تو حذف کر دیا جاتا ہے اور حالت وصل میں محذوف کو واپس لے لیا جاتا ہے جیسے وصل کی حالت میں آپ کہتے ہیں۔اضربنُ یاقوم۔ واضربنُ یاھند۔والاصل،اضربون ، واضربین ، پھر جب آپ وقف کریں گے تو نون حذف ہو جائیگا۔ تنوین کیساتھ مشابہت کیوجہ سے۔اور واؤ اور یاء لوٹ آئیں گے اجتماع ساکنین کے زائل ہو جانے کیوجہ سے۔فتقول: اضربوا ، واضربی.

تتمة: فی حکم الأفعال

یہ فصل ہے ضمائر اور اسکے علاوہ کی طرف افعال کی نسبت کے احکام کے بیان ہیں۔

جاننا چاہیے کہ فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) صحیح (۲) معتل۔ پھر فعل صحیح کی تین قسمیں ہیں (۱) صحیح سالم (۲) صحیح مھموز، (۳) صحیح مضعّف،

اور فعل معتل کی چار قسمیں ہیں (۱) معتل الفاء (۲) معتل العین۔ (۳) معتل اللام، (۴) لفیف۔

اس طرح افعال کی سات قسمیں ہو گئیں ، ان کو ہفت اقسام بھی کہتے ہیں۔

پھر ان افعال سبعہ کی نسبت یا تو کسی اسم ظاہر کی طرف ہو گی یا کسی اسم ضمیر کی طرف اگر اسم ضمیر کیطرف ہے تو وہ ضمیر یا تو متحرک ہو گی یا ساکن،

(۱) ضمیر متحرک جیسے (۲) تاء فاعلی (۳) ناء فاعلی۔ (۴) نون نسوہ فاعلی، تاء فاعلی جیسے: خرجت، خرجتما، خرجتم، خرجتِ، خرجتما، خرجتنّ ۔ خرجتُ ۔ فهمتُ۔ یہ ضمیریں فعل ماضی کیساتھ خاص ہیں۔ اور ضمیر سے پہلے والا حرف ہمیشہ ساکن ہو گا۔

(۲) ناء فاعلی، جو فاعل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: جلسنا، فهمنا۔ سمعنا، یہ ضمیر بھی ماضی کیساتھ خاص ہے

(۳)۔ نون نسوہ۔ جیسے: رکبن ۔ یرکبن، ارکبن، ذهبن، یذهبن، اذهبن، یہ ضمیر۔ ماضی، مضارع، امر تینوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے

الثانی: ضمائر ساکنہ۔ یہ تین ہیں۔ (۱)۔ الف تثنیہ، جیسے: ذهبا، یذهبا، أذهبا، کتبا، یکتبان، اکتبا، یہ ضمیر ماضی، مضارع، امر تینوں فعلوں کیساتھ لاحق ہوتی ہیں۔

الثالث: یائے مخاطبہ۔ جیسے: ترکبین، ارکبی۔ تذهبین، اذهبی، یہ ضمیر صرف مضارع اور امر کیساتھ لاحق ہوتی ہے۔

ان افعال سبعہ و ضمائر متحرکہ و ساکنہ کی تفصیل جاننے کے بعد یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ان افعال سبعہ کی اسناد جب ان ضمائر کیطرف ہوتی ہے اسوقت ان کے اندر کیا تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ یہ سبق اسی بات کو سمجھنے کے لئے ہے۔

چنانچہ مصنفؒ نے سب سے پہلے فعل صحیح کی تینوں اقسام، پھر فعل معتل کی چاروں اقسام کا تذکرہ کیا ہے۔

حكم الصحيح السالم: أنه لا يدخله تغيير عند اتصال الضمائر ونحوها به، نحو كتبت وكتبوا، وكتبت

وحكم المهموز: كحكم السالم، إلا أن الأمر من أخذ وأكل، تحذف همزته مطلقا، نحو: خذ وكل؛ ومن أمر وسأل في الابتداء، نحو: مروا بالمعروف، وانهوا عن المنكر، {سل بني إسرائيل} [البقرة] ويجوز الحذف وعدمه إذا سبقا بشيء، نحو قلت له: مر، أو اؤمر، وقلت له سل، أو اسأل.

ترجمہ: حكم الصحيح السالم:۔ یہ ہے کہ اس میں ضمائر کے لاحق ہونے سے کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ جیسے كتبت (اس میں ضمیر تائے فاعلی لگی ہے۔) وكتبوا۔ (اس میں ضمیر ساکنہ واو جمع لگی ہے) وكتبتْ۔ اس میں ضمیر ساکنہ تائے ساکنہ لگی ہے)

حكم الصحيح المهموز: یہ ہے کہ یہ سالم ہی کیطرح ہے (یعنی کوئی تبدیلی نہیں۔ البتہ اس میں صیغۂ غائب و متکلم نہیں آتا صرف مخاطب آتا ہے) اور اس کے فعل امر میں (فاء کلمہ یعنی) ہمزہ حذف ہو جاتا ہے مطلقاً،

جیسے۔ أوخذ سے خذ. و أوكل سے كل، اور آمَرَ، وسأل، کے شروع سے، ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: مروا باالمعروف ، ونهوا عن المنكر اور جیسے سل بني اسرائيل، اور ان دونوں کے شروع سے ہمزہ کا حذف و عدمِ حذف دونوں کا جواز ہے جب ان سے پہلے کوئی کلمہ ہو جیسے آپ کہہ سکتے ہیں۔ مر، یا أومر، اسی طرح سل، یا ،أسئل۔

(فائدہ) سل۔ کی اصل، تسئل ہے امر بنانے کے لئے حرف مضارع تا، کو حذف کر دیا اب پہلا حرف سین ساکن بچا اسلئے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا اِسئل ہو گیا، پھر ہمزہ جو کہ عین کلمہ ہے کی حرکت نقل کر کے ماقبل سین کو دیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا اَسل ہو گیا کلمہ سین متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت باقی نہ رہی اسلئے اس کو بھی حذف کر دیا اس طرح سل ہو گیا)

وكذا تحذف همزة رأى، أي عين الفعل من المضارع والأمر، كيرى، وره، الأصل: يرأى، نقلت حركة الهمزة إلى ما قبلها، ثم حذفت لالتقائها ساكنة مع ما بعدها؛ والأمر محمول على المضارع.

وتحذف همزة أرى، أي عينه أيضا في جميع تصاريفه، نحو أرى ويري وأره.

وإذا اجتمعت همزتان في أول الكلمة وسكنت الثانية، أبدلت مدا من جنس حركة ما قبلها، كما سيأتي:

ترجمہ: اسی طرح رأی کا ہمزہ بھی حذف کر دیا جاتا ہے۔۔(کہ اس کی اصل رَأَیَ تھی یاء متحرک ما قبل مفتوح یاء الف سے بدل گئی) (یعنی فعل مضارع اور امر کا عین کلمہ) جیسے، یرَی، ورِہْ، کہ اس کی اصل، یرْأیُ تھی ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دی اور پھر ہمزہ کو حذف کر دیا التقائے ساکنین کیوجہ سے اپنے مابعد کے ساتھ کیونکہ اب ہمزہ الف ہو گیا ہے اور ایک الف ہمزہ کے بعد پہلے ہی سے تھا) اور امر کا معاملہ مضارع کی طرح ہے۔(رہ اصل میں تریٰ تھا، امر چونکہ مضارع سے بنتا ہے اسلئے اول سے حرف مضارع ساقط ہو گیا اور آخر سے الف ،کیونکہ امر حرف علت کے حذف پر مبنی ہوتا ہے اب صرف رِ باقی رہا حالت وقف میں ہونے کی وجہ سے آخر میں ھائے سکتہ بڑھا دیا گیا) اور أری کا ہمزہ بھی تمام صیغوں سے حذف ہو جاتا ہے یعنی عین کلمہ جیسے: أری یُری أرِہ.

تشریح: (أری کی اصل أَرْأَیَ ہے۔اس میں بھی وہی تعلیل ہوی جو رأیٰ میں ہوی، اور یُرِی کی اصل یُرْأِیُ ہے اس میں بھی أری جیسی تعلیل ہوی ہے۔اور أرِہ (امر) کی اصل أرْأِیْ ہے یہ فعل امر ہے اور فعل امر کے آخر میں اگر حرف علت ہو تو اسکا حذف واجب ہوتا ہے اسلئے یاء حذف ہو گئی پھر ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل را کو دیدی أرِ ہو گیا اور حالت وقف میں آخر میں ہائے سکتہ کا اضافہ کر دیا أرہ ہو گیا۔)

اور جب دو ہمزہ اول کلمہ میں جمع ہو جائیں ان میں (پہلا متحرک) اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو اس حرفِ مد سے بدلنا واجب ہے جو ما قبل ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو۔ جیسے: آمن یومن، ایمانا، آخذ، یوخذ، ایخاذا، آتی، یوتی، ایتاءاً۔

حكم المضعف الثلاثي ومزيده: يجب في ماضيه الإدغام، نحو مد واستمد، ومدوا واستمدوا،ما لم يتصل به ضمير رفع متحرك، فيجب الفك، نحو مددت، والنسوة مددن، واستمددت، والنسوة استمددن،

ويجب في مضارعه الإدغام أيضا، نحو: يرد ويسترد، ويردون ويستردون، ما لم يكن مجزوما بالسكون، فيجوز الأمران، نحو لم يرد ولم يردد، ولم يسترد ولم يستردد،وما لم تتصل به نون النسوة، فيجب الفك، نحو يرددن ويستردن. بخلاف ما إذا كان مجزوما بغير السكون، فإنه كغير المجزوم، تقول لم يردوا ولم يستردوا.

ترجمہ: حکم الصحیح المضعف الثلاثی ومزیدہ: اس کے فعل ماضی میں ادغام واجب ہے، جیسے: مدّ واستمدّ، ومدّو واستمدّوا (یہ تب ہے) جب اس میں ضمیر مرفوع متحرک نہ لگی ہو ورنہ فکِّ ادغام، یعنی عدم ادغام واجب ہے، جیسے: مددتُ، والنسوة مددنَ، واستمددتُ، والنسوۃاستمددنَ، (اور جیسے: شددتُ، شددنا شددتَ

،شددتما، شددتن)

اور اس کے مضارع میں بھی ادغام واجب ہے، جیسے یَرُدّ، ویسترد، یردّون، ویستردّون، جبتک کہ مضارع مجزوم بالسکون نہ ہو، ورنہ ادغام اور فک ادغام دونوں کا جواز ہو گا۔ جیسے: لم یردَّ، ولم یردُدْ، ولم یستردَّ ولم یسترددْ،، اور جبتک اس میں نون نسوہ نہ لگا ہو ورنہ فکّ ادغام واجب ہو گا۔ جیسے: یرددن، ویسترددن. برخلاف مضارع مجزوم بغیر السکون کے، کہ وہ غیر مجزوم کے درجہ میں ہوتا ہے (کہ ادغام واجب ہو گا) جیسے: لم یردّوا ولم یستردّوا. (یہاں مضارع مجزوم تو ہے مگر ساکن نہیں اسلئے یہ غیر مجزوم کے درجہ میں ہے)

والأمر كالمضارع المجزوم في جميع ذلك نحو: رد يا زيد واردد، واسترد واسترّدد، واردُدن يا نسوة، وردوا، واستردوا.

ترجمہ: اورامر (کامعاملہ) مضارع مجزوم کیطرح ہے تمام صیغوں میں جیسے: رُدَّ یا زید۔ واردُدْ۔۔ واستردّ۔ واسترددْ، وارددنَ یا نسوۃ، ۔ورُدّوا، واستردُوا۔ (أشدد، وشدّ۔ أشددی، وشدّی، أشددا، وشدا، أشددو وشدّوا، اشددن)

(مضارع مجزوم میں ادغام وفک ادغام دونوں کی اجازت ہوتی ہے، اسی طرح فعل امر چونکہ یہ مضارع مجزوم کی طرح ہے اس لئے اسکا قاعدہ بھی وہی ہے)

حكم المثال: قد تقدم أنه إما يائي الفاء، أو واويها. فاليائي لا يحذف منه المضارع شيء، إلا لفظين حكاهما سيبويه، وهما يسر البعير يسر، كوعد يعد، من اليسر كالضرب: أي اللين والانقياد، ويئس في لغة.

والواوي تحذف فاؤه من المضارع، إذا كان على وزن يفعل بكسر العين، وكذا من الأمر، لأنه فرعه، نحو: وعد يعد عد، ووزن يزن زن.

ترجمہ: حکم المثال: یہ بات ماقبل میں گذر چکی ہے کہ مثال یاتو یائی الفاء ہو گا یا واوئی الفاء ہو گا۔

یائی الفاء، تو اس کے مضارع میں کچھ حذف نہ ہو گا۔ سوائے دو کلموں کے جنکو سبویہ نے بیان کیا ہے اور وہ یَسَر یسِر، یسرٌ سے ہے: أي اللین والانقیاد جیسے: وعد یعد،، (دوسرے) یئسُ ییئس ایک لغت کے اعتبار سے (جبکہ فصیح لغت یئس ییأس ہے) ان دونوں کلموں میں فاء کلمہ حذف ہے)

واما الواوی۔ تو اگر یہ باب ضرب سے آیگا تو اس کے مضارع اور امر کا فاء کلمہ حذف ہو جایگا جیسے وعد، یعد، وزن، یزن،

وأما إذا كان يائيا كينع يينع، أو كان واويا، وكان مضارعه على وزن يفعل بضم العين، نحو: وجه يوجه، أو على وزن يفعل بفتحها نحو: وجل يوجل، فلا يحذف منه شيء وسمع يا جل وييجل. وشذ يدع، ويزع، ويذر، ويضع ويقع ويلع ويلغ ويهب بفتح عينها، وقيل: لا شذوذ إذ أصلها على وزن يفعل بكسر العين، وإنما فتحت لمناسبة حرف الحلق، وحمل يذر على يدع.

ترجمہ: اور اگر کلمہ یائی الفاء ہو جیسے ینع یینع،(ضرب سے) یاواوی الفاء ہو جیسے: وجه ،يوجه،(کرم سے) یا عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ ہو جیسے: وجل يوجل۔ باب سمع سے تو فاء کلمہ حذف نہ ہو گا اور یاجل و ییجل بھی سنا گیا ہے۔(اور جن جگہوں پر حذف ہے جیسے ودع، یدع، وزع، یزع ، وذر ، یذر، وضع ، یضع، وقع، یقع، ولع ، یلع، ولغ، یلغ، وهب، یهب، بفتح عينها تو یہ سب شاذو نادر ہیں۔ اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ شاذ نہیں بلکہ یہ باب ضرب سے ہی ہیں مگر ان سب کے اندر حرف حلقی موجود ہے جسکی مناسبت سے انہیں باب فتح سے استعمال کیا گیا ہے اور یذر میں حرف حلقی نہیں مگر اس کو یدع کے اوپر محمول کر لیا گیا ہے۔

أما الحذف فی يطأ ويسع فشاذ اتفاقا، إذ ماضيها مكسور العين، والقياس فی عين مضارعه الفتح.

وأما مصدر نحو: وعد ووزن، فيجوز فيه الحذف وعدمه، فتقول: وعد يعد عدة ووعدا، ووزن يزن زنة ووزنا، وإذا حذفت الواو من المصدر عوضت عنها تاء فی آخره، كما رأيت،

ترجمہ: اوریطأ ، ويسع (میں)فاء کلمہ کا حذف تو یہ متفقہ طور پر شاذ ہیں کہ ان دونوں کا ماضی مکسور العین ہے جبکہ قیاس مضارع میں عین کلمہ پر فتحہ ہے (اس صورت میں حذف فاء کا قاعدہ نہیں)

واما المصدر: اور رہا معاملہ مثال واوی کے مصدر کا (تو ضابطہ یہ ہے کہ جس کلمہ کا فاء کلمہ اس کے مضارع میں حذف ہو چکا ہو تو اسکے مصدر میں حذف وعدم حذف دونوں کا اختیار ہو گا جیسے وعد ، یعد، عدۃ، ووعدا، وزن یزن، زنۃ، ووزناً۔ ہاں مصدر سے جب حذف ہو گا تو اس کے عوض میں گول ۃ، لانا ضروری ہو تا ہے۔ کمارایت،

وقد تحذف شذوذا كقوله:

إن الخليط أجدوا البين فانجردوا ... وأخلفوك عد الأمر الذی وعدوا.

وشذ حذف الفاء فی نحو رقة: للفضة، وحشة بالمهملة للأرض الموحشة. وجهة للمكان

المتجه إليه، لانتفاء المصدرية عنها.

ترجمہ: اور کبھی گول تاء حذف کردیتے ہیں مگر یہ شاذ ہے۔ (حذف کی مثال شاعر کا قول ان الخلیفہ الخ: دوستوں نے جدائی بنالی اور دور ہوگئے / اور تم سے جس امر محبت اور وفائے الفت کا وعدہ کیا تھا اس سے مکر گئے۔(1)

تشریح: شعر میں شاہد، عدا الامر، ہے کہ اسکی اصل وِعِدَ بکسر الواو و سکون العین ہے، واو کی حرکت کلمہ عین کیطرف منتقل کرکے اسے حذف کردیا، اور آخر میں گول ۃ لے آئے جسے بعد میں حذف کردیا۔ جمہور اس حذف کو شاذ کہتے ہیں کہ اس سے عوض اور معوض دونوں کا حذف لازم آتا ہے، امام النحو فرّاء کہتے ہیں کہ اسم اگر مضاف ہو جیسا کہ اس شعر میں ہے تو حذف میں کوئی حرج نہیں۔ اور رقة (چاندی) اور حشة (مقام وحشت) و وجهة (جانب، رخ) میں گول تاء کا حذف شاذ ہے کیونکہ یہ مصدر نہیں ہیں۔

وإن سكنت بالجزم، نحو: لم يقل، أو بالبناء في الأمر، نحو: قل، أو لاتصاله بضمير رفع متحرك، حذفت عينه، وذلك في الماضي، بعد تحويل فعل بفتح العين إلى فعل بضمها إن كان أصل العين واوا كقال، وإلى فعل بالكسر إن كان أصلها ياء كباع، وتنقل حركة العين إلى الفاء فيهما، لتكون حركة الفاء دالة على أن العين واو في الأول، وياء في الثاني، تقول قلت وبعت، بالضم في الأول، والكسر في الثاني.

ترجمہ: حکم الاجوف : اجوف کے عین کلمہ میں اگر تعلیل ہو چکی ہو۔ اور اس کا لام کلمہ متحرک ہو تو کلمہ عین ثابت رہے گا (حذف نہ ہو گا)

---

[1]) اللغة: "الخليط" المخالط الذي يخالط المرء في جميع أموره "البين" الفراق "أجدوا البين" أحدثوا الفراق وجعلوه أمرا جديدا "انجردوا" بعدوا واندفعوا، ويروى: انصرموا؛ أي: انقطعوا ببعدهم عنا.

الإعراب: "إن" حرف توكيد ونصب "الخليط" اسم إن "أجدوا" فعل ماض، وواو الجماعة فاعله "البين" مفعول به لأجدوا، والجملة من الفعل وفاعله ومفعوله في محل رفع خبر إن "فانجردوا" الفاء عاطفة. انجرد: فعل ماض وواو الجماعة فاعله "وأخلفوك" الواو عاطفة أخلف فعل ماض وواو الجماعة فاعله وكاف الخطاب مفعول أول مبني على الفتح في محل نصب "عد" مفعول ثانٍ "الأمر" مضاف إليه "الذي" اسم موصول نعت للأمر "وعدوا" فعل ماض وفاعله، والجملة لا محل لها صلة الموصول، والعائد محذوف: الأمر الذي وعدوه.

الشاهد: قوله: "عد الأمر" حيث حذفوا التاء عند الإضافة شذوذا؛ لأن أصله "عدة".

اوراگرلام کلمہ ساکن ہو حرف جازم کیوجہ سے جیسے:لم يقل ،لم يبع،یا لام کلمہ ساکن ہو مبنی علی السکون ہونے کیوجہ سے کمافی الا مر ،جیسے قل۔وبع،یا لام کلمہ ساکن ہو ضمیر مرفوع متحرک کے لاحق ہونے کیوجہ سے،(جیسے قلت،قلنا،قلتَ،قلتم ،قلتن،)توعین کلمہ حذف ہو جائیگا اور یہ فعل ماضی میں ہو گا(مضارع میں نہ ہو گا جیسے اقول نقول)

اجوف واوی میں فعَل بفتح العین کو فعُل بضم العین سے بدل کر، جیسے خُفت ،سُمت اور اجوف یائی میں فعِل بکسر العین سے بدل کر، جیسے:بعت،بعنا بعتم ،بعتن،،اور ان دونوں میں ہی عین کلمہ کی حرکت فاء کلمہ کیطرف منتقل کی جائیگی تا کہ فاء کلمہ کی حرکت دلالت کرتی رہے کہ عین کلمہ واو تھا۔یاعین کلمہ یاء تھا۔مثلاً قلت ،باالضم فی الاول وبِعتُ،باالکسر ،

بخلاف مضموم العين ومكسورها، كطال وخاف، فلا تحويل فيهما، وإنما تنقل حركة العين إلى الفاء، للدلالة على البنية، تقول: طلت وخفت، بالضم في الأول، والكسر في الثاني. هذا في المجرد، والمزيد مثله في حذف عينه إن سكت لامه، وأعلت عينه بالقلب، كأقمت واستقمت، واخترت وانقدت. وإن لم تعل العين لم تحذف، كقاومت، وقومت.

ترجمہ: بخلاف اس کلمہ کے جسکا عین کلمہ پہلے ہی مضموم یامکسور ہو جیسے طال، وخاف،یہاں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں البتہ کلمہ عین کی حرکت ما قبل کیطرف منتقل ہو گی تا کہ اصلی صیغہ پر دلالت ہوتی رہے۔جیسے طلت(ک) وخفت(س)یہ ساری تفصیل ثلاثی مجرد کی تھی۔اور کلمہ عین کے حذف میں مزید بھی مجرد کی طرح ہے اگرلام کلمہ ساکن ہو اور عین کلمہ میں قلب والی تعلیل ہوی ہو جیسے: اقمت واستقمت، واخترت، وانقدت ،اصلہ اقومت ۔استقومت،واو کی حرکت ما قبل کو دی پھر اجتماع کیوجہ سے واؤ گر گیا اقمت ہو گیا۔اور اگر عین کلمہ میں تعلیل نہ ہوی ہو تو وہ حذف نہ ہو گا جیسے:قاومتُ، وقوّمتُ۔(واؤ متحرک کا ما قبل ساکن ہے اسلئے تعلیل کا قاعدہ نہیں پایا گیا)

حكم الناقص، إذا كان الفعل الناقص ماضيا، وأسند لواو الجماعة، حذف منه حرف العلة، وبقي فتح ما قبله إن كان المحذوف ألفا، ويضم إن كان واوا أو ياء، فتقول في نحو: سعى سعوا، وفي سرو ورضي سروا ورضوا.

ترجمہ: جب فعل ناقص ہو اور فعل کی اسناد (ضمیر ساکن) واو جمع کیطرف ہو (یعنی صیغہ جمع ہو) تو حرف علت حذف ہو جائیگا اور اگر حذف ہونے والا حرف علت الف ہو تو اس کا ما قبل مفتوح رہے گا اور اگر حذف ہونے والا حرف علت واو یا ،یا، ہو تو ما قبل مضموم ومکسور ہو گا۔ جیسے: سعی سے سعَوا، دعا سے دعَوا، اور سرُو سے سرُوْا، رضِي سے رضُوْا. وخِشي، سے خشُوْا۔

وإذا أسند لغير الواو من الضمائر البارزة، لم يحذف حرف العلة، بل يبقى على أصله، وتقلب الألف واوا أو ياء تبعا لأصلها، إن كانت ثالثة، فتقول في نحو سرو سرونا. وفي رضي رضينا، وفي غزا ورمى غزونا ورمينا، وغزوا ورميا:

ترجمہ: اور جب فعل کی اسناد واو جمع کے بجائے ضمائر بارزہ (یعنی تاء فاعلی، نا الفاعلین ،والف الاثنین، ونون النسوہ کیطرف ہو) تو حرف علت حذف نہ ہو گا۔ بلکہ وہ اپنی اصل حالت پر باقی رہے گا اور (اگر) حرف علت الف ہو اور کلمہ میں تیسری جگہ پر ہو تو اس کو (اسکی اصل کیطرف لوٹا دیا جائیگا یعنی) واو یا یاء سے بدل دیا جائیگا جیسے: سرو سے سرونا. رضي سے رضينا، غزا ورمی سے غزونا، ورمينا، وغزوا ورميا:

فإن زادت على ثلاثة قلبت ياء مطلقا، نحو: أعطيت واستعطيت، وإذا لحقت تاء التأنيث ما آخره ألف حذفت مطلقا، نحو: رمت، وأعطت، واستطعت، بخلاف ما آخره واو أو ياء، فلا يحذف منه شيء.

ترجمہ: (اسی طرح حذف ہونے والا حرف علت اگر الف ہو) اور وہ کلمہ میں چوتھی (یا اس سے بھی آگے کسی) جگہ پر ہو تو صرف یا سے بدلا جائیگا (اصل کچھ بھی ہو) جیسے: اعطیت و استعطیت، (و القیت) اصلہ اعطی ، واستعطی (اول میں چوتھی اور ثانی میں چھٹی جگہ پر حرف علت ہے، اسلیئے دونوں کے الف کو یاء سے بدلا گیا ہے)

اور جس فعل ماضی کے آخر میں الف ہو اور اس میں تائے تانیث لاحق ہو تو اس کا الف حذف ہو جائیگا مطلقا، جیسے: رمَتْ، وأعطَتْ، واستَطْعَتْ، بخلاف اس فعل کے جس کے آخر میں واو یا یاء ہو تو وہ حذف نہ ہو گا۔ جیسے رضی، بقی، سرو، رخو، (اس میں آپ کہیں گے بقِيَتْ رضِيَتْ، سرُوَتْ۔ رخُوَتْ۔)

وأما إذا كان مضارعا، وأسند لواو الجماعة أو ياء المخاطبة، فيحذف حرف العلة، ويفتح ما قبله إن كان المحذوف ألفا، كما في الماضي، ويؤتى بحركة مجانسة لواو الجماعة، أو ياء المخاطبة، إن كان المحذوف واوا أو ياء، فتقول في نحو يسعى: الرجال يسعون، وتسعين يا

هند، وفي نحو: يغزو ويرمي: الرجال يغزون ويرمون، وتغزين وترمين يا هند.

ترجمہ: اور جب فعل ناقص مضارع ہو۔ اور فعل کی اسناد واو جمع کیطرف ہو یا فعل کی اسناد یائے مخاطبہ کیطرف ہو (یعنی واحد مؤنث حاضر) ہو تو حرف علت حذف ہو جائیگا اور اگر حذف ہونے والا حرف علت الف ہو تو اس کا ما قبل مفتوح ہوگا کمافی الماضی اور اگر حذف ہونے والا حرف علت واؤ یاء ہو تو ما قبل میں واو جمع اور یائے مخاطبہ کے موافق حرکت دی جائیگی۔ مثلا یسعی میں آپ کہیں گے الرجال یسعَوْن ،وتسعَیْنَ یاھند، اوریغزُو ویرْمِی میں آپ کہیں گے الرجال یغزُون، ویرمُون، (بالضم) (اسی طرح) تغزِین یاھند، وترمِین یاھند۔(بالکسر)

النساء يغزون ويرمين، وفي نحو يسعي: النساء يسعين.

وإذا أسند لنون النسوة لم يحذف منه شيء أيضا، وتقلب ياء، نحو: الزيدان يغزوان ويرميان ويسعيان.

ترجمہ: اور جب فعل کی اسناد نون نسوہ کی طرف (یعنی صیغہ جمع مؤنث حاضر کی طرف) ہو تو حرف علت حذف نہ ہوگا بلکہ اپنی اصل حالت پر باقی رہے گا جیسے: النساء یغزون ویرمِین (ہاں حرف علت اگر الف ہو تو اسے یاء سے بدل دیں گے) جیسے: النساء یسعَین۔ العاقلان یتسامیان عن الصغائر۔ العقلات یتسامَین عن الصغائر۔

اور جب فعل ناقص کی اسناد الف اثنین کیطرف (یعنی صیغہ تثنیہ ہو) تب بھی کچھ حذف نہ ہوگا۔ ہاں اگر الف ہوگا تو یاء سے بدل جائیگا جیسے: الزیدان یغزوان ویرمیَان، ویسعیَانِ۔

والأمر كالمضارع المجزوم، فتقول، اغز، وارم، واسع، واغزوا، وارميا، واسعيا، واغزوا، وارموا، واسعوا.

ترجمہ: اورامر کا معاملہ مضارع مجزوم کی طرح ہے۔ (کیونکہ وہ اسی کی فرع ہے۔) جیسے: اغز، وارم، واسع، واغزوا، وارمیا، واسعیا، واغزوا، وارموا، واسعوا.

حكم اللفيف: إن كان مفروقا، فحكم فائه مطلقا حكم فاء المثال وحكم لامه حكم لام الناقص، كوقى تقول: وقى يقي قه؛ وإن كان مقرونا، فحكمه حكم الناقص، كطوى يطوي اطو.. إلى آخره.

ترجمہ: حکم اللفیف۔ اسکی دو قسمیں ہیں ا۔ مقرون ۲۔ مفروق

فعل اگر لفیف مفروق ہو تو اس کے فاء کلمہ کا حکم مثال کے حکم کیطرح ہے اور اس کے لام کلمہ کا حکم لام ناقص کے حکم کی طرح ہے، جیسے :وقی، میں آپ کہیں وق، یقی قه۔ (ماضی ۔ جیسے: وقیتُ، وقینا ،وقیتَ،وقیتما،وقیتم،وقیتِ وقیتن،) (مضارع جیسے:أقِی،نقِی، یقی یقیان یقون ، تقی ،تقیان، تقون تقین۔(امر۔ق۔قیا۔قُوا۔قین

اور فعل اگر لفیف مقرون ہے۔تو اس کا حکم ناقص کے حکم کی طرح جیسے:طوی، یطوی، اطو۔الِي آخره۔(نویت،نوینا، نویتَ نویتما نویتم،نویتِ ،نویتن اس میں ماضی ،مضارع ،امر، یکساں ہیں۔ نوا۔ینوی ینویان۔ینوون انو،انویا۔انووا)

تنبيه: يتصرف الماضى باعتبار اتصال ضمير الرفع به إلى ثلاثة عشر وجها: اثنان للمتكلم نحو: نصرت، نصرنا. وخمسة للنخاطب نحو: نصرت، نصرتا، نصرتا، نصرن. وكذا المضارع، نحو: أنصر، ننصر تنصر يا زيد، تنصران يا زيدان، أو يا هندان، تنصرون، تنصرين، تنصرن، ينصر، ينصرون. هند تنصر، الهندان تنصران، النسوة ينصرن. ومثله المبنى للمجهول. ويتصرف الأمر إلى خمسة: انصر، انصرا، انصروا، انصري، انصرن.

فعل ماضی کی گردان تیرہ صیغوں پر مشتمل ہے ضمیر مرفوع کے لاحق ہونے کے اعتبار سے ،

۱) دو صیغے متکلم کے جیسے:———نصرت نصرنا،

۲) --پانچ صیغے مخاطب کے جیسے------نصرتَ نصرتِ، نصرتا، نصرتم، نصرتنّ،

۳) سات صیغے غائب کے جیسے------نصر، نصرا ، نصروا نصرت نصرتا، نصرن۔

٤) اسی طرح مضارع کے تیرہ صیغے ہیں-----نصر، ننصر، تنصر یا زید، تنصران زیدان اویاھندان الخ۔ انصرن.یا نسوۃ۔

٥) اور امر کے پانچ صیغے ہیں جیسے:——— —انصر، انصرا، انصروا، انصري، انصرن.

التقسيم الاول للاسم

من حيث التجرد والزيادة

ينقسم الاسم إلى مجرَّد ومزيد، والمجرد إلى ثُلاثيّ،ورُباعيّ،وخماسيّ فأوزان الثلاثيّ المتفق عليها عشْرة:

ترجمہ :اسم کی پہلی تقسیم باعتبار مجرد،ومزید کے

اسم کی دو قسمیں ہیں(۱) مجرد(۲)مزید۔ پھر مجرد کی تین قسمیں ہیں ثلاثی،رباعی،خماسی،۔ چنانچہ ثلاثی مجرد کے متفقہ طور پر دس اوزان ہیں۔

۱) فَعْلٌ: بفتح فسکونٍ، جیسے:سَهْمٌ(تیر۔)سَهْلٌ (آسان) فهد،(تیندوا) صعب،(دشوار،)

۲) فَعَلٌ: بفتحتين جیسے:قَمَر(چاند)بَطَلٌ.(بہادر) جمل،(اونٹ)

۳) فَعِلٌ: بفتحِ فكسرٍ، جیسے:كَتِفٌ (کندھا۔) حَذِرٌ(چوکنا) كبد،(جگر)

۴) فَعُلٌ: بفتحِ فضمٍ، كعضد (بازو۔اسم ذات)وَيقُظٌ.(بیدار۔)رجل(آدمی)حدُث (کوئی حال کا پیش آنا)

۵) فِعْلٌ: بكسرٍ فسكونٍ، جیسے:حِمْلٌ (بوجھ) نِكْسٌ(کمزور) جِذْعٌ،(درخت کا تنہ)نِضْوٌ،(دبلا،تھکاماندہ جانور)

۶) فِعَلٌ: بكسرٍ ففتحٍ، جیسے: عنبٌ (انگور) زِيمٌ (منتشر) أى متفرق ضِلع,

۷) فِعِلٌ: بكسرتين جیسے: إِبِلٌ(اونٹ) بِلِزٌ(موٹی عورت) أى ضخمة ، وهذا الوزن قليلٌ. (اس وزن کا استعمال کم ہے حتی کہ سیبویہ نے کہاہے کہ اس وزن پر سوائے ابل کے اور کوئی کلمہ نہیں آتا۔

۸) فُعْلٌ: بضم فسكون، جیسے: قُفْلٌ(تالا) حُلْوٌ(میٹھا)برد،(دھاریدار چادر)

۹) فُعَلٌ: بضمٍ ففتحٍ. جیسے: صُرَدٌ(سیاہ وسفید رنگ کا ایک پرندہ جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے)حُطَمٌ (ظالم چرواہا) جُرَذ،(بڑا چوہا) لبد،(بہت سامال)جُنَبٌ(پڑوسی)

وكانت القسمة العقلية تقتضى اثنى عشر وزنًا، لأن حركات الفاء ثلاثة وهى الفتح والضم والكسر، ويجرى ذلك فى العين أيضًا، ويزيد السكون، والثلاثة فى الأربعة باثنى عشرة. يَقِلُّ "فُعِل" بضم فكسر، كدُئِل: اسم لدوَيْبة، أو اسم قَبيلة؛ لأن هذا الوزن قُصِد تخصيصه بالفعل المبنى للمجهول.

ترجمہ: اور عقلی تقسیم کا تقاضہ تھا کہ کل اوزان بارہ ہوں، اسلئے کہ فا کلمہ پر تین حرکات ہیں، فتحہ، ضمہ، کسرہ، اور یہی حرکات کلمہ عین پر بھی ہیں مزید بر آں ایک حرکت سکون کی بھی ہے اس طرح عین کلمہ پر چار حرکتیں ہویں اور جب تین کو چار سے ضرب دیں گے تو بارہ کا عدد بنے گا۔(اور وہ اسطرح کہ اگر اول کلمہ مفتوح ہو گا تو دوسرا کلمہ یا تو مفتوح ہو گا، یا مضموم، یا مکسور، یا ساکن، اس طرح یہ چار اوزان ہوں گے جن کی ترتیب یہ ہو گی۔

(۱) فَعَلٌ بفتحتین: جیسے: فرس، ونهر، (۲) فَعُلٌ بفتح فضم، جیسے: عَضُدٌ (۳) فَعِل بفتح فکسر جیسے: کَبِدٌ (٤) فَعْلٌ جیسے: صخرٌ۔

اور اگر اول کلمہ مضموم ہو تو دوسرا کلمہ یا تو مفتوح ہو گا، یا مضموم ہو گا، یا مکسور ہو گا، یا ساکن ہو گا، اس طرح چار اوزان اور بن گئے جیسے (۱) فُعَلٌ بضم ففتح جیسے: صرد، (۲) فُعُلٌ بضمتین جیسے: عنق (۳) فُعِلٌ بضم فکسر جیسے: دئل، (٤) فُعْلٌ بضم فسکون جیسے: قُفلٌ۔

اور اگر اول کلمہ مکسور ہو تو دوسرا کلمہ یا تو مفتوح ہو گا یا مضموم ہو گا یا مکسور ہو گا یا ساکن ہو گا تو یہ چار اوزان اور ہو گئے (۱) فِعَلٌ بکسر ففتح، جیسے: عنب، (۲) فِعُلٌ بکسر فضم، جیسے: حِبُکٌ، (۳) فِعِلٌ بکسرتین، جیسے إبل، (٤) فِعْلٌ، بکسر فسکون، جیسے: عِلْمٌ۔

پھر ایک وزن فُعِلٌ بضم فکسر بروزن دئل، (ایک چھوٹے جانور کا نام ہے یا ایک قبیلے کا نام ہے، کم ہو گیا اس لئے کہ یہ وزن فُعِلَ مجہول کے لیے خاص کر لیا گیا ہے۔

وأما "فِعُل" بکسر فضم، فغیر موجود، وذلك لعسر الانتقال من کسر إلی ضم. ویُجاب عن قراءة بعضهم: {وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الحِبُكِ} بکسر فضم، بأنه مِن تداخل اللغتین فی جزأي الکلمة، إذ یقال حُبُك بضمتین، وحِبِك بکسرتین، فالکسر فی الفاء من الثانیة، والضم فی العین من الأولی. وقیل کُسِرَت الحاء إتباعًا لکسرة تاء "ذات"

ترجمہ: اور ایک وزن "فِعُل" بکسر فضم، لغت میں موجود نہیں ہیں (یعنی مہمل ہے،) کیونکہ کسرہ سے ضمہ کی طرف انتقال مشکل کام ہے (اسطرح دو وزن کم ہو کر دس بچے۔ ویُجاب عن قراءة بعضهم: (یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ آپنے فرمایا وأما "فِعُل" بکسر فضم، فغیر موجود کہ یہ وزن موجود نہیں ہے حالانکہ آیت کریمہ کو ایک قرات کے مطابق) بکسر فضم پڑھا گیا ہے، (اس کا جواب یہ دیا گیا ہے) یہ ایک کلمہ کے دو جزؤں میں دو لغتوں کا تداخل ہے (کیوں کہ) حبک بضمتین (بمعنی مضبوط) ایک لغت ہے، اور

حبک، بکسر تین (بمعنی، کمر بند، نیفہ)، دوسری لغت ہے چنانچہ دوسری لغت سے حاء، کو کسرہ دیا اور پہلی لغت سے عین کو ضمہ دیا اس طرح ایک کلمہ میں لغتیں جمع ہو گئیں (ورنہ اصلا یہ کوئی لغت یا وزن نہیں ہے) اور ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ حبک پر کسرہ کلمہ ذاتِ کے تاء، کی اتباع میں ہے

ثم إن بعض هذه الأوزان قد يُخفَّف، فنحو كَتِف، يخفف بإسكان العين فقط أو به مع كسر الفاء. وإذا كان ثانيه حرف حلق، خُفِّف أيضًا مع هذين بكسرتين فيكون فيه أربَعُ لغات كفخذ. ومثل الاسم فى ذلك الفعل كشَهِد، ونحو عَضُد وإبِل وعُنُق، يخفَّف بإسكان العين.

ترجمہ : پھر ان دس اوزانوں میں بھی بعض میں کچھ تخفیف کی جاتی ہے، جیسے: (کتْف) اس میں عین کلمہ کو ساکن کر کے تخفیف کیجاتی ہے، یا سکون عین کے ساتھ فاء کو مکسور کر کے (مثلاً: کِتْفٌ)۔ اور جب اس کا دوسرا حرف (یعنی عین کلمہ) حرف حلقی ہو تو ان دونوں تخفیفات کے ساتھ عین کے سکون کے ساتھ بھی تخفیف کی جاتی ہے۔ اس طرح اس میں چار لغتیں ہو جاتی ہیں۔ مثلاً: (۱) فَخْذٌ، (۲) فَخِذٌ۔ (۳) فِخِذٌ، (٤) فِخْذٌ۔۔ اور اسم کی طرح فعل میں بھی یہی لغات ہوں گی جیسے: شهد۔ عضد، إبل، عنق، وغیرہ میں صرف عین کو ساکن کرنے تک تخفیف ہو سکتی ہے۔

<u>وأوزان الاسم الرباعي المجرّد المتفق عليها خمسة</u>

اور رباعی مجرد کے اوزان پانچ ہیں متفقہ طور پر۔

(۱) فَعْلَلَ: بفتح أوله وثالثه وسكون ثانيه، كجَعفر. (نہر، ندی، دودھاری اونٹنی۔ جمع جعافر) وسلهب (لمبا آدمی یا گھوڑا) خَزْرَج. (ٹھنڈی ہوا، انصار مدینہ کا ایک قبیلہ)

(۲) فِعْلِل: بكسرهما وسكون ثانيه كزِبْرِج، للزينة. (گل کاری، میناکاری، زیور، سونا، پتلا بادل ج: زبارج خرمس (تاریک رات) عنفص (چھوٹے جسم والا) قِرْمِز (سرخ رنگ، ایک مادہ جس سے رنگائی ہوتی ہے

(۳) فُعْلُل: بضمهما وسكون ثانيه، كبُرْثُنٍ لِمَخْلب الأسد. (شیر کا پنجہ) فلفل (ذہین آدمی) بُلْبُل، هُدْهُد بُرْقُع. (نقاب)

(۴) فِعَلّ: بكسر ففتح مشدَّدة كقِمَطْر، لوعاء الكتب. (کتابوں کا بیگ) هِزَبْر (موٹا شیر ببر)

قِطَحْل زبردست سیلاب، بھاری بھرکم، پرگوشت، بڑاعالم)

(۵) فِعْلَل: بکسر فسکون ففتح، جیسے: دِرْهَم، هبلع ط(کمینہ۔)عبدٌهبلع وہ غلام جس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک نامعلوم ہو) ضِفْدَع. (مینڈک، نرمادہ دونوں کے لئے ج:ضفادع)

(۶) وزاد الأخفش وزن "فُعْلَل" بضم فسکون ففتح، کَجُخْدَب: اسم للأسد. (شیر کانام) طُحْلَب، (کائی دار پانی پر جمی سبزتہ ج: طحالب) جُرْشَع. (چوڑے سینہ والا گھوڑا، یا اونٹ) اورامام اخفش نے ایک اور وزن "فُعْلَلٌ" کا اضافہ کیا ہے لیکن بعض کا کہنا ہے کہ یہ وزن جُخْدُب کی فرع ہے۔ جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ اصل ہے فرع نہیں ہاں استعمال کم ہے۔

وأوزان الخماسيّ أربعة:(اور خماسی مجرد کے اوزان چار ہیں)

۱) فَعَلَّلٌ: بفتحات، مُشدد اللام الأولی، کسفرجل. (ایک پھل کانام ہے) فرزدق (ایک شاعر کا لقب) شمردل (مضبوط ودلیر لڑکا)

۲) وفَعْلَلِلٌ: بفتح أوله وثالثه، وسکون ثانیه، وکسر رابعه، کجَحْمَرِش للمرأة العجوز (بوڑھی عورت) صَهْصَلِق وقهبلس وقنفرش"

(۳) وفِعْلَلٌّ: بکسر فسکون ففتح، مشدد اللام الثانیة کقِرْطعب: للشئ القلیل. (تھوڑی چیز جِرْدَحْل (فربہ اونٹ) وحنزقر۔(پستہ قد آدمی۔

۴) فُعَلِّلٌ: بضم ففتح فتشدید اللام الأولی مکسورة کقُذَعْمِل، وهوالشئ القلیل. (فربہ اونٹ) خزعبل(کہانی،) خُبَعْثِن. (قوی شیر، یا اونٹنی)

تنبیه: ۔ قد علمت مما تقدم أن الاسم المتمکن لا تقل حروفه الأصلیة عن ثلاثة، إلا إذا دخله الحذف، کـ: ید، ودم، وعدة، وسنة وأن أوزان المجرد منه عشرونأو أحد وعشرون کماتقدم. وأما المزید فیه فأوزانه کثیرة، ولا یتجاوز بالزیادة سبعة أحرف، کما أن الفعل لا یتجاوز بالزیادة ستة. فالاسم الثلاثی الأصول المزید فیه نحو اشهیباب، مصدر اشهابٌ.والرباعی الأصول: المزید فیه نحو احرنجام، مصدر احرنجمت الإبل إذااجتمعت.

ترجمہ: تنبیہ: گزشتہ تفصیلات سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ اسم متمکن کے حروف اصلی تین سے کم نہیں ہوتے الایہ

کہ کوئی حرف حذف ہو جائے جیسے: ید، ودم، وعدۃ، وسنۃ،اور یہ بات بھی جان گئے ہوں گے کہ مجرد کے کل اوزان بیس یا اکیس ہیں۔ جیسا کہ اوپر گزرا۔۔ رہا مزید فیہ تو اس کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی وزن سات حروف سے تجاوز نہیں کرتا، جیسا کہ کوئی فعل ٦۔ حروف سے تجاوز نہیں کرتا، چنانچہ اسم ثلاثی الاصول المزید کی مثال: اشھیباب، ہے جو کہ اشھابَّ. کا مصدر ہے اور اسم رباعی الاصول المزید کی مثال: احرنجام ہے، جو کہ احرنجم. کا مصدر ہے، اور احرنجمت الإبل، اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹ جمع ہو جائیں۔

والخماسی الاصول: لا يزاد فيه إلاَّ حرف مَدٍّ قبل الآخر أو بعده نحو: عضرفوط، مهمل الطرفين، بفتحتين بينهما سكون مضموم الفاء: اسم لدويبة بيضاء، وقبعثرى، بسكون العين وفتح ما عداها: اسم للبعير الكثير الشعر. وبالجملة فأوزان المزيد فيه تبلغ ثلاث مئة وثمانية وأما نحو خندريس اسم للخمر، فقيل إنه رباعى مزيد فيه، فوزنه فنعليل، والأوْلى الحكم بأصالة النون، إذ قد ورد هذا الوزن فى نحو برقعيد: لبلد، ودردبيس: للداهية، وسلسبيل: اسم للخمر، ولِعينٍ فى الجنة، قيل معرَّب، وقيل عربى منحوت من سلس سبيله، كما فى "شفاء العليل"، على ما نقله سيبويه، وزاد بعضهم عليها نحو الثمانين، مع ضعف فى بعضها

ترجمہ: اور اسم خماسی الاصول میں سوائے حرف مد کے کسی حرف کا اضافہ نہ ہو گا ما قبل آخر جیسے: عضرفوط (ایک چھوٹے سفید جانور کا نام ہے جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے) (اول و آخر بغیر نقطے والے حروف ہیں) یا مابعد آخر جیسے؛ قبعثری (زیادہ بالوں والے اونٹ کا نام ہے) اور رہا خندریس جو کہ شراب کا نام ہے تو اس کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ یہ رباعی مزید فیہ ہے اور یہ فنعلیل کے وزن پر ہے۔ (یعنی نون زائد ہے) مگر بہتر یہ ہے کہ نون کے اصلی ہونے کا حکم لگایا جائے (اور خماسی مانا جائے) اس لیے کہ اس وزن پر، برقعید،، (ایک شہر کا نام)، اور دردبیس (مصیبت) اور "سلسبیل، (جیسے اسماء آتے ہیں) جو کہ شراب، یا، جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے، سلسبیل کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسکی تعریب ہوئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عربی ہی ہے اور اسے سلس سبیلہ سے تراشا گیا ہے ہے جیسا کہ شفاء الغلیل میں لکھا ہے، خلاصہ کلام یہ کہ مزید فیہ کے اوزان تقریبا تین سو آٹھ ہیں جیسا کہ سیبویہ نے لکھا ہے اور بعض نے اس پر مزید اسّی کا اضافہ کیا ہے۔

التقسيم الثاني للاسم:

ينقسم الاسم إلى جامد ومشتق.

فالجامد: ما لم يؤخذ من غيره، ودلَّ عَلَى حَدَث، أو معنى من غير ملاحظة صفة، كأسماء الأجناس المحسوسة، مثل رجُل وشجَر وبقَر. وأسماء الأجناس المعنوية، كنصْر وفَهْم وقيام وقعود وضَوْء ونُور وزَمان.

ترجمہ: اسم کی دوسری تقسیم باعتبار جامد و مشتق کے۔ اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) جامد (۲) مشتق،

جامد وہ اسم ہے جو اپنے غیر سے نہ لیا گیا ہو، اور کسی ذات کو بتائے، جیسے اسمائے اجناس محسوسہ مثلاً: رجُل وشجَر وبقَر. یا کسی معنوی چیز پر دلالت کرے جیسے: اسمائے اجناس معنوی مثلاً: نصْر وفَهْم وقيام وقعود وضَوْء ونُور وزَمان.[۱]

تشریح: اسم جامد وہ اسم ہے جو اپنے آپ میں ہی اصل ہو نہ کسی فعل سے بنا ہو کہ ہم اس کو اس کی اصل کی طرف پھیر سکیں، اور نہ ہی کسی مصدر سے بنا ہو، اسم جامد کی دو قسمیں ہیں (۱) ما دل علی ذات (جو کسی اسم ذات کو بتائے) (۲) مادل على معنى من غير ملاحظه صفة، (جو کسی اسم معنوی کو بتائے جس میں صفت کے معنی نہ ہوں)

(اسم ذات) جیسے اجناس محسوسہ مثلاً: رجل (آدمی) شجر (درخت،) بقر (گائے،) اور (اسم معنوی) جیسے: اجناس معنوی جیسے:: نصر (مدد کرنا،) فهم (سمجھنا،)، قیام (کھڑا ہونا) قعود (بیٹھنا) نور (روشنی،)

---

(۱) الجامد: وهو الاسم الذى لم يؤخذ من غيره، مثل: قيام، رجل، يد، وينقسم الجامد الى قسمين، اسم عين، واسم معنى، واسم عين، ويسمى اسم الذات ايضا،

واسم الذات وهو الاسم الدال على معنى قائم بنفسه، نحو: رجل، وارض، ونهر، اى: يمكن ادراكه بالحواس مثل: اجناس المحسوسة كشجر، وحجر، وبيت.

واسم المعنى :وهو الاسم الدال على قائم بغيره اى: ما لا يمكن ادراكه بالحواس، مثل: الكرم، والرحمه ،والبخل، والطمع، والشجاعةا والسخاوة وكذا، النصر، ، والفهم ، ،والضوء، والقيام، ، والقعود، ،

والمشتق ما اخذ من غيره وهو ينقسم على قسمين احدهما ما دل على ذات مع ملاحظة صفة، مثل: عالم، ومتعلم، ومعلم، ،و مجاهد،و صابر، وشاكر،

والمشتق: ما أخِذَ من غيره، ودل على ذات، مع ملاحظة صفة، كعالِم وظريف. ومن أسماء الأجناس المعنوية المصدرية يكون الاشتقاق، كفَهِم من الفهم، ونصرَ من النصر.

وندر الاشتقاق من أسماء الأجناس المحسوسة، كأورقت الأشجار، وأسبعت الأرض: من الورق والسَّبع، وكعقْرَبْتُ الصُّدْغ، وفَلْفَلَت الطعام، ونَرْجَسْتُ الدواء: من العَقْرب، والنَّرجِس، والفُلْفُل، أى جعلت شعر الصدغ كالعقرب، وجعلت الفلفل فى الطعام، والنرجس فى الدواء.

ترجمہ: اور مشتق وہ اسم ہے جو اپنے غیر سے بنا ہو، (خواہ فعل سے بنا ہو یا مصدر سے، اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔) (۱) ما دل علی ذات مع ملاحظة صفة. (یعنی اسم مشتق وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جو کسی صفت کے ساتھ متصف ہو مثلاً: عالم، (جاننے والا) ظریف، (ہوشیار) (جاہل، مجاہد، صابر، شاکر وغیرہ)، (۲) مادل علی المعنوية المصدرية (یعنی اسم مشتق معنوی مصدری وہ اسم ہے جس سے اشتقاق ہوتا ہو (جیسے اجناس غیر محسوسہ) مثلاً: فَهِمَ (یفهَمُ اِفهمُ،) الفهمُ سے اور نصر (ینصر) النصر سے، (علم یعلم، العلم سے) (اسی طرح مصادر سے نکلنے والے سارے افعال مشتق ہیں۔ اور اسمائے مشتقہ کا تعلق مشتق کی اسی قسم سے ہے)

اور اسمائے اجناس محسوسہ سے اشتقاق نادر ہے یعنی بہت کم ہے (مگر ہوتا ہے) جیسے: أورقت الأشجار، (درخت پتے دار ہو گئے۔) وأسبعت الأرض (زمین درندوں والی ہو گئی۔) وعقْرَبْتُ الصُّدْغ. (میں نے کنپٹی کے بال بچھو دار بنائے) وفَلْفَلتُ الطعام، (میں نے کھانے میں مرچ ڈالا) ونَرْجَسْتُ الدواءَ (میں نے دوا میں نرگس پھول ڈالا) العَقْرب، النَّرجِس، الفُلْفُل، سے مشتق ہیں۔

والاشتقاق: أخذ كلمة من أخرى، مع تناسب بينهما فى المعنى وتغيير فى اللفظ. وينقسم إلى ثلاثة أقسام: صغير، وهو ما اتحدت الكلمتان فيه حروفًا وترتيبًا، كعلم من العلم، وفهم من الفهم. وكبير: وهو ما اتحدتا فيه حروفًا لا ترتيبًا، كجبذ من الجَذْب. وأكبر: وهو ما اتحدتا فيه فى أكثر الحروف، مع تناسب فى الباقى كنَعَقَ من النَّهْق، لتناسب العين فى المخرج. وأهم الأقسام عند الصرفىّ هو الصغير.

ترجمہ: اشتقاق کی تعریف: کسی کلمہ کو کسی دوسرے کلمے سے نکالنا دونوں میں معنوی تناسب اور لفظی مغایرت کے ساتھ اشتقاق کہلاتا ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں (۱) صغیر، (۲) کبیر (۳) اکبر۔ صغیر جس میں دونوں کلمے حروف و ترتیب دونوں اعتبار سے متحد ہوں جیسے: عَلِمَ اَلْعِلْمُ، سے اور فهم اَلفهمُ. سے اور کبیر جس میں دونوں کلمے حروف کے اعتبار سے متحد ہوں لیکن ترتیب میں مغایرت ہو جیسے: جَبَذَ، اَلْجَذْبُ. سے اور ذَجَبَ، اَلذَّبَجُ سے۔

اور اکبر یہ ہے دونوں کلمے اکثر حروف میں متحد ہوں بقیہ کے درمیان تناسب کے ساتھ جیسے: نَعَقَ اَلنَّهْقُ، سے، مخرج میں مناسبت کی وجہ سے۔ اور صرفیوں کے نزدیک ان تینوں اقسام میں صغیر سب سے اہم ہے یعنی اس کا استعمال زیادہ ہے۔

وأصل المشتقات عند البصريين: المصدر، لكونه بسيطًا، أى يَدُل على الحَدَث فقط بخلاف الفعل، فإنه يَدُلُّ عَلَى الحدث والزمن. وعند الكوفيين: الأصل الفعل، لأن المصدر يجئ بعده فى التصريف، والذى عليه جميع الصَّرْفيين الأوّل. ويُشتق من المصدر عشرة أشياء: الماضى، والمضارع، والأمر، (وقد تقدمت) واسم الفاعل، واسم المفعول ، والصفة المشبهة واسمالتفضيل،واسم ا الزمان والمكان، واسم الآلة. ويلحق بها شيئان: المنسوبُ والمصغر. وكل يحتاج إلى البيان.

ترجمہ: مشتقات میں اصل مصدر ہے یہی جمہور اور بصرین کا مذہب ہے، کہ یہ بسیط یعنی عام ہے یعنی یہ حدث (یعنی کسی چیز کے محض وجود پر دلالت کرتا ہے ہے) بخلاف فعل کے کہ وہ حدث اور زمانہ (دونوں) پر دلالت کرتا ہے (اس اعتبار سے فعل خاص اور محدود ہے) اور کوفین کہتے ہیں کہ مشتقات کی اصل فعل ہے کیونکہ مصدر گردان اور تصریف میں فعل کے بعد آتا ہے (ظاہر ہے بعد میں آنے والا پہلے آنے والے کا اصل کیسے ہو سکتا ہے) صرفیوں کی اکثریت پہلی بات پر اتفاق کرتی ہے۔۔ مصدر سے دس چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔ الماضى، والمضارع، والأمر ،واسم الفاعل، واسم المفعول، والصفة المشبهة، واسم التفضيل، واسماً الزمان والمكان، واسم الآلة۔ اور انھیں کے ساتھ دو چیزیں نسب اور تصغیر کو بھی جوڑا جاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کا بیان تفصیل سے آرہا ہے۔

مصادر(ثلاثی)

قد علمتَ أن أبنية الفعل ثُلاثية، ورُباعية، وخُماسية، وسُداسية؛ ولكل بناء منها مصدر .

قد تقدم أن للماضى الثلاثيّ ثلاثةَ أوزان: فَعَلَ بفتح العين، ويكون متعدّيًا كضربه، ولازمًا كقعد، وَفَعِلَ: بكسر العين،ويكون متعديًا أيضًا كفَهِم الدرس، ولازمًا كرضِيَ، وَفَعُلَ: بضم العين، ولا يكون إلا لازمًا.

ترجمہ: یہ بات آپ نے جان لی ہے کہ فعل کے اوزان(چار ہیں) ثلاثی، رباعی، خماسی، اور سداسی اور ہر وزن کا ایک مصدر ہے۔اور یہ بات ماقبل میں گزر چکی ہے کہ فعل ماضی ثلاثی کے تین اوزان ہیں۔

(۱) فَعَلَ، اور یہ متعدی ہوتا ہے جیسے:ضربه (اسنے مارا) (نصر ,ومدح, واکل, واخذ, وقطع)اور لازم بھی آتا ہے جیسے:قعد(وہ بیٹھا) (جلس، ذهب، طلع، قفز، سقط،)

(۲) فَعِلَ بکسر العین، یہ بھی متعدی ہوتا ہے جیسے:فهم الدرس(اس نے سبق سمجھ لیا) (حمد، جهل۔ اور لازم بھی آتا ہے جیسے:رضی،(وہ راضی ہوا) (فرح، حزن ،طرب، خضر،)

(۳) فَعُلَ بضم العین، یہ صرف لازم ہی آتا ہے جیسے:کرُم (وہ معزز ہوا) (عظُم، ظرُف، سهُل، صعُب، فصُح، بلُغ، وغیرها)

فأما فَعَل بالفتح، وَفَعِل بالكسر المتعدّيان، فقياس مصدرهما: فَعْل، بفتح فسكون،كضَرَب ضَرْبا، وَرَدَّ رَدًّا، وَفَهِمَ فَهْمًا، وَأَمِنَ أمْنا إلا إن دل الأول على حِرفة، فقياسه فِعالة بكسر أوّله، كالخِياطة والحِياكة.

ترجمہ: چنانچہ فَعَل بفتح العین اور فَعِل بکسر العین اگر متعدی ہوں تو ان دونوں کا مصدر فَعْلٌ بفتح فسکون، آتا ہے جیسے:ضرب ضربا ،ردّ ردّا وَفَهِمَ فَهْمًا وَأَمِنَ أمْنا۔

مگر یہ کہ فَعَل بفتح العین اگر حرفت کے معنی میں ہو تو اس کا مصدر فِعالة کے وزن پر آئے گا جیسے :خاط خياطة،(سینا)حاک حیاکة،(کپڑا بننا۔[1]

۱) اورفِعالة جیسے تجرتجارة، نجر نجارة،صحف صحافة،صبغ صباغة،سعى سعاية،سفر سفارة،(کماقال،خاط الصانع القميص خياطة جيدةً، حاك العامل الثوب حياكة دقيقةً صاغ الخبير السبائك صياغة

٣- وأما فَعِل بكسر العين القاصر، فمصدرُه القياسيّ: فَعَل بفتحتين، كفرِح فَرَحا وَجَوِيَ جَوى، وَشَلَّ شَلَلا؛ إلا إن دل على حِرفة أو وِلاية. فقياسه: فِعالة، بكسر الفاء، كوَلِيَ عليهم وِلاية.

ترجمہ: اور فَعِل بكسر العين، اگر لازم ہو تو اسکا مصدر قیاسی فَعَل، بفتحتين ہوگا، جیسے: فرِح فَرَحاً، جَوِيَ جَوًى، (سینہ کی تکلیف میں مبتلا ہونا) شَلَّ شَلَلاً، (کسی عضو کا خراب ہو جانا) [٢] الا یہ کہ اسکے معنی حرفت یا ولایت کے ہوں کہ اس صورت میں اسکا مصدر فِعالة، بكسر الفاء کے وزن پر آئیگا جیسے: وَلِيَ وِلاية. حاکم (بنا)

أو دلَّ على لون، فقياسه: فُعْلة، بضم فسكون كَحَوِي حُوَّة، وَحَمِر حُمْرة، أو كان علاجًا ووصفُه على فاعل، فقياسه، الفُعُول، بضم الفاء، كأزِف الوقت أُزُوفًا، وقدم من السفر قُدُومًا، وصعِد في السُّلَّم والدَّرَج صُعُودًا.

ترجمہ: (یا رنگ کے معنی میں ہو تو اسکا مصدر فُعْلة، بضم فسکون کے وزن پر آئیگا جیسے: حَوِي حُوَّة، (سیاہی مائل سرخ ہونا) وَحَمِر حُمْرة، (سرخ ہونا) [٣]

اور اگر فعل حسی ہو اور اسکی صفت فاعلٌ کے وزن پر آتی ہو تو اسکا مصدر فُعول بضم الفاء کے وزن پر آئیگا جیسے: ازف الوقت ازوفاً، (قریب ہونا) قدم قدوما، (آنا) اور صعد صعودا (چڑھنا) [٤]

---

(٢) اور جیسے: (تِعب تعَباً، جزِع جزَعاً، مرِض مرَضاً، أسِف اسفاً، فرِح فرَحا، وطرِب طرَبا، وفزِع فزَعا، واسف اسفا، وندم ندما، وخدرت يده خدرا، وغرق غرقا، وطمع طمعا، وبطر عيشه بطراً وعجل عجلا، وعطش عطشا، وظفر ظفرا، وصمم صمما، وعمي عمى، وعور عورا. وعبث عبثا)

(٣) شقِر شُقرة، (زرِق زُرقة، خضر خُضرة، سمر سمرة- يخالطه حمرة)، وحلكة (شدة السواد)، ودهمة (السواد)، وملحة (مخالطة البياض للسواد، ورقطة

(٤) (وجزع جزوعا، وجهش جهوشا، وحضر حضورا، وخمد الشيء خمودا، ودفئ من البرد دفوءا، ودمعت عينه دموعا، وركب ركوبا، وركن الى الشيء ركونا، وسخنت عينه سخونا، وسلس (لان) سلوسا، وشهد المجلس شهودا، وصعد صعودا، (مرّ مرورا، ووصل وصولا- وطلع طلوعا- وغرب غروبا- وسجد سجودا- وعلا علوا- وركع ركوعا- وسكن سكونا- وجلس جلوسا- ووقف وقوفا- وحضر حضورا- وجسد جسودا- ومكث مكوثا- ونهض نهوضا- وقعد قعودا- وسكت سكوتا- وظهر ظهورا)

٤- وأما فعَلَ بالفتح اللازم فقياس مصدره: فُعول، بضم الفاء، كقعدَ قعودًا، وجلس جلوسًا، ونهض نهوضًا، ما لم تعتلّ عينه، وإلا فيكون على فَعْل بفتح فسكون كَسَيْر، أو فعَال كقيام، أو فعالة كنياحة. وما لم يدلَّ على امتناعٍ، وإلا فقياس مصدره فِعال بالكسر، كأَبَى إباءً، ونَفَر نِفارًا، وجَمَحَ جِماحًا، وأبق إباقًا.

ترجمہ: اور رہی بات فَعَل بفتح العين، کی تو اگر وہ لازم ہو تو اسکا مصدر قیاسی، فُعول، بضم الفاء، کے وزن پر آتا ہے جیسے: قعدَ قعودًا، وجلس جلوسًا، ونهض نهوضًا ، جبتک کہ وہ معتل العین نہ ہو ورنہ اسکا مصدر قیاسی فَعْل، بفتح فسكون آئیگا جیسے: سارسَيْراً، (چلنا) [٥] یافعال کے وزن پر آئیگا جیسے: قام قياماً[٦] یا فعالة کے وزن پر آئیگا جیسے: نَاحَ نياحة (برائی کرنا،

جبتک منع وانکار کے معنی میں نہ ہو ورنہ اسکا مصدر قیاسی فِعال، بالكسر، آئیگا جیسے: أَبَى إباءً، (انکار کرنا) ونَفَر نِفارًا، (وطن چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جانا) وجَمَحَ جِماحًا، (گھوڑے کا ہٹ کرنا، سوار کے قابو میں نہ آنا) وأبق إباقًا. (بھاگنا، غلام کا بھاگنا) .

أو على تقلُّب: فقياس مصدره: فعَلان، بفتحات، كجال جَوَلانًا، وَغَلَى غَلَيانًا. أو على داء: فقياسه فُعال بالضم كَمَشَى بطنُه مُشَاء. أو على سير فقياسه: فَعِيل، كرحَلَ رحيلاً، وذَمَل ذَمِيلا. أو على صوت فقياسه: الفُعال بالضم، والفَعيل، كصَرَخ صُراخًا، وَعوَى الكلب عُواء، وصَهَل الفرس صَهيلاً، وَنَهَقَ الحمار نَهيقًا، وزَأر الأسدزَئيرًا. أو على حرفة أو وِلاية: فقياس مصدره فِعالة بالكسر، كتَجَر تِجارة، وَعرَف على القوم عِرَافة: إذا تكلم عليهم، وسفَر بينهم سِفارة: إذا أصلح.

ترجمہ: یا جب تک تقلب واضطراب کے معنی میں نہ ہو ورنہ اس کا مصدر فعلان بفتحات، کے وزن پر آئیگا جیسے:

٦) (صام صياماً، نام نياماً، وضاء الشيء ضياء وعاذ إليه (التجا) عياذا، وعام الرجل (اشتهى اللبن) عياما، وغاب القمر غيابا وغار على المرأة غيارا، وناح الرجل نياحا، وآب (رجع) ايابا، وضاع الشيء ضياعا.

٥) (صام صوماً، نام نوماً، خاف خوفا، باع بيعا، وفاز فوزا ومات موتا ومال ميلا -وبان بونا -وتاق توقا- وثاب ثوبا -وثار ثورا وجار جورا وجال جولا- وجاء جيئا- وحاد حيدا -وحاط حوطا -وحال حولا-)

٣) (شراء، واباء، وجماحا، ولفارا، وشماسا، (منع الفرس ظهره)، وعنادا، وحجاما، وعزافا، وخناسا، (التاخر)، ونشازا

جال جَوَلانًا.(گھومنا) وَغلَى غَلَيانًا.(ابلنا، کھولنا)

یا بیماری کے معنی میں نہ ہوں، ورنہ اسکا مصدر فُعال بالضم کے وزن پر آئیگا جیسے: مَشَى بطنُه مُشَاء.(دست آنا)[7]

یا، سیر کے معنی میں نہ ہو، ورنہ اسکا مصدر فَعِیل، کے وزن پر آئیگا جیسے: رحَلَ رحيلاً (روانہ ہونا، کوچ کرنا) وذَمَلَ ذَمِيلا (اونٹ کا سبک رفتار چلنا)[8]

یا، آواز کے معنی میں نہ ہو، ورنہ اسکا مصدر فُعال، بالضم کے وزن پر آئیگا، آئیگا(جیسے: (عواء الذئب، ونباح الكلب۔ وخوار الثور۔ وبكاء الطفل۔ وصراخ ،ومواء۔(القطة) وثغاء الشاة ،ورغاء الدابة ،وصياح الرجل وهتافه، ونغاق الغراب، ونغاقه ،وبغام الظبي ،وضباح الثعلب ،وخداء الابل، ومكاء (الصفير بالفم)، وعياط الإنسان)

یا فَعِیل، کے وزن پر آئیگا جیسے: صَرَخَ صُراخًا، وصريخاً، (زور زور سے چیخنا) وصَهَل الفرس صَهيلاً، (گھوڑے کا ہنہنانا) وَنَهَقَ الحمار نَهِيقًا، (گدھوں کا باہم ملکر آواز نکالنا) وزَأَر الأسد زَئِيرا (شیر کا دہاڑنا) ونعب نُعاباً و نعيباً (البتہ فعیلا زیادہ مشہور ہے،)[9]

یا حرفت وولایت کے معنی میں نہ ہو ورنہ اسکا مصدر قیاسی فِعالة بالكسر، کے وزن پر آئیگا جیسے: تَجَر تِجارة، وَعرَف على القوم عِرَافة (کسی کا قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنا، ان کی مدد کرنا) نقب نقابة، امر امارة۔

٥۔وأما فَعُل بضم العين فقياس مصدره: فعولة، كصعُب الشئ صُعوبة، وعذُب الماء عذوبة، وفعالة بالفتح، كبلُغ بَلاغة، وفَصُحَ فَصَاحة، وصَرُح صرَاحة.

ترجمہ: اور فَعُل بضم العين کا مصدر قیاسی فعولة، کے وزن پر آئیگا جیسے: صعُب الشئ صُعوبة، (کسی چیز کا مشکل

---

٨) سعل سعالاً، رعف رعافاً، ودوار۔ وزكام۔ ۔ وصداع۔ وزحار۔ وطخار۔ وقلاب۔ وخناق ۔ورماع ۔،(الم في البطن يصفر منه الوجه)، وفواق (الشهقة العالية)، وكباد، وكراز (رعدة من البرد) وعطاس، وذهان۔ (شرود الذهن)،

٨ (وجيفا ،(ضرب من سير الخيل والابل)، ودبيبا، ودليفا ،(مشية الشيخ)، ووجيدا، (نوع من سير الابل عندما تكون خطواتها كبيرة)، ورحيلا، ودليثا، (نوع من السير فيه سرعة وتقارب في الخطوات).

٩) ونعيب الغراب، ونعيق البوم ونقيق الضفادع، وضجيج الناس ،وطنين الذباب، وهدير الالة وصليل السيوف، وفحيح الافعى، ونهيق الحمار، وزفير الإنسان ،وشهيقه ،وقصيف الرعد، وصهيل الفرس، وهديل الحمام، وزئير الاسد، ورنين الجرس، وانين المريض، وحفيف الشجر، وصرير القلم والباب، وجيب القلب، وشحيج البغل، وهرير الكلب، وخرير الماء، وشخير الإنسان، ونخيره، وعويل الإنسان، ونحيبه ،وهزيم الرعد.

ہونا)وعذُب الماء عذوبة.(پانی کا میٹھا ہونا)[10] اور فَعَالةً بالفتح، کے وزن پر آئیگا جیسے:بلُغ بَلاغةً، وفَصُحَ فَصَاحةً، وصَرُحَ صرَاحةً.(واضح کرنا) [11]

وما جاء مخالفًا لما تقدَّم فليس بقياسي، وإنما هو سماعيّ، يُحفظ ولا يُقاس عليه.

ترجمہ:اور جو مصادر ان ضابطوں سے ہٹ کر آئے ہیں وہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں جنہیں یاد کیا جاسکتا ہے مگر ان پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا(ان کی چند مثالیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں مثلا: اول سے یعنی فَعَل وفَعِل متعدی کا مصدر فعْل، بسکون العین آتا ہے مگر یہاں مخالف آیا ہے جیسے: اول سے: طَلَبَ طَلَبًا، ونَبَتَ نَبَاتًا، وكتَبَ كِتابًا، وحَرَس حِراسةً،(حفاظت کرنا) وحَسَب حُسْبانًا،(شمار کرنا) وشكر شكُرا، وَذكر ذِكْرا، وكَتَمَ كِتْمانًا،(چھپانا) وكَذِبَ كَذِبا، وغَلَب غَلَبَة،(غالب ہونا) وَحَمى حِمايَة،(بچانا) وَغَفَرَ غُفْرانًا،(بخشا) وعَصَى عِصيانًا،(نافرمانی کرنا)وقَضَى قَضَاء.(فیصلہ کرنا)وَهَدَى هِدَايَة،(رہنمائی کرنا)وَرَأى رُؤية.(دیکھنا)

اور دوسرے یعنی فَعِلَ بکسر العین سے فَعَل بفتح العین مصدر آتا ہے مگر یہاں اسکے خلاف آیا ہے جیسے: لَعِبَ لعِبا، ونَضِجَ نضْجًا،(پھل پکنا)وكرِهَ كَرَاهِية، وَسَمِنَ سِمنًا،(موٹا ہونا)وَقَوِيَ قُوَّة، وَقَبِلَ قُبُولا، وَرَحِمَ رَحْمَة.

اور تیسرے سے یعنی فَعُلَ بضم العین کا مصدر فعولة یا فعالة کے وزن پر آتا ہے مگر یہاں اسکے خلاف آیا ہے جیسے: كَرُم كرَما،(بخشش کرنا) وعَظُمَ عِظمًا،(بڑا ہونا)وَمَجُدَ مَجْدا،(بزرگ ہونا)وحَسُنَ حُسْنا، وَحَلُمَ حِلْما،(بردبار ہونا)وَجَمُلَ جَمالا.

[10] (برد الشيء برودة وبطل الرجل بطولة وثبت ثبوتة وثخن ثخونة وجدب المكان جدوبة وجلد الرجل جلودة وجهم جهومة وحدث (جد) حدوثة، وحزن المكان حزونة، وحمض الشيء حموضة وخشن الشيء خشونة وخلق الشيء (لان) خلوقة، ودنو دنوءة

[11] فما ورد على فعالة : بدن بدانة وبرع براعة وبسط بساطة وبطل بطالة وبطن بطانة وبكم بكامة (انقطع عن الكلام)، وبهج بهاجة وثبت ثباتة وثخن ثخانة وثقف ثقافة وثقل ثقالة، وثمن ثمانة وجرؤ جراءة، وحرم حرامة وجزل جزالة، وجلد (قوي) جلادة، وجهم جهامة (عبس وجهه) وحدث حداثة، وحزم حزامة وحصن حصانة وحمق حماقة وخبث خباثة وخلع خلاعة ودنو دناءة ،

مصادر غير الثلاثی

(مصادر غیر ثلاثی سے مراد افعال رباعی، وخماسی، وسداسی کے مصادر ہیں جو کہ سب کے سب قیاسی ہیں۔ قیاسی سے مراد یہ ہے کہ ان کے ضابطے واصول مقرر ہیں جن کے تحت یہ آتے ہیں جس سے ان کے اوزان کی معرفت معمولی غور وفکر کے بعد ہو جاتی ہے۔

لكل فعل غير ثلاثيّ مصدرٌ قياسيّ:

فمصدر فعَّل بتشديد العين: التفعيل، كطهَّر تطهيرًا، ويسَّر تيسيرًا. هذا إذا كان الفعل صحيح اللام. وأما إذا كان معتلَّها فيكون على وزن تفْعِلة بحذف ياء التفعيل، وتعويضها بتاء فی الآخر، كزكیّ تزكِية، وربَّى تربية. وندر مجئ الصحيح على تفعلة، كجرَّب تجربة، وذكَّر تذكِرة، وبصَّر تبصِرَة وفكَّر تفكرة، وكمّل تكمِلة، وفرَّق تَفْرِقة، وكرَّم تَكْرِمة.

ترجمہ: ہر فعل غیر ثلاثی کا ایک مصدر قیاسی ہے، چنانچہ فعّل بتشدید العین کا مصدر تفعیل کے وزن پر آتا ہے جیسے: طهَّر تطهيرًا، ويسَّر تيسيرًا یہ اس صورت میں ہے جب فعل صحیح اللام ہو، اور اگر فعل معتل اللام ہو تو اسکا مصدر تفعلة کے وزن پر آئیگا یائے تفعیل کو حذف کر کے اور آخر میں اس کے عوض میں تائے مدورہ لاکر۔ جیسے: زکیّ تزكية، وربَّى تربية.

(وسمى تسمية، ووصى توصية، وحلى تحلية ،وجلى تجلية ،ودنى تدنية، وعلى تعلية ،وأدى تأُدية،) اور کسی فعل صحیح اللام کا مصدر تفعلة کے وزن پر لانا نادر اور شاذ ہے۔ جیسے: جرَّب تجربة، وذكَّر تذكِرة، وبصَّر تبصِرَة، وفكَّر تفكرة، وكَمّل تكمِلة، وفرَّق تَفْرِقة، وكرَّم تَكْرِمة..

وقد يعامل مهموز اللام معاملة معتلها فی المصدر، كَبَرَّأ تبرئة، وَجَزَّأ تجزئة، والقياس،تبريئًاوتجزيئًا.

وزعم أبو زيد أن ورُود "تفْعِيل" فی كلام العرب مهموزًا أكثر من "تَفْعِلة" فيه، وظاهر عبارة سيبويه يفيد الاقتصار على ما سُمع، حيث لم يرد منه إلا نَبّأ تنبيئًا.

---

٢) كرم تكريماً، وجمل تجميلا، وجرب تجريباً وقدم تقديماً ودمر تدميرا وجرح تجريحاً وحسن تحسيناً وحطم تحطيماً وطبق تطبيقاً وجمع تجميعاً ورتل ترتيلا وسبح تسبيحاً

ترجمہ: اور مصدر میں مھموز اللام کا معاملہ معتل اللام کی طرح ہے جیسے: بَرَّأَ تبرئة، وَجَزَّأَ تجزئة، :وتوطئة وتعبئة وتهنئة وتخطئة جبکہ ضابطہ تبریئًا وتجزیئًا وتخطیئاً وتهنیئًا کا ہے۔

،اور ابو زید صرفی کا کہنا ہے کہ کلام عرب میں مھموز کے مصادر کا ورود تفعیلاً سے زیادہ ہے بمقابلہ تفعلةٌ کے، اور علامہ سیبویہ کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مھموز کے مصادر سماع پر موقوف ہیں اسلئے کہ تفعیلاً سے سوائے نَبّأَ تنبیئًا کے کوئی مہموز نہیں آیا ہے۔

باب افعال:

ومصدر أفْعَلَ: الإفعال كأكرم إكراماً، وأحسن إحساناً، هذا إذا كان صحيح العين، أما إذا كان معتلها فتنقل حركتها إلى الفاء وتقلب ألفاً لتحركها بحسب الأصل وانفتاح ما قبلها بحسب الآن ثم تحذف الألف الثانية لالتقاء الساكن كما سيأتي، وتعوّض عنها التاء كأقام إقَامَة وأنَاب إنَابة، وقد تحذف التاء إذا كان مضافاً على ما اختاره ابن مالك، نحو: «وإقام الصلاة»،وبعضهم يحذفها مطلقاً، وقد يجيء على فَعال بفتح الفاء كأنبت نَباتاً وأعطى عَطاء، ويُسمونه حينئذ اسم مصدر۔



ترجمہ: اگر کلمہ صحیح العین ہو تو أفعل کا مصدر افعالاً کے وزن پر آیگا جیسے: أکرم إکرامًا، وأحسن إحسانًا،

(واسعد اسعادا واکرم اکراما وأمعن امعانا واکمل اکمالا والطف الطافا واسلم اسلاما واربك ارباكا واذعن اذعانا واخرج اخراجا)۔ اور اگر کلمہ معتل العین ہو (تو اسکے مصدر میں تعلیل ہوگی) عین کلمہ کی حرکت ما قبل میں فاء کلمہ کو دی جائیگی اور پھر عین کلمہ کو الف سے بدل دیا جائیگا کیونکہ واؤ اصلا متحرک ہے اور اب اسکا ما قبل مفتوح ہے (اسلئے اسے الف سے بدل دیا) (اب دو الف ایک ساتھ جمع ہو گئے) اسلئے دوسرے الف کو حذف کر دیا جائیگا اور اسکے عوض میں آخر میں تائے مدورہ لائی جائیگی، جیسے: اقام اقواما سے اقام اقامة ،اور اناب انابا سے اناب انابة ،

(وأجاد إجادة ۔أغاث إغاثة۔ أطاع إطاعة۔ أسال إسالة۔ أبان إبانة۔) اور جب کلمہ مضاف ہو تو تائے مدورہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسا کہ ابن مالک نے اسے پسند کیا ہے۔ جیسے: {إقام الصلاة} اور بعض اہل صَرف یوں بھی حذف کر دیتے ہیں۔ اور کبھی افعل کا مصدر فَعالا ،بفتح الاول کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے: أنبت نَباتًا، وأعطی عَطاء۔ لیکن اس صورت میں یہ مصدر نہیں بلکہ اسم مصدر کہلاتا ہے۔

٣- وقياس مصدر ما أوله همزةُ وَصْلٍ قياسية كانطلق واقتدر، واصطفى واستغفر، أن يُكْسَر ثالث

حرف منه، ويزاد قبل آخره ألف، فيصير مصدرًا، كانطلاق واقتدار، واصطفاء واستغفار، فخَرَج نحو اطَّاير واطَّيَّر، فمصدرهما التَّفاعُل التَّفعُّل، لعدم قياسية الهمزة. وإن كان اسْتَفْعَلَ معتلَّ العين عُمِل فی مصدره ما عُمِل فی مصدر "أفْعَلَ" معتل العين، كاستقام استقامة، واستعاذ استعاذة.

ترجمہ: اور وہ افعال جن کے شروع میں ہمزہ وصل قیاسی لگا ہوا ہے جیسے: انطلق، اقتدر، اصطفی، استغفر، (تو ان کے مصدر کا ضابطہ یہ ہے کہ) ان کے تیسرے حرف کو کسرہ دیا جائے اور ما قبل آخر الف کا اضافہ کیا جائے جیسے: انطلق انطلاقاً واقتدر اقتداراً، واصطفی اصطفاء، واستغفر استغفاراً، أصفر اصفراراً۔ [۲] اس سے اطّایر، و اطّیر، خارج ہیں کہ ان کا مصدر تفاعل، وتفعّل ہے کیونکہ انکا ہمزہ قیاسی نہیں (بلکہ وصلی ہے) اور اگر استفعل معتل العین ہو تو اسکے مصدر کا معاملہ افْعَل معتل العین جیسا ہوگا جیسے: استقام استقامة، واستعاذ استعاذة۔

(استراح استراحة، واستزاد استزادة واستمال استمالة واستفاد استفادة واستطال استطالة واستعان استعانة واستجاب استجابة.)

---

٤ وقياس مصدر ما بُدِئَ بتاء زائدة: أن يضم رابعه، نحو تَدَحْرَجَ تَدَحْرُجا، وَتَشَيْطَنَ تَشَيْطُنا، تَجَوْرَبَ وتَجَوْرُبًا، لكن إذا كانت اللام ياءً كُسِرالحرف المضموم، ليناسب الياء، كتوانَى توانِيًا، وتغالَى تغالِيًا.

ترجمہ: اور وہ افعال جن کے شروع میں تائے زائدہ لگی ہو ان کے مصادر کا ضابطہ یہ ہے کہ اسکے چوتھے حرف کو ضمہ دیا جائے جیسے: تَدَحْرَجَ تَدَحْرُجاً، وَتَشَيْطَنَ تَشَيْطُناً، وَتَجَوْرَبَ تَجَوْرُباً۔

(تسابق تسابقاً، وتعادل تعادلاً، وتقارب تقارباً، وتمايل الغصن تمايلاً، وتبعثر الحصا تبعثراً، وتمرّس تمرُّساً، وتقدم تقدُّماً.)

لیکن اگر اسکے لام کلمہ میں یاء ہو تو حرف مضموم کو کسرہ دیا جائیگا یاء کی مناسبت سے جیسے: توانَى توانِيًا، وتغالَى تغالِيًا، (تمنى تمنياً، وتأنى تأنياً، وتوانى توانياً، وتفانى تفانياً، وتناءى تنائياً، وتمادى تمادياً۔)

٥۔ وقياس مصدر فَعْلَل وما أُلحق به: فَعْلَلَة، كدَحرج دَحْرجة وَزَلْزَل زَلْزَلة، ووسْوَس وسوسة، وبيطَر بيطَرة، وفِعْلال بكسر الفاء، إن كان مضاعفًا، نحو زَلْزَل زِلزالا، ووسوس وِسواسًا؛ وهو فی غير المضعف سَماعيّ كسَرْهَفَ سِرْهافا، وإن فُتِحَ أول

مصدر المضاعف، فالكثير أن يُراد به اسم الفاعل نحو قوله تعالى: {مِنْ شَرِّ الوَسْوَاسِ} أى الموَسْوِس۔

ترجمہ: اور فعلل، اور اسکے ملحقات کا مصدر قیاسی فعْلَلَة، ہے جیسے: دَحرج دَحْرجة وَزَلْزَل زَلْزَلة، ووسْوَس وسوسة، وبيطر بيطرة، (بعثر بعثرة وزخرف زخرفة وسيطر سيطرة، وهرول هرولة وعربد عربدة.)، اور کلمہ مضاعف ہو تو اسکا مصدر قیاسی فِعْلال بكسر الفاء، آتا ہے جیسے: زَلْزَل زِلزالا، ووسوس وِسواسًا، (وسلسل وسلسالا، وبلبل وبلبالا، وتمتم وتمتاما -) اور غیر مضعف میں یہ وزن سماعی ہے جیسے: سَرْهَفَ سِرْهافا، اور مصدر مضاعف کا پہلا حرف اگر مفتوح ہو تو اس سے عموماً اسم فاعل مراد ہوتا ہے (نا کہ مصدر) جیسے: اللہ تعالیٰ کا قول: {مِنْ شَرِّ الوَسْوَاسِ} میں أی المُوَسْوِس۔

- وقياس مصدر فاعَلَ: الفِعال بالكسر والمُفَاعلة، كقاتل قتالاً ومُقاتلة، وخاصم خِصامًا ومُخاصمة. وما كانت فاؤه ياء من هذا الوزن يمتنع فيه الفِعال، كياسَرَ مُياسرة، ويامَنَ مُيامنة. هذا هو القياس.

اور فاعَل کا مصدر قیاسی فِعال بالكسر اور مُفَاعلة، کے وزن پر آتا ہے جیسے: قاتل قتالاً ومُقاتلة، وخاصم خِصامًا ومُخاصمة[١٣] اور اس وزن میں جس کلمہ کا فاء کلمہ یاء ہو تو اس کا مصدر فعال کے وزن پر لانا منع ہے جیسے: ياسَرَ مُياسرة، ويامَنَ مُيامنة۔

وما جاء على غير ما ذكر فشاذ نحو كَذَّا كِذَّابا، والقياس تكذيباً. وكقوله: *

باتَ يُنَزِّى دَلْوَهُ تَنْزِيًا * كما تُنَزِّى شَهْلَةٌ صَبِيًّا*

والقياس: تَنْزِية. وقولهم: تَحَمَّل تِحِمَّالا بكسر التاء والحاء وتشديد الميم، والقياس تَحَمُّلا. وترامَى القوم رِمِّيَا، بكسر الراء والميم مشددة، وتشديد الياء، وآخره مقصور. والقياس: تَرَامِيا. وحَوْقل الرجل حِيقَّالاً: ضعف عن الجماع، والقياس حَوْقَلة، واقشعرّ جلده قُشَعْرِيرَة، بضم ففتح فسكون: أى أخذته الرّعدة، والقياس اقْشعرارًا.

---

١). وباعد مباعدة وبعادا، وجاهد مجاهدة وجهادا، وحاور محاورة وحوارا، وناقش مناقشة ونقاشا، وطالب مطالبة وطلابا، ولاوذ ملاوذة ولواذا، وجاور مجاورة وجوارا، وقارن مقارنة وقرانا، ودافع مدافعة ودفاعا، وساجل مساجلة وسجالا، وزاحم مزاحمة وزحاما.

ترجمہ: اور جس فعل کا مصدر مذکورہ ضابطوں کے خلاف آئے تو وہ شاذ ہے جیسے: كَذَّبَ كِذَّابًا، جبکہ ضابطہ تکذیبا کا ہے اور شاعر کا شعر، *بَاتَ يُنَزِّي دَلْوَهُ الخ۔ وہ رات بھر اپنے ڈول کو حرکت دیتا رہا، جیسے بڑھیا اپنے بچے کو ہلاتی رہتی ہے۔ محل استشہاد مصدر تنزیا، ہے کہ یہ شاذ ہے کیونکہ ضابطہ تنزیۃ کا ہے۔ اسی طرح عربوں کا قول۔ تَحَمَّلَ تِحِمَّالًا، شاذ ہے کیونکہ ضابطہ تَحَمُّلًا۔ ہے وترامی القوم رِمِّيًّا، شاذ ہے. کیونکہ ضابطہ: تَرَامِيًا۔ ہے وحَوْقَلَ الرجل حِيقَالًا: (ضعف باہ کا شکار) کیونکہ ضابطہ حوْقَلة، ہے، واقشعرّ جلده قُشَعْرِيرَة، شاذ ہے (جسے بجلی لگ جائے)، اصل اقْشعرارًا۔ ہے۔

تنبیہات:

تنبیہات کے ذیل میں مصنف علامؒ نے اقسام مصادر کا تذکرہ کیا ہے، جاننا چاہیے کہ مصدر کی کئی قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں (۱) مصدر عادی، جس کو مصدر اصلی بھی کہتے ہیں (۲) مصدر میمی، یہ مصدر اصلی ہی جیسا ہے مگر اس کے شروع میں میم زائدہ لگی ہوتی ہے (۳) اسم مصدر، جو اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہ ہو (۴) مصدرِ مرہ، اس کو مصدر عددی بھی کہتے ہیں کہ اس میں کسی کام کو ایک مرتبہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ (۵) مصدر ہیئت، اس میں ہیئۃ و اسلوب کی بات ہوتی ہے۔ (۶) مصدر صناعی، جس میں یائے مشددہ اور تائے تانیث کا اضافہ کیا جاتا ہے ان سب کی تفصیل ذیل میں ذکر کی جاتی ہے۔ (۱۴)

الأول: يصاغ للدلالة على المَرة من الفعل الثلاثة مصدر على وزن "فَعْلَةَ" بفتح فسكون، كجلس جلْسَة، وأكل أكْلَة. وإذا كان بناء مصدره الأصلى بالتاء، فيُدَلّ على المرة بالوصف، كَرَحِم رَحْمة واحدة.

ترجمہ: پہلی تنبیہ: فعل ثلاثی کا مصدر مرہ کا صیغہ "فَعْلَةَ" بفتح فسکون کے وزن پر آتا ہے جیسے: جلس جَلْسَة، (ایک

---

۱۴) المصدر: كلمة تدل على حالة أو حدث دون الإشارة إلى زمان معين، أو هو الاسم الدال على حدث مجرد من الزمان، كالقيام، والقعود، والكتابة، والعطاء،

۔انواع المصدر: تنقسم المصادر إلى أقسام۱: المصدر الصريح۲ المصدر المؤول ۳) المصدر الميمي٤ المصدر الصناعي٥ ، المصدر المرة۔ المصدر الهيئة.،

المصدر الصريح هو اسم دل على معنى مجرد من الزمن مثل (قيام جلوس اجتماع. ترتيل۔

والمصدر الصريح ينقسم إلى سماعي وقياسي. فالمصدر السماعي: ما سمعناه من العرب بدون قاعد، وهو موجود في المعاجم، أو كتب اللغة، وهو المصدر الثلاثي. أما المصدر القياسي: فله قاعدة، وهو مصدر الفعل الرباعي والخماسي والسداسي ومصادر الأفعال الثلاثية سماعية ليس لها ضوابط. قياسية ثابتة. وإنما تعرف بالسماع والنقل من العرب،)

مرتبہ بیٹھنا)واُکل اُکلۃ.((ایک مرتبہ کھانا)[۱۵]

اوراگراسکے مصدر اصلی کاصیغہ پہلے سے ہی تاء کے ساتھ ہوتواسکے مصدر مرہ پر دلالت کے لئے اسکی صفت کاذکر ضروری ہوگا جیسے:رَحِم رَحْمۃ واحدۃ۔[۱۶]

ويُصاغ منه للدلالة على الهيئة مصدر على وزن "فِعْلَة" بكسر فسكون، كجلس جِلْسة، وفى الحديث: "إذا قتلتم فأحسنوا القِتْلة". وإذا كانت التاء فى مصدره الأصلى دُلَّ على الهيئة بالوصف، كنَشَدَ الضالَّة نِشْدة عظيمة.

والمرة من غير الثلاثى، بزيادة التاء على مصدره كانطلاقة، وإن كانت التاء فى مصدره دُلَّ عليها بالوصف، كإقامة واحدة. ولا يُبْنى من غير الثلاثى مصدر للهيئة، وشذ خِمْرة ونِقْبة وعِمَّة، من اختمرت المرأة، وانتقبت، وتعمَّم الرجل.

ترجمہ:اور فعل ثلاثی کامصدر ہیئت کاصیغہ "فِعْلَة" بکسر فسکون آتاہے جیسے:جلس جِلْسة.وفى الحديث: "إذا قتلتم فأحسنوا القِتْلة". (جب تم کسی کو قتل کروتواچھی طرح سے کرو،(یعنی ادھورانہ چھوڑو کہ وہ تڑپتارہے)
(ذبح ذِبحة. خاف خِيفة. مشى مِشية. وقف وقفة. جلس جلسة. طعم طعمة. ركب ركبة۔

اور جس فعل کے مصدر اصلی میں پہلے سے ہی تاء ہو تو اسکے مصدر ہیئت پر دلالت کے لئے اسکی صفت کاذکر ضروری ہے جیسے:نَشَدَ الضالَّة نِشْدة عظيمة.(خدمت امّی خدمة حسنة. مهن زيد مهنة شريفة)،

اور فعل غیر ثلاثی کامصدر مرہ اسکے مصدر اصلی کے اخیر میں تاء کااضافہ کرنے سے بن تاہے جیسے:انطلق انطلاقة. ،
(اكرم . اكرامة. استخرج . استخراجة.ابتسم .ابتسامة. اعتمد اعتمادة۔)

اور اسکے مصدر اصلی میں اگر پہلے سے ہی تاء لگی ہو تو اسکامصدر مرہ بنانے کے لئے اسکی صفت لاناضروری ہوگا،جیسے:أقام إقامة واحدة.(خاصم مخاصمة واحدة، اعان إعانة صادقة)اور فعل غیر ثلاثی سے مصدر ہیئت نہیں آتا، اورجو آئے ہیں وہ شاذ ہیں جیسے:اختمرت المرأة خِمْرة ،وانتقبت المرأة نِقْبة ، وتعمّم الرجل عِمّة۔

---

۱۵) ضرب ضربة،(ایک مار)اخذ اخذة، هفوة،(لكل عالم هفوةٌ) كبوة،(ولكل جواد كبوةٌ) دورة،(تدور الارض دورة)

16) .(دعا دعوةً منفردةً،نعِم نَعمةعظيمة) نقِم نَقمة واحدة (ایک بار سزا دینا) نشِد نَشدةعظيمة (کھوئی ہوی چیز تلاش کرنا). كقوله تعالى : (فاذا نفخ في الصور نفخة واحدة) (ولئن مستهم نفحة من عذاب ربك ليقولن ياويلنا انا كنا ظالمين) (ثم الله ينشى النشاة الأخرى). (ولقد رءاه نزلة أخرى).

الثانی: عندهم مصدر یقال له "المصدر المیمی"، لکونه مبدوءً بمیم زائدة. ویصاغ مِن الثلاثی علی وزن مَفْعَل، بفتح المیم والعین وسکون الفاء، نحو: مَنْصَر ومَضْرَب، ما لم یکن مثالاً صحیح اللام، تحذف فاؤه فی المضارع کوَعَد، فإنه یکون علی زنة مَفْعِل، بکسر العین، کموعِد وموضِع. وشذّ من الأول: المرجِع والمَصِیر، والمعرِفة، والمقدِرة، والقیاس فیها الفَتْح. وقد وردت الثلاثة الأولی بالکسر، والأخیر مثلّثًا، فالشذوذ فی حالتی الکسر والضم. ومن غیر الثلاثی: یکون علی زنة اسم المفعول، کمُکْرَم، ومُعَظَّم، ومُقام.

ترجمہ: دوسری تنبیہ: اہل عرب کے یہاں ایک اور مصدر مصدر میمی ہے، اسکو مصدر میمی اسلئے کہتے ہیں کہ اسکے شروع میں میم زائدہ لگی ہوتی ہے، فعل ثلاثی میں مصدر میمی کا صیغہ مَفْعَل. بفتح المیم والعین وسکون الفاء کے وزن پر آتا ہے جیسے: کتب مکتب. شرب مشرب. دخل مدخل۔ سوائے مثال صحیح اللام کے (جسکا فاء کلمہ مضارع میں حذف ہو جاتا ہے جیسے: وَعَد، و یسر) کہ اسکا مصدر میمی مفِعل بکسر العین آتا ہے جیسے: موعِد وموضِع، وقف موقف، ورد مورد، وصل موصل، اور غیر مثال کا اس وزن پر مصدر میمی لانا شاذ ہے جیسے: المرجِع والمَصِیر، والمعرِفة، والمقدِرة، (معرفة، مبیت، مشیب، مزید، محیص، مقدرة، مجیء، مسیر، مغفرة کیونکہ قیاس ان میں فتحہ ہے۔ (یہ سب سماعی طور پر آتے ہیں) اور ان میں سے شروع کے تین افعال بکسر العین ہی آتے ہیں جبکہ آخری کلمہ (المقدِرة) تینوں طرح آتا ہے اس طرح شذوذ کسرہ، اور ضمہ کی حالت میں ہے۔ اور فعل غیر ثلاثی میں مصدر میمی اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے: مُکْرَم، ومُعَظَّم، ومُقام. ومخرج. ومنطلق. ومستغفر.

الثالث: یصاغ من اللفظ مصدر، یقال له المصدر الصناعی، وهو أن یُزاد علی اللفظة یا مشددة، وتاء التأنیث، کالحریة، والوطنیة، والإنسانیة، والهمَجِیة، والمَدَنیة.

ترجمہ: تیسری تنبیہ: ایک مصدر فعل کے حروف سے بنایا جاتا ہے جسے مصدر صناعی کہتے ہیں، یہ مصدر فعل کے حروف میں یائے مشددہ اور تائے تانیث بڑھانے سے بنتا ہے جیسے: الحریّة والوطنیة والانسانیة والهجمیة والمَدَنیّة.

اسم الفاعل

هوما اشْتُقَّ من مصدر المبنی للفاعل، لمن وقع منه الفعل، أو تعلق به. وهو من الثلاثی علی وزن فاعِل غالبًا، نحو ناصر، وضارب، وقابل، وماذّ، وواق، وطاوٍ، وقائل، وبائع. فإن کان فعله أجوف مُعَلاً قلبت ألفه همزة، کما سیأتی فی الإعلال.

ترجمہ: اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو فعل معروف کے مصدر سے بنے اور اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل کا صدور ہو، یا جس سے فعل متعلق ہو، (بطور حدوث کے نا کہ بطور ثبوت کے۔) اور فعل ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ عموماً فاعلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: ناصرٌ، ضاربٌ قابلٌ، عاقلٌ، عادلٌ، ماذٍّ، عادٍ، وواقٍ، وطاوٍ، بائعٌ، اور اگر فعل ثلاثی مجرد اجوف تعلیل شدہ ہو، تو اسکا الف ہمزہ سے بدل جائیگا جیسا کہ باب اعلال میں اسکی تفصیل آرہی ہے، (جیسے: قال قائل، وباع بائع، خاف خائف، سار سائر۔)

ومن غیر الثلاثی علی زِنَة مضارعه، بإبدال حرف المضارعة میما مضمومة، وکسر ما قبل الآخر، کمُدَحرِج وَمُنْطلِق وَمُستخرِج، وقد شذّ من ذلك ثلاثة ألفاظ، وهی: أسهَب فهو مُسْهَب، وأحصَنَ فهو مُحصَن، وألفج بمعنی أفلس فهو ملْفَج، بفتح ما قبل الآخر فیها. وقد جاء من أفعل علی فاعِل، نحو أعشب المکان فهو عاشِب، وأورَس فهو وارس، وأیفع الغلام فهو یافع، ولا یقال فیها مُفْعِل.

ترجمہ: اور غیر ثلاثی (مزید فیہ سے اسم فاعل کا صیغہ) اسکے مضارع کے وزن پر آتا ہے حرف مضارع کو میم مضموم سے بدل کر اور ماقبل آخر کو کسرہ دیکر۔ جیسے: مُدَحرِج وَمُنْطلِق وَمُستخرِج، (زلزَل مزلزِلٌ، قاتَل مقاتِلٌ، تقاتَل متَقاتِلٌ، إنتصر منتصِرٌ۔)

اور تین اسماء ماقبل آخر مفتوح، بطور شاذ استعمال ہوتے ہیں جیسے: أسْهَب مُسْهَب، (جنگل میں مقیم ہونا) وأحصَنَ مُحْصَن، (بچہ کا سیر ہو کر دودھ پینا) وألفج ملْفَج، (ڈر سے دل نکلا جانا) اور کبھی باب افعال کا اسم فاعل فاعلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: أعشب فهو عاشِب، (جگہ کا سبز گھاس والی ہونا) وأورَس فهو وارس، (پانی میں چٹان پر کائی جم کر پھسلوان ہو جانا) وأیفع الغلام فهو یافع، (لڑکے یا لڑکی کا جوان ہونا یا قریب البلوغ ہونا) ولا یقال فیها مُفْعِل.

صيغ المبالغة

وقد تُحَوّل صيغة "فاعل" للدلالة على الكثرة والمبالغة فی الحَدَث، إلى أوزان خمسة مشهورة، وتسمى صِيغ المبالغة، وهی: فَعَّال: بتشديد العين، كأكّال وشرّاب، ومِفعال كمِنحار. وَفَعُول: كغَفُور. وَفَعِيل: كسميع. وفَعِل: بفتح الفاء وكسر العين كحذِر.

ترجمہ: اور کبھی اسم فاعل کا صیغہ کثرت معنی اور مبالغہ کیلئے پانچ مشہور اوزانوں سے بدل دیا جاتا ہے اور انھیں صیغہ مبالغہ کہا جاتا ہے، (ان میں پہلا وزن) فَعَّال، بتشدید العین ہے جیسے: أکّال۔ وشرّاب. (منان، فتاح، رزّاق، وهّاب)

اور دوسرا وزن مِفعالٌ ہے جیسے: مِنحارٌ، (بہت ذبح کرنے والا) مِطلاب، (بہت چاہنے والا) (مِیحارٌ، مطْعان، مِعطار، مضحاك، مهذار)

تیسرا وزن فَعُولٌ ہے جیسے: غفور، شکور، صبور، اکول، ضروب،

اور چوتھا وزن فعیل ہے جیسے: سمیع، علیم، (خبیر، بصیر رحیم)

اور پانچواں وزن فَعِل ہے جیسے: حذِرٌ، (بہت محتاط) فهِمٌ، يقِظ، ورِع، حصِر،



وقد سُمِعت ألفاظ للمبالغة غير تلك الخمسة، منها فِعّيل: بكسر الفاء وتشديد العين مكسورة كسِكّير. ومِفْعِيل: بكسر فسكون كمِعْطِير، وَفُعَلَة: بضم ففتح، كهُمَزَة ولُمَزة. وفاعُول: كفاروق. وفُعال بضم الفاء وتخفيف العين أو تشديدها، كطُوّال وكُبار، بالتشديد أو التخفيف، وبهما قرئ قوله تعالى: {وَمَكَرُوا مَكراً كُبَّارا}.

ترجمہ: ان پانچوں کے علاوہ مبالغہ کے کچھ اوزان اور بھی سنے گئے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں

(۱) فِعِّيل: بکسر الفاء جیسے: سِكِّير. (کم اور ہلکا ہونا) (شِرِّيب سِكِّيت زِمّيل.)

(۲) مِفْعِيل: بکسر فسکون جیسے: مِعْطِير، (خوشبودار ہونا،) (منطيق، محضير، مسكين،)

(۳) فُعَلَة: بضم ففتح، جیسے: هُمَزَة، ولُمَزة. (آنکھ سر، یا ہونٹ کے اشارہ کے ساتھ آہستہ سے کچھ کہنا (نومة، ضحكة، سخرة،

(۴) فاعُول: جیسے: فاروق، جاسوس، صاروخ،

(۵) فُعَال بضم الفاء وتخفیف العین ، جیسے: طُوّال، وکُبار،(وَمَکَرُوا مَکراً کُبَّارا) بالتشدید أو التخفیف، (ظُراف، عُجاب، عُوار،)

وقد یأتی "فاعل" مرادًا به اسم المفعول قلیلاً، کقوله تعالی: {فی عِیشَةٍ رَاضِیَةٍ} أی مَرْضیة، وکقول الشاعر:

*دعِ المکارمَ لا ترحلْ لبغْیتها * واقعد فإنك أنت الطاعمُ الکاسی*[1]

أی المطعوم المکسیّ. کما أنه قد یأتی مُرادًا به النسب، کما سیأتی.

وقد یأتی فعیل مرادًا به فاعِل، کقدیر بمعنی قادر. وکذا فَعُول بفتح الفاء، کغفور بمعنی غافر.

ترجمہ: اور کبھی اسم فاعل اسم مفعول کے معنی میں ہوتا ہے قلیل طور پر جیسے: {فی عِیشَةٍ رَاضِیَةٍ} اسم مفعول مَرْضیة، کے معنی میں اور جیسے: قول الحطیأة یھجو الزبرقان: *دعِ المکارمَ لا ترحلْ لبغْیتها* واقعد فإنك أنت الطاعمُ الکاسی*

ترجمہ: عزت اور اسباب عزت کی تلاش چھوڑ دو اور اسکے لئے سفر نہ کرو، اور خاموش بیٹھو کیونکہ تم رزق دیے ہوے اور لباس پہنائے ہوے ہو۔ یعنی یہاں طاعم بمعنی مُطعَمٌ اور کاسی بمعنی مکسیّ ہے۔ جیسا کہ کبھی اسم فاعل سے مراد نسبت ہوتی ہے، جیسا کہ آئندہ (نسبت کے بیان میں آئیگا،) اور کبھی فعیل فاعل کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: قدیر بمعنی قادر، اسی طرح کبھی فعول، فاعل کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: غفور، غافر کے معنی میں۔

---

[1] الاعراب: "دع" فعل أمر "المکارم" مفعول به منصوب وعلامة نصبه الفتحة. لا: ناهیة جازمة. للمضارع "ترحل" فعل مضارع مجزوم بعد لا "لبغیتها" جار ومجرور متعلق بالفعل ترحل. "واقعد" الواو عاطفة "اقعد" فعل أمر، "فإنك" الفاء واقعة فی جواب شرط مقدر یفسره الطلب والتقدیر: إن تقعد فإنك...... إن: حرف توکید ونصب، والکاف: ضمیر مبنی علی الفتح، "أنت" توکید لفظی للضمیر "الکاف". الطاعم: خبر إن أول مرفوع. الکاسی: خبر إن ثان. ویمکن اعتبار

اسم المفعول

. وهو ما اشْتُق من مصدر المبنی للمجهول، لمن وقع علیه الفعل. وهو من الثلاثی علی زنة "مَفْعُول" کمنصور، وموعود، ومَقُول، وَمَبِیع، وَمَرْمِیّ، وَمَوْقِیّ، وَمَطْوِیّ. أصل ما عدا الأولین مَقْوُول، وَمَبْیُوع، ومَرْمُوی، ومَوْقوی، وَمَطْوُوی، کما سیأتی فی باب الإعلال

ترجمہ: اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل مجہول کے مصدر سے بنے، اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر (فاعل کا) فعل واقع ہو، اور وہ فعل ثلاثی مجرد سے مفعولٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: منصور، ومشهود، (صحیح) (وموعود، وموزون (مثال) ومَقُول، وَمَبِیع، (اجوف) وَمَرْمِیّ، (مرضیّ، مهدیّ، مدعوّ، مرجوّ، ۔ناقص) وَمَوْقِیّ، وموقیّ ۔(لفیف مفروق)، وَمَطْوِیّ. مرویّ، مثویّ (لفیف مقرون) اول الذکر دو کے علاوہ کی اصل، مَقْوُول، وَمَبْیُوع، ومَرْمُوی، ومَوْقوی، وَمَطْوُوی، ہے، جیسا کہ عنقریب باب اعلال میں آرہا ہے۔

وقد یکون علی وزن فَعیل کقَتِیل وجریح، وقد یجیئ مفعول مرادًا به المصدر، کقولهم: لیس لفلان مَعْقُول، وما عنده مَعلوم: أی عَقْل وَعِلْم.
وأما من غیر الثلاثیّ، فیکون کاسم فاعله، لکن بفتح ما قبل الآخِر، نحو مُکْرَم، وَمُعَظَّم، وَمُسْتَعان به. وأما نحو مُخْتار وَمُعْتَدّ ومُنْصَبّ وَمُحَابّ وَمُتَحَابّ، فصالح لاسمَی الفاعل والمفعول، بحسب التقدیر.

ولا یصاغ اسم المفعول من اللازم إلا مع الظرف أو الجار والمجرور أو المصدر، بالشروط المتقدمة فی المبنیّ للمجهول.

ترجمہ: اور کبھی اسم مفعول فعیل کے وزن پر آتا ہے جیسے: قَتِیل وجریح، (وذبیح وصریع واسیر وکحیل وغسیل، (بمعنی ۔مقتول ومجروح ومذبوح ومصروع ومأسور ومکحول ومغسول) اور کبھی اسم مفعول سے مراد مصدر ہوتا ہے جیسے: لیس لفلان مَعْقُول، وما عنده مَعلوم: عقل، وعلم کے معنی میں (معسور، عسر، میسور، یسر، مردود، رد، کے معنی میں۔

اور غیر ثلاثی سے اسم فاعل کی طرح ہی آتا ہے مگر ما قبل آخر مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے: مُکْرَم، وَمُعَظَّم، وَمُسْتَعان۔

مقتاد،،محتاج، ، مستفاد،مستقصی، اوررہے مُخْتار وَمُعْتَدّ، ومُنْصَبّ ،وَمُحَابٌ ،وَمُتَحَابٌ ،تویہ اسم فاعل ،واسم مفعول دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں مراد کے اعتبار سے۔

اور لازم سے اسم مفعول نہیں آتا مگر ظرف ،یاجار مجرور،یامصدر کے ساتھ، اور انھیں شرائط کے ساتھ جو فعل مجہول کے بیان میں گذریں۔

(جیسے: منوم علی السریر ،مُستغنیٌ عنه،مشفق علیه،مستعان به، محتاج الیه،۔وقس علی هذا مایأتی من ابواب اللازم۔)

الصفة المشبَّهةُ باسم الفاعل

هی لفظ مَصُوغ من مصدر اللازم، للدلالة على الثُّبوت.ویغلب بناؤها من لازم باب فرح ومن باب شرُف، ومن غیر الغالب، نحو: سیّد ومَیّت: من ساد یسود ومات یموت، وَشَیْخ من شاخ یشیخ.

ترجمہ: صفت مشبہ ایسا کلمہ ہے جو فعل لازم کے مصدر سے بنایا جاتا ہے اور ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے (جو اس کے موصوف میں) بطور دوام و ثبوت کے پائے جائیں اور اسکا صیغہ عموماً لازم سے باب سمع اور باب شرف سے آتا ہے اور غیر عمومی طور پر (دیگر ابواب جیسے: نصر و ضرب سے بھی آتا ہے،) جیسے: سیّد ومَیِّت: ساد یسود، ومات یموت، (نصر سے) و شیْخ: شاخ یشیخ. (ضرب سے)

تشریح: صفت مشبہ ایسا کلمہ ہے جو فعل لازم یا اسکے مصدر سے بنایا جاتا ہے، اور اس نسبت پر دلالت کرتا ہے جو اسکے موصوف کی طرف کی گئی ہو بطور ثبوت و دوام کے جیسے: هذا رجل حسن الخلق۔ اس میں حسن ایسی صفت ہے جو اس کے موصوف رجل میں بطور ثبوت و دوام کے موجود ہے اور رجل میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا، اور صفت مشبہ اسمائے مشتقات کی ایک قسم ہے کیونکہ یہ اسم فاعل کے مشابہ ہے مگر ان کے درمیان تھوڑا سا فرق بھی ہے کہ اسم فاعل کی دلالت علی وجہ الحدوث والتجدد ہوتی ہے، جبکہ صفت مشبہ کی دلالت علی وجہ الثبوت والدوام ہوتی ہے جیسے: آپنے کہا، محمد واقف، محمد کھڑا ہے تو واقف اسم فاعل ہے کہ وقوف عارضی ہوتا ہے اور اگر آپ کہیں محمد حسن کہ محمد خوبصورت ہے تو حسن صفت مشبہ ہے کیونکہ حسن عارضی نہیں ہوتا بلکہ اس میں دوام و استمرار ہوتا ہے۔ اور صفت مشبہ کا صیغہ عموماً لازم سے آتا ہے جیسے: محمد سید القوم، یا محمد طاہر القلب، یا محمد کریم الاصل، ان میں سید، طاہر، اور کریم لازم ہیں،

اور اسم فاعل کی طرح صفت مشبہ عامل بھی ہوتا ہے جو اپنے مابعد کو رفع دیتا ہے اس اعتبار سے کہ وہ اسکا فاعل ہوتا ہے جیسے: محمد طاہرٌ قلبُهٗ، اور اپنے مابعد کو نصب بھی دیتا ہے اسلئے کہ وہ مفعول بہ کے مشابہ ہوتا ہے شرط ہے کہ وہ معرفہ ہو جیسے: محمد طاہرُ القلبَ، یا اسلئے کہ وہ تمیز ہوتا ہے جبکہ وہ نکرہ ہو جیسے: محمد طاہرٌ قلباً، اور یہ اپنے مابعد کو مجرور بھی کرتا ہے اسلئے کہ وہ مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے: محمد طاہرُ القلبِ،

وأوزانها الغالبة فيها اثنا عشر وزنًا: اثنان مختصان بباب فَرِح، وهما: -أفْعَل" الذى

مؤنثه "فعْلاء". كأحمرَ وحمراءَ،- و"فَعْلان" الذى مؤنثه "فَعْلىَ"، كعطشان وعطشى.

ترجمہ: اور اسکے اوزان غالبہ کی تعداد بارہ ہے جن میں دو باب فرح، کے ساتھ خاص ہیں اور وہ دونوں یہ ہیں۔

(۱) وہ افعل جسکا مؤنث فعلاء کے وزن پر آتا ہے جیسے: أحمرَ حمراء(،اسود سوداء، ابیض بیضاء ،ازہر زہراء،اعور عوراء، اکحل : کحلاء، احور حوراء،اعمی عمیاء)

(۲) اور وہ فعلان جسکا مؤنث فعلی آتا ہے جیسے: عطشان وعطشی، (وظمآن و ظمئ۔ شبعان و شبعی، غضبان وغضبی، غرثی وغرثان، صدی وصدیان ،ریا وریان، جوعی وجوعان،)

وأربعة مختصة بباب شَرُف، وهى (۱) "فَعَل" بفتحتين، كحسَن وبَطَل. (۲) وفُعُل" بضمتين كجُنُب، وهو قليل. (۳)و"فُعَال" بالضم، كشُجاع وفُراتٍ (٤) و"فَعَال" بالفتح والتخفيف، كرجل جَبَان، وامرأة حَصَان، وهى العفيفة.

اور چار ابواب باب شرف کے ساتھ خاص ہیں، اور وہ یہ ہیں،

۱- فَعَل" جیسے: حسَن (خوبصورت) بَطَل (بہادر) رغد، (فراخ وآرام دہ زندگی) حرض، (اشنان)

۲- فُعُلٌ جیسے: جُنُب، (پہلو کے درد میں مبتلا ہونا) اسکا استعمال کم ہے جرز (قحط کا سالی)، فرط (افراط)

۳- فُعَال جیسے: شُجاع (بہادر،) وفُرات (دریا) اجاج، (کھارا) طوال، رخاء، (کشادگی)

۴- فَعَال" جیسے: رجل جَبَان، (بزدل ہونا، ڈرپوک ہونا) وامرأة حَصَان، (پاکدامن ہونا) رزان، عوان،

وستة مشتركة بين البابين: (۱)"فعْل" بفتح فسكون، كسَبْطٍ وضَخْم. الأول: من سَبِط بالكسر والثانى: من ضَخُم بالضم،- (۲)و"فِعْل" بكسر فسكون: كصِفْر ومِلْح، الأول: من صَفِر بالكسر، والثانى: من مَلُح بالضم. -(۳) و"فُعْل" بضم فسكون، كحُرّ وصُلْب. الأوّل: من حَرّ، أصله حَرِر بالكسر، والثانى من صَلُب بالضم، (٤) و"فَعِل" بفتح فكسر، كفَرِح ونَجِس. الأول: من فرِح بالكسر، والثانى: من نَجُس بالضم. (۵) و"فاعِل": كصاحب وطاهر. الأول: من صَحِب بالكسر، والثانى: من طهرُ بالضم. (٦) و"فَعِيل" كبخيل وكريم. الأول: من بَخِل بالكسر، والثانى: من كَرُم بالضم. وربما اشترك

"فاعِل"و"فَعِيل" في بناء واحد، كماجد ومجيد، ونابه ونبيه.وقد جاءت على غير ذلك، كشَكُس بفتح فضم، لسيّئ الخلُق.

ترجمہ: ۔اور چھے(٦)ابواب دونون بابوں کے درمیان مشترک ہیں۔اور وہ یہ ہیں۔

١. فعْل" بفتح فسكون، جیسے:سَبْط (باب سمع سے، پوتا، نواسہ) اور ضَخْم بالضم،۔(باب شرف سے، بڑا، یا، موٹا ہونا)

٢. فِعْل"بكسر فسكون:جیسے:صِفْر (باب سمع سے، بھوکا ہونا،پیٹ میں کیڑے ہونا)ملح،(باب شرف سے، خوش نما ہونا)

٣. "فُعْل" بضم فسكون، جیسے:حرّ،(باب سمع سے، آزاد) صُلْب(باب شرف سے، سخت، مضبوط،)

٤. "فَعِل" بفتح فكسر جیسے:فَرِح(باب سمع سے،خوش ہونا)نجس،(باب شرف سے،ناپاک ہونا)

٥. "فاعِل: جیسے:صاحب،(باب سمع سے، کسی چیز کا مالک ہونا)،طاہر،(باب شرف سے،پاک ہونا)

٦. "فَعِيل" جیسے:بخيل،(باب سمع سے کنجوس،"وكريم،"(باب شرف سے، سخی ہونا)جريء، رحيم، اور کبھی فاعِل"و"فَعِيل ایک ہی صیغہ میں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے:ماجد ومجيد،(شان والا) نابِهٌ ونبيهٌ.(معزز و شریف ہونا)اور کبھی صفت مشبہ ان مذکورہ اوزان کے علاوہ دوسرے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے:شكس،(برے اخلاق والا)

ويطرّد قياسُها من غير الثلاثي على زنة اسم الفاعل إذ أريد به الثبوت كمعتدِل القامة، ومنطَلِق اللسان، كما أنها قد تُحَوَّل في الثلاثي إلى زنة "فاعِل" إذا أريد بها التجدُّد والحدوث: نحو زيد شاجعٌ أمسِ، وشارِف غدًا، وحاسِن وجههُ، لاستعمال الأغذية الجيدة والنظافة مثلاً.

ترجمہ: اور صفت مشبہ غیر ثلاثی سے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جبکہ اسمیں ثبوت واستمرار کے معنی پائے جاتے ہوں جیسے: معتدِل القامة،ومنطَلِق اللسان،زيد مستقيم الرأي ،المريض مرتفع الحرارة، جیسے:ثلاثی میں صفت مشبہ فاعل کے وزن پر لاتے ہیں جب اسمیں تجدد وحدوث کے معنی پائے جاتے

ہیں جیسے: زيدٌ شاجعٌ أمسِ، (زید کل گذشتہ بہادر تھا) وشارِف غدًا (اور کل آئندہ عزت والا ہوگا) وحاسِن وجههُ، (زید چہرے سے حسین ہے) عمدہ غذاء، اور صفائی ستھرائی کی وجہ سے.

تنبيهان:

الأول: بالتأمل فی الصفات الواردة من باب فرِح، يُعلَمْ أن لها ثلاثة أحوال باعتبار نسبتها لموصوفها: فمنها ما يحصُل ويُسْرِع زواله، كالفرَح والطرَب. ومنها ما هو موضوع على البقاء والثُّبوت، وهو دائر بين الألوان، والعيُوب، والحِلَى، كالْحُمرة، والسُّمرة، والْحُمق، والعَمَى، والغَيَد، والهَيَف. ومنها ما هو فی أمور تحصل وتزول، لكنها بطيئة الزوال، كالرِّی والعَطَش، والجوع والشِّبَع.

ترجمہ: پہلی تنبیہ: باب فرح یعنی باب سمع سے آنے والی صفات میں غور کرنے سے سے معلوم ہوتا ہے کہ صفت کے اپنے موصوف سے تعلق اور نسبت کے اعتبار سے صفت کے تین حال ہیں (۱) بعض صفات ایسی ہیں جو موصوف میں آتی ہیں اور جلد ہی چلی جاتی ہیں جیسے: خوشی و غم، سرور وانبساط وغیرہ (۲) بعض صفات ایسی ہیں جو ثبوت وبقا پر ہی وضع ہوی ہیں یعنی ان کا زائل ہونا ممکن نہیں ہیں لیکن یہ تمام صفات رنگ وعیب اور حلیہ کے درمیان دائر ہوتی ہیں یعنی انہیں میں پائی جاتی ہیں جیسے : ، الحمرة.(لالی) ،والسُّمرة.(گندمی) والْحُمق.(بیوقوفی) والعَمَی.(اندھاپن) والغَيَد،(جھکی گردن والا ہونا) والهَيَف.(سخت پیاسا ہونا) اور بعض صفات ایسی ہیں جو پیدا بھی ہوتی ہیں اور زائل بھی ہوجاتی ہیں مگر دیر سے زائل ہوتی ہیں جیسے: الرّی (تازگی) والعَطَش، (پیاس) والجوع (بھوک) والشِّبَع (سیرابی)

الثانی: قد ظهر لك مما تقدم أن "فعِيلا" يأتی مصدرًا، وبمعنى فاعِل، وبمعنى مفعول، وصفة مشبهة. ويأتی أيضًا بمعنى مُفاعِل، بضم الميم وكسر العين، كجليس وسَمير، بمعنى مُجالس ومُسامر، وبمعنى مُفْعَل بضم الميم وفتح العين، كحَكيم بمعنى مُحْكم، وبمعنى مُفْعِل، بضم الميم وكسر العين، كبديع بمعنى مُبْدِع، فإذا كان فعيل بمعنى فاعِل أو مُفاعِل، أو صفة مشبهة، لحقته تاء التأنيث فی المؤنث، نحو رَحيمة، وشريفة، وجليسة، ونديمة، وإن كان بمعنى مفعول، استوى فيه المذكر والمؤنث إن تبع موصوفه: كرجل جَرِيح وامرأة جريح، وربما دخلته الهاء مع التبعية

للموصوف، نحو صفة ذميمة، وخَصلة حميدة. وسيأتي ذلك في باب التأنيث إن شاء الله تعالى.

ترجمہ: دوسری تنبیہ: گزشتہ تفصیلات سے سے آپ یہ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ صیغہ فعیل (کبھی) مصدر کے معنی میں (کبھی) فاعل کے معنی میں آتا ہے اور کبھی مفعول کے معنی میں، اور کبھی صفت مشبہ، اور کبھی مُفاعِلٌ (باب مفاعلہ کا فاعل) کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے: جليس و سمير، بمعنی مجالس (ہم نشیں) و مسامر، (قصہ گو) اور (کبھی) مُفْعَل (غیر ثلاثی اسم مفعول) کے معنی میں، جیسے: حكيم، بمعنی محكم کبھی مُفعِل (غیر ثلاثی اسم فاعل) کے معنی میں آتا ہے جیسے: بديع بمعنی مُبْدِع، چنانچہ اگر فعیل، فاعل، یا مفاعل، یا صفت مشبہ کے معنی میں ہو تو اسکے مؤنث کے صیغہ میں تائے تانیث لاحق ہوگی، جیسے: رَحيمة، وشريفة، وجليسة، ونديمة، اور اگر مفعول کے معنی میں ہو اور صفت موصوف کے تابع ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق نہ ہوگا، جیسے: رجل جَرِيح، وامرأة جريح، اور کبھی تائے تانیث داخل ہوتی ہے باوجودیکہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے جیسے: صفة ذميمة، وخَصْلة حميدة. اور اسکی مزید تفصیل باب تانیث میں آرہی ہے۔

اسم التفضيل

هو الاسم المَصُوغ من المصدر للدلالة على أن شيئين اشتركا فی صفة، وزاد أحدهما على الآخر فی تلك الصفة.

ترجمہ: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور یہ بتائے کہ دو چیزیں کسی ایک صفت میں شریک ہیں اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑھی ہوئی ہے (زیادتی خواہ کمال میں ہو یا نقص میں، خیر میں ہو یا شر میں، ایجاب میں ہو یا سلب میں جیسے: محمد اعظم من احمد، زید احسن من عمرو، فاطمة اقبح من زینب،)

تشریح: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل ثلاثی یا مصدر سے بنایا جاتا ہے اور اسم یا فعل رباعی سے بنانا شاذ ہے اور ابن مالک نے غیر ثلاثی سے بھی اسم تفضیل بنانے کی اجازت دی ہے اگر اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو اور اخفش و مبرد بھی انھیں کے ہمنوا ہیں۔ جبکہ جمہور رباعی سے جائز نہیں سمجھتے۔ اس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

وقياسه: أن يأتی على "أفْعَل" كزيد أكرم من عمرو، وهو أعظم منه. وخرج عن ذلك ثلاثة ألفاظ أتَتْ بغير همزة، وهی خَيْرٌ، وشَرٌّ، وحَبٌ، نحو خيرٌ منه، وشرٌّ منه، وقولُه:*(وحَبُّ شَیْءٍ إلى الإنسان ما مُنِعَا)* وحذفت همزتهن لكثرة الاستعمال.

ترجمہ: اور اسکا صیغہ قیاسی طور پر افعل کے وزن پر آتا ہے جیسے: زید أکرم من عمرو، ویاسر أعظم منه، (اور اسکا مؤنث فُعلی آتا ہے، جیسے: اعظم عظمی، اصغر صغری، احسن حسنی) اور اس وزن سے تین کلمے مستثنی ہیں کہ وہ بغیر ہمزہ کے آتے ہیں اور وہ خَیْرٌ، وشَرٌّ، وحَبٌ، ہیں جیسے: خیرٌ منه، وشرٌّ منه، (کما قال النبی خیر صفوف الرجال اولها، وشرها آخرها) اور جیسے شاعر کے شعر میں (وحَبُّ شَیْءٍ إلی الإنسان ما مُنِعَا) (انسان کو سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہوتی ہے جس سے اسے روک دیا جائے) انکا ہمزہ کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔

وقد ورد استعمالهُنَّ بالهمزة على الأصل كقوله: *(بلالُ خيرُ النَّاسِ وابنُ الأخْيَرِ)*وكقراءة بعضهم: {سَيَعْلَمُونَ غَداً مَنِ الْكَذَّابُ الأشَرُّ} بفتح الهمزة والشين،

وتشديد الراء، وكقوله صلى الله عليه وسلم: "أحبُّ الأعمال إلى الله أَدْوَمُها وإن قَلَّ". وقيل: حذفها ضرورة في الأخير، وفي الأولين؛ لأنهما لا فعل لهما، ففيهما شذوذان على ما سيأتي:

ترجمہ: اوران کلمات کا استعمال ہمزہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے انکی اصل کے مطابق جیسے: شاعر کا شعر (بلال لوگوں میں سب سے بہتر ہے اور سب سے بہتر کا بیٹا ہے) اور جیسے: بعض قراء کی قراءت، الأشَرُّ. بفتح الهمزة و الشين، میں، (کہ یہ لوگ کل آخرت میں جانیں گے کون سب سے زیادہ جھوٹا اور شریر ہے) اور جیسے: حضور کے فرمان میں (اللہ تعالی کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ ہے جس میں اہتمام ہو اگر چہ تھوڑا ہو) اور کہا گیا ہے کہ حبّ کے ہمزہ کا حذف ضرورتا ہے، اور خیر، وشر کے ہمزہ کا حذف اسلئے ہے کہ ان سے فعل نہیں آتا۔ اس طرح ان دونوں میں دہرا شذوذ ہے، ایک حذف کا دوسرے فعل نہ ہونے کا۔

وله ثمانية شروط:

الأول: أن يكون له فِعْل، وشذ مما لا فعل له: كهو أَقْمَنُ بكذا؛ أي أحق به، والَصُّ من شِظاظ بَنَوْه مِنْ قولهم: هو لِص أي سارق.

ترجمہ: اور صیغہ اسم تفضیل بنانے کے لئے آٹھ شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ہو، اسی لئے اس کلمہ سے اسم تفضیل بنانا شاذ ہے جسکا فعل نہ آتا ہو جیسے: اقمن بكذا، (وہ اسکا زیادہ حقدار ہے) وألَصُّ من شِظَاظ (وہ شظاظ سے بڑا چور ہے) اسکو انھوں نے اپنے قول هو لص، ای: سارق سے لیا ہے۔ (یعنی یہ دونوں اسم ہیں اور اسم سے اسم تفضیل بنانا جائز نہیں، کہا جاتا ہے، انت اقمن ان تفعل كذا، کہ آپ اس کام کے زیادہ لائق ہیں)

الثاني: أن يكون الفعل ثلاثيًا، وشذ: هذا الكلام أَخْصَرُ من غيره، مِن "اخْتُصِر" المبني للمجهول، ففيه شذوذ آخر كما سيأتي، وسُمع "هو أعطاهم للدراهم، وأولاهم للمعروف، وهذا المكان أقفر من غيره" وبعضهم جوَّز بناءَه من أفعل مطلقًا، وبعضهم جوزه إن كانت الهمزة لغير النقل.

ترجمہ: دوسری شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو، (غیر ثلاثی نہ ہو) (اسی لئے) هذا الكلام أَخْصَرُ من غيره، (یہ

کلام اپنے علاوہ سے زیادہ مختصر ہے) شاذ ہے کہ یہ فعل مجہول اختصر (اور فعل غیر ثلاثی) سے بنایا گیا ہے، (اسطرح اس میں) ایک دوسرا شذوذ بھی ہے (اور وہ اسکا مجہول ہونا ہے،) جیسا کہ آئندہ آرہاہے اور هو أعطاهم للدراهم، (وہ انکو سب سے زیادہ درہم دینے والا ہے) وأولاهم للمعروف، (وہ ان پر سب سے زیادہ احسان کرنے والا ہے) وهذا المكان أقفر من غيره "(یہ مکان اپنے علاوہ سے زیادہ ویران ہے) جیسے جملے بھی سنے گئے ہیں (جو کہ باب افعال سے ہیں (یعنی غیر ثلاثی ہیں۔ یہ سب شاذ ہیں) اور بعض اہل فن نے باب افعال سے صیغۂ اسم تفضیل کو مطلقاجائز قرار دیاہے، اور بعض نے کہاہے کہ اگر ہمزہ نقل کے لئے، یعنی تعدیہ کے لئے نہ ہو، تو جائز ہے۔

الثالث: أن يكون الفعل متصرفًا، فخرج نحو: عَسَى وَلَيْسَ، فليس له أفعل تفضيل.

الرابع: أن يكون حَدَثُهُ قابلاً للتفاوت: فخرج نحو: مات وفَنِي، فليس له أفعل تفضيل

ترجمہ: تیسری شرط یہ ہے کہ وہ فعل متصرف ہو، (غیر متصرف نہ ہو) چنانچہ اس تعریف سے عسی و لیس، بئس، ونعم، (جیسے افعال جامد) نکل گئے کہ ان سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ فعل تبدیلی قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس تعریف سے مات، وفَنی، جیسے افعال نکل گئے کہ ان سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

الخامس: أن يكون تامًّا. فخرجت الأفعال الناقصة؛ لأنها لا تدل على الحدث.

السادس: ألاّ يكون مَنفيًّا، ولو كان النفي لازمًا. نحو: "ما عاج زيد بالدواء" أي ما انتفع به، لئلا يلتبس المنفيّ بالمثبت.

ترجمہ: پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ فعل تام ہو، چنانچہ افعال ناقصہ اس سے نکل گئے کہ وہ حدث یعنی کسی چیز کے وجود پر دلالت ہی نہیں کرتے۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ فعل منفی نہ ہو اگرچہ منفی لازم ہو جیسے: ما عاج زید بالدواء (زید کو دوا سے نفع نہ ہوا) تاکہ مثبت و منفی میں التباس نہ ہو۔ (کہ صیغۂ اسم تفضیل کی صورت میں منفی مثبت سے بدل جائیگی جیسے اگر کہیں ما اعوج زید بالدواء۔ کہ زید کو دوا سے سب سے زیادہ نفع نہیں ہو تو اسکا مطلب ہے کہ نفع ہوا ہے اگرچہ کچھ کم

ہوا ہے ظاہر ہے یہ مقصود کے خلاف ہے)

والسابع: ألاّ يكون الوصف منه على أفْعَل الذى مؤنثه فَعْلاء، بأن يكون دالاًّ على لون، أو عيب، أو حِلْية؛ لأن الصيغة مشغولة بالوصف عن التفضيل. وأهل الكوفة يصوغونه من الأفعال التى الوصف منها عَلَى أفْعَل مطلقًا، وعليه دَرَجَ المتنّبى يخاطب الشيب، قال: *أبْعَد بَعِدْتَ بياضًا لا بياضَ لَهُ * لأنت أسودُ عَيْنِى مِنَ الظُّلَمِ*

ترجمہ: ساتویں شرط یہ ہے کہ وہ اس افعل کا صیغہ صفت نہ ہو جسکا مؤنث فعلاء ہے کہ وہ رنگ و عیب وحلیہ کے معنی دیتا ہے کیونکہ یہ صیغہ صفت مشبہ کے ساتھ خاص ہے اسی لئے اس سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ اور اہل کوفہ افعل سے اسم تفضیل کا صیغہ بناتے ہیں بغیر کسی شرط کے، اسی مذہب کی بنیاد پر متنبی نے یہ شعر کہا ہے۔ بوڑھے کو مخطب کرتے ہوئے۔ تم دور ہو جاؤ بالوں کی سفیدی کیطرح کہ ان میں کوئی خوبی نہیں۔۔ کیونکہ تم میری نظر میں کالی رات کی طرح کالے (یعنی خراب) ہو۔ (یہاں متنبی نے اسود جو کہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے کو اسم تفضیل کے معنی میں استعمال کیا ہے)

وقال الرَضِىّ فى شرح الكافية: ينبغى المنع فى العيوب والألوان الظاهرة، بخلاف الباطنة، فقد يُصاغ من مصدرِها، نحو فلان أبْلَهُ من فلان، وأرْعَنُ وأحْمَقُ منه.

ترجمہ: علامہ رضی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے کہ عیوب والوان ظاہرہ میں اسم تفضیل کا صیغہ کا ناجائز ہونا مناسب ہے بخلاف عیوب باطنہ کے کہ ان کا اسم تفضیل بنایا جا سکتا ہے جیسے: فلان أبْلَهُ من فلان، (فلاں فلاں سے زیادہ بیوقوف ہے) وأَرْعَنُ (وہ سب سے زیادہ ڈھیلا ہے) وأحْمَقُ منه. (وہ سب سے زیادہ بیوقوف ہے۔ علامہ رضی کی بات سے متنبی کا شعر صحیح ہو جائیگا کہ اس کا مقصد عیب باطن بیان کرنا ہے)

والثامن: ألاّ يكون مبنيًا للمجهول ولو صورةً، لئلا يلتبس بالآتى من المبنى للفاعل، وسُمع شذوذًا هو "أزْهَى مِنْ دِيك"، و"أشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْيَيْن" وكلامٌ أخْصَرُ من غيره، مِن زُهِىَ بمعنى تكبر، وشُغِل، واختُصِرَ، بالبناء للمجهول فيهن، وقيل، إن الأول قد ورد فيه زَهَا يَزْهو، فإذنْ لا شُذُوذَ فيه.

ترجمہ: آٹھویں شرط یہ ہے کہ وہ فعل مجہول نہ ہو اگرچہ صورتا ہی ہو، تا کہ وہ فعل معروف سے مشتبہ نہ ہو۔ (کہ

صیغۂ اسم تفضیل میں مجہول و معروف میں تمیز مشکل ہو تی ہے) اور چند افعال سنے گئے ہیں بطور شاذ، جیسے: هو "أَزْهَى مِنْ دِيكٍ"، و"أَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْيَيْنِ" وكلامٌ أَخْصَرُ من غيره، زُهِيَ (بمعنی تکبر)۔ اور شُغِلَ، واخْتُصِرَ۔ کہ یہ تینوں فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اول فعل معروف سے ہے لہٰذا اسمیں کوئی شذوذ نہیں ہے۔

ولاسم التفضيل باعتبار اللفظ ثلاث حالات:

الأولى: أن يكون مجرَّدًا من أل والإضافة، وحينئذ يجب أن يكون مفردًا مُذكرًا، وأن يُؤْتَى بعده بِمِنْ جارّةً للمفضَّل عليه، نحو قوله تعالى: {لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا}، وقوله: {قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُم وَأَزْوَاجُكُم وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ}. وقد تُحذَف مِنْ وَمَدْخُولُها نحو: {وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى} وقد جاء الحذف والإثبات في: {أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَراً}.

ترجمہ: لفظ کے اعتبار سے اسم تفضیل کے تین حال ہیں۔[1] وہ ال، اور اضافت سے خالی ہو، اور اسوقت ضروری ہے کہ وہ مفرد و مذکر ہو اور اسکے بعد مفضّل علیہ پر من جارہ ہو جیسے:: {لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا}، وقوله . أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ}. اور کبھی من جارہ اور اس کا مدخول حذف ہو جاتے ہیں جیسے: {وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى} اور کبھی حذف و اثبات ایک ہی جگہ جمع ہو جاتے ہیں جیسے: {أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَراً}. (پہلے میں اثبات اور دوسرے میں حذف)۔

الثانية: أن يكون فيه ألْ، فيجب أن يكون مطابقًا لموصوفه، وَألاّ يُؤْتَى معه بِمِن، نحو محمد الأفضلُ، وفاطمة الفُضْلى، والزيدان الأفضلان، والزيدون الأفضلون، والهِنْدات الفُضْلَيات، أو الفُضَّلُ.

ترجمہ: (۲) یہ کہ اس پر ال ہو اس صورت میں اسکا اپنے موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہو گا، اور یہ کہ اسکے ساتھ من جارہ نہ آئے جیسے: محمد الأفضلُ، وفاطمة الفُضْلى، والزيدان الأفضلان، والزيدون الأفضلون، والهِنْدات الفُضْلَيات، أو الفُضَّلُ.

وأما الإتيان معه بمن مع اقترانه بأل فى قول الأعشى: *وَلَسْتُ بالأكْثَرِ مِنْهُمْ حَصًى * وإنما العزّةُ للكاثر * فخُرّج على زيادة "أل" أو أنّ "مِنْ" متعلقة بأكثر نكرة محذوفة، مُبْدَلاً من أكثر الموجودة.

ترجمہ: اور رہا ال کے ساتھ من جارہ کا آنا جیسا کہ اعشی کے شعر میں ہے۔ میں تعداد کے اعتبار ان سے زیادہ نہیں اور عزت ومقام تو زیادہ والے کا ہوتا ہے،[1] تو اسکا جواب دیا گیا ہے یہاں ال زائدہ ہے، یا من جارہ متعلق ہے اکثر نکرہ محذوفہ سے جو اکثر مذکور کا بدل ہے

الثالثة: أن يكون مضافاً. فإن كانت إضافته لنكرة، التُزِم فيه الإفراد والتذكير، كما يُلْزمان المجرَّد، لاستوائهما فى التنكير، ولزمت المطابقةُ فى المضاف إليه، نحو الزيدان أفضل رجلين، والزيدون أفضلُ رِجال، وفاطمة أفضل امرأة. وأما قوله تعالى: {وَلاَ تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ} فعلى تقدير موصوف محذوف؛ أى أول فريق.

ترجمہ: (۳) یہ کہ وہ مضاف ہو، تو اگر اسکی اضافت نکرہ کی طرف ہو اس صورت میں اسکا مفرد و مذکر ہونا ضروری ہے جیسا کہ مجرد عن ال کی صورت میں۔ نکرہ ہونے میں دونوں کے برابر ہونے کی وجہ سے اور مضاف الیہ کا موصوف کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے جیسے: الزيدان أفضل رجلين، والزيدون أفضلُ رِجال، وفاطمة أفضل امرأة. اور رہا اللہ تعالی کا قول {وَلاَ تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ} تو یہاں موصوف محذوف ہے جسکی تقدیر أول فريق ہے۔

(یہاں، الزیدان، الزیدون و فاطمہ موصوف ہیں افضل صفت ہے اور رجلین، ورجالون و امرأة، مضاف الیہ ہیں)

---

[1] الإعراب: "لست" ليس: فعل ماض ناقص، وتاء المخاطب اسمه "بالأكثر" الباء حرف جر زائد، الأكثر: خبر ليس "منهم" جار ومجرور متعلق في الظاهر بالأكثر، وستعرف ما فيه "حصى" تمييز "إنما" أداة حصر "العزة" مبتدأ "للكاثر" جار ومجرور متعلق بمحذوف خبر المبتدأ.

الثاني: أن أل في قوله: "بالأكثر" زائدة، والممنوع هو اقتران من بمدخول أل المعرفة.

الثالث: أن "من" ليست متعلقة بالأكثر المذكور في الكلام، ولكنها متعلقة بأكثر منكرا محذوفا يدل عليه هذا.

وإن كانت إضافته لمعرفة، جازت المطابقةُ وعدمُها، كقوله تعالى: {وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فى كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا}، وقوله: {وَلَتَجِدَنَّهُم أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ} بالمطابقة فى الأول، وعدمها فى الثانى.

ترجمہ: اور اگر اسکی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو اس صورت میں مضاف الیہ سے مطابقت وعدم مطابقت دونوں ہی جائز ہیں جیسے: {وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فى كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا}، وقوله: {وَلَتَجِدَنَّهُم أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ} پہلی آیت میں مطابقت ہے جبکہ دوسری میں عدم مطابقت۔

وله باعتبار المعنى ثلاث حالات أيضاً:

الأولى: ما تقدم شرحه، وهو الدلالة على أن شيئين اشتركا فى صفة، وزاد أحدهما على الآخر فيها. الثانية: أن يُرادَ به أن شيئًا زاد فى صفة نفسه، على شئ آخر فى صفته فلا يكون بينهما وصف مشترك، كقولهم: العسلُ أحْلَى من الخَلّ، والصيفُ أحرُّ من الشتاء. والمعنى: أن العسل زائد فى حلاوته على الخَلّ فى حُموضته، والصيف زائد فى حره، على الشتاء فى برده.

ترجمہ: اور معنی کے اعتبار سے بھی اسم تفضیل کے تین حال ہیں۔ اول کی تفصیل گذر چکی، کہ دو چیزیں کسی ایک صفت میں شریک ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھی ہوئی ہو۔

دوسری حالت یہ ہے کہ ایک چیز اپنے اندر پائی جانے والی صفت میں بڑھی ہوئی ہو کسی دوسری چیز کی صفت کے مقابلے میں جو اسکی اپنی ذات میں ہے جیسے: العسلُ أحْلَى من الخَلّ، (شہد سرکہ سے زیادہ میٹھا ہے اسکی کھٹاس کے مقابلے) والصيفُ أحرُّ من الشتاء (موسم گرما زیادہ گرم ہے موسم ٹھنڈ سے اسکی ٹھنڈک کے مقابلے میں)

الثالثة: أن يراد به ثبوت الوصف لمحلّه، من غير نظر إلى تفضيل، كقولهم: "الناقصُ والأشَجُّ أعدلا بنى مَرْوان"؛ أى هما العادلان، ولا عدلَ فى غيرهما، وفى هذه الحالة تجب المطابقة وعلى هذا يُخَرَّج قولُ أبى نُوَاس: *

ترجمہ: (۳) یہ کہ اسم تفضیل سے مقصود کسی صفت کو اسکے محل میں ثابت کرنا فضیلت یا زیادتی پر نظر کئے بغیر، جیسا

کہ عربوں کا قول ہے "الناقصُ والأشَجُّ أعدلا بنی مَرْوان (بنو امیہ میں ناقص (ولید) اور اشج (عمر ابن عبد العزیز) عادل ہیں) اور ان دونوں کے علاوہ کوئی عادل نہیں ہے اور اس صورت میں مطابقت ضروری ہے اسی ضابطہ پر ابو نواس کے قول کی توجیہ کی گئی ہے۔۔

كأنّ صُغْرَى وكُبْرَى من فَقاقِعها * حَصباءُ دُرٍّ عَلَى أرْضٍ من الذَّهَبِ*

أى صغيرة وكبيرة، وهذا كقول العَرُوضيِّين: فاصلة صُغْرى وفاصلة كُبْرَى. وبذلك يندفع القول بلحن أبى نواس فى هذا البيت، اللهمّ إلا إذا عُلِم أن مراده التفضيل، فيقال إذ ذاك بلحنه؛ لأنه كان يَلْزمه الإفراد والتذكير، لعدم التعريف، والإضافة إلى معرفة.

ترجمہ: اسکے چھوٹے بڑے بلبلے گویا سونے کی زمین پر موتی کے ٹکڑے ہیں، یہاں صغریٰ و کبریٰ اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں یعنی صغیرۃ و کبیرۃ کے معنی میں ہیں اور یہ اہل عروض کے قول کی طرح ہے جو کہتے ہیں فاصلۃ صغری و فاصلۃ کبری، اس توجیہ سے ابو نواس کے شعر کی غلطی دور ہو جاتی ہے، البتہ اگر جان لیا جائے کہ انکی مراد اسم تفضیل ہی ہے تو کہا جائیگا کہ یہ انکی غلطی ہے کیونکہ اس صورت میں انکے لئے ضروری تھا کہ وہ یہاں مفرد و مذکر کا صیغہ استعمال کرتے کیونکہ یہ نہ تو معرفہ ہے نہ مضاف الی المعرفہ ہے۔[2]

التعجب. تنبيهان:

الأول: مِثْلُ اسمِ التفضيل فى شروطه فِعلُ التعجب، الذى هو انفعال النفس عند شعورها بما خفى سببه.

ترجمہ: پہلی تنبیہ: یہ ہے کہ فعل تعجب بنانے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اسم تفضیل بنانے کے ہیں۔ اور فعل تعجب، وہ نفس کا (کسی امر نادر کو دیکھ کر یا سن کر) اس کے شعور و احساس کے وقت اس کے اثر و کیفیت کو قبول کرنا اس کے

[2] قوله: "كأن": من الحروف المشبهة بالفعل، وقوله: "صغرى": اسمها، و "كبرى": عطف عليه، قوله: "من فقاقعها": يتعلق بمحذوف؛ أي: كأن كبرى وصغرى الحاصلتين من فقاقعها.
قوله: "حصباء در": كلام إضافي خبر كأن، قوله: "على أرض" يتعلق بمحذوف، أي: در كائن على أرض، قوله: "من الذهب": جار ومجرور وقع صفة لأرض، و "من" للبيان.

سبب وعلت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے۔

وله صيغتان: ما أفْعَلَه، وأفعِلْ به، نحو ما أحسَنَ الصدقَ! وأحسِنْ به! وهاتان الصيغتان هما المبوّب لهما في كُتُب العربية، وإن كانت صيغُه كثيرة، من ذلك قوله تعالى: {كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وكُنْتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ}! وقوله عليه الصلاة والسلام: "سُبْحَانَ اللهِ! إنَّ المُؤْمِنَ لاَ يَنْجَسُ حَيًّا ولا مَيِّتاً"! وقولهم: للهِ درُّهُ فارساً!. وقوله: *يا جارَتَا ما أنْتِ جارَة!*

ترجمہ: اسکے (قیاسی) اوزان صرف دو ہیں: ما أفْعَلَه، وأفعِلْ به،

ما أفْعَلَه جیسے: ما أحسَنَ الصدقَ، (سچائی کیا ہی عمدہ چیز ہے) أفعِلْ به، جیسے: أحسِنْ به، (سچائی کیا ہی عمدہ چیز ہے) اور انہیں دونوں صیغوں پر کتب عربیہ میں ابواب قائم کیے جاتے ہیں اگرچہ اسکے اوزان (غیر قیاسی) بہت ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں، جیسے قرآن کریم کی اس آیت {كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وكُنْتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ} میں لفظ کیف بطور تعجب استعمال ہوا ہے (اور تم اللہ تعالی کا انکار کیسے سکتے ہو کہ تم سب مردہ تھے اسی نے تمھیں زندہ کیا) اور جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سُبْحَانَ اللهِ! إنَّ المُؤْمِنَ لاَ يَنْجَسُ حَيًّا ولا مَيِّتاً (سبحان اللہ 'مومن کبھی نجس نہیں ہوتا نہ زندہ نہ مردہ)' میں لفظ سبحان اللہ 'کلمہ تعجب ہے اور جیسے عربوں کا قول، للهِ درُّهُ فارساً! [3] (کیا شان ہے اللہ کی؟ جسنے اس کو شاندار گھڑسوار بنادیا۔) کلمہ تعجب ہے، اور جیسے شاعر کا شعر *يا جارَتَا ما أنْتِ جارَة!* (اے پڑوسن تو کیا ہی خوب پڑوسن ہے) کلمہ ما، بطور تعجب استعمال ہوا ہے۔

وأصل أحسِنْ بزيد! أحسَنَ زيدٌ؛ أي صار ذا حُسْن، ثم أريد التعجب من حسنه، فَحُوِّلَ إلى صورة صيغة الأمر، وزيدت الباء في الفاعل، لتحسين اللفظ.

ترجمہ: اوراحسن بزید کی اصل احسن زید ہے یعنی زید خوبصورت ہو گیا، پھر جب اسکے حسن سے تعجب کا ارادہ

---

[3] وهي عبارة استعملت في التعجب، نحو)لله دره فارسًا (و)لله دره شاعرًا (ومعنى)الدر (اللبن، ومعنى الجملة في الأصل :لله لبنه، أي أن الله سقاه لبنا خاصا، فأصبح فارسا بطلا أو شاعرا مجيدًا، ثم ضمن معنى التعجب، فأصبح يستعمل في التعجب وقريب من هذا قولهم) :لله أبوه (و) لله أنت.

کیا گیا تو اس کو صیغہ امر میں تبدیل کر دیا گیا، اور فاعل میں باء زائدہ کا اضافہ کیا گیا تاکہ جملہ خوبصورت ہو جائے

وأما ما أَفْعَلَه! فإن "ما": نكرة تامة، وَأَفْعَلَ: فعل ماض، بدليل لحاق نون الوقاية في نحو: ما أحوجني إلى عفو الله.

ترجمہ: اور رہا ما أَفْعَلَه کا تو اس میں، ما، نکرہ تامہ (مبتدا ہے شیئ کے معنی میں) اور أَفْعل، فعل ماضی ہے اس وجہ سے کہ اس کے ساتھ نون وقایہ لگتی ہے جو اس کے فعل ماضی ہونے کی دلیل ہے جیسے: ما احوجنی الی عفو اللہ (کہ میں اللہ کی معافی کس قدر محتاج ہوں)

الثاني: إذا أردت التفضيل أو التعجب مما لم يستوف الشروط، فأت بصيغة مستوفية لها، واجعل المصدر غير المستوفي تمييزاً لاسم التفضيل، ومعمولاً لفعل التعجب، نحو فلان أشدُّ استخراجا للفوائد، وما أشدَّ استخراجه، وَأَشْدِدْ باستخراجه.

ترجمہ: دوسری تنبیہ: اگر آپ کا ارادہ کسی ایسے فعل سے اسم تفضیل وفعل تعجب بنانے کا ہو جو شرائط پوری نہ کرتا ہو، تو اسکا صیغہ تعجب واسم تفضیل اس صیغہ سے بنائیں جو شرائط پوری کرتا ہو اور اسکے بعد شرط نہ پوری کرنے والے فعل کا مصدر بطور تمیز لائیں اگر صیغہ اسم تفضیل بنانا ہو۔ اور اگر فعل تعجب بنانا ہو تو بطور مفعول مطلق لائیں، اسم تفضیل کی مثال جیسے: فلان أشدُّ استخراجا للفوائد، اور فعل تعجب کی مثال جیسے: وما أشدَّ استخراجه، وَأَشْدِدْ باستخراجه.

(تشریح: یہاں سے مصنف علیہ الرحمہ فعل تعجب اور اس کے اوزان اور اس کا طریقہ استعمال نیز اس کے شرائط کا تذکرہ کرنے جارہے ہیں چنانچہ سب سے پہلے یہ بات بیان کی کہ فعل تعجب بنانے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اسم تفضیل بنانے کی ہیں جیسے: (۱) فعل ثلاثی ہو غیر ثلاثی نہ ہو (۲) مثبت ہو منفی نہ ہو (۳) تام ہو ناقص نہ ہو جیسے کان اور اس کے اخوات، یا کاد اور اس کے اخوات (۴) معروف ہو مجہول نہ ہو (۵) اس کی صفت اس افعل کے وزن پر نہ آتی ہو جس کا مونث فعلاء آتا ہے جیسے احمر وحمراء اسود والسوداء، کیونکہ یہ رنگ وعیب اور حلیہ کے معنی دیتا ہے (۷) متصرف ہو جامد نہ ہو جیسے: عسی لیس بئس وغیرہ (۸) فعل متفاوت ہو یعنی فرق و تبدیلی کو قبول کرتا ہو غیر متفاوت نہ ہو جیسے: مات، هلک، فنی، ذهب، وغیرہ کہ ان میں تبدیلی ممکن نہیں۔

اس کے بعد پھر فعل تعجب کی تعریف بیان کی چنانچہ فرمایا کہ فعل تعجب، نفس کا کسی امر نادر کو دیکھ کر یا سن کر اس کے شعور و احساس کے وقت اس کے اثر و کیفیت کو قبول کرنا اس کو بڑا سمجھ نے یا اس کی حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے، اس کے بعد فرمایا تعجب کے اوزان سماعی ہیں اور قیاسی بھی، قیاسی اوزان صرف دو ہیں: ما أَفْعَلَه، وأَفْعِلْ به، جیسے: ما أَحسَنَ الصدقَ ،وأَحسِنْ به، (سچائی کیا ہی عمدہ چیز ہے) ما اعظم مكة و المدينة، و اعظم بمكة و المدينة، (مکہ اور مدینہ کتنے عظیم ہیں) اور انہیں دونوں صیغوں پر کتب عربیہ میں ابواب قائم کیے جاتے ہیں اور فعل تعجب کے اوزان سماعی) اور اس کے صیغے بہت ہیں مگر ان کا نہ کوئی وزن ہے نہ قاعدہ، یعنی کسی بھی کلمہ سے تعجب کا اظہار کیا جا سکتا ہے جیسے قرآن کریم کی آیت {كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ} میں لفظ کیف بطور تعجب استعمال ہوا ہے اور جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان 'سبحان اللہ' مومن کبھی نجس نہیں ہوتا نہ زندہ نہ مردہ میں کلمہ 'سبحان اللہ - اور جیسے عربوں کا قول للهِ دَرُّهُ فارسا!. (کہ ساری خوبیاں صرف اللہ تعالی کے لئے ہیں کہ اس نے گھوڑے پر سواری کی قدرت دی کلمہ تعجب ہے ،) اور جیسے شاعر کا شعر * یاجارَتا ما أَنْتِ جارَهْ! * اي پڑوسن تو کیا ہی خوب پڑوسن ہے اس میں کلمہ ما، بطور تعجب استعمال ہوا ہے۔

اور احسن بزید کی اصل احسن زید ہے یعنی زید خوبصورت ہو گیا، پھر جب اسکے حسن سے تعجب کا ارادہ کیا گیا تو اس کو صیغہ امر میں تبدیل کر دیا گیا، ہے اور فاعل میں باءزائدہ کا اضافہ کیا گیا تا کہ جملہ خوبصورت ہو جائے (اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا قول، (وكفى بالله شهيدا) اس میں باء فاعل کے ساتھ ہے اور یہ سیبویہ کا قول ہے۔ جب کہ اخفش کا قول یہ ہے کہ یہ امر ہے اور فاعل انت ہے اور زید مفعول بہ ہے اور باء مفعول بہ میں لگی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا قول (ولا تلقوا بايديكم) میں۔

اور رہا ما أَفْعَلَه، تو اس میں، بقول علامہ سیبویہ۔ ما، نکرہ تامہ مبتدا ہے شیئ عظیم کے معنی میں اور ھو ضمیر فاعل ہے زید مفعول بہ ہے، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا پھر اس سے جب تعجب کا ارادہ کیا گیا تو جملہ انشائیہ تعجبیہ ہو گیا۔ اور بقول اخفش، کلمہ الذی اسم موصول کے معنی میں ہے اور اس کا مابعد جملہ فعلیہ اس کا صلہ ہے۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہے۔ یا ما نکرہ تامہ موصوف ہے اور اس کا مابعد جملہ فعلیہ اس کی صفت ہے، اور موصوف صفت سے ملکر مبتدا ہے، دونوں صورتوں میں خبر (شيئ عظيم) محذوف ہے۔

اوراگر آپ کاارادہ کسی ایسے فعل سے اسم تفضیل و فعل تعجب بنانے کاہو جو شرائط پوری نہ کرتا ہو(مثلا: وہ ثلاثی نہ ہو / ناقص ہو، مجھول ہو، منفی ہو،وغیرہ)تو اسکا صیغۂ تعجب و اسم تفضیل اس صیغہ سے بناؤ جو شرائط پوری کرتا ہواور معنیٰ اس فعل کے مناسب ہو جو شرائط پوری نہ کرتا ہو(عموما اسکے لئے۔مااعظم، مااکثر،مااجدر،ما احسن،یااعظم به،اکثر به، اجدر به،احسن به،جیسے الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں)اور اسکے بعد شرط نہ پوری کرنے والے فعل کے مصدر خواہ صریح ہویا مصدر مؤول ہو،کو بطور تمیز لائیں اگر صیغۂ اسم تفضیل بنانا ہو۔اور بطور مفعول مطلق لائیں اگر فعل تعجب بنانا ہو،اسم تفضیل کی مثال جیسے:فلان أشدُّ استخراجا للفوائد،زید اشد استقامة فی عزمه، حامد اکثر اتساعامن غیرہ)

فعل تعجب کی مثال جیسے: ما أشدَّ استخراجه، وَأَشْدِدْ باستخراجه.ما اعظم ارتفاع الهرم ـاعظم بارتفاع الهرم، مصدر مؤو ل کی مثال جیسے:مااعظم ان یرتفع الهرم.اعظم بان یرتفع الهرم،،(اہرام مصر کی بلندی کتنی عظیم ہے)ما اجمل ان یثاب المجد.اجمل بان یثاب المجد۔(بزرگی کالباس کیاہی عمدہ ہے)

(نوٹ)جانناچاہیے کہ فعل جامد اور فعل غیر متفاوت سے کسی طرح سے فعل تعجب نہیں بن سکتا)

اسما الزمان والمكان

هما اسمان مَصُوغان لزمان وقوع الفعل أو مكانه.

وهما من الثلاثيّ على وزن: "مَفْعَل" بفتح الميم والعين، وسكون ما بينهما، إن كان المضارع مضمومَ العين، أو مفتوحَها، أو معتلَّ اللام مطلقا، كمَنْصَر، ومَذْهَب، ومَرْمَى، وَمَوْقَى، وَمَسْعَى، ومَقام، وَمَخَاف، وَمَرْضَى.

ترجمہ: وہ دونوں ایسے اسم ہیں جن کو فعل کا وقت یا جگہ بتانے کے لئے بنایا گیا ہے اوروہ دونوں ثلاثی مجرد سے مَفْعَل" بفتح الميم والعين، وسكون ما بينهما، کے وزن پر آتے ہیں اگر ان کا مضارع مضموم العین یا مفتوح العین ہو، یا معتل اللام ہو مطلقا (یعنی عین پر کوئی بھی حرکت ہو) جیسے مَنْصَر. مَذْهَب. مَرْمَى، مَوْقَى، مَسْعَى، مَقام، مَخَاف، مَرْضَى. مثوى، مرعى،

وعلى "مَفْعِل" بكسر العين، إن كانت عين مضارعه مكسورة، أو كان مثالاً مطلقاً فى غير معتل اللام، كمجلِس، ومَبِيع، ومَوْعِد، ومَيْسِر، وَمَوْجِل. وقيل إن صحت الواو فى المضارع، كَوَجِلَ يَوْجَل، فهو من القياس الأوّل. ومن غير الثلاثيّ: على زنة اسم مفعوله، كمُكْرَم ومُستخْرَج ومُسْتَعان.

ترجمہ: اسم ظرف کا دوسرا وزن "مَفْعِل" بكسر العين، ہے اگر اس کا مضارع مکسور العین ہو یا مثال غیر معتل اللام ہو مطلقا (یعنی عین پر کوئی بھی حرکت ہو) جیسے: مجلِس، ومَبِيع، منزل، ومغرس، ومَوْعِد، ومَيْسِر، موقِع، وموقِف، وَمَوْجِل، اور کہا گیا ہے کہ اگر مثال کا واؤ کلمہ مضارع میں سلامت رہے جیسے: وَجِلَ يَوْجَل، تو اس کا وزن اول کے اعتبار سے ہو گا یعنی موجَلٌ ہو گا۔ اور غیر ثلاثی سے اسم ظرف کا وزن اسکے مفعول کے وزن پر ہو گا جیسے: مُكْرَم ومُستخْرَجٌ ومُسْتَعانٌ. وملتقىً، ومستشفىً،

ومن هذا يُعْلَمُ أن صيغة الزمان والمكان والمصدر الميميّ واحدة فى غير الثلاثيّ، وكذا فى بعض أوزان الثلاثى، والتمييز بينهما بالقرائن، فإن لم توجد قرينة، فهو صالح للزمان، والمكان، والمصدر.

ترجمہ: اور اس سے معلوم ہوا کہ غیر ثلاثی میں صیغہ ظرف زمان ومکان اور مصدر میمی (اور اسم مفعول) کا وزن ایک ہی ہے، اسی طرح بعض اوزان ثلاثی میں بھی، اور ان کے درمیان تمیز قرینہ سے ہوتی ہے، قرینہ نہ ہونے کی صورت میں وہ زمان ومکان ومصدر تینوں بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (جیسے: وما من دابة في الارض الا على الله رزقها ويعلم مستقرها ومستودعها۔ اور معتاد، ومختار وغیرہ)

وكثيراً ما يُصاغ من الاسم الجامد اسم مكان على وزن "مَفْعَلة"، بفتح فسكون ففتح، للدلالة على كثرة ذلك الشئ في ذلك المكان، كمأسَدَة، وَمَسبَعة، ومَبْطَخَة، ومَقْثَأة: من الأسد، والسبُع، والبطِّيخ، والقِثّاء.

ترجمہ: اور اسم جامد کا ظرف مکان عموماً مَفْعَلة". بفتح فسكون ففتح کے وزن پر آتا ہے اس چیز کو زیادہ بتلانے کے لئے جو وہاں ہے جیسے: مأسَدَة، (وہ جگہ جہاں شیر زیادہ ہوں) وَمَسْبَعة، (بہت درندوں والی زمین) ومَبْطَخَة، (بہت خربوزہ وتربوز پیدا ہونے کی جگہ) ومَقْثَأة (بہت کھیرے اگانے والی زمین) ملحمة، (بہت گوشت والی جگہ، یا میدان جنگ) مسمكة (بہت مچھلیوں والی جگہ)

وقد سُمِعت ألفاظ بالكسر وقياسها الفتح، كالمسجِد: للمكان الذى بُنى للعبادة وإن لم يُسْجَد فيه، والمَطْلِع، والمَسكِن، والمَنْسِك، والمَنْبِت، والمَرْفِق، والمَسقِط، والمَفْرِق، والمَحْشِر، والمَجْزِر، والمَظِنَّة، والمَشْرِق، وَالمَغْرِب. وسمع الفتح فى بعضها، قالوا: مَسْكَن، وَمَنْسَك، وَمَفْرَق، وَمَطْلَع. وقد جاء من المفتوح العين: المَجْمِع بالكسر. قالوا: الفتح فى كلِّها جائز وإن لم يُسْمع.

ترجمہ: اور کچھ اسمائے ظرف (بطور شاذ) کسرہ عین کے ساتھ سنے گئے ہیں جبکہ ان کا ضابطہ فتحہ کا ہے جیسے مسجد وہ جگہ جو عبادت کے لیے بنائی گئی ہو اگرچہ اس میں عبادت نہ ہوتی ہو جیسے: المَطْلِع، والمَسْكِن، والمَنْسِك، (عبادت کی جگہ) والمَنْبِت، (اگنے کی جگہ) والمَرْفِق، والمَسْقِط، والمَفْرِق، (چار راستوں والی جگہ) والمَحْشِر، (میدان) والمَجْزِر، (قربان گاہ) والمَظِنَّة، (تہمت کی جگہ) والمَشْرِق، وَالمَغْرِب. ان میں سے بعض میں فتحہ کے ساتھ بھی سنا گیا ہے جیسے وہ کہتے ہیں مَسْكَن، وَمَنْسَك، وَمَفْرَق، وَمَطْلَع. (بالفتح۔) اور المجمع مفتوح العین کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ ان سب میں فتحہ کی اجازت ہے اگرچہ سنا نہ گیا ہو۔

قال أستاذنا المرحوم الشيخ حسين المَرْصَفِيّ فى [الوسيلة]: هذا إذا لم يكن اسم المكان مضبوطًا، وإلا صح الفتح، كقولك اسجُدْ مَسْجَد زيد تَعُدْ عليكَ برَكَتُه، بفتح الجيم؛ أى فى الموضع الذى سجَد فيه. وقال سيبويه: وأما موضع السجود فالمسجَد، بالفتح لا غير.(فكأنه أوجب الفتح فيه.

ترجمہ: ہمارے استاذ مرحوم شیخ حسین المرصفی نے اپنی کتاب الوسيلة الادبية فی العلوم العربية میں لکھا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ظرف مکان معین اور محدود نہ ہو ورنہ فتحہ جائز ہو گا(یعنی معین میں) جیسے: تمھارا قول اسجُدْ مَسْجَد زيد تَعُدْ عليكَ برَكَتُه.بفتح الجيم.(تم سجدہ کرو کرو زید کے سجدہ کرنے کی جگہ تم کو برکات حاصل ہو نگی) تو چونکہ یہ جگہ معین و مقرر ہے اس لیے یہاں فتحہ جائز ہو گا، جبکہ علامہ سیبویہ کا کہنا ہے کہ موضع سجدہ (یعنی متعین میں) فتحہ کے ساتھ ہی پڑھا جائے گا اس کے علاوہ جائز نہیں۔اور اگر وہ جگہ غیر محدود ہو جیسے تعمیر شدہ مسجد تو وہاں کسرہ ضروری ہے۔(حاصل یہ ہے کہ شیخ حسین نے موضع معین میں فتحہ جائز بتایا جبکہ سیبویہ نے اسے واجب بتایا ہے، اور موضع غیر معین جیسے تعمیر شدہ مسجد تو اس میں کسرہ واجب ہے جیسے: مسجِد،ومسجَد،،منسِک ومنسَک، ومطلِع ومطلَع، مسكِن ومسكَن، متعین میں فتحہ ،وکسرہ دونوں جائز ہیں، جبکہ غیر متعین میں فقط کسرہ واجب ہے)

اسم الآلة

هو اسم مَصُوغٌ من مصدر ثلاثيّ، لِما وقع الفعل بواسطته.وله ثلاثة أوزان: مِفْعال، ومِفْعَل، ومِفْعَلة، بكسر الميم فيها، نحو مِفتاح، ومِنشار، ومِقراض، ومِحْلَب، وَمِبْرَد، وَمِشْرَط، وَمِكْنَسة، وَمِقْرَعة، وَمِصفَاة، وقيل: إن الوَزْن الأخير فرع ما قبله.

ترجمہ: اسم آلہ ایسا اسم ہے جو مصدر ثلاثی سے بنایا جاتا ہے ہے جو اس چیز پر دلالت کرتا ہے جو فعل کے وجود کا واسطہ اور آلہ ہو۔ اور اس کے تین اوزان ہیں مِفْعال، ومِفْعَل، ومِفْعَلة، تینوں میں میم کے کسرہ کے ساتھ، جیسے: مِفتاح، (چابی)ومِنشار،(آری)ومِقراض،(قینچی)محراث،(کدال) ومِحْلَب،(دودھ کا کارخانہ) وَمِبْرَد،(کولر)ومِشْرَط،(کھال چیرنے کا اوزار)وَمِكْنَسة،(جھاڑو) وَمِقْرَعة،(چھڑی، کوڑا) مصعد(سیڑھی) منشفة تولیہ) ومِصْفَاة،(چھلنی)اور کہا گیا ہے کہ اخیر والا وزن اپنے ماقبل کی فرع ہے۔

وقد خرج عن القياس ألفاظ، منها مُسْعُط، وَمُنْخُل، وَمُنْصُل، وَمُدُق، وَمُدُهُن، وَمُكْحُلَة، وَمُحْرُضَة، بضم الميم والعين فى الجميع.وقد أتى جامدًا على أوزان شتّى، لا ضابط لها، كالفأس، والقَدُوم، والسِّكين وَهَلُمَّ جَرًّا.

ترجمہ: اور کچھ اسماء اس ضابطے سے ہٹ کر آتے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں جیسے: مُسْعُط،(نسوار یا ہلاس کی ڈبیا) وَمُنْخُل، (قلم لگانا، گابھا دینا) مُنْصُل، (تلوار) وَمُدُق،(غلہ کوٹنے کی موسلی) وَمُدُهُن، (تیل ملنے کا آلہ) و مُكْحلة،(سرمہ کی سلائی)ومُحْرُضَة،(اشنان رکھنے کا برتن) بضم الميم والعين فی الجميع.

اور اسم جامد سے اسم آلہ کے مختلف اوزان آتے ہیں جن کا کوئی ضابطہ نہیں ہے جیسے: الفأس،(کلھاڑی) والقَدُوم،(بسلا ،جس سے لکڑی تراشی جاتی ہے))والسِّكين(چھری) شوكة(کانٹا)وقلم،ورمح (نیزہ) درع،(زرہ) وسيف،

التقسيم الثالث للاسم: إلى مذكر ومؤنث

اسم کی تیسری تقسیم باعتبار مذکر اور مونث کے

ينقسم الاسم إلى مذكر ومؤنث: فالمذكر كرجل، وكتاب، وكرسيّ. والمؤنث نوعان: حقيقيّ، وهو ما دلَّ على ذات حِرٍ، كفاطمة وهند. ومجازيّ، وهو ما ليس كذلك، كأذُن، ونار، وشمس.

ترجمہ: اسم کی دو قسمیں ہیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث- مذکر (وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے) جیسے: رجل، وکتاب، وکرسیّ۔

مؤنث (وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے) اس کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی وہ اسم جو شرمگاہ والی ذات کو بتائے جیسے: فاطمة، ہند، کبری، بشری، زینب، (۲) مجازی وہ اسم ہے جو مؤنث حقیقی کی طرح نہ ہو جیسے: أذُن، (کان) نار، (آگ) شمس (سورج) دار، (گھر) ورقة، (سادہ کاغذ) صحیفة (لکھا ہوا کاغذ) سفینة، (کشتی) عین (آنکھ) کف، (ہتھیلی)

ويُستدل على تأنيثه: بضمير المؤنث أو إشارته، أو لحوق تاء التأنيث في الفعل، نحو: هذه الشمس رأيتها طلعت، أو ظهور التاء في تصغيره كأذَينة، أو حذفها من اسم عدده كثلاث آبار

ترجمہ: اور مونث مجازی کا علم یا تو ضمیر مؤنث سے ہوگا یا اسکے اسم اشارہ سے ہوگا، یا فعل میں تائے تانیث کے لاحق ہونے سے ہوگا جیسے: هذه الشمس رأيتها طلعتْ، (اس سورج کو میں نے اگتے دیکھا ہے۔ (اس میں هذه 'اسم اشارہ اور رأيتها میں ها" ضمیر اور طلعت میں تائے تانیث سے معلوم ہوا کہ الشمس مؤنث ہے) یا اس کی تصغیر میں تائے مدورہ کے ظاہر ہونے سے جیسے: اذن کی تصغیر أُذَينة، یا اسم عدد میں اسکے حذف ہونے سے جیسے: ثلاث آبار. (ثلاث سے تاء کا حذف آبار کے مؤنث ہونے کی علامت ہے کہ تین سے دس تک مخالف عدد آتا ہے)

وينقسم المؤنث إلى: لفظيّ: وهو ما وُضِع لمذكّروفيه علامة من علامات التأنيث، كطلحة وزَكريَّاء والكُفُرَّىوإلى مَعْنَويّ، وهو ما كان علما لمؤنث وليس فيه علامة، كمَرْيم وهند، وزينب.

وإلى لفظيّ ومعنويّ: وهو ما كان علماً لمؤنث وفيه علامة، كفاطمةَ، وسَلْمَى، وعاشُوراء مُسَمًّى به مؤنث.

ترجمہ: اور مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔ مؤنث لفظی وہ اسم ہے جو مذکر کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اسمیں علامت تانیث پائی جاتی ہو جیسے : طلحة، زَكَرِيَّا، حمزة، اسامة، عتبة ،طرفة، (آنکھ)، كُفُرَّى. (کھجور کاظرف) ۲) مؤنث معنوی وہ مؤنث ہے جو کسی مؤنث کا نام ہو اور اسمیں کوئی تانیث کی علامت نہ پائی جائے جیسے مريم ،هند، زينب. كلثوم (۳) مؤنث لفظی و معنوی، وہ مؤنث ہے جو کسی مؤنث کا نام ہو اور اسمیں کوئی تانیث کی علامت بھی پائی جائے جیسے :فاطمة، وسَلْمَى، بشرى، وعاشُوراء ، غرفة، صغرىٰ یہ مؤنث کے نام ہیں۔

ولكون المذكر هو الأصل، لم يُحتج فيه إلى علامة، بخلاف المؤنث، فله علامتان. الأولى: التاء. وتكون ساكنة فى الفعل، نحو قامت هند، ومتحركة فيه، نحو هى تقوم، وفى الاسم، نحو صائمة وظريفة.

ترجمہ: اور مذکر کے اصل ہونے کیوجہ سے اسمیں کسی علامت کی ضرورت نہیں برخلاف مؤنث کے کہ اس کی دو علامتیں ہیں پہلی: علامت تاء ہے (اور دوسری علامت الف ہے) اور تاء فعل میں ساکن ہوتی ہے جیسے: قامت هند، اور متحرک بھی ہوتی ہے جیسے: هى تقوم. اور اسم میں تائے مدورہ، جیسے: صائمة (روزہ دار) ظريفة (ہوشیار) ناعمة، (خوشحال)

وأصل وضع التاء فى الاسم: للفرق بين المذكر والمؤنث، وفي الأوصاف المشتقة المشتركة بينهما، فلا تدخل فى الوصف المختص بالنساء، كحائِضٍ، وحائِلٍ، وفارِك، ومُرْضِع وعانِس. أما دخلوها على الجامد المشترَكِ معناه بينهما، فسماعيّ، كرجل ورَجُلة، وإنسانة، وَفتًى وفتاة.

ترجمہ: اور تاء کی اصل وضع اسم میں مذکر و مؤنث میں فرق کرنے کے لئے ہے اسی طرح وہ اوصاف مشتقہ جو مذکر و مؤنث کے درمیان مشترک ہوں ان میں فرق کرنے کے لئے ہے چنانچہ اوصاف مختصہ بالنساء پر تاء داخل نہیں ہوتی جیسے: حائِض وحائِل (بانجھ) وفارِك، (شوہر نہ چاہنے والی) ومُرْضِع (دودھ پلانے والی) وعانِس (دوشیزہ) رہا تاء کا دخول ایسے اسم جامد پر جو مذکر و مؤنث کے درمیان مشترک ہو تو وہ سماعی ہے جیسے: رجل ورَجُلة. انسان وإنسانة. فتًى وفتاةٌ.

ويُستثنى من دخولها فى الوصف المشترك خمسةُ ألفاظ، فلا تدخل فيها: أحدها: فَعُول

بمعنى فاعل، كرجل صَبُور، ومنه: {وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا} أصله بَغُويًا: اجتمعت الواو والياء وسُبقت إحداهما بالسكون.فقُلبت الواو ياء، وأدغمتا، وقلبت الضمة كسرة. وما قيل من أنه لو كان على زنة فَعُول لقيل: بَغُوا كنَهُوا، مردود بأن نَهُوًا شاذٌ، في قولهم رجل نَهُوٌ عن المنكر، وأما قولهم امرأة ملُولة، فالتاء فيه للمبالغة، إذ يقال أيضًا رجل مَلولة، وأما عَدُوَّة فشاذٌ، وسَوَّغه الحمل على صديقة. وإذا كان فَعُول بمعنى مَفْعُول، لحقته التاء، نحو جَمَل رَكوب، وناقة ركوبة.

ترجمہ: اور پانچ اوزان پر آنے والے اوصاف مشترکہ دخول تاء سے مستثنیٰ ہیں کہ ان پر تاء داخل نہ ہوگی۔

ان میں سے ایک: فَعُول بمعنی فاعل ہے، جیسے: رجل صَبُور، امرأة صبور، رجل شکور (شکر گذار مرد) و امرأة شکور، (شکر گذار عورت) رجل اکول (زیادہ کھانے والا مرد) و امرأة اکول (زیادہ کھانے والی عورت) (اسی طرح غفور بمعنی غافر، حقود بمعنی حاقد) اور اسی سے: {وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا} ہے کہ اسکی اصل بغویا بروزن فعول بمعنی فاعل ہے واو اور یاء ایک ساتھ جمع ہوے ان مین پہلا ساکن ہے تو واو کو یا سے بدل دیا اور یا کا یا میں ادغام کر دیا اور یا کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا"

اور یہ جو کہا گیا ہے کہ بغیا اگر فعول کے وزن پر ہوتا تو "بغوا" بر وزن "نهوا" ہوتا تو یہ قابل رد ہے اسلئے کہ نهواً ان کے قول رجل نَهُوٌ عن المنكر سے ماخوذ ہے اور شاذ ہے (برائی سے روکنے والا اسلئے کہ یہ ناقص ہے اور اس کی تعلیل کے بعد آخر میں یا ہوگی نا کہ واؤ اسی لئے نهوٌ شاذ ہے) اور رہا انکا قول امرأة ملُولة، تو اسمیں تاء مبالغہ کے لئے ہے اسلئے کہ "رجل مَلولة" بھی کہا جاتا ہے اور رہی بات "أمرأة عَدُوَّة" کی تو یہ شاذ ہے اور بعض ماہرین نے اسے "رجل صديق وامرأة صديقة" پر محمول کرکے جائز قرار دیا ہے۔

اور اگر فعول بمعنی مفعول ہو تو اسمیں تاء لاحق ہوگی جیسے: جَمَل رَكوب وناقة ركوبة. (بعض نے ترک تاء کی بھی اجازت دی ہے جیسے: دابة ركوبة وركوب، بقرة حلوبة وحلوب، بقرة اكولة واكول، بمعنی مركوب ومأكول ومحلوب)

ثانيها: فَعِيل بمعنى مَفعُول إن تَبع موصوفه، كرجل جَريح، وامرأة جَريح، فإن كان بمعنى فاعِل، أوْ لَمْ يَتبَع موصوفه، لحقته، كامرأة رحيمة، ورأيت قَتِيلة. ثالثها: مِفْعال كمِهْذار، وشذَّ مِيقَانة. ورابعها: مِفْعيل كمِعْطير، وشذ مِسكِينة. وقد سُمِع حذفها على القياس. خامسها: مِفْعَل كمِغْشَم.

ترجمہ: اور اس کا دوسرا وزن فَعِيل بمعنی مَفعُول ہے اگر وہ اپنے موصوف کے تابع ہو جیسے: رجل جَرِيح وامرأة جَرِيح، رجل أسير وامرأة أسير، رجل سجين و امرأة سجين، اور اگر فعيل بمعنی فاعِل، ہو، یا وہ موصوف کے تابع نہ ہو تو اس میں تاء لاحق ہوگی جیسے: امرأة رحيمة، أمرأةظريفة، و أمرأة قديرة ورأيت قَتِيلة. اور تیسرا وزن مِفعال ہے جیسے: مِهْذار، مكسال، معلام، (فتاةمهذار، بہت لغویات کرنے والی) (أمرأة مكسال، بہت کاہل عورت) (امراة معلام، بہت علم والی) اور مِيقَانة. (بہت یقین کرنے والی عورت) شاذ ہے۔ اور چوتھا وزن مِفعيل ہے جیسے: امرأة مِعْطِير، (بہت خوشبو والی) امرأة منطيق، (بہت بات کرنے والی) امرأة مكثير، (بہت دولت والی) اور مِسكِينة. شاذ ہے۔ اور پانچواں وزن مِفْعَل ہے جیسے: مِغْشَم. (وہ ہمتی مرد جو اپنی منزل حاصل کئے بغیر باز نہ آئے) مِقوَلٌ (اچھی بات کرنے والا)

وقد تُزاد التاء لتمييز الواحد من جنسه، كلَبِن ولَبِنَة، وتَمر وتَمْرة، ونَمل ونَملة، فلا دليل في الآية الكريمة على تأنيث النملة. ولعكسه في كَمءٍ وكَمْأة. وللمبالغة كرِواية ولزيادتها كعلامة.

ترجمہ: اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے مفرد کو اسکی جنس سے ممتاز کرنے کے لئے جیسے: لَبِن (اینٹیں) ولَبِنَة، (ایک اینٹ) تَمر (کھجوریں) وتَمْرة، (ایک کھجور) نَمل (چیونٹیاں) ونَملة، (ایک چیونٹی۔ (یہاں تاء تانیث کے لئے نہیں) کیونکہ آیت میں نملة کے مؤنث ہونے کی کوئی علامت نہیں۔ (اور جیسے: نخل ونخلة، شجر وشجرة، بقر وبقرة، جرّ وجرّة، سفين وسفينة.) اور اس کے برعکس یعنی جنس کو واحد سے الگ کرنے کے لئے جیسے: كَمءٌ، (چھتری نما ایک کھمبی). وكمأة، (کھمبیاں) جبأ (ایک انڈا) وجبأة (بہت سارے انڈے) اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے مبالغہ کے لئے جیسے: رِواية (بہت نقل کرنے الا) اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے مبالغہ میں تاکید کے لئے جیسے: علاّمة بہت جاننے والا)

ولتعويض فاء الكلمة كعِدة أو عينها كاقامة أو لامها كسَنة، أو مَدة كتَزْكِية. ولتعريب العَجَمِي، نحو كَيْلَجَة في كَيْلَج: اسم لِمكيال. وتُزاد في الجمع عِوضاً عن ياء النسب في مفرده، كأشاعثة وأزارقة، ولمجرد تكثير البنية، كقرْيَة وغَرْفَة، أو للإلحاق بمفرد، كصَيَارِفَة، للإلحاق بكراهية.

ترجمہ: اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے فاء کلمہ کے عوض میں جیسے: عدة، صلة، زنة، اور عین کلمہ کے عوض میں جیسے: اقامة، استقامة، و استعانة، کبھی لام کلمہ کے عوض میں جیسے: سَنة، لغة، و کرةٌ، (کہ ان کی اصل سنهة، یا سنوةٌ، اور لغوةٌ، یا لغیٌ و کروٌ ہے) کبھی حرف مد کے عوض میں جیسے: زکّی تزکیة، عدّی تعدیة، سمّ تسمیة، اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے عجمی کو عربی بنانے کے لئے جیسے: کَیْلَج سے کَیْلَجَة (ایک پیمانہ کا نام ہے) موزج (موزہ) موازجة کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے جمع میں اس یائے نسبتی کے عوض میں جو اس کے مفرد میں ہوتی ہے جیسے: اشعثی سے أشاعثة (عبد الرحمان الاشعثی کے متبعین) اور ازرَقی سے أزارقة (نافع بن ازرق کے متبعین) اور مهلبی سے مهالبة (مهلب بن ابی صفرہ کے متبعین) اور کبھی محض وزن میں اضافہ کے لئے جیسے: قرْیَة (گاؤں) وغُرْفَة، (کمرہ) بلدة (شہر) اور کبھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے مفرد کے ساتھ لاحق کرنے لئے جیسے: صَیَارِفَة، کو کراهیة. کے ساتھ۔

العلامة الثانية: الألف. وهى قسمان: مفردة، وهى المقصورة، كحُبْلَى وَبُشْرَى، وغير مفردة، وهى التى قبلها ألف، فتقلب هى همزة، كحمراء وَعَذراء.

ترجمہ: تانیث کی دوسری علامت الف ہے، اور اسکی دو قسمیں ہیں (۱) مفردہ: اور اسکو اسم مقصور کہتے ہیں جیسے: ، حُبْلَی (حاملہ) وَبُشْرَی، (خوشخبری) لبنی، عظمی، (۲) غیر مفردہ: اور یہ وہ الف تانیث ہے جس سے پہلے بھی الف ہو پھر اسے ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے (تاکہ دو الف ایک ساتھ نہ ہوں) جیسے: حمراء (سرخ و سفید) وعَذراء. (بے بیاہی لڑکی) شیماء، صحراء،

وللمقصورة أوزان، منها

الف مقصورہ کے کئی اوزان ہیں

فُعَلَى :بضم ففتح، نحو أُرَبَى :للدّاهية، وأُدَمَى :فُعلى وكذا شُعَبَى، قال جرير.

أَعَبْدًا حَلَّ فِي شُعَبَى غَرِيبًا		أَلُومًا لا أَبا لَكَ واغتَرَابا

فُعَلَی: ضمہ پھر فتحہ کے ساتھ جیسے: أُرَبَی: (مصیبت) اور أُدَمَی: (جگہ کا نام) شُعَبَی، (جگہ کا نام) جریر کہتا ہے اے ذلیل جو مقام شعبی میں الگ تھلگ پڑا ہوا ہے تو مجہول النسب ہے۔ کیا تو کمینہ پن اور غرابت کو جمع کر رہا ہے؟[1]

[1] شرح المفردات: شعبي: اسم جبل يقع في طريق مكة من البصرة.

وَفُعْلَی :بضم فسکون، کبُهْمَی لنبت، وحُبْلی صفة، وبُشْرَی مصدرًا. وفَعَلَی بفتحات، کبَرَدی اسم لنهر، قال حسان،

یسقُونَ مَنْ وَرَدَ البریصَ علیهم ـــ بَرَدی یُصَفِّقُ بالرَّحیقِ السَّلْسَلِ

وَحَیَدَی :للحمار السریع فی مشیه، وبَشَکَی :للناقة السریعةوفَعْلَی :بفتح فسکون کَمَرْضی جمعًا، ونَجْوَی مصدرًا، وشبْعَی صفةً .

ترجمہ: اورَفُعْلَی :ضمہ پھر سکون کے ساتھ جیسے:بُهْمَی(ایک پودہ کا نام ہے)اور حُبْلی،(حاملہ،صفت انثی، رُبیٰ، خُنثیٰ۔طُولیٰ،)اور بُشرٰی مصدر ہے(رُجعیٰ۔شُوریٰ)

اور فَعلیٰ:بفتحات، جیسے: بَرَدیٰ(ایک نہر کا نام ہے) اجلیٰ(جگہ کا نام)حسان شاعر کہتا ہے،

جو لوگ ان کے پاس مقام بریص میں آتے ہیں تو یہ ان کو بردی نہر کا پانی اور عمدہ شراب کا مرکب پلاتے ہیں۔[۲]

المعنى: يتساءل الشاعر متعجباً: إن هذا العبد يظهر لؤمه في موطن غربته، فكأنه قد جمع بين اللؤم والاغتراب، وهذا منتهى الصفاقة والنفاق.

الإعراب: "أعبدا" الهمزة للنداء، "عبدا": منادى منصوب بالفتحة. "حل": فعل ماض، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا تقديره "هو". "في شعبى": جار ومجرور متعلقان بـ"حل". "غريبا": حال منصوب. "ألؤما": الهمزة للاستفهام، "لؤما": مفعول مطلق منصوب. "لا": نافية للجنس. "أبا": اسم "لا" منصوب بالألف لأنه من الأسماء الستة. "لك": اللام زائدة، والكاف في محل جر بالإضافة لـ"أبا"، ويجوز اعتبار - لك جار ومجرور متعلقان بمحذوف نعت لاسم "لا"، وخبرها محذوف. "واغترابا": الواو حرف عطف، "اغترابا" معطوف على "لؤما" أي مفعول مطلق لفعل محذوف تقديره: "تغترب اغترابا".

وجملة: "حل" في محل نصب نعت "عبدا". وجملة: "ألؤما". استئنافية لا محل لها من الإعراب. وجملة: "لا أبا لك" اعتراضية لا محل لها من الإعراب.

الشاهد قوله: "ألوما واغترابا" فقد اشتملت هذه العبارة على مصدر واقع بعد همزة استفهام دالة على توبيخ، والعامل في هذا المصدر محذوف وجوبا

۲) اللغة: ورد. جاء. البريص: اسم موضع، وقيل اسم نهر. بردى: اسم نهر. يصفّق: يُخلط. الرحيق: الخمرة البيضاء، وقيل: هي أجود أنواع الخمر. السلسل: السائغ الشارب.

الإعراب: "يسقون": فعل مضارع مرفوع بثبوت النون، والواو: ضمير متصل مبني في محل رفع فاعل.

"من": اسم موصول مبني في محل نصب مفعول به أوّل. "ورد": فعل ماض مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازًا تقديره: هو. "البريص": مفعول به منصوب. "عليهم": جار ومجرور متلعقان بـ"ورد". "بردى": مفعول به ثانٍ منصوب. "يصفق": فعل

حَیَدٰی:(تیز رفتار گدھا)اور وبَشَکیٰ،(تیز رفتاراونٹنی)وجمزی

اورفَعْلَی: بفتح فسکون جیسے: مَرْضیٰ(مریض کی جمع)اور جیسے نَجْوَی (مصدر ہے اسم بھی ہے) (سرگوشی)، اورشبْعیٰ صفت ہے(شکم سیر) (اور جیسے :سلیٰ،سکری، ، قَتْلیٰ،)

وفُعَالی :بالضم والتخفيف، كَحُبارَى :لطائر، وسُكارَي :جمعًا، وعُلادَى :صفة للشديد من الإبل وفُعَّلى :بضم ففتح العين المشددة، كسُمَّهَى :للباطل.

وفِعَلَّى :بكسر ففتح، فلام مشددة، كسِبَطرَى :لِمِشية فيها تبختُر

ترجمہ:اور فُعَالی :جیسے: حُبارَی،و سمَانیٰ :(دوپرندوں کے نام)، وسُكارَي(سکران کی جمع ہے۔مدہوش عورت)، وعُلادَی :(موٹااونٹ) کسالی،(سست) شقاری،(پودہ کانام) و حواری(سفید)خضاری(پرندہ کانام)

اورعفَّلَی :بضم ففتح العين المشددة، جیسے:سُمَّهَی(غلط،اور جھوٹ) لبّدی،(شیرنی) بدّاری،(پہل کرنے والا)

اورفِعَلَّی :بکسر ففتح، فلام مشددة، جیسے: سِبَطرَی (نازو گھمنڈ چال والی) دفقیٰ(کودتے چلنے والی)

وفِعْلَى :بكسر فسكون نحو حِجْلَى، جمع حَجَلة بفتحات :اسم لطائر، وظِرْبَى، جمع ظَرِبان، بفتح فكسر :اسم لدُوَيْبَة مُنتنة الرائحة. ولم يوجد في اللغة جمع على هذا الوزن إلا هذان اللفظان وذِكرى مصدرًا. وهذا الوزن إن لم يكن جمعًا ولا مصدرًا، فإن لم ينوّن فألفه للتأنيث، كقِسمة ضِيزَى :أي جائرة، وإن نوّن، فألفه للإلحاق، نحو عِزْهىً :لمن لا يلهو؛ وإن نُوّن عند بعض ولم ينون عند آخرين، ففيه وجهان، كذفرىً لعظم خلف أذن البعير

مضارع للمجهول مرفوع بالضمة ونائب فاعله ضمير مستتر فيه جوازًا تقديره: هو. "بالرحيق": جار ومجرور متعلقان بـ"يصفق".

"السلسل": لعت "الرحيق" مجرور.

وجملة "يسقون ... ": ابتدائية لا محل لها من الإعراب. وجملة "ورد ... ": صلة الموصول لا محل لها من الإعراب. وجملة "يصفق": في محل نصب حال من "ماء بردى."

والشاهد فيه قوله: "بردى يصفق" حيث حذف المضاف وهو "ماء"، وأبقى المضاف إليه "بردى" وأقامه مقام المضاف من حيث التذكير، بدليل الضمير المذكر في "يصفق."

ترجمہ: وفِعْلَى: بکسر فسکون جیسے: حِجْلَى، جمع حَجَلة (ایک پرندہ کا نام ہے)، اورظِرْبَى، جمع ظَرِبان، بفتح فکسر: (بلی کے برابر مٹیالے رنگ کے بدبودار جانور کا نام ہے) اور لغت میں اس وزن پر کوئی جمع نہیں پائی گئی سوائے ان دو کلموں کے۔ اور ذِکری، مصدر ہے اور یہ وزن اگر مصدر یا جمع کی شکل میں نہ ہو اور اس پر تنوین بھی نہ ہو تو اسکا الف تانیث کے لئے ہو گا جیسے: قِسمة ضِيزَى (ظالمانہ تقسیم) اور اگر تنوین ہو تو الف الحاق کے لئے ہو گا جیسے: عِزْهيً (وہ شخص جو کھیلتا نہ ہو) اور اگر بعض کے نزدیک تنوین آتی ہو اور بعض کے نزدیک نہ آتی ہو تو اس صورت میں دونوں چیزیں ممکن ہیں (تانیث والحاق) جیسے: ذِفرىٰ (اونٹ کے کان کے پیچھے کی ہڈی)

وفِعِّيلَى: بكسرتين، مشدد العين، نحو هِجِّيرَى: للهديان، وحِثِّيثَى: مصدر حَثَّ.

وفُعُلَّى: بضمتين، مشدد اللام كحُذُرَّى: من الحَذَر، وكُفُرَّى: اسم لوعاء الطَّلْع

وفُعَّيلَى وفُعَّالَى: بضم ففتح العين المشددة كخُبَّازَى وشُقَّارَى: لنبتين، وحُظَّارَى: لطائر.

ترجمہ: وفِعِّيلَى: بکسرتين، مشدد العين، جیسے: هِجِّيرَى: (فضول گو) وحِثِّيثَى: فعل حَثَّ کا مصدر ہے (اکسانا، ترغیب دینا) خِلِّيفَى (خلیفہ)۔ وفُعُلَّى: بضمتين، مشدد اللام جیسے: حُذُرَّى حَذَر سے، (بچنا، پرہیز کرنا) وكُفُرَّى: (ایک برتن جس میں کھجور کا رس رکھا جاتا ہے) (بُذُرَّى، فضول خرچ کرنے والی) وفُعَّيلَى: بضم ففتح العين المشددة جیسے: لُغَّيزَى (جنگلی چوہے کا بل) وخُلَّيطَى (ملنسار) قُبَّيطَى، (مٹھائی کا نام) وفُعَّالَى: بضم ففتح العين المشددة جیسے: خُبَّازَى وشُقَّارَى (دو پودوں کے نام) وحُظَّارَى (ایک پرندہ کا نام)

وللممدودة أوزان منها:

الف ممدودة کے کئی اوزان ہیں

(۱) فَعْلاء: بفتح فسكون كصحراء: اسمًا، ورَغْباء: مصدرًا، وطَرْفاء: جمعًا في المعنى، وحمراء: صفة لمؤنث أَفْعَل، وهَطْلاء: صفة لغيره، كديمة هَطْلاء.

ترجمہ: فعْلاء: بفتح فسکون جیسے: صحراء (جنگل) اسم ہے اور جیسے: رَغْباء (چاہت) مصدر ہے، اور جیسے طرفاء (جھاؤ کا درخت) معنیً جمع ہے اور جیسے: حمراء (سرخ وسفید عورت) صیغۂ افعل کے مؤنث کی صفت ہے اور جیسے: هطلاء صیغۂ افعل کے مؤنث کے علاوہ کی صفت ہے جیسے: ديمة هَطْلاء (مسلسل بارش والا بادل)

(۲) وأُفْعِلاء: بفتح وسكون، ومثلث العين، مخفف اللام، كأربعاء لليوم المعروف وفُعْلُلاء

بضمتين بينهما ساكن، كقُرْفصاء. لهيئة مخصوصة في القُعود.

ترجمہ: وأَفْعِلاء: (کلمہ عین پر تینوں حرکات جائز ہیں) جیسے: أَرْبِعاء مشہور دن (بدھ) اور جیسے: عقرباء، (جگہ کا نام) انبیاء، واصدقاء،

وفُعْلُلاء بضمتين بينهما ساکن جیسے: قُرْفصاء (بیٹھنے کی مخصوص شکل۔ اکڑو بیٹھنا۔ تلووں کے بل اس طرح بیٹھنا کہ پیٹ دونوں زانوں سے، اور سرین ایڑیوں سے لگی ہوں اور پنڈلیاں کھڑی رہیں)

[3] وفاعُولاء: كتاسوعاء وعاشوراء: التاسع والعاشر من المحرَّم وفاعِلاء: بكسر العين كقاصِعاء. ونافقاء: لبابَيْ جُحْر اليربوع

ترجمہ: اور فاعُولاء: جیسے: تاسوعاء وعاشوراء (محرم کی نویں، دسویں تاریخ) اور فاعِلاء: بکسر العین جیسے: قاصِعاء ونافقاء (جنگلی چوہے کے بلوں کے دو دروازوں کے نام ہیں)

[4] وفِعْلِياء: بكسرتين بينهما سكون، ، ككِبْرِياء. وَفَعَلاء لفتح العين، وتثليث الفاء، كجَنَفاء بفتحات: لموضع، وسِيَرَاء، بكسر ففتح: لثوبٍ خزٍّ مخطَّط، ونُفَساء بضم ففتح

ترجمہ: اور فِعْلِياءُ: جیسے: کبرِياءُ (بڑائی) سيمِياءُ، (علامت) جربياء، (باد شمالی) اور فَعلاء: کلمہ فاء پر تینوں حرکات جائز ہیں جیسے: جَنَفاءُ (ایک جگہ کا نام) قرَماءُ، (جگہ کا نام) وسِيَرَاء، (دھاری دار ریشمی کپڑا) خُيلاء، عنباء، ونُفَساء بضم ففتح (نفاس والی عورت)۔ و عُشراء، فُقهاء، عُلماء، نُبلاء، شُهداء،

[5] وفُنْعُلاء: بضمتين بينهما سكون، كخُنفساء: للحيوان المعروف. وفَعِيلاء: بفتح فكسر، كقرِيثاء بالثاء المثلثة: لنوع من التمر. ومَفْعولاء: كمَشْيوخاء: جمع شيخ.

ترجمہ: اور فُنْعُلاء: ، جیسے: خُنفساء (: ایک مشہور جانور کا نام) اور فَعِيلاء، جیسے: قرِيثاء تین نقطہ والی ثاء، (کھجور کی ایک قسم اور مَفْعولاء، جیسے: مَشْيوخاء: شیخ کی جمع، معلوجاء، (چیونٹیوں کا گروہ) معيوراء (اونٹوں کا قافلہ)، مأتوناؤ (گدھوں کا قافلہ)

ومما تقدم عُلِم أن هناك أوزانًا مشتركة بينهما، وهى فَعْلى، بفتح فسكون كَسَكْرى وصَحْراء، وفُعَلى

بضم ففتح كأُرَبَى وحُنَفاء، وفَعَلَى، بفتحات كَجَمَزَى :لسرعة العدْ وجَنَفَاء: لموضع، وَأَفْعَلَى: بفتح فسكون ففتح، كأجْفَلى: للدعوة العامة، وأرْبَعَاء: لليوم المعروف.

ترجمہ: گذشتہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ یہاں کئی اوزان ہیں جو مقصور وممدود کے درمیان مشترک ہیں جیسے:فَعْلیٰ، کے وزن پرسَکْرَی وصَحْراء، اور جیسے:فُعَلی کے وزن پر :أُرَبَیٰ،(مصیبت زدہ) وحُنَفاء(دین حنیف قبول کرنے والے)وفَعَلی، جیسے:جَمَزَی،(تیز رفتار) وجنفاء (جگہ کا نام)اورأَفْعَلَیٰ جیسے:أَجْفَلی،(کھانے کی عمومی دعوت)۔ وأَرْبِعَاء(چہارشنبہ)

التقسيم الرابع للاسم

من حيث كونه منقوصاً، أو مقصوراً، أو ممدوداً، او صحيحاً

ينقسم الاسم إلى منقوص، ومقصور، وممدود، وصحيح.

فالمنقوص: هوالاسم المُعْرَب الذى آخره ياء لازمة مكسورٍ ما قبلها"، كالداعِى والمنادى، فخرج بالاسم: الفعلُ كرَضِىَ، وبالمعرب: المبنىُّ كالذى، وبالذى آخرُه ياءٌ: المقصورُ، وبلازمةٍ: الأسماءُ الخمسة فى حالة الجرّ، وبمكسورٍ ما قبلها: نحو ظَبْى ورَمْى، فإنه ملحق بالصحيح، لسكون ما قبل يائه.

اسم کی چار قسمیں ہیں (۱) منقوص، (۲) مقصور (۳) ممدود (۴) صحیح۔

ترجمہ: اسم منقوص وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو جیسے داعی، بلانے والا،) منادی، آواز دینے والا تو اسم، بولنے سے فعل نکل گیا جیسے رضی، اور اور معرب بولنے سے مبنی نکل گیا جیسے الذی التی, اور بالذي اخره ياء۔ بولنے سے اسم مقصور نکل گیا اور بلازمة۔ کہنے سے اسماء الخمسة في حالةالجر نکل گئے اور وبمکسور ما قبلها۔ کہنے سے ظبي ,ورمي، خارج ہوگئے کیونکہ یہ ملحق بالصحیح ہیں اس کی یاء کا ماقبل ساکن ہونے کی وجہ سے۔

والمقصور: هو "الاسم المُعْرَب الذى آخره ألف لازمة"، كالهُدَى والمصطفَى، فخرج بالاسم: الفعل والحرف، كدَعَا وإلى، وبالمعرَب: المبنىّ، كأنا وهذا وبما آخره ألفٌ: المنقوصُ، وبلازمِه: الأسماءُ الخمسة فى حالة النصب، والمثنى فى حالة الرفع. والممدود: هو الاسم المعرب الذى آخِرُهُ همزةٌ تلى ألفًا زائدة" كَصحراء وحمراء. والصحيح: ما عدا ذلك، كرجل وكتاب.

ترجمہ: مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف لازمہ ہو جیسے: هدی و مصطفی، هوی، غنی، مولی، تو اسم بولنے سے فعل اور حرف نکل گیا، جیسے دعا والی، اور معرب بولنے سے مبنی نکل گیا جیسے: انا، و هذا، اور، بما اخره الف۔ کہنے سے اسم منقوص نکل گیا، اور بلأزمة۔ کہنے سے اسماءالخمسة حالت نصبی نکل گیا اور تثنیہ حالت رفعی نکل گیا۔

اسم ممدود: وہ اسم ہے جس کے آخر میں ھمزہ ہو اور اس سے متصل الف زائدہ ہو جیسے: صحراء و حمراء۔

اور صحیح: وہ اسم ہے جو ان کے علاوہ ہو جیسے: رجل، و کتاب۔

وكل من المقصور والممدود: قياسىّ، وهو موضع نظر الصرفىّ، وسماعىّ، وهو موضع نظر اللُّغوىّ، الذى يَسْرِدُ ألفاظ العرب، ويضع معانيها بإزائها.

فالمقصور القياسىّ: هو كل اسم معتلّ اللام، له نظيرٌ من الصحيح، ملتَزَمٌ فتحُ ما قبل آخره.وذلك كمصدر الفعل المعتلّ اللام، الذى على وزن فعِلَ، بفتح فكسر، كالجَوَى والهَوَى والعَمَى، فإنه نظيرُ الفَرَحِ والأشَرِ والطَّرَب. وكفِعَل بكسر ففتح، فى جمع فِعْلة، بكسر فسكون. وفُعَل، بضم ففتح، فى جمع فُعْلة، بضم فسكون، نحو فِرْية وفِرًى، ومِرْيَة ومِرًى، ومُدْيَة ومُدًى، وزُبْيَة وزُبًى؛ فإن نظيرهما قِرَب بالكسر، وقُرَب بالضم، فى جمع قِرْبة بالكسر وقُرْبَة بالضم.

ترجمہ: اور اسم مقصورہ و ممدودہ میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں (۱) قیاسی (۲) سماعی۔ اسم قیاسی اہل صرف کا مبحث ہے جبکہ سماعی اہل لغت کا موضوع سخن ہے جو الفاظ عرب کو بیان کرتے ہیں اور پھر اس کے معانی کا تعین کرتے ہیں۔

چنانچہ اسم مقصور قیاسی وہ اسم معتل اللام ہے جس کی کوئی نظیر و مثال صحیح اللام میں موجود ہو اور اس کا ماقبل آخر لازمی طور پر مفتوح ہو، اور اس کی مثال وہ فعل معتل اللام کا مصدر ہے جو فعِلَ بفتح فکسر کے وزن ہو جیسے: جوِيَ جوىً، هوِيَ هوىً، عيِي عمىً، ندِي ندًى، اور ان کی نظیر فرِح فرحاً، أشِر أشرًا، طرِب طربًا ہے، کہ (ان تینوں کا لام کلمہ صحیح ہے) اور (اس کی مثال) فِعْلة کی جمع فِعَل بکسر ففتح، ہے جیسے: فِرْية وفِرًى، ومِرْيَة ومِرًى، حلية وحلىً، ورشوة ورشاً، (اور صحیح سے اس کی نظیر، نعمة ونعم، حكمة وحكم، وفكرة وفكر ہے) اور (اس کی مثال) فُعْلة، بضم فسكون کی جمع فُعَل، بضم ففتح ہے جیسے: مُدْيَة ومُدًى، وزُبْيَة وزُبًى؛ دمية و دمىً، و قدوة وقدىً، رقية ورقىً، وقوة وقوىً، (اور صحیح سے اس کی نظیر، غرفة وغرف، ہے) اور ان دونوں کی نظیر، قِرَب بالکسر، وقُرَب بالضم، ہے جو کہ قِرْبة بالكسر وقُرْبَة بالضم. کی جمع ہے

وكذا كل اسم مفعولٍ معتل اللام، زائد على الثلاثة، كمُعْطىً ومُسْتَدْعًى فإن نظيره مُكْرم ومستخْرَج وكذا أفعل صيغة تفضيل كالأقصَى، أو لغيره كالأعمى، ونظيرهما من الصحيح الأبعدُ

والأعمش.

وكذا ما كان جمعا لفُعْلَى أنثى أفعل، كالدُّنيا والدُّنا. ونظيره الأخرَى والأخَر. وكذا ما كان من أسماء الأجناس دالاً على الجمعية بالتجرد من التاء، على وزن فَعَل بفتحتين، وعلى الوحدة بالتاء، كحَصاة وحصًى، ونظيره مَدَرَة ومَدَر. وكذا المَفْعَل مدلولاً به على مصدر أو زمان أو مكان، نحو مَلْهًى ومَسْعًى، ونظيرُه مَذْهَب ومَسْرَح.

ترجمہ: اسی طرح ثلاثی مزید فیہ کا اسم مفعول جو معتل اللام ہو جیسے: مُعْطیً ومُسْتَدْعًى ومصطفیً ومنتقیً، چنانچہ ان کی نظیر مُکْرَمٌ ومستخْرَجٌ ومختبرٌ ہے۔ اسی طرح (اسکی مثال) صیغۂ اسم تفضیل أفعل ہے جو معتل اللام ہو جیسے: الأقْصَى، اسلی، اعلی، ادنی، یا غیر اسم تفضیل افعل معتل اللام جیسے: الأعمی، اعشی، اقنی، اور صحیح میں ان کی نظیر أبعدُ وأعمش۔ ہے۔

اسی طرح (اسکی مثال) ہر وہ معتل اللام ہے جو افعل کے مؤنث فُعلی کی جمع ہو جیسے: دُنیا ودُنا۔ قصوة وقصی، علیاً وعلا، ونظیرہ أُخریٰ وأُخَر۔ کبری وکُبَرٌ ہے، اسی طرح وہ اسمائے اجناس جو تاء سے خالی ہونے کی صورت میں جمع کے معنی دیتے ہوں اور تاء کے ساتھ مفرد کے معنی دیتے ہوں اور فَعَلٌ بفتحتین کے وزن پر آئیں، جیسے: حَصاة وحصًی، قطاة وقطاً، قناة وقناً، ونظیرہ مَدَرَة ومَدَرٌ، شجرة وشجرٌ۔

اسی طرح وہ اسم ہے جو مفعل کے وزن آئے اور مصدر میمی یا ظرف کے معنی میں ہو جیسے: مَلْهًی، ومَسْعًی، مرمیً، ومغزًی۔۔۔ ونظیرُہ مَذْهَبٌ ومَسْرَحٌ۔ مدخلٌ، مضربٌ، ملعبٌ۔

والممدود القياسيّ: كل اسم معتل اللام له نظير من الصحيح الآخِر، مُلْتَزَمٌ فيه زيادة ألف قبل آخره.وذلك كمصدر ما أوَّلُهُ همزة وصل، نحو ارْعَوَى ارْعِواء، وابتغَى ابْتِغاء، واستقصى استقصاء، فإن نظيرها من الصحيح: احمرَّ احمرارًا، واقتدر اقتدارًا، واستخرج استخراجًا.

ترجمہ: اسم ممدود قیاسی ہر وہ اسم معتل اللام ہے جس کی نظیر صحیح الآخر سے موجود ہو اور اسکے ماقبل آخر ایک الف زائدہ کا التزام ہو اور اس کی مثال ہر وہ مصدر ہے جس کے شروع میں ہمزہ وصل ہو جیسے: ارْعَوَی ارْعِواء، وابتغَی ابْتِغاء، واستقصی استقصاء، انطوی وانطواء، اقتدی واقتداء، استدعی واستدعاء، اور اسکی نظیر صحیح میں

،احمرَّ احمرارًا، واقتدر اقتدارًا، واستخرج استخراجًا.انطلق وانطلاقاً،اكتسب واكتساباً.ہے

وكذا مصدَرُ كلِّ فعل معتلِّ اللام يوازن أفْعَلَ، كأعْطَى إعطاءً، وأملَى إملاء فإن نظيره من الصحيح أكرم إكرامًا، وأحسن إحسانًا.

وكذا كل ما كان مفردًا لأفْعِلة، ككِساء وأكْسِية، ورِداء وأردية، فإن نظيره من الصحيح حمارٌ وأحْمِرة، وسلاحٌ وأسلِحَة.

ترجمہ: (اسی طرح اس کی مثال)ہر اس فعل معتل اللام کامصدر ہے جو افعل کے وزن پر ہو جیسے أعْطَى إعطاءً، وأملَى إملاء،امضى وامضاء اور اسکی نظیر صحیح میں أكرم إكرامًا، وأحسن إحسانًا.ہے

اسی طرح ہر وہ کلمہ ہو سکتا ہے جس کا مفرد افعلة کے وزن پر ہو جیسے: كِساء وأكْسِية، ورِداء وأردية،قباً ءواقبية،اور اسکی نظیر صحیح میں حمارٌ وأحْمِرة، وسلاحٌ وأسلِحَة.ہے۔

وكذا كل مصدر لفَعَل بفتحتين دالاً على صوت أو داء، كالرُّغاء: لصوت البعير، وَالثُّغاء: لصوت الشاة، فإن نظيره الصُّراخ، وكالمُشاء، فإن نظيره الزُّكام.

والسماعيّ منهما ما فقد ذلك النظير.

فمن المقصور سماعًا: الفتَى: واحد الفِتْيان، والْحِجا؛ أى العقل، والسَّنا؛ أى الضَّوء، والثَّرَى؛ أى التراب.

ترجمہ: اسی طرح اسم ممدود قیاسی ہر اس فَعَل کا مصدر ہے جو آواز یا بیماری کے معنی دیتا ہو جیسے الرُّغاء (اونٹ کی آواز) وَالثُّغاء: (بکری کی آواز) ،البغام، (ہرن کی آواز) العواء، (کتے کی آواز) اور اس کی نظیر صحیح میں الصُّراخ (مور کی آواز) اور النباح ہے (کتے کے بھونکنے کی آواز) اور جیسے: المُشاء (اسہال بطن ہونا)،والهيام، (عشق میں پاگل ہونا) اور اس کی نظیر صحیح میں الزُّكام، الدوار ہے، (بہت گھومنے والا)

اور اسم مقصور اور ممدود کے سماعی اوزان وہ ہیں جن کی نظیریں صحیح میں موجود نہ ہوں اسم مقصور سماعی جیسے: الفتَى: جمع فِتْيان، (جوان) والْحِجا: (عقل)، والسَّنا: (روشنی)، والثَّرَى: (مٹی)

ومن الممدود سماعا الثَّراء بالفتح: لكثرة المال، والْحِذاء بالكسر: للنعل، والفُتاء بالضم:

لحداثة السنّ، والسَّناء بفتح السين: للشرف. وقد أجمعوا على جواز قصر الممدود للضرورة، كقوله: *لا بدَّ من صَنْعَا وإن طالَ السَّفَرْ*

ترجمہ: اور اسم ممدود سماعی جیسے: الثَّراء، (مال کی کثرت) والحِذاء (جوتا) والفُتاء بالضم: (کمسن)، والسَّناء بفتح السین: (عزت وشرافت) اہل فن نے اسم ممدود کو مقصور بنانے کی اجازت دی ہے ضرورتاً جیسا کہ شاعر کے شعر میں ہے *لا بدَّ من صَنْعَا وإن طالَ السَّفَرْ* (صنعاء شہر پہنچنا ضروری ہے اگرچہ سفر لمبا ہے) (اس میں صنعاء اسم ممدود کو اسم مقصور صنعا کہا ہے۔

واختلفوا في مدّ المقصور؛ فمنعه البصريون، وأجازه الكوفيون وحُجتهم الشاعر:

*سَيُغْنِينِى الَّذِى أَغْنَاكَ عَنِّى * فلا فقْرٌ يَدُومُ وَلا غِنَاءُ*

ترجمہ: اور اسم مقصور کو ممدود بنانے میں علماء کا اختلاف ہے ہے چنانچہ بصرین کہتے ہیں کہ ناجائز ہے اور کوفیین کہتے ہیں کہ جائز ہے ان کی دلیل شاعر کا شعر ہے۔ مجھے وہ ذات بے نیاز کردے گی جس نے تجھے مجھ سے بے نیاز کر دیا ہے کیونکہ نہ فقر ہمیشہ رہتا ہے نہ غناء، یہاں غنا، مقصور کو غناء ممدود پڑھا ہے[1]

---

[1]) الإعراب: قوله: لا بد" لا للنفي، وبد" اسمه، وخبره محذوف تقديره: لا بد حاصل، أي: لا فراق ولا مفارقة من السفر إلى صنعاء بلدة في اليمن وإن طال السفر. قوله: وإن" للشرط، وطال السفر: جملة من الفعل والفاعل وقعت فعل الشرط، والجواب محذوف تقديره: وإن طال السفر لا بد من السفر، وهو معطوف على مقدر تقديره: إن لم يطل السفر وإن طال. الاستشهاد فيه: في قوله: من صنعا" حيث قصرها وهي ممدودة.

الإعراب: قوله: سيغنيني: جملة من الفعل والمفعول، قيل: السين في هذا الموضع وإن كان للاستقبال ولكنه يدل على معنى التأكيد، وقوله: الذي أغناك: موصول مع صلته في محل الرفع على الفاعلية، وقوله: عني" يتعلق بقوله: أغناك.

قوله: فلا فقر" الفاء تصلح للتعليل، وكلمة لا بمعنى ليس، وفقر" اسمه، وخبره قوله: يدوم، قوله: ولا غناء: جملة معطوفة على ما قبلها، والخبر فيها محذوف تقديره: ولا غناء يدوم، حذف لدلالة سياق الكلام عليه.

الاستشهاد فيه: في قوله: ولا غناء" حيث مده الشاعر وهو مقصور،

التقسيم الخامس للاسم

من حيث كونه مفردا، أو مثنى، أو مجموعاً

فعل کی پانچویں تقسیم اسکے مفرد، تثنیہ، جمع ہونے کے اعتبار سے۔

ينقسم الاسم إلى مفرد، ومثنى، ومجموع. فالمفرد: ما دل على واحدٍ، كرجل وامرأة وقلم وكتاب. أو هو ما ليس مُثَنًّى ولامجموعا، ولا ملحقًا بهما، ولا من الأسماء الخمسةالمبينةفي النحو.

والمثنى: ما دل على اثنين مُطْلقا، بزيادة ألف ونون، أو ياء ونون، كرجلان وامرأتان، وكتابان وقلمان، أو رجلين وامرأتين وكتابين وقلمين، فليس منه كِلا، وكِلْتا، واثنان، واثنتان، وزَوْج، وَشَفْع؛ لأن دلالتها على الاثنين ليست بالزيادة.

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) تثنیہ (۳) جمع،

ترجمہ: مفرد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رجلٌ وامرأةٌ وقلمٌ وکتابٌ. یا مفرد وہ اسم ہے جو تثنیہ اور جمع نہ ہو نہ ان دونوں سے ملحق ہو نہ وہ ان اسمائے خمسہ میں سے ہو جن کو نحو میں بیان کیا جاتا ہے ۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو مطلق دو پر دلالت کرے الف ونون کے اضافے کے ساتھ یا یاءونون کے اضافے کے ساتھ جیسے: رجلان وامرأتان وکتابان وقلمان و رجلین وامرأتین وکتابین وقلمین، چنانچہ کِلا، وکِلْتا واثنان، واثنتان وزَوْج وَشَفْع؛ تثنیہ نہیں ہیں اس لیے کہ تثنیہ پر ان کی دلالت الف ونون، یا یاءونون کے اضافہ کے ساتھ نہیں ہے۔

وشروط الاسم الذي يراد تثنيته: ان يكون مفردًا، فلا يُثَنَّى المجموع ولا المثنَّى، بأن يُقال رجلانان وزيدونان.

وأن يكون معرَبًا، وَأما اللذان وهَذان، فليسا بمُثَنَّيَيْنْ، وكذا مؤنثهما، وإنا هما على صُورة المثنى.

تثنیہ بنانے کے شرائط

ترجمہ (۱) (تثنیہ بنانے کی پہلی شرط یہ کہ) وہ اسم مفرد ہو (تثنیہ وجمع نہ ہو) چنانچہ کسی جمع، یا تثنیہ کی، تثنیہ نہیں بنائی جاسکتی۔ جیسے: رجلانان وزیدونان نہیں کہا جائیگا۔

(۲) وہ اسم اسم معرب ہو مبنی نہ ہو چنانچہ اللذان وھَذان، تثنیہ نہیں ہیں اسی طرح ان کے مؤنث اللتان وھاتان تثنیہ نہیں ہیں بلکہ یہ صورتا مؤنث ہیں، (اسی طرح اسمائے شرط، اسمائے افعال، اسمائے استفہام بھی مبنی ہیں تو ان کا تثنیہ بھی نہیں بن سکتا)

وأن يكونا متَّفِقين فى اللفظ والوزن والمعنى، فلا يقال العُمْران بضم ففتح فى أبى بكر وَعمَر، لعدم الاتفاق فى اللفظ، ولا العَمْران، بفتح فسكون، فى عَمْروٍ وعُمَر، لعدم الاتفاق فى الوزن. ولا للعَينان فى الباصرة والجارية، لعدم الاتفاق فى المعنى

ترجمہ: (۳) اور وہ اسم، لفظ و معنی اور وزن میں متحد ہوں چنانچہ العُمْران، بضم ففتح کو تثنیہ نہیں کہہ سکتے أبو بکر وَعُمَر، کے لئے، کیونکہ اسمیں لفظاً اتحاد نہیں ہے اور نہ ہی العَمْران بفتح فسكونٍ کو تثنیہ کہہ سکتے ہیں عَمرو و عُمر کے لئے، کہ وزن میں اتحاد نہیں ہے، اور نہ ہی عینان کو تثنیہ کہہ سکتے ہیں، کہ معنی میں اتحاد نہیں ہے، کہ عینؔ کے معنی آنکھ، اور چشمہ کے ہیں۔ (جو کہ الگ الگ معنی ہیں)

وأن يكون مُنَكَّرا، فلا يُثنى العَلَم باقيًا على عَلَميته. وأن يكون له مماثل، فلا يُثَنَّى الشمس والقمر، لعدم المماثلة، وقولهم القَمَران للشمس والقمر تغليب

وألا يستغنى بتثنيته غيره عنه، فلا يُثنى سَواء، للاستغناء عن تثنية بتثنية سِىٍّ.

ترجمہ: (۴) اور وہ اسم نکرہ ہو، چنانچہ کسی علَم کو علَم باقی رکھتے ہوئے تثنیہ نہیں بنا سکتے۔ (جن کا تثنیہ بنانا ہوتا ہے اسے نکرہ سمجھ کر تثنیہ بناتے ہیں جیسے: محمد محمدان، زید زیدونان، وغیرہ میں)

(۵) اور وہ اسم ایک دوسرے کے مماثل ہوں، چنانچہ شمس و قمر کو تثنیہ نہیں کہہ سکتے، آپس میں مماثلت نہ ہونے کی وجہ سے اور عربوں کا شمس و قمر کو قمران کہنا مذکر کو غلبہ دیکر ہے۔

(۶) اور یہ کہ وہ اسم اپنے تثنیہ سے مستغنی نہ ہو اسکے غیر سے تثنیہ آنے کی وجہ سے۔ چنانچہ سواء کا تثنیہ نہیں آئیگا" سیء "سے تثنیہ آنے کی وجہ سے (چنانچہ کہا جاتا ہے هما سیّان، وہ دونوں برابر ہیں) (بعض کا تثنیہ نہیں آئیگا جزء سے جز آن، تثنیہ آنے کی وجہ سے،

والجمع ينقسم إلى ثلاثة أقسام: مذكَّر سالم، ومؤنثٍ سالم، وجمع تكسير، فجمع المذكر السالم، هو لفظ دل على أكثر مِن اثنين، بزيادة واو ونون، أو ياء ونون، كالزيدون والصالحون،

والزيدين والصالحين.

والمفرد الذيْ يُجْمع هذا الجمعَ: إما أن يكون جامدًا أو مشتقًا، ولكلٍ شروطٌ.

فيُشترط فى الجامد: أن يكون عَلَمًا لمذكَّر عاقل، خاليًا من التاء، ومن التركيب، فلا يقال فى رجل: رَجُلُون، لعدم العلمية، ولا فى زينب: زينبون، لعدم التذكير، ولا فى لاحق علَم لفرس: لاحقون، لعدم العقل، ولا فى طَلْحة: طلْحتون، لوجود التاء، ولا فى سيبويه: سِيْبَوَيْهُون، لوجود التركيب.

ترجمہ: جمع کی تین قسمیں ہیں(۱)جمع مذکّر سالم،(۲)جمع مؤنث سالم،(۳)جمع تکسیر۔

جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے واؤ ونون، یا یاء ونون کی زیادتی کے ساتھ جیسے: الزیدون والصالحون والزیدین والصالحین.

اور جس مفرد کی یہ جمع بنائی جاتی ہے وہ یا تو اسم جامد ہوگا یا اسم مشتق، اور ہر ایک کے شرائط ہیں۔ چنانچہ اسم جامد کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ مذکر عاقل کا علم ہو اور تاء، وترکیب سے خالی ہو، چنانچہ رجل کی جمع رجلون نہیں بنائی جاسکتی کہ یہ علم نہیں ہے اور زینب کی جمع زینبون نہیں بنائی جاسکتی کہ مذکر نہیں ہے اور لاحق (گھوڑے کا نام ہے) کی جمع لاحقون نہیں بنائی جاسکتی کہ عقل نہیں ہے۔ اور طلحۃ کی جمع طلحتون نہیں بنائی جاسکتی، کہ تاء لگی ہے، اور سیبویہ کی جمع سیبویہون نہیں بنائی جاسکتی کہ مرکب ہے۔

ويشترط في المشتق: أن يكون صفة لمذكر عاقل، خالية من التاء، ليست على وزن أفعل الذى مؤنثه فَعْلاء، ولا فَعْلان الذى مؤنثه فَعْلى، ولا مما يستوى فيه المذكر والمؤنث،فلا يقال فى مُرْضِع مُرْضعون، لعدم التذكير، ولا فى نحو فارِهِ صفة فَرَس فارِهون، لعدم العقل، ولا فى علاّمة علاّمُتون، لوجود التاء، ولا فى نحو أحمر أحمرون، لمجيئه على وزن أفعل الذى مؤنثه فعلاء، وشذ قولُ حكيم الأعور بن عَياش الكَلْبي: فما وَجَدَتْ نساءُ بنى تميم ... حَلائلَ أسْوَدِينَ وَأحمرِين

ولا فى نحو عَطْشَانَ: عَطْشَانون، لكونه فَعْلان الذى مؤنثه فَعْلى، ولا فى نحو عَذَل وصَبُور وجَرِيح: عَذَلون، وصَبرون، وجَريحون، لاستواء المذكر والمؤنث فيها.

اسم مشتق کے شرائط.

ترجمہ: اسم مشتق سے جمع بنانے کی شرط یہ ہے کہ وہ مذکر عاقل کی صفت ہو، اور تاء سے خالی ہو، اور اس افعل کے وزن پر نہ ہو جس کا مونث فعلاء کے وزن پر آتا ہے اور نہ اس فعلان کے وزن پر ہو جس کا مونث فعلی کے وزن پر آتا ہے اور نہ ان اسماء میں سے ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہوں، چنانچہ مُرْضِع سے مُرْضعون، نہیں کہا جائیگا مذکر نہ ہونے کی وجہ سے، اور نہ فارہ (فرس کی صفت ہے) سے فارِھون، کہا جائیگا عقل نہ ہونے کی وجہ سے، اور نہ علاّمة سے علاّمُتون کہا جائیگا تاء ہونے کی وجہ سے، اور نہ أحمر سے أحمرون، کہا جائیگا اس افعل کے وزن پر ہونے کی وجہ سے جسکا مؤنث فعلاء کے وزن پر آتا ہے اور حکیم الأعور بن عَیاش الکلبی: کا یہ قول شاذ ہے۔ ع۔ کہ (بنو تمیم کی عورتیں سیاہ و سرخ شوہر نہ پا سکیں (یعنی بن بیاہی رہ گئیں) (اس میں شاہد اسودین و احمرین ہیں)

اور نہ عَطْشَانَ سے عَطْشَانون، کہا جائیگا اس فعلان کے وزن پر آنے کی وجہ سے جسکا مؤنث فعلی آتا ہے، اور نہ عَدُل وصَبُور وجَرِیح میں عَدُلون وصَبرون وجَریحون، کہا جائیگا، اِنکے مذکر و مؤنث میں برابر ہونے کی وجہ سے۔

وجمع المؤنث السالم: ما دل على أكثر مِن اثنين، بزيادة ألف وتاء على مفرده، كفاطمات وزينبات. وهذا الجمع يَنقاس فى جميع أعلام الإناث، كزينب وهند ومريم.

وفى كل ما خُتم بالتاء مطلقا، كفاطمة وطلحة، ويستثنى من ذلك امرأة، وشاة، وقُلة بالضم والتخفيف: اسم لُعْبة، وأمَة، لعدم ورودها.

ترجمہ: اور جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اپنے مفرد پر الف و تاء بڑھا کر جیسے: فاطمات وزینبات، اور مؤنث کے سبھی اعلام کے لئے یہی جمع آتی ہے جیسے: زینب وھند و مریم. کی جمع،

اور یہی جمع ہر اسم کے لئے ہے جسکے آخر میں تاء لگی ہو مطلقا (یعنی کلمہ مونث ہو یا مذکر) جیسے: فاطمة وطلحة. اور اس سے مستثنیٰ ہیں امرأة، وشاة وامة وقُلة (ایک کھیل کا نام) (کہ ان سب کی جمع اس وزن پر نہیں آتی بلکہ امرأة کی جمع نساء، اور شاة کی جمع شیاہ، اور امة کی جمع إماء، اور امّة کی جمع أمم، اور شفة کی جمع شفاہ. ملة کی جمع ملل، آتی ہے۔) اسکے اپنے لفظ سے جمع نہ آنے کی وجہ سے۔

وفى كل ما لحقته ألف التأنيث مطلقًا: مقصورة أو ممدوة، كسَلْمى وحُبْلَى وصحراء وحسناء.

ویستثنى من ذلك فعْلاء مؤنث أفْعَل، وفَعْلَى مؤنث فَعْلان، فلا یجمعان هذا الجمع، كما لا یجمع مذكرهما جمع مذكر سالما، وفی مصغر غیر العاقل كجُبیل ودُرَیْهِم، وفی وصفه أیضًا، كشامخ صفة جَبَل، ومعدودٍ صفة یوم وفی كل خُماسي لم یُسْمع له جمع تكسیر، كسُرَادِق وحَمام وإصنطَبل. وما سوى ذلك فمقصور على السماع، كسموات وسِجِلاّت وأمَّهات.

ترجمہ: اسی طرح یہ جمع ان اسماء کے لئے بھی آتی ہے جن میں الف تانیث لگا ہو مطلقاً مقصورہ ہو یا ممدودہ جیسے: سَلْمٰی وحُبْلَی وصحراء وحسناء. اور اس سے وہ اسماء مستثنٰی ہیں جو اس فعلاء کے وزن پر آتے ہیں جو افعل کا مؤنث ہے، اور اسیطرح وہ اسماء مستثنٰی ہیں جو اس فعلی کے وزن پر آتے ہیں جو فعلان کا مؤنث ہے چنانچہ ان کی جمع جمع مؤنث سالم نہیں آئے گی جیسے ان کے مذکر کی جمع جمع مذکر سالم نہیں آتی۔

اسی طرح مصغّر غیر عاقل کی جمع جمع مؤنث سالم کے وزن پر آئیگی جیسے: جُبیل ودُرَیْهِم، کی جمع، اور غیر عاقل کی صفت کی جمع بھی اسی وزن پر آئیگی جیسے: شامخ پہاڑ کی صفت شامخات اور معدود کی جمع جو کہ یوم کی صفت ہے جیسے: ایام معدودات اسی طرح یہ جمع اس اسم خماسی کے لئے بھی آئیگی جسکی جمع تکسیر نہ سنی گئی ہو جیسے: سُرَادِق، وحَمام، وإصْطَبل. اوران کے علاوہ اسماء کی جمع سماع پر موقوف ہو نگی جیسے: سموات وسِجِلاّت وأُمَّهَات.

كيفية التثنية

الصحیح: إذا كان الاسم الذی ترید تثنیته صحیحًا، أو منزلاً منزلة الصحیح، كرَجل وامرأة، وظبی ودَلْو، زِدتَ الألف والنون، أو الیاء والنون، بدون عمل سواها فتقول: رجلان، وامرأتان، ودلوان، وظَبْیان. وإذا كان منقوصًا محذوف الیاء كقاضٍ وداعٍ، رَددتَها فی التثنیة، فتقول: قاضیان وداعیان.

ترجمہ: جس اسم کا تم تثنیہ بنانا چاہتے ہو اگر وہ صحیح الاخر ہو یا صحیح الاخر کے درجے میں ہو جیسے: رَجل وامرأة، وظبی ودَلْو، (تو اس کا تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ) تم اس میں الف اور نون بڑھادو، یا یاء و نون بڑھادو اس کے علاوہ کچھ نہ کرو اور تم کہو: رجلان وامرأتان ودلوان وظَبْیان.

اور جب تثنیہ بنایا جانے والا اسم اسم منقوص محذوف الیاء ہو جیسے: قاضٍ وداعٍ وساع وباد وناج، تو تم اس محذوف یا کو تثنیہ میں واپس لے آؤ اور کہو قاضیان وداعیان وساعیان وبادیان ومتناجیان،

وإذا كان مقصورًا، وتجاوزتْ أَلِفُه ثلاثةً، قلبتها ياءً كحُبْلَى ومستدعَى، فتقول: حُبلَيان ومستدعَيَان. وشذَّ: قَهْقَران وَخوْزلان بالحذف، في تثنية قَهْقَرى وَخَوْزَلى. وكذا تُقْلب ألفه ياء إذا كانت ثالثة مبدلة منها، كفَتَيان وَرَحَيَان في فَتًى ورحى فرارًا من التقاء الساكنين لو بقيت، وحذار من التباس المفرد بالمثنّى حال إضافته لياء المتكلم لو حُذفت. وشذَّ في حِميً حِمَوان بالواو، وكذا إذا كانت غير مبدلة واميلت، كمتى علَما، فتقول في تثنيتهِ مَتَيان.

ترجمہ: اور جب وہ اسم اسم مقصور ہو اور اس کا الف تین حروف سے تجاوز کر گیا ہو یعنی چوتھی اور پانچویں جگہ پر ہو تو اس الف کو یاء سے بدل دیا جائے گا جیسے: حُبْلَى ومستدعَى، حسنى، نعمى، سلمى، مصطفى، مستشفى، اور تم کہوگے حُبلَيان ومستدعَيَان، حسنيان، نعميان، سلميان، مصطفيان، مستشفيان، اور قَهْقَران وَخوْزلان شاذ ہیں کیونکہ اس کے تثنیہ میں یاء حذف ہے۔

اور اگر الف تیسری جگہ ہو تو بھی یاء سے بدل دیا جائے گا شرط ہے کہ الف یاء سے بدلا ہوا ہو جیسے: فَتًى ورحى میں فَتَيان وَرَحَيَان، (اور هدى، و ندى میں هديان، نديان) بچتے ہوئے التقائے ساکنین سے، کہ الف کو باقی رکھنے کی صورت میں دو الف ایک ساتھ جمع ہو جائینگے) اور کلمہ فتاً ان ہو جائیگا۔ اور بچتے ہوئے التباس عن المفرد بالمثنى سے اس کے یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے کی حالت میں اگر الف حذف کر دیا جائے۔ (تو کلمہ کی شکل فتایؐ ہوگی اور کلمہ مفرد ہے یا تثنیہ معلوم نہ ہو سکے گا، لہٰذا الف کو حذف کے بجائے اسے یاء سے بدلنا بہتر ہے)

اسی طرح وہ کلمہ جس میں الف یا سے بدلا ہوا نہ ہو مگر اس میں امالہ کیا گیا ہو (یعنی الف کو یا کی طرف جھکا کر پڑھا گیا ہو) جیسے متٰی جب کسی کا نام ہو تو تم اس کے تثنیہ میں کہو مَتَيان۔ (الف کو یا سے بدل کر)

تشریح: اسم مقصور کے آخر میں ہمیشہ الف ہوتا ہے اور یہی اسکی پہچان ہے اور الف کی موجودگی میں اس میں علامت تثنیہ یا جمع لگانا ممکن نہیں اسلئے اس کی تثنیہ یا جمع بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے الف کو ایسے کسی حرف سے بدل دیا جائے جو علامت تثنیہ وجمع کو قبول کر سکے،

چنانچہ اسم مقصور کا الف کلمہ میں یا تو تیسری جگہ ہوگا یا چوتھی جگہ، اگر الف تیسری جگہ پر ہو تو اس کو اسکی اصل سے بدل دیا جائیگا یعنی اگر اسکی اصل یاء ہے تو یاء سے بدل دیا جائیگا جیسے: فَتًى ورحًى میں فَتَيان وَرَحَيَان، اور هدى، و ندى میں هديان، ونديان۔ اور اگر الف کلمہ میں چوتھی جگہ پر ہو تو یاء سے بدلا جائیگا جیسے: حُبْلَى ومستدعَى، حسنى، نعمى، سلمى، مصطفى، مستشفى کے تثنیہ، میں حُبلَيان، ومستدعَيَان، حسنيان، نعميان،

سلمیان، مصطفیان، مستشفیان۔

وتقلب ألف المقصور واوًا إذا كانت مبدلة منها كعصًا وقفًا، فنقول عَصَوان وقفوان، وشذّ في في رِضا رضَيان بالياء، مع أنه واويّ، وكذا تقلب واوًا إذا كانت غير مبدلة ولم تُمل، كَلَدَى وإذا مسمًّى بهما، فنقول لَدَوانِ وَإذَ وَان

ترجمہ: اور الف مقصورہ کو واؤ سے بدل کر تثنیہ بنایا جائے گا اگر الف واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے: عصی (لاٹھی) وفق، (گدی) عُلا (بلندی) ومھا، (عہد، وپیمان) میں تم کہو عَصَوان وقفوان، و علوان، و مھاوان اور رِضا سے رِضَیان بالیاء، شاذ ہے کیونکہ یہ واوی ہے۔ اور اس وقت بھی الف کو واؤ سے بدلا جائے گا جب الف واؤ سے بدلا ہوا نہ ہو اور اس میں امالہ بھی نہ ہو جیسے: لَدَی و اذا، جب یہ دونوں کسی کا نام ہو جائیں تو تم کہو لَدَوانِ وَإذَوَان۔

الممدود: وإذا كان ممدودًا، فيجب إبقاء همزته إن كانت أصلية، كقرّاءان ووُضّاءَان، فی تثنية قرّاء ووُضّاء، الأول الناسك، والثاني وضيئ الوجه. ويجب قلبهما واوا، إن كانت للتأنيث، كحمراوان وصحراوان، فی حمراء وصحراء.

ترجمہ: اور جب اسم ممدود ہو اور اس کا ہمزہ اصلی ہو تو اس کو باقی رکھنا ضروری ہے جیسے قرّاءان ووُضّاءَان، بدّاءان، قرّاء و وُضّاء، وبدّاء، کے تثنیہ میں، پہلے کے معنی عبادت گزار، اور دوسرے کے معنی روشن چہرے والا۔ اور تیسرے کے معنی ظاہر کرنے والا۔ اور اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو اس کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے: حمراء وصحراء، میں حمراوان، وصحراوان، شیماءوشیماوان، حسناءوحسناوان، بیضاء وبیضاوان،

وقال السيرافي :إذا كان قبل ألف التأنيث، وجب تصحيح الهمزة، لئلا يجتمع واوان ليس بينهما إلا ألف، كعشواء فنقول عشواءان، والكوفيون يجيزون الوجهين فيها، وشذ حَمْرَايان بالياء، وخُنْفُساء وعاشوران وقُرْفصان، بالحذف فی تثنية خُنْفُساء وَعاشوراء، وقُرْفُصاء.

اور سیرافی کا کہنا ہے کہ اگر الف تانیث سے پہلے واو ہو تو ہمزہ کو باقی رکھنا ضروری ہے تاکہ ایسے دو واؤ ایک ساتھ جمع نہ ہوں کہ ان دونوں کے درمیان سوائے الف کے دوسرا کوئی حرف نہ رہے جیسے: عشواء (کمزور نگاہ والی) کی تثنیہ میں ہم کہیں عشواءان، اور کوفین دونوں صورتوں کو جائز بناتے ہیں (ہمزہ اور واؤ کے ساتھ) اور حَمْرَایان یاء کے ساتھ شاذ ہے اور خُنْفُسان وعاشوران وقُرْفصان، حذف کے ساتھ شاذ ہیں خُنفُساء۔ (گبریلا) وَعاشوراء، وقُرْفُصاء (اکڑو بیٹھنے والی) کے

تثنیہ میں۔

وإذا كانت همزته بدلاً من أصل، جاز فيه التصحيح والقلب، ولكن التصحيح أرجح، ككساء وحَياء أصلهما :كِساو وَحَيَاي، فنقول :كساوان وحَيَاوان، أو كساءان وحَيَاءان۔ وإذا كانت همزته للإلحاق، كعِلْباء وقُوْباء بالموحدة، ترجح القلب على التصحيح، فنقول عِلباوان وَقُوباوان، أو عِلباآن وقُوباآن .وقيل :التصحيح أرجح۔

ترجمہ: اور جب ہمزہ اصل سے بدلا ہوا ہو (یعنی واؤ اور یاء سے) تو اس میں تصحیح اور تقلیب دونوں جائز ہیں لیکن تصحیح راجح ہو گی جیسے: كساء وحَياء، ان دونوں کی اصل كِساو وَحَيَاي، ہے چنانچہ ہم کہیں گے: كساوان وحَيَاوان، أو كساءان وحَيَاءان۔

اسی طرح صفاء سماء، دعاء، میں صفاءان، صفاوان سماءان، سماوان، دعاءان دعاوان، اور اگر ہمزہ الحاق کا ہو جیسے: عِلْباء (پٹھا) وقُوْباء (داد، کھجلی) ان دونوں میں ہمزہ قرطاس وقرناس (پہاڑ کے آگے کا حصہ) سے الحاق کے لئے بڑھایا گیا ہے تو قلب کو تصحیح پر ترجیح ہو گی، چنانچہ ہم کہیں گے عِلباوان وَقُوباوان، یا عِلباآن وقُوباآن، اور کہا گیا ہے کہ تصحیح کو ترجیح ہو گی۔

كيفية جمع الاسم جمع مذكر سالم

الصحيح: إذا كان الاسم المراد جمعه صحيحًا زيدت الواو والنون، أو الياء والنون عليه بدون عمل سواها.

وإذا كان منقوصًا حذفت ياؤه، وضمُّ ما قبل الواو، وكسر ما قبل الياء،فتقول: القاضُون والداعُون، أو القاضِين والداعِين، أصلهما القاضِيون والداعِيُون والقاضِيِينَ والداعِيِين. وسيأتى سبب الحذف فى ألتقاء الساكنين.

جب کسی اسم کی جمع صحیح بنانے کا ارادہ ہو اور وہ صحیح الآخر ہو تو اس میں واؤ اور نون کا اضافہ کیا جائیگا، اسکے علاوہ کچھ نہیں۔ اور جب وہ اسم منقوص ہو تو اسکی یاء حذف کر دی جائیگی اور ما قبل واؤ ضمہ دیا جائیگا اور ما قبل یاء کسرہ دیا جائیگا، تو اس کی جمع میں آپ کہیں القاضُون والداعُون، یا القاضِین والداعِین، ان کی اصل القاضِیون والداعِیُون والقاضِیِینَ والداعِیِین ہے۔ اور سبب حذف کی بات آئندہ التقائے ساکنین کے بیان آئیگی،

وإن كان الاسم مقصورًا حذفت ألفه، وأبقيت الفتحة للدلالة عليها، نحو: {وأنتمُ الأعْلَوْنَ} {وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ المُصنطَفَيْنَ}، أصلهما: الأعْلَوُوْنَ والمُصنطَفَوِين.

ترجمہ: اور جب وہ اسم اسم مقصور ہو تو اسکا الف حذف کر دیا جائیگا اور ما قبل کا فتحہ باقی رکھا جائیگا تا کہ الف کے حذف پر دلالت رہے، جیسے: اعلی، رضا، عُلا، مصطفی میں آپ کہیں: اعلون، رِضون، عُلون، مصطفون، کما قال تعالی، {وأنتمُ الأعْلَوْنَ} {وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ المُصْطَفَيْنَ}. أصلهما: الأعْلَوُوْنَ والمُصْطَفَوِين.

وحكم الممدود فى الجمع، حكمه فى التثنية، فتقول فى وُضَّاء: وُضَّاءُون، وفى حَمْراءَ عَلَمًا لمذكر: حَمْراوُون، ويجوز الوجهان فى نحو: عِلْباء وكِساء عَلَمين لمذكر۔

ترجمہ: اور جب وہ اسم اسم ممدود ہو تو اسکی جمع بنانے کا طریقہ وہی ہے جو اسکی تثنیہ بنانے کا ہے چنانچہ وُضَّاء: کی جمع میں آپ کہو وُضَّاءُون، اور حَمْراء اگر مذکر کا علم ہو تو حَمْراوُون، اور عِلْباء وکِساء، اگر مذکر کا علم ہوں تو دونوں صورتیں جائز ہیں۔

ومما تقدم تعلم ان اولوا، وعالمون، وارضون، وسنون، و بنون ،ثبون،وعزون،و اهلون ،وعشرون، وبابه ليست من جمع المذكر السالم وانما هى ملحقة به۔

ترجمہ: گذشتہ تفصیلات سے آپ جان گئے ہونگے کہ اولوا وعالمون وارضون وسنون وبنون ثبون وعزون و اهلون وعشرون،، اور اس کے اخوات جمع مذکر سالم نہیں ہیں بلکہ یہ اس کے ملحقات ہیں۔

كيفية جمع الاسم جمع مؤنث سالما

إذا كان المفرد بلا تاء، كزينب ومَرْيَم، زدتَ عليه الألف والتاء، بدون عمل سواها، فتقول: زَينبات ومَرْيَمات.

وإذا كان مقصورًا: عومل معاملته في التثنية، فتقول: فَتَيَات، وحُبْلَيات، ومُصْطَفَيات، ومتَيَات: في فتىً، وحُبْلَى، ومصطفَى، ومَتَى "مسمًّى بها مُؤنث"، وتقول: عَصَوات، وإذَاوَات، وإلَوَات، في عصا وإذا وإلى "مسمًّى بها مُؤنَّث".

ترجمہ: جب کلمہ مفرد بغیر تاء کے ہو جیسے: زینب ومَرْيَم، تو اسکی جمع الف وتاء کا اضافہ کرکے بنائی جائیگی، اسکے علاوہ کچھ نہیں۔ تو آپ کہو زَینبات ومَرْيَمات.

اور جب وہ اسم اسم مقصور ہو تو اسکی جمع بنانے کا وہی طریقہ ہوگا جو اسکی تثنیہ کا ہے چنانچہ فتىً، وحُبْلَى، ومصطفَى، ومَتَى کی جمع میں آپ کہو: فَتَيَات، وحُبْلَيات ومُصْطَفَيات، اورمتَيَات: اور جب یہ کسی مؤنث کا نام ہوں تو آپ کہو عَصَوات، وإذَاوَات، وإلَوَات، فی عصا، وإذا، وإلى۔

وكذا إن كان ممدودًا أو منقوصًا، فتقول: صَحْرَاوات وَقُرَّاءات، وعِلْبَاوَات، أو علباءات، وكساءات أو كساوات. وتقول في قاض "مسمى به مؤنثٌ": قاضيات.
وإذا كان المفرد مختومًا بالتاء زائدة كانت كفاطمة وخديجة، أو عوضًا من أصل، كأُخْت وبِنْت وعِدة، حُذِفت منه في الجمع، فتقول: فاطمات، وخديجات، وبَنات، وأَخَوَات، وعِدَات.

ترجمہ: اسی طرح اگر وہ اسم اسم ممدود یا اسم منقوص ہو تو تم کہو صَحْرَاوات وَقُرَّاءات، وعِلْبَاوَات، أو علباءات، وكساءات أو كساوات. اور اگر کسی مؤنث کا نام قاض، ہو تو کہو قاضيات. اور اگر کلمہ مفرد کے آخر میں تاء ہو خواہ زائدہ ہو جیسے: فاطمة وخديجة، یا کسی حرف اصلی کے عوض میں ہو جیسے: أُخْت وبِنْت وعِدة، تو جمع میں تاء حذف ہو جائیگی اور آپ کہوگے فاطمات، وخديجات، وبَنات، وأَخَوَات، وعِدَات. (اسم منقوص میں اگر یاء موجود ہو تو اپنے حال پر باقی رہیگی جیسے: القاضی، المهتدی، الراضی، میں مهتديات، راضيات اور حذف ہو

تو جمع میں واپس ہوگی جیسے: داع، ساہ، ھاد، میں داعیات، ساھیات، ھادیات)

ومتى كان المفرد اسمًا ثلاثيًا، سالم العين ساكنها، مؤنثًا، سواءٌ ختم بتاء أو لا، جاز فى عين جمعه المؤنث الفتحُ، والتسكينُ، وإتباع العين للفاء، إلا إن كانت الفاء مفتوحة، فيتعين الإتباع، وأما قول بعض العذْريين: *وَحُمِّلْتُ زَفْرَاتِ الضُّحَى فأَطَقْتُهَا * وَمَا لِى بِزَفْرَاتِ الْعَشِيِّ يَدَانِ* بتسكين فاء زَفرات: فضرورة.

ترجمہ: اور جب کلمہ مفرد اسم ثلاثی ہو، سالم وساکن العین ہو، مؤنث ہو، آخر میں تاء ہو یا نہ ہو، تو اسکی جمع مؤنث میں کلمہ عین پر فتحہ، سکون، واتباع الفاء، تینوں جائز ہیں مگر یہ کہ کلمہ فاء مفتوح ہو فیتعین الإتباع.

اور رہی بات بنو عذرہ کے شاعر کے شعر کی۔ ع، اور مجھے چاشت کے وقت آہیں بھرنے پر مجبور کیا گیا تو میں نے بمشقت اسے برداشت کر لیا لیکن شام کے وقت میں ایسی آہیں بھرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔۔ زفرات کے فاء کلمہ پر سکون ضرورتاً ہے۔(1)

أو كانت لامُ مضمومِ الفاء ياءً كدُمْية، أو لامُ مكسورها واوًا كذِروة، فيمتنع الإتباع، فنحو دَعْد وَجَفْنة بفتح فائهما، يتعين فيه الفتح فى الجمع، ونحو جُمْل وبُسْرة بالضم، وهِند وكِسْرة بالكسر، يجوز فيه الثلاث، ونحو دُمْية بالضم، وذِرْوة بالكسر، يمتنع فيه الإتباع، وشذ جِروات، بكسر الراء. أما الصفة كضخمة، أو الرباعىّ كزينب، أو معتل العين كجُور، أو مضعفها كجنة بتثليث الجيم، أو متحركها كشجرة فلا تتغير فيها حالة العين فى الجمع.

ترجمہ: یا مضموم الفاء کا لام کلمہ یاء ہو جیسے: دُمْية، یا مکسورۃ الفاء کا لام کلمہ واو ہو جیسے: ذِروة، تو اتباع فاء، ممنوع ہوگا۔ جیسے: دَعْد (نام ہے) وَجَفْنة (بڑا پیالہ) ان دونوں کا فاء کلمہ مفتوح ہے، انکی جمع میں فتحہ متعین ہے، جیسے: دعدات، وجفنات، اور جُمل وبُسْرة بالضم، وهِند وكِسْرة بالكسر میں تینوں صورتیں جائز ہیں

اعراب: وحملت" على صيغة المجهول، معناه كُلِّفت، وهي جملة من الفعل والمفعول النائب عن الفاعل. قوله، زفرات الضحى: كلام إضافي منصوب على المفعولية.

قوله: فأطقتها": جملة من الفعل والفاعل والمفعول معطوفة على قوله: حملت، وقوله: وما، بمعنى ليس، وقوله: "يدان" اسمها، وقوله: "لي" مقدمًا خبرها.

وقوله: بزفرات العشي، يتعلق بمحذوف تقديره؛ وليس لي يدان مطيقتان بزفرات العشي۔

اور دُمْیة بالضم،(گڑیا) وذِرْوة بالکسر (بلندی) میں اتباع ناجائز ہے،اور جِرِوات، بکسر الراء.(کتے کا بچہ)شاذ ہے۔

رہی بات صفت کی، جیسے:ضخمة،(موٹی عورت) یارباعی کی، جیسے:زینب،یا معتل العین کی، جیسے:جُور،(ایران کے شہر کانام ہے) یامضعف کی، جیسے:جُنّة،(باغ) بتثلیث الجیم یاعین کلمہ متحرک ہو جیسے:شجرة،توجمع میں عین کی حالت نہ بدلے گی۔

جمع التكسير

هو ما دلَّ على أكثر من اثنين بتغيير صورة مفرده، تغييرًا مقدرًا كفُلْك، بضم فسكون، للمفرد والْجمع، فزنته فی المفرد كزنة قُفْل، وفی الجمع كزنة أسْد، وكهِجان لنوع من الإبل، ففی المفرد ككتاب، وفی الجمع كرِجال.

ترجمہ: جمع تکسیر وہ جمع ہے جو دوسے زیادہ پر دلالت کرے اسکے مفرد کی ہیئت میں کچھ تبدیلی کرکے۔ تبدیلی خواہ تقدیری ہو جیسے: فُلْك، مفرد و جمع دونوں کے لئے ہے۔ تو مفرد میں یہ قفلؐ کے وزن پر، اور جمع میں اُسْدٌ کے وزن پر ،اور جیسے ہِجان،(اونٹ کی ایک قسم) مفرد میں یہ کتابؐ کے وزن پر ہے اور جمع میں رِجالؑ کے وزن پر۔

تشریح: جمع تکسیر وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس جمع کے بنانے کے کئی طریقے ہیں (۱) یا تو اسکے مفرد کے اصلی حروف میں زیادتی کرکے جیسے: سهم سے سهام، قلم سے اقلام، قلب سے قلوب، مصباح سے مصابيح، (۲) یا تو اسکے مفرد سے کوئی حرف اصلی کم کرکے جیسے: طريق سے طرق، رسول سے رسل، حكمة سے حكم، اور کبھی یہ جمع بنائی جاتی ہے اسکے مفرد کی حرکات میں تغیر کرکے یعنی کلمۂ مفرد کی ہیئت بدل کر جسکی تفصیل آرہی ہے۔

أو تغييرًا ظاهرًا، إمابالشكل فقط، كأسْد بضم فسكون، جمع أسدَ بفتحتين. وإما بالزيادة فقط، كصِنوان، فی جمع صِنو بكسر فسكون فيهما. وإما بالنقص فقط، كتُخَم فی جمع تُخَمة بضم ففتح فيهما. وإما بالشكل والزيادة كرِجال بالكسر، فی جمع رَجل بفتح فضم. وإما بالشكل والنقص كَكُتب بضمتين. فی جمع كتاب بالكسر. وإما بالثلاثة، كغِلمان بكسر فسكون، فی جمع غلام بالضم. أما التغير بالنقص والزيادة دون الشكل، فتقضيه القسمة العقلية، ولكن لم يوجد له. وهذا الجمع عامٌّ فی العقلاء وغيرهم، ذكورًا كانوا أو إناثًا. وأبنيته سبعة وعشرون، منها أربعة للقِلة، والباقی للكثرة.

ترجمہ: تبدیلی خواہ ظاہری ہو (اور اس کی کئی صورتیں ہیں)

(۱) یا تو تبدیلی فقط شکلاً ہوگی (یعنی حرکات میں تبدیلی کرکے) جیسے: اسد بفتحتين کی جمع أُسْد بضم فسكون۔

(۲) یا تو (کلمہ میں) کچھ زیادہ کرکے جیسے: صِنو کی جمع صِنوان۔ (سهم سے سهام، قلم سے اقلام، قلب سے قلوب)

(۳) یا (کلمہ میں) کچھ کم کرکے جیسے: تُخَمة کی جمع تُخَم بضم ففتح. (اور طريق سے طرق، رسول سے رسل، حكمة

سے حکم)

(۴) یا (کلمہ کی) شکل، (یعنی حرکات میں تبدیلی) اور اس میں کچھ اضافہ کرکے، جیسے: رَجل بفتح فضم کی جمع، رِجال بالکسر۔ نھر کی جمع انھار، فرس کی جمع افراس۔

(۵) یا شکل،، (یعنی حرکات میں تبدیلی) اور کچھ گھٹا کر جیسے: کتاب کی جمع کُتب. (قضیب کی جمع قضب۔ عمود کی جمع عمد، صبور کی جمع صبر، شکور کی جمع شکر۔ وغیرہ)

(۶) یا پھر تبدیلی تینوں اعتبار سے ہوگی (یعنی بالشکل والزیادۃ والنقص) جیسے: غلام بالضم. کی جمع. غِلمان بکسر فسکون، (سلاح جمع اسلحۃ، غذاء جمع اغذیۃ۔) رہا نقص وزیادتی کے ذریعہ نا کہ شکل کے ذریعہ تو تقسیم اس کا تقاضہ کرتی ہے لیکن اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، اور یہ جمع عام ہے عاقل و غیر عاقل، مذکر و مؤنث، سب۔ کے لئے۔

اور اسکے اوزان ستائیس ہیں جنمیں سے چار جمع قلت کے لئے اور مابقیہ جمع کثرت کے لئے ہیں۔

والْجمعان قيل إنهما مختلفان مبدأ وغاية، فالقلة: من ثلاثة إلى عشرة، والكثرة: من أحد عشر إلى ما لا نهاية له. وقيل: إنهما متفقان مبدأ لا غاية، فالقلة: من ثلاثة إلى عشرة. والكثرة: من ثلاثة إلى ما لا نهاية له. وإنَّما تعتبر القلة في نكران الجمع، أما معارفها بألْ أو الإضافة فصالحة للقلة والكثرة، باعتبار الجنس أو الاستغراق،

ترجمہ: اور ان دونوں جمعوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مبدأ، و غایت کے اعتبار سے الگ الگ ہیں، چنانچہ جمع قلت کا اطلاق تین سے دس تک کے لئے ہے اور جمع کثرت کا اطلاق گیارہ سے آخر تک کے لئے ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں مبدأ کے اعتبار سے متحد ہیں نا کہ غایت کے اعتبار سے، چنانچہ جمع قلت تین سے دس تک کے لئے ہے جبکہ جمع کثرت تین سے آخر تک کے لئے ہے۔ جمع قلت کا استعمال نکرات کی جمع میں ہوتا ہے رہا معرفہ بالف اللام، یا معرفہ بالاضافت کی جمع تو یہ قلت و کثرت دونوں کی صلاحیت رکھتی ہیں جنس و استغراق کے اعتبار سے۔

وقد ينوب أحدهما عن الآخر وضعًا :بأن تضع العرب أحد البنَاءين صالحًا للقلة والكثرة، ويَسْتَغنونَ به عن وضع الآخر، فيستعمَل مكانه بالاشتراك المعنويّ لا مجازًا، ويسمى ذلك بالنيابة وضعًا، كأرْجُل، بفتح فسكون فضم، فی جمع رِجْل بكسر فسكون،

وكرجال بكسر ففتح، وفي جمع رَجُل بفتح فضم، إذ لم يضعوا بناء كثرة للأوّل ولا قِلّة للثاني،

ترجمہ: اور کبھی ان دونوں میں سے ایک کی جمع دوسرے کی نائب بنکر بطور وضع استعمال ہوتی ہے، اس طرح کہ عرب ان دونوں میں سے ایک کے وزن کی ایسی جمع وضع کر لیتے ہیں جو قلت و کثرت دونوں کی صلاحیت رکھتی ہے اور جس سے وہ دوسرے کی جمع وضع کرنے سے بے نیاز و بے احتیاج ہو جاتے ہیں تو یہ جمع دوسرے کلمہ کی جمع کی جگہ بھی استعمال ہوتی ہے اشتراک معنوی کے اعتبار سے نا کہ مجازی اعتبار سے۔ اور اس کو نیابت وضعی کا نام دیتے ہیں جیسے: رِجْل بکسر کی جمع ارجل، اور رَجُل بفتح فضم کی جمع رجال۔ کہ رِجْل کی جمع کثرت اور رَجُل کی جمع قلت وضع نہیں کی (اور ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ پر کرتے ہیں۔

فإن وضع بناءين للفظ واحد، كأفلس وفلوس، فى جمع فَلْس بفتح فسكون، وأثوُب وثياب، في جمع ثَوْب، فاستعمال أحدهما مكان الآخر يكوت مجازًا، كإطلاق أفلس أحَدَ عشر، وفُلُوس على ثلاثة، ويسمى بالنيابة استعمالً) كأفلس وفلوس، فى جمع فَلْس بفتح فسكون، وأثوُب وثياب، فى جمع ثَوْب، فاستعمال أحدهما مكان الآخر يكوت مجازًا، كإطلاق أفلس أحَدَ عشر، وفُلُوس على ثلاثة، ويسمى بالنيابة استعمالًا۔

ترجمہ: اور اگر کسی ایک کلمہ کے لئے دو جمع وضع کر دی جائیں جیسے: فَلْس کی جمع أفلس وفلوس، اور ثَوْب کی جمع أثوُب وثیاب، تو ان میں سے ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ بطور مجاز ہو گا جیسے: أفلس کا اطلاق أحَدَ عشر پر وفُلُوس کا اطلاق ثلاثۃ پر، اور اسکو نیابت استعمالی کا نام دیتے ہیں۔

جموع القِلّة

الأول: أفْعُل، بفتح فسكون فضم: ويطرّد في: كل اسم ثلاثي صحيح الفاء والعين ولم يضاعَف، على وزن فَعْل، بفتح فسكون، ككلْب وأكْلُب، وظَبْي وأظْبٍ، ودَلْو وأدْلٍ،وما كان من هذا النوع واويّ اللام او يائيها، تكسر عينه في الجمع، و تحذف لامه كما سيأتي في الاعلال۔

ترجمہ: (۱) أفْعُل، بفتح فسکون فضم: یہ جمع عموماً ہر اس اسم ثلاثی صحیح الفاء والعین وغیر مضعف کے لئے آتی ہے جو فَعْل، بفتح فسکون، کے وزن پر آتا ہو جیسے: كَلْب وأكْلُب، ظَبْي وأظْبٌ، (ہرن) دَلْو وأدْلٌ (ڈول) بحر وابحر، نھر و انھر، نفس و انفس، اور اس قسم میں جن اسماء کا لام کلمہ واؤ یا یاء ہو (جیسے: ظبی، جرو، دلو) تو ان کی جمع میں عین کلمہ کو کسرہ، اور لام کلمہ کو حذف کیا جائیگا جیسا کہ عنقریب باب اعلال میں آئیگا۔ (جیسے: أظب، أجر، أدل)

وشذ: أوْجُه، وأكُفّ، وأعْيُن ، وأثْوُب، وأسْيُف۔ في قوله،

لِكُل دَهرٍ قد لَبِسْتُ أثْوُبا۔ حتّى اكْتَسَى الرَّأسُ قنَاعًا أشْهَبَا،

وقوله: كأنَّهُم أسْيُفٌ بيضٌ يَمَانِيَةٌ ... غضبٌ مضَارُها باقٍ بهَا الأُثُرُ۔ وفي اسم رباعيّ مؤنّث بلا علامة، قبل آخره مدّ، كذراع وأذرع، ويمين وأيمن وشذ أفْعُلٌ في مكانٍ، وغُرابٍ، وشهابٍ، من المذكر

ترجمہ: اور أوْجُه، (چہرہ) أكُفّ، (ہتھیلی) أعْيُن، (آنکھ) أثْوُب، (کپڑا) أسْيُف (تلوار) شاذ ہیں، (اسلئے کہ یہ صحیح الفاء والعین نہیں ہیں) جیسا کہ شاعر کے شعر میں شاذ ہے۔ لِكُل دَهرٍ قد لَبِسْتُ أثْوُبا... (ہر زمانے کا لباس میں نے پہن لیا۔۔ یہاں تک کہ سر نے سفید دوپٹہ اوڑھ لیا۔ یعنی زمانے کے سارے نشیب و فراز دیکھ لئے یہاں تک کہ میں بوڑھا ہو گیا) اور گویا وہ چمکتی ہوی تلواریں ہیں،، جنکی دھار تیز ہے اور جن میں تلوار کا جوہر باقی ہے۔

اور یہ جمع عموماً ہر اس اسم رباعی مؤنث کے لئے آتی ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو اور ما قبل آخر حرف مد ہو جیسے: ذراع وأذرع، (بازو، گز) ویمین وأیمن، (داہنی جانب) اور افعل کے وزن پر جمع لانا شاذ ہے جیسے: مکان، وغُراب، وشهاب (روشن ستارہ) کی جمع، کیونکہ یہ مذکر ہیں۔

الثاني: أفْعَال،

بفتح فسكون. ويكون جمعًا لكل ما لم يَطرَّد فيه أفْعُلٌ السابق، كثوب وأثواب، وسيف وأسياف، وحِمْل بكسر فسكون وأحمال، وصُلْب بضم فسكون وأصلاب، وباب وأبواب، وسبَب بفتحتين وأسباب، وكَتِف بفتح فكسر وأكتاف، وعَضُد بفتح فضم وأعضاد، وجُنُب بضمتين وأجناب، ورُطَب بضم ففتح وأرطاب، وإبِل بكسرتين وآبال، وضِلَع بكسرٍ ففتح وأضلاع، وشذ أفراخ في قول الحطيئة:

ماذا تقول لافراخ بذى مرخ ـــ زغب الحواصل لاماءٌولاشجرٌ،

كما شذّ أحمال جمع حَمْل، بفتح فسكون، في قوله تعالى: {وَأولاتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ}.

ترجمہ: جمع قلت کا دوسرا وزن افعال، ہے اور یہ ہر اس اسم کی جمع کا وزن ہے جسکی جمع افعل مذکورہ کے وزن پر نہ آسکے جیسے: ، ثوب وأثواب، وسيف وأسياف، وحِمْل وأحمال، (بوجھ) وصُلْب وأصلاب، (مضبوط) باب وأبواب، سبَب وأسباب، كَتِف وأكتاف عَضُد وأعضاد (بازو) جُنُب وأجناب (پہلو) رُطَب وأرطاب (تروتازہ،) إبِل وآبال (اونٹ) ضِلَع وأضلاع، (پسلی) اور فرخ وأفراخ (چوزہ) شاذ ہے۔

جیسا کہ شاعر کے شعر میں [1] تم ان چوزوں سے کیا کہو گے جو مقام ذی مرخ میں مقیم ہیں۔ جن کی غذا کی پوٹلی روئیں دار ہے (یعنی بہت کمسن ہیں) جن کے لئے نہ کھانا ہے نہ پانی۔ جیسے: أحمال جمع حَمْل، بفتح فسكون، شاذ ہے، اللہ تعالی کے قول۔ {وَأولاتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} . میں

---

[1] اللغة: الأفراخ: ج الفرخ، وهو صغير الطائر، والمراد هنا أولاد الشاعر. ذو مرخ: اسم واد. الزغب: الريش الصغير. الحواصل: ج الحوصلة، وهي معدة الطائر. وزغب الحواصل: كناية عن ضعفهم.

الإعراب: "ماذا": اسم استفهام مفعول به مقدم. "تقول": فعل مضارع وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبا تقديره: "أنت". "لأفراخ": جار ومجرور متعلقان بـ"تقول". "بذي": جار ومجرور متعلقان بمحذوف نعت لـ"أفراخ"، وهو مضاف. "مرخ": مضاف إليه مجرور. "زغب": نعت سببي لـ"أفراخ"، وهو مضاف. "الحواصل": مضاف إليه مجرور. "لا": حرف نفي. "ماء": مبتدأ خبره محذوف. "ولا": الواو حرف عطف، "لا": حرف نفي. "شجر": معطوف على "ماء".

والشاهد فيه قوله: "أفراخ" جمعاً لـ"فرخ"، وهذا شاذ عند جمهرة النحاة.

الثالث: أَفْعِلَة، بفتح فسكون فكسر.

ويطرّد فی كل اسم مذكرٍ رُباعیّ قبل آخره مدّ، كطعام وأطعمة، ورغيف وأرغفة، وعمود وأعمدة، وَيُلْتزَم فی فِعَالٍ، بفتح أوله أو كسره، مضعَّف اللام أو معتلها، كَبَتَاتٍ وأبِتَّة، وزمام وأزِمَّة، وقِباء وأقبية، وكِساء وأكِسية، ولا يُجمعان على غيره إلا شذوذًا.

ترجمہ: جمع قلت کا تیسرا وزن أَفْعِلَة، بفتح فسکون فکسر. ہے اور یہ ہر اس اسم رباعی کی جمع کا وزن ہے جو مذکر ہو اور اسکے آخری حرف سے پہلے حرف مدہ ہو جیسے: طعام وأطعمة، (کھانا) رغيف وأرغفة، (چپاتی) عمود وأعمدة، (ستون) غراب وأغربة، رداء وأردية، یہ جمع ضروری ہے اس فعال کے وزن کے لئے جسکا عین ولام کلمہ ایک جنس کا ہو جیسے: بَتَات وأبِتَّة، زِمام وأَزِمَّة، (امام و ائمّة، سریر واسرّة، عزیز واعزّة) یا معتل اللام ہو جیسے: قِباء وأقبية، کِساء وأكِسية، (بناء وابنية، غطاء واغطية) (ان میں ہمزہ واؤ سے بدلا ہوا ہے) اور اور ان کی جمع اس وزن کے علاوہ نہیں آتی مگر بطور شاذ۔

الرابع: فِعْلَة، بكسر فسكون.

ولم يطرّد فی شیٔ، بل سمع فی ألفاظ، منها شِيخة جمع شيخ، وثِيْرة جمع ثوْر، وفِتية جمع فَتًى، وصِبْية جمع صَبِیّ وَصَبِيّة، وغِلْمة جمع غُلام، و ثِنْية جمع ثُنْيٍ بضم الأول أو كسره، وهو الثانی فی السيادة. ولعدمِ اطراده قيل: إنه اسم جمع ولا جمع.

ترجمہ: جمع قلت کا چوتھا اور آخری وزن فِعْلة، بکسر فسکون ہے، یہ وزن کسی کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ کچھ کلمات ہیں جو اس وزن پر سنے گئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں۔ شیخ کی جمع شِيخة، (بوڑھا، عزت والا) ثوْر کی جمع ثِيْرة، (بیل) اور فَتًى کی جمع فِتية، (نوجوان) صَبِیّ کی جمع صَبِيّة، (بچہ) غُلام کی جمع جمع غِلْمة، (نوکر، لڑکا) ثُنْیٌ بضم الأول أو كسره، کی جمع ثِنْية (نائب سردار) (اور اس کے کثرت سے نہ آنے کی وجہ سے بعضوں نے اسے اسم جمع کہا ہے)

جموع الكثرة.

الأول: فُعْل، بضم فسكون: وينقاس فى أفْعَلَ ومُؤنَّثِه فَعْلاء صِفتين، كحُمْر بضم فسكون، فى جمع أحمر وحمراء. ويكثر فى الشِّعر ضم عينِه إن صححت هى ولامه ولم يضعَّف، نحو: وَأنْكَرَتْني ذواتُ الأعْيُن النُّجُلِ، بضم الجيم جمع نَجْلاء: أى واسعة، بخلاف نحو بيضٍ وَعُمْيٍ وغُرّ فلا يُضَمْ، لاعتلال العين فى الأول، واللام فى الثانى، والتضعيف فى الثالث.

ترجمہ: جمع کثرت کا پہلا وزن فُعْل، بضم فسکون ہے۔ اور یہ وزن افعل اور اسکے مؤنث فعلاء کے لئے قیاسی ہے جب کہ وہ صفت کے معنی میں ہوں جیسے: أحمر حمراء حمرٌ،(اصفر صفراء صفرٌ، اخضر خضراء خضرٌ، اسود سوداء سود، اعور عوراء عور،) اور اگر عین ولام کلمہ صحیح ہوں مضعف نہ ہوں تو اشعار میں عموما اس کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے جیسے: شاعر کا شعر، وَأنْكَرَتْني ذواتُ الأعْيُن النُّجُلِ،(لیل ونہار نے لپیٹ دیا ان چیزوں کو جنھیں میں پھیلا رہا تھا) اور بڑی بڑی آنکھ والیوں نے مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا۔ مطلب یہ کہ جو میں نے چاہا وہ نہ ہو سکا یہاںتک کہ میں بڑھاپے کو پہنچ گیا) [1] نجل بضم الجيم جمع نُجْلاء بمعنی کشادہ۔ بخلاف ابیض بیضاء بیض، وَاعمی عمیاء عُمْي، واغری غَرّاء غُرّ، کہ انکا عین کلمہ مضموم نہ ہوگا پہلی مثال میں عین کلمہ، دوسری مثال میں لام کلمہ میں تعلیل کی وجہ سے۔ اور تیسرے کے مضعف ہونے کی وجہ سے۔

وكما يكون جمعًا لأفْعَل الذى مؤنثه فَعْلاء، يكون جمعًا أيضًا لأفعل الذى لا مؤنث له أصلاً، كأكْمَر لعظيم الكَمَرَة، وآدَر بالمد لعظيم الخُصية، وكذا لفَعلاء الذى لا أفعل له كَرَتْقاء .

---

١) طَوَى الجَدِيدَانِ مَا قَدْ كنتُ أَنْشُرُهُ .. وَأَنْكَرَتْني ذواتُ الأعْيُن النُّجُلِ.

و"الجديدان": الليل والنهار، و "الأعين": جمع عين، و "النجل" بضم النون؛ جمع نجلاء؛ من النجل وهو سعة شق العين، والرجل أنجل، والأنثى نجلاء، ومنه يقال: طعنة نجلاء؛ أي: واسعة.

الإعراب: قوله: "طوى": فعل، و "الجديدان": فاعله، قوله: "ما قد كنت أنشره" في محل النصب على المفعولية، وما موصولة، وقد كنت أنشره: صلتها، قوله: "وأنكرتني": جملة من الفعل والمفعول، قوله: "ذوات الأعين": كلام إضافي فاعله، و "النجل" بالجر صفته

.الاستشهاد فيه: في قوله: "النجل" فإنه بضم النون والجيم، وذلك للضرورة؛ لأن الأصل في مثل هذا الجمع سكون العين

ترجمہ: اور اس افعل کی جمع کی طرح جسکا مؤنث فَعْلاء ہے، اس افعل کی بھی جمع آتی ہے جسکا مؤنث ہی نہیں آتا جیسے: أَكْمَر وكمرٌ (وہ پھل جو زمین پر گر کر پکے)، وآدَر وأُدرٌ (بڑے خصیہ والا) اسی طرح اس فعلاء کی بھی جمع آتی ہے جسکا صیغۂ مذکر افعل کے وزن پر نہیں آتا جیسے: رَتْقاء ورُتقٌ (وہ عورت جسکی فرج بند ہو گئی ہو)

الثانی: فُعُل، بضمتين: ويطَّرد فی وصف علی فَعُول بمعنی فاعل، كغفور وغُفُر، وصَبور وصُبُر. وفی كل اسم رُباعیّ قبل آخره مدّ، صحيح الآخِر، مذكرًا، كان أو مؤنثًا، كقَذَال بالفتح، وجمع جِمَاع مؤخَّر الرأس، وقُذُل، وحِمار وَحُمُر، وكُرَاع بالضم وكُرُع، وقضيب وقُضُب، وَعمود وعُمُد. ويشترط فی مفرده أيضًا ألاّ يكون مضعَّفًا مَدّته ألف.

ترجمہ: جمع کثرت کا دوسرا وزن فُعُل، بضمتین ہے۔ اور یہ جمع بکثرت اس صیغۂ صفت کے لئے آتی ہے جو فعول بمعنی فاعل کے وزن پر ہو جیسے: غفور وغُفُر، (بہت بخشنے والا) وصَبور وصُبُر، (بہت صبر کرنے الا) غيور وغيُرٌ، (بہت غیرت والا) اسی طرح ہر وہ اسم رباعی جسکے ماقبل آخر حرف مد ہو اور آخری حرف حرف صحیح ہو مذکر ہو یا مؤنث، جیسے: قَذَال بالفتح، وقُذُل، (گدّی) حِمار وَحُمُر، (گدھا) كُرَاع بالضم وكُرُع، (گائے، وغیرہ کے پائے) قضيب وقُضُب، (کٹی ہوی شاخ) عمود وعُمُد. (ستون) اور اس کے مفرد کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ ایسا مضعف نہ ہو جس کا حرف مد الف ہو۔

ثم إن كانت عين هذا الْجمع واوًا وجب تسكينُها، كَسُوْر وسُوْك جمعَیْ سِوار وسِواك، وإلا جاز ضمها وتسكينها، نحو قُذُل بضمتين، وقُذْل بالسكون، وسُيُل بضمتين، وسِيْل بكسر فسكون، جمع سَيال: اسم شجر له شوك، لكن إن سكنت الياء وجب كسر ما قبلها، نظير بِيْض فی جمع أبيض.

ترجمہ: پھر اگر اس جمع کا عین کلمہ واؤ ہو تو اس کو ساکن کرنا واجب ہو گا جیسے: سِوار وسِواك، کی جمع، سُوْر وسُوْك (کنگن، ومسواک) . اور عین کلمہ واؤ نہ ہو تو ضمہ وسکون دونوں جائز ہوں گے جیسے: قُذُل بضمتين، وقُذْل بالسكون، وسُيُل بضمتين، وسِيْل بكسر فسكون، جمع سَيال: (کانٹے دار درخت کا نام) لیکن اگر یاء ساکن ہو تو اسکا ماقبل واجبا مکسور ہو گا جیسے: أبيض. کی جمع بِيْض۔

الثالث: فُعَل بضم ففتح: ويطرد فی اسم علی فُعْلة بضم فسكون، وفی فُعْلی بضم فسكون

أنثى أفعل، كغُرْفة ومُدْية وحُجّة. وكصُغْرَى، وكُبْرَى، فتقول فيها: غُرَف، ومُدَى، وحُجَج، وصُغَر وكُبَر. وشذَّ في بُهْمة بضم فسكون، وصف للرجل الشجاع: بُهَم، كما شذ جمع رُؤْيا بضم الأوّل، ونَوْبة وقَرْية بفتح أوّلهما، ولِحْيَة بكسره، وتُخَمة بضم ففتح، على فُعَل، للمصدرية في الأوّل، وانتفاء ضم الفاء في الثلاثة بعده، وفتح عين الأخير.

ترجمہ: جمع کثرت کا تیسرا وزن فُعَل بضم ففتح: ہے اور یہ عموماً اس اسم کی جمع کا وزن ہے جو فُعْلة بضم الاول، اور فُعْلى بضم الاول (جو کہ أفعل، کا مؤنث ہے) کے وزن پر آئے جیسے غُرْفة (کمرہ) مُدْية (بڑی چھری) وحُجّة. (دلیل) شرفة وصُغْرَى وكُبْرَى، وسطى، تو ان سب کی جمع میں تم کہو: غُرَف، ومُدًى، وحُجَج، وصُغَرٌ وكُبَرٌ. اور بهمةٌ (بہادری) کی جمع بهمٌ شاذ ہے جیسے رُؤْيا (خواب) کی جمع رؤیٌ، اورنَوْبة (باری) وقَرْية (گاؤں) ولِحْيَة (داڑھی) وتُخَمة (بد ہضمی) کی جمع شاذ ہے۔ اول کے مصدر ہونے کی وجہ سے، اور بقیہ تین میں فاء کلمہ مضموم نہ ہونے کی وجہ سے، اور آخری میں عین کلمہ مفتوح ہونے کی وجہ سے۔

الرابع: فِعَل، بكسر ففتح: ويطَّرد في اسمٍ على فِعْلة بكسر فسكون، كحِجّة وحِجج، وكِسْرة وكِسَر، وفِرْية، وهي الكذب، وفِرًى. وسُمِع في حِلية ولِحْيَة بكسر أوّلهما: حُليً وَلُحًى بضمه، كما سمِع في فُعْلة بضم فسكون: فِعَل بكسر ففتح، كصُورة وصِوَر. الخامس: فُعَلَة، بضم ففتح: ويطَّرد في وصفِ عاقلٍ على وزن فاعل معتل اللام، كقاضٍ وقضاة، وَرَامٍ ورُماة، وغاز وغُزَاة.

ترجمہ: جمع کثرت کا چوتھا وزن فِعَل، بکسر ہے اور یہ عموماً ہر اس اسم کی جمع کا وزن ہے جو فِعْلة بکسر، کے وزن پر آئے جیسے: حِجّة کی جمع حجج، (سال) وكِسْرة کی جمع كِسَر، (ٹوٹن) وفِرْية، کی جمع فِرًى. (جھوٹ)، اور حِلية ولِحْيَة کی جمع حليٌ (زیور) ولحيٌ، اور لُحًى بضم، بھی سنا گیا ہے جیسے: فُعْلة بضم میں فِعَل بکسر سنا گیا ہے مثلاً: صُورة کی جمع صِوَر۔

جمع کثرت کا پانچواں وزن فُعَلَة، بضم ففتح ہے اور یہ عموماً اس مذکر عاقل کی صفت کی جمع کا وزن ہے جو فاعلٌ معتل اللام کے وزن پر ہو جیسے: قاضٍ جمع قضاة (فیصلہ کرنے والا) وَرَامٍ جمع رُماة (پھینکنے والا) وغاز جمع غُزَاة (مجاہد) ساع جمع سعاةٌ، ھاد، جمع ھداةٌ، داع جمع دعاةٌ،

السادس: فَعَلة، بفتحات: ويطَّرد في وصف مذكر عاقل صحيح اللام ككاتب وكَتَبة،

وساحر وسَحَرة، وبائع وباعة، وصائغ وصاغَة، وبارّ وبَرَرة

ترجمہ: جمع کثرت کا چھٹا وزن فَعَلة، بفتحات ہے اور یہ عموما اس مذکر عاقل کی صفت کا وزن ہے جو صحیح اللام ہو جیسے: کاتب کی جمع کَتَبة، وساحر کی جمع سَحَرة، (جادوگر) وبائع کی جمع باعة، وصائغ کی جمع صاغَة، (سنار) وبارٌّ کی جمع بَرَرة۔ (احسان کرنے والا) قاتل کی جمع قتلة، اور کامل کی جمع کملة،

السابع: فَعْلَى، بفتح فسكون ففتح: ويطَّرد في وصفٍ دالٍّ على هلاك، أو توجُّع، أو تشتُّت، بزنة فَعِيل، نحو قتيل وقَتْلَى، وجريح وجَرْحَى، وأسير وأسْرَى، ومريض ومَرْضَى

.أو زنة فَعِل بفتح فكسر، كزَمِن وزَمْنَى،أو زنة فاعل، كهالك وهَلْكَى، أو زنة فَيْعِل بفتح فسكون فكسر، كميت ومَوْتَى، أو زنة أفعَل كأحمَقَ وَحَمْقى، أو زنة فَعْلان، كعطشان وعَطْشَى

ترجمہ: جمع کثرت کا ساتواں وزن فَعْلَى، بفتح فسکون ہے اور یہ عموما ایسی صفت کی جمع کا وزن ہے جو ہلاکت، یا درد والم، یا انتشار و افتراق کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ (اور یہ مندرجہ ذیل اوزان پر آتا ہے۔) (۱) فَعِيل کے وزن پر جیسے: قتيل وقَتْلَى، (مقتول) جريح وجَرْحَى، (زخمی) أسير وأسْرَى، (قیدی) مريض ومَرْضَى. صريع وصرعى، (زمین پر گرانا، پچھاڑنا) (۲) فَعِل کے وزن پر جیسے: زَمِن وزَمْنَى، (ضعیف) وجع ووجعى، ہرم و ہرمى، (۳) فاعل کے وزن پر جیسے: هالك و هَلْكَى، مائق و موقى (غبی ہونا، بے وقوف ہونا) (۴) فَيْعِل کے وزن پر جیسے: ميت ومَوْتَى، (۵) أفعَل کے وزن پر جیسے: أحمَقَ وَحَمْقى، (۶) فَعْلان، کے وزن پر جیسے: عطشان وعَطْشَى، (پیاسا) سكران و سكرى، (مدہوش)

الثامن: فِعَلَة، بكسر ففتح: وهو كثير في فُعْل بضم فسكون اسمًا صحيح اللام، كقُرْط وقِرَطة، ودُرْج ودِرَجة، وكُوز وكِوَزة، ودُبّ ودِبَبة. وقلَّ في اسم صحيح اللام على فَعْل بفتح فسكون: كغَرْد (بالغين المعجمة لنوع من الكمأة) وغِرَدَة، أو بكسر فسكون: كقِرْد وقِرَدة.

ترجمہ: جمع کثرت کا آٹھواں وزن فِعَلَة، بکسر ففتح ہے اور یہ عموما ہر اس اسم صحیح اللام کی جمع کا وزن ہے جو فُعْل کے وزن پر آئے جیسے: قُرْط وقِرَطة (کان کی بالی) دُرْج ودِرَجة، (عورتوں کا چھوٹا بیگ) كُوز وكِوَزة، (پیالی) ودُبّ ودِبَبة، (سور) اور اس اسم صحیح اللام میں اسکا استعمال بہت کم ہے جو فَعْل بفتح فسکون کے وزن پر آئے جیسے: غَرْد

وغِرَدَة، (چھتری نما کھمبی جو تالاب کے کنارے برسات میں اگ آتی ہے،أو بکسر فسکون: جیسے: قِرْد وقِرَدة.(بندر)

التاسع: فُعَّل، بضم الأول، وتشديد الثانى مفتوحًا:

ويطَّرد فى وصف على وزن فاعل وفاعلة صحيحَىْ اللام، كراكع وراكعة، وصائم وصائمة، تقول فى الجمع: رُكَّع وصُوَّم. وندر فى معتلها كغازٍ وغُزًّى، كما ندر فى فَعيلة وفُعَلاء بضم ففتح، كخَريدة وخُرَّد، ونُفَسَاء ونفَّس.

ترجمہ: جمع کثرت کانواں وزن فُعَّل، بضم الأول، وتشديد الثانى ہے،اور یہ عموما اس اسم صفت کی جمع کا وزن ہے جو فاعل و فاعلة کے وزن پر آئے اور صحیح اللام ہو جیسے:راكع وراكعة. صائم وصائمة، کی جمع میں تم کہو رُكَّع وصُوَّم. (ساجدو سجّد. خاشع و خشّع .قاعد وقاعدة وقعّد .نائم ونائمة ونوّم)،اور یہ جمع معتل اللام میں نادر ہے جیسے: غازٍ وغُزَّى، جیسا کہ:فَعيلة وفُعَلاء میں نادر ہے جیسے: خَريدة وخُرَّد، ونُفَسَاء ونُفَّس.

العاشر:فعّال،بضم الاول و فتح الثانى مشددا۔ ويطَّرد كسابقه فى وصف على فاعل، فيقال: صائم وصوَّام، وقارئ وقرَّاء، وعاذل وعُذَّال، وندر فى وصف على فاعلة، كصُدَّاد فى قول القُطامىّ: *أبْصَارُهُنَّ إلى الشُّبَّانِ مائلةٌ * وقد أراهُنَّ عنى غيْرَ صُدَّادِ*كما ندر فى المعتل، كغازٍ وغُزَّاء، وسارٍ وسُرَّاء۔

ترجمہ: جمع کثرت کادسواں وزن فعّال،بضم الاول و فتح الثانى مشددا ہے اور یہ عموما اس اسم صفت کی جمع کا وزن ہے جسکا ذکر ابھی گذرا یعنی فاعل کے وزن پر آنے والے اسم صفت کے لئے چنانچہ کہا جائیگا صائم وصوَّام، وقارئ وقرَّاء، وعاذل وعذّال.(ملامت کرنے والا) (حافظ وحفاّظ .طالب وطلّاب.زارع و زرّاع .كاتب و كتّاب(نوٹ۔یہ جمع مبالغہ کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے)اور فاعلة کے وزن پر آنے والے اسم صفت کے لئے نادر ہے جیسے:صُدَّاد، شاعر قطامی۔کے شعر میں[2]

قوله: "أبصارهن" الأبصار: جمع بصر، و"الشبان": جمع شاب، و"الصداد" جمع صادة هاهنا على ما يجيء؛ من صد عنه إذا أعرض.

*أَبْصَارُهُنَّ إلى الشُّبَّانِ مائلةٌ * وقد أَراهُنَّ عنى غَيْرَ صُدَّادِ*ع۔ان کی آنکھیں نوجوانوں کی طرف مائل ہیں۔حالانکہ میں ان عورتوں کو مجھ سے اعراض کرنے والیاں نہیں پاتا۔ جیسا کہ معتل میں نادر ہے جیسے: غازٍ وغُزَّاء، وسارٍ وسُرَّاء۔(رات میں چلنے والا)

الحادی عشر: فِعَال، بكسر ففتح مخففا: ويطَّرد فی ثمانية أنواع:

الأول والثانی: فَعْل وفَعْلة بفتح فسكون، اسمين أو وصفين، ليست عينهما ولا فاؤهما ياء، مثل كلْب وكلْبة وكِلاب، وصعْب وصَعْبة وصِعاب، وتُبدل واوُ المفرد ياء فی الجمع، كثَوْب وثِياب، وندر فيما عينه أو فاؤه الياء منهما، كضيْف وضِياف، ويَعْر ويِعار، وهو الجَدْی يُرْبط فی زُبْية الأسد.

ترجمہ: جمع کثرت کا گیارہواں وزن فِعَال، بكسر ففتح ہے،اور یہ عموماً آٹھ قسم کے اسماء وصفات کی جمع کا وزن ہے،پہلی ودوسری قسم:وہ دواسم یا صفتیں ہیں جو فَعْل وفَعْلة بفتح فسكون کے وزن پر آئیں اور انکا عین ولام کلمہ یاء نہ ہو جیسے:كلْب وكلْبة کی جمع كِلاب، وصعْب وصَعْبة کی جمع صِعاب،(مشکل)(ضخم و ضخمة وضخام ،(موٹا)قصعة وقصاع،جنّة و جنان ،جفنة وجفان،بحر و بحار،)اور مفرد کا واؤ جمع میں یاء سے بدلدیا جاتا ہے جیسے:ثوب وثياب ، نار ونيار،(آگ)اور جن میں عین یا فاء کلمہ یاء ہو اس میں یہ جمع نادر ہے جیسے: ضيْف وضِياف،(مہمان)ضَيْعةٌ وضياع ،يَعْرٌ ويِعار،(بکری کا بچہ جسے شیر کے شکار کے لئے اس کے گڑھے میں باندھا جاتا ہے)

الثالث والرابع: فَعَل وفَعَلة، بفتحتين اسمين صحيحى اللام، ليست عينهما ولامهما من جنس، نحو جَمَل وجِمال، ورَقَبة ورِقاب. الخامس: فِعْل، بكسر فسكون اسمًا كقِدْح وَقِداح، وذِئْب وَذِئاب، ونِهْى،

الإعراب: قوله: "أبصارهن": كلام إضافي مبتدأ، و"مائلة": خبره، و"إلى الشبان" يتعلق به، قوله: "وقد أراهن": جملة من الفعل والفاعل والمفعول وهو الضمير الراجع إلى النسوة، والواو للحال، وقوله: "غير صداد": مفعول ثان لأراهن، قوله: "عني" يتعلق بصداد.

الاستشهاد فيه: في قوله: "صداد" فإنه جمع صادة وهو نادر؛ لأن فعالًا بضم الفاء وتشديد العين يجيء جمع فاعل، كصوّام جمع صائم، وقوام جمع قائم. ويمكن أن يكون: صداد جمع صاد للمذكر لا جمع صادة، ويكون الضمير في قوله: "أراهن" راجعًا للأبصار لا للنسوة، لأنه يقال: بصر صاد كما يقال: بصر حاد وأبصار حداد. فافهم.

وهو الغدير، ونِهاء.

ترجمہ:　تیسری وچوتھی قسم: وہ دو اسم ہیں جو فَعَل وفَعَلة، بفتحتین کے وزن پر آئیں اور وہ صحیح اللام ہوں، انکا عین ولام کلمہ ایک جنس کا نہ ہو جیسے: جَمَل وجِمال، رَقَبة ورِقاب، ثمرة وثمار، جبل وجبال،

پانچویں قسم وہ اسم ہے جو فِعْل، بکسر فسکون کے وزن پر آئے جیسے: قِدْحٌ وَقِداحٌ، (جوئے کا تیر) وذِئْب وَذِئاب، (بھیڑیا) نِقْی، ونِهاء (تالاب) ظل وظلال، بئر وبئار، (کواں)

السادس: فُعْل، بضم فسكون اسمًا غير واويّ العين، ولا يائيّ اللام، كرُمْح ورِماح وجُبّ وجِباب. السابع والثامن: فَعيل وفَعيلة، وَصْفيَ باب كَرُم، صحيحي اللام، كظريف وظريفة وَظِراف. وتلزم هذه الصغية فيما عينه واو من هذا النوع، فلا يُجْمع على غيرها، كطويل وطويلة وطِوال. وشاعت أيضًا في كل وصف على فَعْلان بفتح فسكون للمذكر، وفَعْلَى للمؤنث، وفُعلان بضم فسكون له وفُعْلانة لها، كغَضْبان وغَضْبَى وغِضاب، وعطْشان وعطْشَى وعِطاش، وكخُمْصان وخُمْصانة وخِماص.

ترجمہ:　چھٹی قسم وہ اسم ہے جو فُعْل، بضم فسکون کے وزن پر آئے اور وہ واوی العین اور یائی اللام، نہ ہو جیسے: رُمْح ورِماح (نیزہ) جُبٌّ وجِباب. (گہرا کنواں) دهنٌ ودِهان، رهنٌ ورِهان، خُفٌّ وخِفاف،

ساتویں و آٹھویں قسم باب کرم سے آنے والی وہ دو صفت ہیں جو فَعيل وفَعيلة، (بمعنی فاعل) کے وزن پر آئیں ،(اور) صحیح اللام ہوں جیسے: ظريف وظريفة کی جمع ظِراف. (ذہین، ہوشیار) (كريم وكريمة کی جمع كرام، شريف وشريفةوشراف. عظيم و عظيمة وعظام، سمين وسمينة وسمان، ثقيل وثقيلة و ثقال،) اور یہ جمع لازم ہے اس صفت کے لئے جسکا عین کلمہ واؤ ہو، کہ اس کی جمع اس وزن کے علاوہ سے نہیں آئیگی جیسے: طويل وطويلة کی جمع طِوال.

اور یہی جمع ہر اس صفت مذکر کے لئے ہے جو فعلان بفتح کے وزن پر آئے، اور اس صفت مؤنث کے لئے ہے جو فعلى کے وزن پر آئے، اسی طرح اس صفت کے لئے بھی ہے جو فُعلان وفُعلانة بضم کے وزن پر آئے جیسے: غَضْبان وغَضْبَى کی جمع غِضاب، (غضبناک) عطْشان وعطْشَى کی جمع عِطاش، (پیاسا) خُمْصان وخُمْصانة کی جمع خِماص۔ (خالی پیٹ) ندمان وندمانة کی جمع ندام،

الثانی عشر: فُعُول، وبضمتين: ويطَّرد فی اسم علی فَعِل، بفتح فكسر، ككَبِد وكُبُود، وَوَعِل ووُعُول، ونَمِر ونُمور. وفی فَعْل اسما ثلاثيًا ساكن العين، مثلث الفاء، نحو كَعْب،وكعُوب،وَجُنْدوَجُنُود،،وضِرْس،وَضُرُوس.

ويشترط أن لا تكون عين المفتوح أو المضموم واواً كحوض وحُوت، ولا لام المضموم ياء كمُدْی. وشَذَّ فی نُؤْی: وهی الحفرة تُجعل حول الخباء، لوقايته من السيل نئِیّ، ولا مضعفا كخُف. ويُحفظ فی فَعَل بفتحتين كأسَد وأسود، وذكَرَ وذُكور، وَشجَن، وهو الحزن، وشُجون.

ترجمہ: جمع کثرت کا بارہواں وزن فُعُول. بضمتین ہے اور یہ عموما اس اسم کی جمع کا وزن ہے جو فَعِل. بفتح فکسر کے وزن پر آئے جیسے: کَبِد وکُبُود، وَوَعِل ووُعُول، ونَمِر ونُمور.(علم وعلوم،حلم وحلوم ،سجن وسجون،)اور یہ اس اسم ثلاثی ساکن العین مثلث الفاء کی جمع کا وزن بھی ہے جو فَعْل کے وزن پر آئے جیسے: کَعْب وکعُوب، وَجُنْد وَجُنُود، وضِرْس وَضُرُوس(.رأس و رئوس ،عين وعيون،قلب وقلوب ،)اور اس میں شرط یہ ہے کہ فَعْلٌ بفتح الفاء کا عین کلمہ یا فُعْلٌ بضم الفاء کا عین کلمہ واؤ نہ ہو جیسے: حوض وحُوت، کی جمع (حیتان.اور حیاض آتی ہے نا کہ حووض،یاحووت،)(اسی طرح کوز وکیزان،عود و عیدان ،نور ونیران،اور نہ لام کلمہ یاء مضموم ہو جیسے: مُدْیٌ.(عرب میں رائج ایک پیمانہ)اور نُؤْیٌ، شاذ ہے (وہ گڑھا جو خیمہ کے گرد کھودا جاتا ہے تاکہ سیلاب کے پانی سے بچا جاسکے)اور وہ مضعف نہ ہو جیسے: خُفّ.اور فَعَل بفتحتین کی جمع میں اِس وزن کو یاد کیا جاتا ہے یعنی اسی وزن پر آتی ہے اگرچہ قیاسی نہیں ہے جیسے: أسَد وأسود، وذَكَرَ وذُكور، وَشجَن، وشُجون.(غم گین ہونا)

الثالث عشر: فِعْلان، بكسر فسكون: ويَطَّرد فی اسم علی فُعَالٍ بالضم، كغُراب وغِرْبان، وغُلاَم وغِلمان، أو فُعَل بضم ففتح كصُرَد وصِرْدان. وبه يُسْتَغْنَى عن أفعال فی جمع هذا المفرد. أو فُعْل بضم الفاء أو فتحها واوىّ العين الساكنة، كحُوت وَحِيتان، وكُوز وَكِيزان وتاج وَتِيجان، ونار وَنِيران. وَقلّ فی نحو: غَزَالٍ غِزلان، وفی خروف خِرْفان، وفی نِسْوة نِسْوان.

ترجمہ: . جمع کثرت کا تیرہواں وزن فِعْلان، بکسر فسکون ہے اور یہ عموما ان اسماء کی جمع کا وزن ہے جو فُعَال بالضم، کے وزن پر آئیں جیسے: غُراب وغِرْبان، غُلاَم وغِلمان، یا فُعَل بضم ففتح کے وزن پر آئیں جیسے: صُرَد

وصِرْدان. اور اسی جمع سے اس مفرد کی جمع سے استغناء ہو جاتا ہے جوافعال کے وزن پر آتی ہے یافُعْل بضم الفاء کے وزن پر آتی ہے یاوہ فُعْل بفتح الفاء جسکا عین کلمہ واؤساکنہ ہو، کے وزن پر آتی ہے جیسے: حُوت وَحِيتان، وكُوز وَكِيزان وتاج وَتِيجان، ونار وَنِيران. (قاع و قيعان)، اور غَزَال وغِزلان، اور خروف وخِرْفان، اور نِسْوة ونِسْوان. (واخ واخوان، فتى وفتيان ،صبى وصبيان،فأر و فئران،حائط وحيطان، میں یہ جمع کم ہی آتی ہے۔

الرابع عشر: فُعْلان بضم فسكون. وَيكثر فى اسم على فَعْل بفتح فسكون، كظَهْر وَظهْران، وَبَطْن وَبُطْنان، أو على فَعَل بفتحتين صحيح العين وَليست هى ولامه من جنس واحد، كذكَر وذُكْران، وَحَمل بالمهملة، وهو ولد الضأن الصغير وحُمْلان، أو على فَعيل كقضيب وقُضْبان، وغَدِير وغُدْران. وقَلَّ فى نحو: راكب رُكْبان، وفى أسْود سُودَان.

ترجمہ: جمع کثرت کا چودھواں وزن فُعْلان بضم فسكون ہے، اور یہ عموماً ان اسماء کی جمع کاوزن ہے جوفَعْل بفتح فسكون، کے وزن پر آئیں جیسے: ،ظَهْر وَظُهْران،َ(پیٹھ) بَطْن وَبُطْنان، (پیٹ) رکْب وركبان ،عبْد و عُبدان، یا فَعَل بفتحتين صحيح العين جسکا عین ولام کلمہ ایک جنس کا نہ ہو جیسے: ذكَر وذُكْران، (نر) وحَمل وحُمْلان، (بے نقطہ والی حاء کے ساتھ ـــ بھیڑ کا چھوٹا بچہ) بلد وبُلدان ،(شہر) جمل وجُملان،(اونٹ) یا فَعيل کے وزن پر آئیں جیسے: قضيب وقُضْبان، (کٹی شاخ) وغَدِير وغُدْران. (تالاب) رغيف و رُغفان،(چپاتی) كثيب و كُثبان،، اور یہ وزن راكب ورُكْبان، اورأسْودو سُودَان. جیسے میں کم آتا ہے۔

الخامس عشر: فُعَلاء، بضم ففتح ممدودًا. ويطَّرد فى وصف مذكر عاقل، على زنة فعيل بمعنى فاعل، غير مضعَّف ولا معتل اللام، ولا واوىّ العين، نحو كريم وكُرَماء، وبخيل وبُخلاء، وظريف وظُرَفاء. وشَذَّ أسيرٌ وأسَرَاء، وقَتِيلٌ وُقتَلاء؛ لأنهما بمعنى مفعول.

أو بمعنى مُفْعِل، بضم فسكون فكسر، كسميع بمعنى مُسْمِع، وأليم بمعنى مُؤْلم، تقول فيهما: سُمعاء وأُلَماء، أو بمعنى مُفاعِل، كخُلطاء وَجُلَساء، فى خَلِيط بمعنى مُخَالِط وَجَلِيس بمعنى مجالِس: أو على زِنة فاعل دالأ على معنى كالغريزة، كصالح وصُلَحاء، وجاهِل وجُهَلاء. وشَذَّ: شُجَعاء فى شُجاع، وجُبناء فى جَبَان، وسُمَحاء فى سَمْح، وَخُلَفَاء فى خليفة؛ لأنها ليست على فَعِيل ولا فاعل.

ترجمہ: جمع کثرت کا پندرہواں وزن فُعَلاء، بضم ففتح ممدودًا ہے، اور یہ عموماً اس مذکر عاقل کی صفت کی جمع کا وزن ہے جو فعیل بمعنی فاعل غیر مضعف، غیر معتل اللام، اور غیر واوی العین ہو جیسے: کریم وکُرَماء، بخیل وبُخلاء، ظریف وظُرَفاء (ہوشیار) (علیم و علماء، نبیه ونبهاء، شجیع وشجعاء، رفیق ورفقاء، ندیم و ندماء)، اور أسیرٌ وأُسَرَاء، (قیدی) وقَتِیلٌ وقُتَلاء؛ (مقتول) شاذ ہیں کیونکہ یہ مفعول کے معنی میں ہیں، یا فعیل بمعنی مُفْعِل، ہو جیسے: سمیع بمعنی مُسْمِع، وألیم بمعنی مُؤْلِم، (تکلیف دینے والا) ان کی جمع میں کہو: سُمعاء وألماء، یا بمعنی مُفاعِل، ہو جیسے: خُلطاء وَجُلَساء، خَلِیط بمعنی مُخَالِط، (میل جول رکھنے والا) وَجَلِیس بمعنی مجالِس (ہم نشیں) میں۔ یا فاعل کے وزن پر آئے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کی طبیعت کا حصہ ہوں جیسے: صالح وصُلَحاء، وجاهِل وجُهَلاء اور شُجاع، کی جمع شُجَعاء، اور جَبَان کی جمع، جُبناء (بزدل) اور سَنْح، کی جمع سُمَحاء، (سخی) اور خلیفة کی جمع خُلَفَاء، (نائب، جانشین) شاذ ہیں۔ اسلئے کہ یہ فَعِیل کے وزن پر ہیں نا کہ فاعل کے.

السادس عشر: أَفْعِلاء، بفتح فسکون فکسر:

ويَطَّرد في مُفْرد سابقه الأول، وهو فعيل، لكِنْ بشرط أن يكون معتلّ اللام أو مضعفًا، كغنيّ وأغنياء، ونبيّ وأنبياء، وشديد وأشِدّاء، وعزيز وأعِزّاء، وهو لازم فيهما. وشذ في نَصِيب أنْصِباء، وفي صديق أصْدقاء، وفي هَيِّن أهْوِناء؛ لأنها ليست معتلة اللام ولا مضعفة.

ترجمہ: جمع کثرت کا سولہواں وزن أَفْعِلاء، بفتح فسکون فکسر ہے، اور یہ عموماً اس مذکر عاقل کی صفت کی جمع کا وزن ہے جس کا ذکر ابھی گذرا یعنی فعیل بمعنی فاعل کا، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ معتل اللام، یا مضعف ہو جیسے: غنيّ وأغنياء، نبيّ وأنبياء، شديد وأشِدّاء، عزيز وأعِزّاء (، قويّ واقوياء، وليّ و اولياء، ذليل واذلّاء)، اور یہ جمع ان دونوں کے لئے لازم ہے۔ اور نَصِيب کی جمع أَنْصِباء، (حصہ) اور صديق کی جمع أَصْدقاء، اور هَيِّن کی جمع أَهْوِناء؛ (آسان، نرم) شاذ ہیں اسلئے کہ یہ نہ معتل اللام ہیں نہ مضعف۔

السابع عشر: فَواعِل: ويطَّرد في فاعِلةٍ اسمًا أو صِفة، كناصية ونواص، وكاذبة وكواذب، وفي اسم على فَوْعَل، بفتح فسكون ففتح، أوْ فَوْعَلة بفتح الأول والثالث وسكون ما بينهما. أو فاعِل بفتح العين أو كسرها، كجَوْهَر وجواهر، وصَوْمعة وصوامع، وخاتَم

وخواتِم، وكاهِل وكواهل. أو فاعِل بكسر العين وصفًا لمؤنث، كحائض وحوائض، وحامل وحوامل؛ أو لمذكر غير عاقل كصاهِلٍ وصواهل وشواهق. ، وشاهقٍ وشذ في فارسٍ: فوَارس، وفي ناكسٍ بمعنى خاضع: نَوَاكس، وفي هالِكٍ: هَوَالك. ويطرد أيضًا في فاعِلاءَ، بكسر العين والمدّ، كقاصِعاءَ وَقَواصِع، ونافقاءَ ونَوَافق.

ترجمہ: جمع کثرت کا سترہواں وزن فَواعِل: ہے(یہ جمع منتھی الجموع ہے)اور یہ عموما اس اسم یاصفت کی جمع کاوزن ہے جوفاعلة کے وزن پر آئے جیسے: ناصية کی جمع نواص،(پیشانی) کاذبة کی جمع کواذب،، عاصفة کی جمع عواصف،عاصمة کی جمع عواصم، قافلة کی جمع قوافل،یاوہ اسم جوفَوْعَل،،یا فَوْعَلة،یافاعِل کے وزن پر آئے جیسے: جَوْهَر کی جمع جواهر،(قیمتی پتھر)صَوْمعة کی جمع صوامع،(کٹیا،عیسائیوں کی عبادت کی گاہ)خاتَم کی جمع خواتِم،(انگوٹھی)کاهِل کی جمع کواهل.(کندھا)یا فاعِل مؤنث کی صفت ہو جیسے: حائض وحوائض، حامل وحوامل؛(حاملہ عورت)یا فاعل مذکر غیر عاقل کی صفت ہو جیسے: صاهل وصواهل،(گھوڑے کی صفت)شاهِقٍ وشواهق.،(بلند پہاڑ)اور فارس کی جمع فوَارس،(ماہر سوار) اورناکس کی جمع نواکس،(متواضع)هالِكٍ کی جمع هَوَالك. شاذونادر ہیں۔اور یہ جمع فاعِلاءَ،بکسر العين والمدّ، کے لئے بھی بکثرت آتی ہے جیسے:قاصِعاءٌوَقَواصِع،(جنگلی چوہے کابل)نافقاءٌونَوَافق.(پوشیدہ سراخ)

الثامن عشر: فَعَائل، بالفتح وكسر ما بعد الألف: ويطرد في رُباعيٍّ مؤنث، ثالثه مَدَّة، سواء كان تأنيثه بالتاء أو بالألف مطلقاً، أو بالمعنى، كسحابة وسحائب، ورسالة ورسائل، وصحيفة وصحائف، وذُؤابة وذوائب، وحَلوبة وحلائب، وشِمال بالكسر، وشَمال بالفتح: ريح تهب من جهة القطب الشماليّ، وشَمائل، وَعجُوز وعَجائز، وسعيد علم امرأة وسعائد، وحَبَاَر، وجَلُولاء: قرية بفارس، وجَلائل.

ترجمہ: جمع کثرت کا اٹھارہواں وزن فَعَائل، بالفتح وکسر مابعد الالف: ہے،اور یہ عموما اس اسم رباعی مؤنث کی جمع کا وزن ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو،(اسکی) تانیث خواہ بالتاء ہو یا بالالف (مقصورہ وممدودہ) ہو یا معنوی ہو جیسے: سحابة وسحائب،.(بادل)رسالة ورسائل، صحيفة وصحائف،(لکھے ہوے اوراق)ذُؤابة وذوائب، (چوٹی)حَلوبة وحلائب،(دودھاری گائے) شِمال بالکسر، وشَمال بالفتح:وشَمائل،(وہ ہوا جو قطب شمالی سے چلتی ہے)عجُوز وعَجائز.(بڑھیا)سعيد وسعائد. عورت کا نام) حبارى وحَبَاَر،(سرخاب پرندہ) (وجَلُولاء: وجَلائل.(ایران کاایک گاؤں)

ويُشْتَرَط فی ذی التاء من هذه الأمثلة: الاسميةُ، إلاَّ فَعيلة، فيشترط فيها ألا تكون بمعنى مفعولة، وشذ ذَبيحة وذبائح. وندر فی وَصِيد: وهو اسم للبيت أو فنائه: وَصَائد، وفی جزُور: جزائر، وفی سماء، اسم للمطر: سمائی.

ترجمہ: اور مؤنث بالتاء کی مثالوں میں اسمیت شرط ہے، سوائے صیغہ فَعیلة کے کہ اس میں شرط یہ ہے کہ وہ مفعولة کے معنی میں نہ ہو اور ذَبیحة کی جمع ذبائح. شاذ ہے، (کیونکہ مذبوحة کے معنی میں ہے) اور وصید کی جمع وَصَائد، (صحن گھر) اور جزُور کی جمع جزائر، (اونٹ جو ذبح کے لئے ہو) اور سماء کی جمع سمائی. (بارش) نادر ہیں۔ (کیونکہ یہ ذکر کردہ وزن پر نہیں ہیں)

التاسع عشر: فَعَالِی، بفتح أوله وثانيه وكسر رابعه.

العشرون: فَعَالَی، بفتح أوله وثانيه ورابعه. وهاتان الصيغتان تشتركان فی أشياء، وينفرد كل منهما فی أشياء. فتشتركان فی فَعْلاء اسمًا كصَحْراء، أو صفة لا مذكر لها كعذراء، وفی ذی الألف المقصورة للتأنيث كحبلَى، أو الإلحاق، كذِفْرَى بكسر الأول: اسم للعظم الشاخص خلْف أذُن الناقة، وألفه للإلحاق بدرهم، وعَلْقَی بفتح الأول: اسم لنبت، فتقول فی جمعها صحارٍ وصحارَى، وعَذارٍ وعَذَارَى، وَحَبَالٍ وَحَبَالَى، وذَفارٍ وَذَفارَى، وعَلاقٍ وعَلاقَی.

ترجمہ: جمع کثرت کا انیسواں وزن فَعَالِی. بفتح أوله وثانيه وكسر رابعه ہے،

اور جمع کثرت کا بیسواں وزن فَعَالَی. بفتح أوله وثانيه ورابعه ہے، یہ دونوں صیغے کچھ چیزوں میں باہم شریک ہیں اور کچھ چیزوں میں ایک دوسرے سے جدا ہیں، چنانچہ فَعْلاء اسم ممدود میں شریک ہیں جیسے: صَحْراء۔ اور فَعْلاء اسم صفت جسکا مذکر نہ آتا ہو میں بھی شریک ہیں ہیں جیسے: عذراء، (باکرہ لڑکی) اور اس اسم مقصور جسکا الف تانیث کا ہو میں بھی شریک ہیں جیسے: حبلَی، خنثی وخناثی، یا الحاق کے لئے ہو، جیسے: ذِفْرٰی، (اس ابھری ہوی ہڈی کو کہتے ہیں جو اونٹ کے کان کے پیچھے ہوتی ہے) اور اسکا الف درهم سے الحاق کے لئے ہے، جیسے: فتوی وفتاوی، اور علقی بھی اسم مقصور ہے (ایک پودہ کا نام ہے۔ اور اسکا الف جعفر سے الحاق کے لئے ہے) تم ان کی جمع میں کہو "صحارٍ وصحارَى، عَذارٍ وعَذَارَى، حَبَالٍ وَحَبَالَى، ذَفارٍ وَذَفارَى، عَلاقٍ وعَلاقَی.

وتنفرد "الفَعالِی" بكسر اللام فی أشياء: منها فَعلاة بفتح فسكون، كمَوْماة: اسم للفلاة الواسعة التی لا نبات بها، وفِعْلاة بالكسر كسِعْلاة، اسم لأخبث الغِيلان، وفِعْلِية بكسرتين بينهما سكون مخفف الياء كهِبْرية، وهو ما يعلق بأصول الشَّعَر كنخالة الدقيق، أو ما يتطاير من زَغَب القُطْن والريش؛ وفَعْلُوة بفتح فسكون فضم كعَرقُوَة، اسم للخَشبَة المعترضة فی فم الدلو، وما حذف أوّلُ زائديه كحبنطًى: اسم لعظيم البطن، وقَلَنسُوة لما يُلْبَس على الرأس، وبُلَهْنِيَة، بضم ففتح فسكون فكسر: اسم لِسِعَة العيش، وحُبَارَى بضم الأول، تقول فی جمعها: مَوَامٍ، وسَعَالٍ، وهَبَارٍ، وَعَرَاقٍ، وَحَبَاطٍ، وَقَلاَسٍ، وَبَلاهٍ، وَحَبارٍ.

ترجمہ: اور الفعالِي بکسر اللام، کچھ چیزوں میں الفعالیٰ سے الگ ہے جن میں سے بعض یہ ہیں،

(۱) فَعلاة بفتح فسكون، جیسے: مَوْماة: وہ کشادہ جنگل جس میں کوئی پودہ نہ ہو،

(۲) فِعْلاة بالكسر جیسے: سِعْلاة، سخت جن، (بھوت پریت کا نام ہے)

(۳) فِعْلِية جیسے: هِبْرية، وہ بھوسی جو بالوں کی جڑوں میں چپک جاتی ہے جیسے آٹے کی بھوسی، یا وہ بھوسی جو روئی اور پر کے روئیں سے اڑتی ہے،

(۴) فَعْلُوة جیسے: عَرقُوَة، اس لکڑی کا نام جو ڈول کے منہ پر چوڑائی میں لگائی جاتی ہے،

(۵) اسی طرح وہ کلمہ جس کے دو زائد حروف میں سے ایک حذف ہو گیا ہو جیسے: حبنطى، (وہ شخص جو پستہ قد، یا وہ اونٹ جسکا پیٹ پھولا ہو) وقَلَنْسُوة، اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سر پر پہنا جاتا ہے، اور بُلَهْنِيَة، (خوشحالی)، اور حُبَارَى۔ تو ان سب کی جمع آپ کہیں، مَوَامٍ، وسَعَالٍ، وهَبَارٍ، وَعَرَاقٍ، وَحَبَاطٍ، وَقَلاَسٍ، وَبَلاهٍ، وَحَبارٍ.

وينفرد "الفَعَالَى" بفتح اللام فی وصف على فَعْلان، كعطشانَ وغضْبان، أو على فَعْلَى بالفتح كعطْشَى وَغَضْبَى، تقول فی الجمع: عَطَاشَى وَغَضَابَى. والراجح فيهما ضم الفاء كسُكارى. ويحفظ المفتوح اللام فی نحو حَبِط بفتح فكسر وَحَبَاطَى، ويتيم ويَتَامَى وَأيِّم، وهی الخالية من الزوج وأيَامَى، وطاهِر وطَهَارَى، فی قول امرئ القيس: *ثيابُ بنی عَوْف طَهارَى نقِيّةٌ* وفی شاةٍ رئيسٍ: إذا أصيب رأسها، ورآسَى. ويُحفظ المضموم فی نحو قديم وقُدَامى، وأسير وأسارَى.

ترجمہ: اور الفَعَالَی "بفتح اللام اس صفت میں الفَعالِی سے الگ ہے جو فعلان کے وزن پر آتی ہو جیسے: عطشانَ وغضْبان یا جو فَعْلَی کے وزن پر آتی ہو جیسے: عطْشَی وَغَضْبَی، تم کہو ان کی جمع میں، عَطَاشَی وَغَضَابَی، اور ان دونوں میں راجح ضم الفاء ہے جیسے: سُکاری۔

اور یاد رکھا جاتا ہے فعالیٰ مفتوح اللام کو حَبِط بفتح فکسر کی جمع حَبَاطَی میں (اسی طرح) یتیم کی جمع یَتَامَی، اور أیم، کی جمع أَیَامَی، اور طاھِر کی جمع طَهَارَی، میں جیسا کہ امریٔ القیس: کے شعر میں ہے* ثیابُ بنی عَوْف طَهارَی نقِيَّةٌ* (بنو عوف کے کپڑے پاک و صاف ستھرے ہیں۔۔اور ان کے چہرے محفلوں میں چمکتے دمکتے ہیں) (کہ ان سب کی جمع اسی وزن پر آتی ہے اگرچہ قیاسی نہیں ہے) (اسیطرح) شاة رئیس کی جمع رآسَی میں۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب سر میں چوٹ لگ جائے اور فُعالی مضموم کو یاد کیا جاتا ہے، قدیم کی جمع قُدَامی، اور أسیر کی جمع أسارَی میں۔

الحادی والعشرون: فَعَالِیّ، بفتحتین وکسر اللام وتشدید الیاء:

ویطرد فی کل ثلاثی ساکن العین، زید فی آخره یاء مشدَّدة، لیست متجدِّدة للنسب، ککُرسیّ وبُخْتیّ وَقُمْرِیّ، بالضم، أو لنسب تُنُوسِیَ کَمَهْرِیّ، تقول فی جمعها: کراسِیّ، وَبَخاتِیّ، وقمَارِیّ، وَمَهَارِیّ. والفرق أن یاء النسب یدل اللفظ بعد حذفها علی معنی بخلاف یاء نحو کرسیّ، إذ یختل اللفظ بعد سقوطه ولا یکون له معنی، وشذَّ قَبَاطِیّ فی قُبطیّ لأن یاءه للنسب، والقِبط: نصارَی مصر. ویُحْفَظ فی إنسان، وَظربان بفتح فکسر، إذ قد سمع أناسیُّ وَظَرَابیُّ، ولیسا جمعًا لإنسیّ وَظِرْبیّ بل أصلهما: أناسینُ وضرابینُ، قلبت النون فیهما یاء، وأدغمت الیاء فی الیاء. وَسُمِع فی عَذْراء وَصحراء تقول فیهما: عذارِیُّ وَصَحَارِیّ

ترجمہ: جمع کثرت کا اکیسواں وزن فَعَالِیّ، بفتحتین وکسر اللام وتشدید الیاء، ہے اور یہ عموماً ہر اس اسم ثلاثی ساکن العین کی جمع کا وزن ہے، جس کے آخر میں یائے مشددہ زیادہ ہو اور وہ یاء، نسبت کے لئے زیادہ نہ کی گئی ہو جیسے: کُرسِیّ وبُخْتِیّ وَقمْرِیّ، بالضم، یا اس کا نسبت کے لئے ہونا بھلا دیا گیا ہو جیسے: مَهْرِیّ، ان کی جمع میں آپ کہیں کراسِیّ، وَبَخاتِیّ، وقمَارِیّ، وَمَهَارِیّ. اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ یائے نسبتی کے حذف کے بعد معنی سلامت رہتے ہیں بخلاف کرسی جیسی یاء کے کہ اس کے ساقط ہونے پر اس کے معنی خراب ہو جاتے ہیں اسکے معنی باقی نہیں رہتے اور قبطیّ کی جمع قَبَاطِیّ شاذ ہے کیونکہ اس میں یاء نسبت کی ہے (قبطی نصارَی مصر کو کہتے ہیں).

اور یہی جمع انسان ،وظربان کی بھی آتی ہے اس لئے کہ أناسيُّ وَظَرَابِيُّ،سنا گیاہے اور یہ إنسيٍّ وَظِرْبِيّ کی جمع نہیں ہے کیونکہ ان کی اصل أناسينُ وضرابينُ، ہے ان دونوں میں نون کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا گیاہے اور عذْراء وَصحْراء کی جمع بھی سنی گئی ہے ان کی جمع میں تم کہو عذَارِيّ، وَصَحَارِيّ.

الثانى والعشرون:فَعَالِلُ: ويطرد فى الرُّباعِيّ المجرَّد ومزيده، وكذا فى الْخماسيّ المجرّد ومزيده، فتقول فى جعْفَر وبُرْثُن وَزبْرِج: جعافِر، وَبَرَاثِن، وزَبارِج. أما الخماسيّ فإن لم يكن رابعه يشبه الزائد، حُذِف الخامس كسَفَرْجل، تقول فيه: سَفَارِج، وإن أشبه الزائد فى اللفظ أو المخرَج فأنت بالخيار بين حذفه وحذف الخامس، فتقول فى نحو خَدَرْنَق بوزن سفَرْجل، اسم للعنكبوت، وفى فرزدق بوزنه أيضًا: خَدَارِقُ أو خَدَارِنُ، وفَرَازِقُ أو فرازدُ؛ إذ النون فى الأول من حروف الزيادة، والدال فى الثانى تشبه التاء فى المخرج، وتقول فى مزيد الرُّباعِيّ نحو مُدَحْرِج: دَحارِج بحذف الزائد، إلا إذا كان ما قبل الآخر لِينا فلا يُحْذَف، ثم إن كان اللين ياءً صحّ، كقنديل وقناديل، وإن كان ألفا أو واوًا قلب ياء نحو سِرْداح، وهى الناقة الشديدة، وعصفور، فتقول فيهما: سراديح وعصافير، وفى مزيد الخماسى: يحذف الخامس مع الزائد، فتقول فى قِرْطَبُوس بكسر القاف: للناقة الشديدة، وبالفتح: للداهية، وَقَبَعْثَرَى: قراطِب وقباعِث.

ترجمہ: جمع کثرت کا بائیسواں وزن فَعَالِلُ: ہے اور یہ عموما اسم رباعی مجرد و مزید اسی طرح خماسی مجرد و مزید کی جمع کا وزن ہے، چنانچہ جعْفَر (ندی، دودھاری گائے) وبُرْثُن (پنجہ) وَزبْرِج (سونا) درهم، ثعلب، (لومڑی) کی جمع میں کہو جعافِر، وَبَرَاثِن، وزَبارِج. (ودراهم، وثعالب، و غضافر، رہا خماسی تو اگر اسکا چوتھا حرف زائد یا زائد کے مشابہ نہ ہو تو پانچواں حرف حذف کر دیا جائیگا جیسے:سَفَرْجل میں آپ کہیں سَفَارِج، (عندليب وعنادل، جحمرش وجحامر، اور اگر اسکا چوتھا حرف زائد ہو یا زائد کے مشابہ ہو لفظ میں یا مخرج میں تو تمھیں اختیار ہے خواہ اسی کو حذف کر دو یا پانچویں حرف کو چنانچہ خَدَرْنَق بروزن سفَرْجل، (مکڑی) اور فرزدق (شاعر کا لقب) بروزن سفَرْجل میں تو تم کہو خَدَارِقُ یا خَدَارِنُ، وفَرَازِقُ أو فرازدُ؛ اسلئے کہ اول میں نون حرف زائد ہے، اور ثانی میں دال، مخرج میں تاء کے مشابہ ہے اور رباعی مزید میں مُدَحْرِج اور متدحرج کی جمع میں تم کہو: دَحارِج، حرف زائد حذف کر کے مگر یہ کہ ما قبل آخر حرف مد ہو تو وہ حذف نہ ہوگا، پھر اگر حرف مد یاء ہو تو وہ باقی رہے گی جیسے:قنديل کی جمع قناديل، (چراغ) اور اگر وہ الف یا واو ہو تو اس کو یاء سے بدل دینگے جیسے: سِرْداح (مضبوط اونٹنی) وعصفور تو تم اس کی جمع میں کہو۔ سراديح

وعصافیر، قرطاس وقراطیس،(کاغذ) سربال وسرابیل،(لباس) (فردوس و فرادیس،قنطار وقناطیر ـ خزانہ)،اور خماسی مزید میں حرف زائد کے ساتھ پانچواں حرف بھی حذف کردیا جائیگا جیسے: قِرْطَبُوس بکسر القاف(بڑی اونٹنی) وبالفتح: (بیماری، مصیبت) وَقَبَعْثَرَى،(بھاری بھرکم اونٹ) عندلیب (بلبل)،و خندریس،(شراب کانام)تو تم اس کی جمع میں کہو قراطِب، وقباعِث. وخنادر، و عنادل۔

الثالث والعشرون: شِبْه فَعَالِل:

وهو ما ماثله عَدَدًا وهيئة، وإن خالفه زِنة، وذلك كمفاعِل، وفوَاعِل، وفياعِل، وأفاعِلة. ويطرّد في مزيد الثلاثي غير ما تقدم ، ولا يُحْذَف الزائد إن كان واحدًا، كأفضلَ ومَسْجِدٍ وَجَوْهَرٍ وَصَيْرَفٍ وَعلْقى، بل يُحذَف ما زاد عليه،

سواء كان واحدًا كما في نحو منطلق، أو اثنين كما في نحو مستخرج، ويُؤْثَر بالبقاء ما له مزِيَّة على الآخر، معنىً ولفظاً كالميم، فيقال: مَطالِق وَمَخارِج، لا نَطَالق وسَخَارِج أو تَخَارِج، لفضْل الميم، بتصدّرها، ودلالتها على معنى يختص بالأسماء؛ لأنها تدلُّ على اسمَيْ الفاعل والمفعول.

ترجمہ: جمع کثرت کا تئیسواں وزن شِبْه فَعَالِل:ہے اور یہ وہ جمع ہے جو فعالل کے مشابہ ہو تعداد حروف، وشکل کے اعتبار سے، اگرچہ وزن میں مشابہ نہ ہو جیسے: مفاعِل، وفوَاعِل، وفياعِل، وأفاعِلة. اور یہ جمع عموما اس ثلاثی مزید کی جمع کا وزن ہے جو ان کے علاوہ ہوں جن کا ذکر ما قبل میں ہو چکا، اور (اس جمع میں) حرف زائد اگر ایک ہی ہو تو حذف نہ ہو گا جیسے: أفضلَ وافاضل ـ مَسْجِدٍ و مساجد،جَوْهَرٍ و جواہر،(قیمتی پتھر) صَيْرَف وَ صوارف ،(سنار گیری) عَلْقى،و عوالق ،(ایک پودہ کا نام)مجمع و مجامع ،منزل و منازل،افضل و افاضل،اکبر و اکابر،اصبع واصابع،کی جمع۔ بلکہ ایک سے زائد حرف کو حذف کیا جائیگا خواہ وہ ایک ایسا ہو جیسا کہ منطلق، میں ہے(کہ اس میں میم و نون دو حرف زائد ہیں، جس میں ایک حرف نون کو حذف کیا گیا ہے) یا ایسے دو ہوں جیسے مستخرج، میں ہیں(کہ اس میں تین حرف زائد ہیں، اور اس میں سے دو حرف سین و تاء کو حذف کیا گیا ہے) اور باقی رکھنے میں اس حرف کو ترجیح دی جائیگی جسکی فوقیت اور اہمیت دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ہو لفظا اور معنیً، چنانچہ مَطالِق وَمَخارِج کہا جائیگا، اور نَطَالق وسَخَارِج و تَخَارِج، نہیں کہا جائیگا(میم کو حذف کرکے) کلمہ میم کے افضل اور اہم ہونے کی وجہ سے، میم کے

شروع میں ہونے کی وجہ سے،اوراس کے دلالت کرنے کی وجہ سے ایسے معنی پر جو اسم کا خاصہ ہے کہ یہ اسم فاعل واسم مفعول پر دلالت کرتی ہے۔

وكالهمزة والياء مُصدرتين فى نحو ألَندد ويَلَنْدَد للشديد الخصومة؛ لأنهما فى موضعين يقعان فيه دالَّين على معنى كأقوم ويقوم، فتقول فى جمعهما ألاَدُّ ويَلاَدُّ، أو لفظًا فقط، كالتاء فى نحو استخرج تقول فى جمعه تَخَارِيج بإبقاء التاء؛ لأنها لا تَخْرُج الكلمة عن عدم النظير، بل لها نظير نحو تَبَاريح وتماثيل وتصاوير، بخلاف السين لو قلت سَخَاريج، إذ لا وجود لسفاعيل، وكالواو فى نحو حَيْزَبُون للعجوز، فإن بقاءها يغنى عن حذف غيرها، وهو الياء فتقول فى جمعه حَزَابِين، بقلب الواو ياءً كما فى عُصفور

ترجمہ: اور جیسے:همزة،اوریاء، جو شروع میں ہوں جیسے:ألَندَدُ ويَلَنْدَدُ (سخت جھگڑالو)اسلئے کہ وہ دونوں ایسی جگہ پر ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرتے ہیں جس پر أقوم ويقوم، دلالت کرتے ہیں(یعنی واحد متکلم۔اور واحد مذکر غائب پر)توان کی جمع ألاَدُّ ويَلاَدُّ، آئیگی۔یافقط لفظاً،(اہمیت حاصل ہو) جیسے:کلمہ تاء۔استخرج میں تواسکی جمع میں آپ کہو تَخَارِيج تاء کو باقی رکھتے ہوئے اسلئے کہ تاء کلمہ کو عدم نظیر سے نہیں نکالتی (یعنی)اس کی نظیر، تَبَاريح وتماثيل وتصاوير، موجود ہے۔بخلاف سین کے کہ اگر آپ کہیں سَخَارِيج، (تو یہ صحیح نہ ہوگا) کیونکہ اس کی نظیرسفاعيل موجود نہیں ہے اور جیسے:واؤ، حَيْزَبُون میں(بوڑھی عورت) تواس کو باقی رکھنا اسکے غیر کے حذف سے بے نیاز کرتا ہے اور وہ ہے یاء تواسکی جمع میں آپ کہیں حَزَابِين، واو کو یاء سے بدل کر جیسا کہ عُصفور سے عصافير۔

بخلاف ما لو حذفتها وأبقيت الياء، وقلت: حَيَازِبْن بسكون الموحدة قبل النون،

إذ لا يلى ألف التكسير ثلاث إلا وأوسطهن ساكن معتل. فليجئك ذلك إلى حذف المثناة التحتية، حتى يحصل مفاعل، فتقول حَزَابن. فإن لم يكن لأحد الزائدين مَزِيَّة على الآخرَ. فأنت بالخيار فى حذف أيهما شئت، كنونَىْ سَرَنْدَى: للسريع فى أموره والشديد وعَلَنْدَى للغليظ وألفيهما. فتقول سَرَانِد، وعَلاَنِد بحذف الألف، وسَرَادٍ وعَلاَد بحذف النون. وكذا حَبَنْطَى لعظيم البطن. تقول فيه حَبَانِط وحَبَاط، بقلب الألف ياءً، ثم يُعَل إعلال جَوَارٍ؛ لأن كلتا الزيادتين للإلحاق بسفرجل؛ فتكافأتا.

ترجمہ: بخلاف اس کے اگر واؤ کو حذف کردو اور یاء کو باقی رکھو اور کہو حَيَازِبُن نون سے پہلے باء کو ساکن کرکے تو یاء کو باقی رکھنا اسکے غیر کے حذف سے بے نیاز نہیں کرتا کیونکہ جمع تکسیر کے الف کے بعد تین حروف نہیں آتے مگر جبکہ ان کا درمیانی حرف ساکن اور حرف علت ہو (اور باء حرف علت نہیں ہے) تو تمہیں مجبورا یاء کو حذف کرنا ہوگا تاکہ مفاعل کا وزن حاصل ہو، فتقول حَزَابِن۔ پھر اگر دو زائدوں میں سے ایک دوسرے پر فوقیت نہ رکھتا ہو تو تم کو اختیار ہے جسکو چاہو حذف کرو جیسے: سَرَنْدَى: کا نون (تیز طرار) اور عَلَنْدَى (موٹا) کا نون تو تم کہ سکتے ہو، سَرَانِد، وعَلَانِد بحذف الألف، وسَرَادٍ وعَلَادٍ بحذف النون. اسی طرح حَبَنْطَى (لعظيم البطن.) کی جمع میں کہو حَبَانِط (الف حذف کرکے) وحَبَاطٍ، (نون حذف کرکے) الف کو یاء سے بدل کر پھر جوار جیسی تعلیل کی جائیگی؛ اسلئے کہ دونوں حرف زائد الحاق کے لئے ہیں سفرجل کے ساتھ، اسلئے دونوں کی حیثیت برابر ہے۔

خاتمة تشتمل على عدة مسائل

الأولى: يجوز تعويض ياءٍ قبل الطَّرَف مما حُذِف، سواء كان المحذوف أصلًا أو زائدًا. فتقول فى سَفَرْجَل ومُنْطَلِق: سَفَارِيج ومَطَالِيق. وأجَاز الكُوفِيون زيادتها فى مُمَاثِل مَفَاعِل، وحذفها من مماثل مَفَاعِيل، فتقول فى جَعافر جعافِير وفى عصافِير عصافِر. من الأول: {وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ} ، ومن الثانى: {وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ}. وأما فَواعِل فلا يقال فيه فَواعِيل إلا شذوذًا، كقول زهير بن أبى سُلمى: سَوَابِيغٌ بَيضٌ لا يُخَرّقُهَا النَّبْلُ

پہلا مسئلہ: حرف یاء کو ماقبل آخر محذوف کے عوض میں لانا جائز ہے محذوف خواہ اصلی ہو یا زائد، چنانچہ سَفَرْجَل ومُنْطَلِق: میں آپ کہیں گے سَفَارِيج ومَطَالِيق. اور کوفین نے مَفَاعِل، جیسے اوزان میں یاء کی زیادتی کو اورمَفَاعِيل، جیسے اوزان میں اسکے حذف کو جائز بتایا ہے۔

چنانچہ آپ جَعافر میں جعافِير اورعصافِير میں عصافِر. کہ سکتے ہیں، اول کی مثال میں قران کریم کی آیت {وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ} ہے (اگرچہ وہ معذرتیں پیش کریں) اوردوسری کی مثال میں قران کریم آیت {وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ}. ہے (اور غیب کے خزانے اللہ تعالی ہی کے پاس ہیں)

اور رہے فواعل جیسے اوزان تو اس میں فواعیل نہین کہا جائیگا مگر بطور شاذ، جیسے زہیر ابن ابی سلمی کے شعر میں ہے

عليها اسود ضاريات لبوسهم * سَوَابِيغٌ بَيضٌ لا يُخَرِّقُهَا النَّبْلُ،(١)

ترجمہ: ان گھوڑوں پر ایسے خونخوار شیر ہیں جنکی زرہیں کامل اور صیقل شدہ ہیں، جن مین نیزہ سراخ نہیں کر سکتا۔

---

[1]) اللغة: "عليها" أي: على الخيل "أسود" جمع أسد "ضاريات" جمع ضارية، من ضرى إذا اجترأ "سوابيغ" كوامل "بيض" صقيلة "النبل" السهم.

الإعراب: "عليها" جار ومجرور خبر مقدم "أسود" مبتدأ مؤخر "ضاريات" صفة "لبوسهم" مبتدأ ومضاف إليه "سوابيغ" خبر المبتدأ "بيض صفته "لا يخرقها" لا نافية ويخرق فعل مضارع وها مفعول به "النبل" فاعل مرفوع بالضمة الظاهرة، والجملة صفة لسوابيغ.

الشاهد: قوله: "سوابيغ" والقياس سوابغ -بدون الياء.

اس میں شاہد کلمہ سوابیغ، یاء کے ساتھ آیا ہے جبکہ فواعل کے وزن پر ہے۔ اسلئے شاذ ہے۔

الثانية: كلّ ما جرى على الفعل: مِن اسمَيْ الفاعل والمفعول، وأوله ميم، فبابه التصحيح ولا يُكَسَّر، لمشابهته الفعل لفظًا ومعنى؛ وجاءَ شذوذًا في اسم مفعول الثلاثي من نحو ملعون، وميمون، ومشؤوم، ومكْسور، ومَسلوخة: مَلاعين، ومَيامين، ومَشائيم، ومكاسير، ومَساليخ، وجاء أيضًا في مُفْعِل. بضم الميمْ وكسر العين من المذكر، كمُوسِر ومُفْطِر: مَيَاسِير ومَفَاطِير، كما جاء في مُفْعَل بفتح العين كمَنْكَر: مَنَاكِير.

وأما إذا كان مُفْعِل بكسر العين، مختصًا بالإناث، فإنه يُكَسَّر كمُرضِع ومرَاضِع.

ترجمہ: دوسرا مسئلہ: ہر وہ کلمہ جو فعل پر جاری ہو (یعنی اسکے مشابہ ہو) جیسے: اسم فاعل، واسم مفعول اور اس کے شروع مین میم ہو تو اسکا تعلق جمع صحیح سے ہے جمع تکسیر سے نہیں اسکی مشابہت فعل سے ہونے کی وجہ سے لفظاو معنی،

اور اسم مفعول ثلاثی جیسے: ملعون ومیمون ومشؤوم ومکْسورومَسلوخة: کی جمع (تکسیر) بطور شاذ مَلاعین، ومَیامین، ومَشائیم، ومکاسیر، ومَساليخ، بھی آتی ہے،

نیز مُفعل، (اگر) مذکر کے لئے خاص ہو جیسے: مُوسِر ومُفْطِر تو اسکی (جمع تکسیر بھی مَیَاسِیر ومَفَاطِیر، آتی ہے جیسا کہ مُفعَل، بفتح العین جیسے: مَنْکَرٌ، (کی جمع تکسیر.) مَنَاکِیر. آتی ہے۔ اور رہی بات مُفعِل بکسر العین جو مؤنث کے لئے خاص ہو تو اسکی جمع تکسیر ہی آتی ہے قیاسی طور پر، جیسے: مُرضِع سے مرَاضِع۔

تشریح: لفظی مشابہت یہ ہے کہ فعل مضارع یضرب اور اسم فاعل ضارب میں حروف کی تعداد اور ہیئت وشکل میں مشابہت ہے کہ دونوں میں چار چار حروف ہیں، اور دونوں میں پہلا حرف متحرک ہے، اور دونوں میں دوسرا حرف ساکن ہے، اور دونوں میں تیسرا وچوتھا حرف متحرک ہے۔ اور معنوی مشابہت یہ ہے کہ اسم فاعل واسم مفعول بھی مضارع کی طرح حال واستقبال کے معنی دیتے ہیں، اور مضارع کی طرح عامل ہوتے ہیں، اور حدث وتجدد پر دلالت کرتے ہیں۔ اور اسم مفعول کی لفظی مشابہت مضارع مجہول جیسی ہے۔ اور معنوی مشابہت بھی اسی طرح ہے جیسے اسم فاعل کی ہے۔

(فائدہ) بعض کے نزدیک اسم مفعول کی جمع بھی مفاعیل کے وزن پر بطور قیاس آتی ہے جیسے: مجنون کی جمع مجانین آتی ہے۔

الثالثة: قد تدعُو الحاجة إلى جَمع الجمع، كما تدعو إلى تثنيته، فكما يقال فى جماعتين من الجمال أو البيوت جِمالان وبَيُوتان. تقول أيضًا فى جماعات منها جمالات وبَيُوتات. ومنه {كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ} وإذا قصِد تكسير مُكَسَّر نُظر إلى ما يشاكله من الآحاد، فيُكَسَّر بمثل تكسيره، كقولهم فى أعْبُد أعابد، وفى أسلحة أسالح،وفى أقوال أقاوِيل، شبَّهوها بأسْود وأساوِد، وأجرِدة وأجَارِد، وإعصار وأعاصير، وقالوا فى مصْران جمع مَصِير:. وفى غِرْبَان غرَابين. تشبيهًا بسلاطين وسَراحين.

ترجمہ: تیسرا مسئلہ: اور کبھی جمع کی جمع کی بھی ضرورت ہوتی ہے جیسے جمع کے تثنیہ کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً: جمال، اور بیوت۔ کے تثنیہ کے لئے جمالان، و بیوتان کہاجاتا ہے اسی طرح اس کی جمع الجمع کے لئے جمالات، و بیوتات کہاجاتا ہے۔ اور اسی سے قران کریم میں {كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ} آیا ہے۔ اور جب کسی جمع مکسر کی جمع الجمع بنانے کا ارادہ ہو تو اسکے مفرد کی شکل وہیئت کی طرف دیکھا جائیگا (یعنی اسکے مفرد سے ہی) اسکی جمع بنائی جائیگی اسی نہج پر جس پر اسکی جمع تکسیر بنائی گئی تھی، جیسے عربوں کا قول۔ أعْبُد سے أعابِد، اور أسلحة سے أسالح، اور أقوال سے أقاوِيل، انھوں نے ان کو تشبیہ دی ہے أسْود سے أسَاوِد، وأجرِدة سے أجَارِد، وإعصار سے أعاصير، ، اسی طرح مصران (مصیر کی جمع) کی جمع مَصَارِينُ، اور غِرْبَان (غراب کی جمع) کی جمع غَرَابِين. بناتے ہیں سلطان کی جمع سلاطین، سرحان کی جمع سَراحين، سے تشبیہ دیکر۔

وما كان على زنة مَفَاعِل أو مَفاعِيل، فإنه لا يُكَسَّر لأنه لا نظير له فى الآحاد، حتى يُحْمَل عليه، ولكنه قد يُجْمَع تصحيحًا، كقولهم فى نَوَاكِس وأيامِن: نواكِسُون وأيامنون، وفى خرائد وصَواحِب: خَرَائِدات وصَواحِبَات، ومنه: "إنَّكُنَّ لأنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ"

ترجمہ: اور جو اسماء مفاعل یا مفاعیل کے وزن پر آتے ہیں ان کی جمع منتھی الجموع جمع تکسیر سے نہیں لائی جائیگی کیونکہ مفرد میں اسکی کوئی نظیر نہیں ہے، البتہ ان کی جمع جمع تصحیح سے لائی جائیگی جیسے عربوں کا قول نَوَاكِس وأيامِن میں نوا كِسُون وأيامنون، اور خرائد وصَواحِب میں خَرَائِدات وصَواحِبَات، اور اسی سے حدیث شریف میں {إنَّكُنَّ لَأنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ"} آیا ہے۔

الرابعة: قد تلحق التاء صيغة منتهى الجموع: إمَّاعِوَضًا عن الياء المحذوفة، كقَنَادِلَة فى قناديل، وإما للدلالة على أن الْجمع للمنسوب لا للمنسوب إليه، كأشَاعِثَة وأزارِقَة

ومَهَالِبَة، في جمع أَشْعَثِي وأزرقيّ ومُهَلَّبِي، نسبة إلى أشعثَ وأزرقَ ومهلبَ، وإما لإلحاق الجمع بالمفرد، كصَيَارِفة وصياقلة، جمع أن كان ممنوعًا من الصرف. وربما تلحق التاءُ بعضَ صيغ الجموع لتأكيد التأنيث اللاحق له، كحجارة وغمومة وخُؤولة.

ترجمہ: چوتھا مسئلہ: کبھی صیغۂ جمع منتہی الجموع میں تاء لاحق کی جاتی ہے یا تو یائے محذوفہ کے عوض میں جیسے: قنادلة سے قنادیل، اور یا تو اس بات پر دلالت کرنے کے لئے کہ یہ جمع منسوب کے لئے ہے نا کہ منسوب الیہ کے لئے جیسے: أَشْعَثِي وأزرقيّ ومُهلبِي، کی جمع أَشَاعِثَة وأزارِقَة ومَهَالِبَة، تاء کے ساتھ (اس بات پر دلالت کرنے کے لئے تاء لاحق کی گئی ہے کہ اس سے مراد متبعین اشعث ہیں نا کہ خود اشعث بن قیس خارجی، اسی طرح أزارِقَة ومَهَالِبَة سے متبعین مراد ہیں نا کہ خود نافع بن ازرق، ومھلب ابن ابی صفرة)

اور یا تو جمع کو مفرد سے جوڑنے کے لئے تاء لاحق کی جاتی ہے جیسے: صیرف، و صیقل کی جمع صَيَارِفة وصياقلة (کو طواعية، و کراهية، مفرد کے ساتھ لاحق کرنے کے لئے) اور بعض حضرات صیغۂ جمع منتہی الجموع میں اس تانیث معنوی کی تاکید کے لئے تاء لاحق کرتے ہیں جو اسمیں پہلے سے ہوتی ہے جیسے: حجارة (حجر کی جمع بمعنی پتھر) وعمومة (عم کی جمع، بمعنی چچا) وخُؤولة. (خال کی جمع بمعنی ماموں) (یہ سب مؤنث معنوی ہیں اسلئے تاء تاکید کے لئے ہے)

الخامسة: المركبات الإضافية التى جُعلت أعلامًا تُجمع أجزاؤها الأوَل كما تُثنى، فتقول: عَبْدَا الله مثنى وعُبْدَان الله، وعِبَاد الله، وذَوا القَعْدةِ والحِجَّة، وأَذْوَاء أو ذَوات.

وما كان كابن عِرس وابن آوَى وابنِ لَبُون، يقال في جمعه: بنات عرس وبنات آوى وبنات لَبُون, والمركبات المَزْجية والمركبات الإسنادية والمثنى والجمع إذا جُعلت أعلامًا لا تُثنى ولا تُجمع، بل يؤتى بذو مثناة أو مجموعًا، بحسب الحاجة، فتقول: ذَوَا بَعْلَبَك أو أَذْواء سِيبَوَيْه وذَوو سِيبَوَيه وذَوو زَيْدِين.

ترجمہ: پانچواں مسئلہ: وہ مرکبات اضافیہ جنھیں علم (نام) بنالیا گیا ہو تو ان کی جمع ان کے پہلے جزء سے بنائی جائیگی جیسے ان کا تثنیہ پہلے جزء سے بنایا جاتا ہے (ان کے تثنیہ وجمع میں) آپ کہتے ہیں عَبْدَا الله، وعُبْدَان الله، وعِبَاد الله، وذَوا القَعْدةِ وذَوا الحِجَّة، وأَذْوَاء القَعْدةِ وأَذْوَاء الحِجَّة یا ذَوات القَعْدةِ و ذَوات الحِجَّة۔

اوروہ مرکبات اضافیہ جو ابن عِرس، (نیولا۔ بڑاچوہا) وابن آوی، (گیدڑ) وابنِ لَبُون، (اونٹ کا بچہ جسکی عمر تین سال کے قریب ہو) کی طرح ہوں تو ان کی (جمع الف و تاء کے ساتھ آئیگی) اوران کی جمع میں کہا جائیگا بنات عرس ،وبنات آوی، وبنات لَبُون، اور مرکبات مزجیہ، ومرکبات اسنادیہ، اور تثنیہ، وجمع کو اگر علم (نام) بنالیا جائے تو ان کی تثنیہ وجمع نہیں بنائی جائیگی (بلکہ تثنیہ وجمع کے لئے) کلمہ ذو لگایا جائیگا ضرورت کے مطابق چنانچہ آپ کہیں گے ذَوَا بَعْلَبَك یا أَذْواء بَعْلَبَك، ذَوَا سِيبَوَيْه وذَوو سِيبَوَيْه وذَوو زَيْدِين.

السادسة: مما تقدم علمتَ أن للجمع صيغًا مخصوصة، وقد يدُلُّ على معنى الجمعية سواها، ويسمى اسم الجمع، أو اسم الجنس الجمعيّ.

والفرق بين الثلاثة مع اشراكهما فى الدلالة على ما فوق الاثنين: أن اسم الجنس الجمعيّ: هو ما يتميز عن واحده: إما بالياء فى الواحد، نحو روميّ ورُوم، وتُرْكِي، وتُرْك، وزَنجيّ وزَنِج، وإما بالتاء فى الواحد غالبًا، ولم يلتزم تأنيثه نحو تمرة وتمر، وكَلمة وكلِم، وشجرَة وشجر، ويقل كونها فى غير الواحد، المحفوظ منه جَبْأة وكَمْأة: لجنس الجَبْء، والكَمْءِ. وبعضهم يجعل الواحد منها ذا التاء على القياس، فإن التُزِم تأنيثه بأن عُومِل معاملة المؤنث فَجَمْع، كَتُخَم وتُهَم، وفي تخمة، إذ تقول هى أو هذه تُخَمٌ وتُهَمٌ.

ترجمہ: چھٹا مسئلہ: گذشتہ تفصیلات سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ جمع کے کچھ مخصوص صیغے بھی آتے ہیں جو جمع کے معنی دیتے ہیں مگر وہ جمع نہیں ہوتے انھیں اسم جمع، یا اسم جنس جمعی کہتے ہیں، اور باوجودیکہ یہ تینوں دلالت علی فوق الاثنین میں شریک ہیں ان کے درمیان فرق یہ ہے کہ اسم جنس جمعی وہ کلمہ ہے جو اپنے مفرد سے مختلف ہو، یا تو مفرد میں یاء (نسبتی) ہونے کی وجہ سے جیسے: رُوم ورومىّ، تُرْك، وتُرْكِي۔ زَنِج وزَنجيّ یا مفرد میں تاء ہونے کی وجہ سے جو عموماً ہوتا ہے مگر وہ تاء تانیث کا نہ ہو جیسے: تمرة وتمر، كَلمة وكلِم، شجرَة وشجر اس میں تمر وكلِم وشجر، اسم جنس ہیں اور اپنے مفرد سے ممتاز ہیں تاء کے ذریعہ)

اور مفرد کے علاوہ دیگر صیغوں (یعنی صیغۂ جمع) میں غیر تانیثی تاء کا استعمال بہت کم ہے۔ (مگر پھر بھی ہے جسکی مثال میں) جَبْأة وكَمْأة کو پیش کیا جاتا ہے (کہ یہ) جَبْأٌ وكَمْأٌ کی اسم جنس ہیں۔ (اورانکی تاء ہی ان کو ان کے مفرد سے ممتاز کررہی ہے

اور بعض ماہرین (قیاسی طور پر) ان کا مفرد تاء کے ساتھ لاتے ہیں چنانچہ اگر ان کی تانیث کا التزام کیا جائے یعنی ان کے ساتھ مؤنث جیسا معاملہ کیا جائے تو یہ اسم جنس جمعی ہوں گے (نا کہ مفرد، یعنی گذشتہ کے برعکس) جیسے: تُخَم وتُهَم، اسم جنس جمعی ہیں تخمة، اورتهمة کی اسلئے کہ آپ کہتے ہیں هی تُخَمٌ اور هذه تُخَمٌ (بد ہضمی) یاهی تُهَمٌ.و هذه تُهَمٌ، (تھمت، الزام) (اس صورت میں تُخَمٌ وتُهَمٌ وجَبْأٌ وكَمْأٌ اسم جنس، اور جَبْأَةٌ وكَمْأَةٌ وتخمة، وتهمة ان کے مفرد ہوں گے)

وأن اسم الَجمع ما لا واحد له من لفظه، وليس على وزن خاص بالْجموع أو غالب فيها، كقوم ورهط، أوله واحد لكنه مخالف لأوزان الْجمع، كرَكْب وصَحْب، جمع راكب وصاحب، وكغَزِي. بوزن غَني: اسم جمع غاز، أوله واحد وهو موافق لها، لكنه مساوٍ للواحد في النسب إليه: نحو رِكاب، على وزن رجال، اسم جمع ركوبة، نقول في النسب رِكابي، والجمع كما سيأتي لا يُنْسَبُ إليه على لفظه إلا إذا جرى مجرى الأعلام، أو أُهْمِل واحده، وهذا ليس واحدًا منهما، فليس بجمع.

ترجمہ: اور اسم جمع وہ جمع ہے جس کا مفرد اس کے لفظ سے نہ ہو اور جمع کے اوزان خصوصی پر بھی نہ ہو، یا جمع کے اوزان عمومی میں سے کسی وزن پر نہ ہو جیسے: قوم (لوگوں کی جماعت) ورهط، (کنبہ یا خاندان) یا اس کا مفرد ہو مگر وہ خود اوزان جمع کے مطابق نہ ہو جیسے: رَكْب وصَحْب، اسم جمع ہیں راكب وصاحب، کی اور جیسے: غَزِي. بروزن غَنِي اسم جمع ہے غاز کی۔

یا اسکا مفرد ہو اور وہ جمع کے وزن کے مطابق بھی ہو لیکن جب اسکی طرف نسبت کی جائے تو وہ مفرد کے مساوی ہو جائے جیسے: رِكاب، بروزن رجال، اسم جمع ہے ركوبة، (سواری کا اونٹ) کی جیسے منسوب میں ہم رکابی کہتے ہیں (جسکے معنی بھی سواری کا اونٹ) ہے (اس طرح مفرد، واسم جمع، نسبت میں یکساں ہو جاتے ہیں)

اور جمع جیسا کہ عنقریب آرہا ہے اسکی طرف اسی کے لفظ سے نسبت نہیں کی جاتی مگر جبکہ وہ علم کے درجہ میں ہو جائے، یا اسکا مفرد مہمل (متروک) ہو جائے اور یہ بات ان دونوں میں نہیں ہے اسی لئے یہ جمع نہیں ہیں۔

وأن الَجمع ما عدا ذلك، سواء كان له واحد من لفظه كرجال، أو لم يكن، وهو على وزن خاص بالْجموع، كأبابيل: لجماعات الطير، وعَباديد: للفِرَق من الناس والخيل، أو

غالب في الْجمع كأعراب، فإنه جَمْعٌ واحدُه. مُقَدَّرٌ. وسواء توافق المفرد والجمع في الهيئة، كفُلْك وإمام، ومنه: {وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا}او لا، كأفراس جَمْع فرَس.

وعندهم اسم جنس إفراديّ، وهو ما يصدق على التقليل والكثير، كعسل ولبَن وماء وتُراب.

ترجمہ: اور جمع ان کے علاوہ ہے خواہ اسکا مفرد اسی کے لفظ سے ہو جیسے: رجل سے رجال، یا اسی لفظ سے نہ ہو (مگر) وہ جمع کے اوزان خصوصی میں سے کسی وزن پر ہو جیسے: ابابیل، پرندوں کی جماعت کے لئے وعَبادید، لوگوں اور گھوڑوں کی جماعتوں کے لئے (یہ مفاعیل کے وزن پر ہیں جو جمع کا خصوصی وزن ہے) یا جمع کے اوزان عمومی پر ہو جیسے: اعراب (بروزن افعال، عرب کے دیہاتی) جمع ہے ایسے کلمہ کی کہ جسکا مفرد تقدیری اور مفروضی ہے، (یعنی اِعرابی، کومان لیا گیا ہے جبکہ حقیقت میں یہ اسکا مفرد نہیں ہے) اور خواہ مفرد و جمع دونوں کی ہیئت و شکل یکساں ہوں جیسے فلک (کشتی) وامام، (مقتدا و پیشوا) اور اسی سے {وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا} آیا ہے (مفرد و جمع دونوں کا وزن ایک ہے، مفرد بروزن اهاب، کچی کھال ہے، اور جمع بروزن رجال ہے) یا (مفرد و جمع) یکساں نہیں ہوں گے جیسے: فرَس کی جمْع. أفراس۔

اور نحوی حضرات کے یہاں ایک جمع اسم جنس افرادی بھی ہے جو قلیل و کثیر دونوں پر صادق آتی ہے جیسے: عسل (شہد، تھوڑا ہو یا زیادہ) لبَن (دودھ، تھوڑا ہو یا زیادہ) ماء (پانی، تھوڑا ہو یا زیادہ) تُراب. (مٹی، تھوڑی ہو یا زیادہ)

التصغير

وهو لغة: التقليل، واصطلاحا: تغيير مخصوص يأتي بيانه، وقد سبق أنه من الملحق بالمشتقات؛ لأنه وصف في المعنى.

وفوائده: تقليل ذات الشئ أو كميته، نحو: كليب ودريهمات. وتحقير شأنه، نحو: رُجَيل. وتقريب زمانه أو مكانه، نحو: قُبَيل العصر، وبُعَيد المغرب، وفُوَيق الفَرْسخ، وتُحَيْتَ البَرِيد. أو تقريب مَنزلته نحو صُدَيِّقي أو تعظيمه نحو قول أوْس بنِ حَجَر:
*فُوَيْقَ جُبَيْلٍ شامخِ الرَّأس لم تكُن * لِتبْلُغَهُ حتَّى تَكِلَّ وَتَعْمَلاَ*
وزاد بعضهم التمليح نحو: بُنَيَّة وحُبيب، في بنت وحبيب، وكلها ترجع للتحقير والتقليل.

ترجمہ: تصغیر: وهو لغة التقليل:(تصغیر کے لغوی معنی کم کرنے کے ہیں) اور اصطلاح میں مخصوص تبدیلی کو تصغیر کہتے ہیں جسکا بیان آرہا ہے یہ بات گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے کہ تصغیر مشتقات کے ملحقات میں سے ہے (یعنی مُجملہ ملحقات ہے) کیونکہ معنیً یہ بھی ایک وصف ہے اور تصغیر کے فوائد (بہت سے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں) (۱) کسی ذات کو کم کرکے بتانا جیسے: کلیب، (چھوٹا کتا) طفیل، (چھوٹا بچہ) عبید، (چھوٹا بندہ) (۲) یا اس کی مقدار کو کم کرکے بتانا جیسے: دراہم سے دریھمات، (تھوڑے سے درہم) دنانیر سے دنینیرات (چند دینار) اصحاب سے اُصیحاب، (چند ساتھی) (۳) کسی کی شان ومقام کی تحقیر کرنا جیسے: رجیل (چھوٹا آدمی) یا کسی چیز کا وقت وجگہ کو قریب بتانا جیسے: قُبَيل العصر، (عصر سے تھوڑا پہلے) بُعَيد المغرب، (مغرب کے تھوڑی دیر بعد) فُوَيق الفَرْسخ وتُحَيْتَ البَرِيد، (ایک فرسخ سے تھوڑا زیادہ) (فرسخ "تین میل کے فاصلے کو کہتے ہیں) (ایک برید سے تھوڑا کم۔ برید بارہ میل کے فاصلے کو کہتے ہیں)، (۴) یا کسی کی قربت ومرتبہ کو قریب بتانے کے لئے جیسے: صُدَيِّقي (میرا قریبی دوست)، یا کسی چیز کو عظیم بتانے کے لیے جیسے: اَوْس بنِ حَجَر: کا یہ شعر، *فُوَيْقَ جُبَيْلٍ شامخِ الرَّأس لم تكُن * لِتبْلُغَهُ حتَّى تَكِلَّ وَتَعْمَلاَ* [1]

---

1) البيت من قصيدة لأوس بن حجر، يصف فيها سلاحه من سيف ورمح وقوس. وفويق: تصغير فوق، وهو ظرف متعلق في بيت سابق.وقوله: وتعمل، أي: تجتهد في العمل، فهو مضمّن معنى الاجتهاد؛ ولهذا لم يتعدّ. وقنة الجبل: أعلاه.

والشاهد:جبيل، على أنّ تصغيره هنا للتقليل، وليس للتحقير؛ لأن التحقير ينافي المعنى الذي أراده الشاعر، وربما أراد: أن الجبل صغير العرض، دقيق الرأس، شاق المصعد؛ لطوله وعلوّه.

اعراب ـ فويق : ظرف مكان مضاف . * جبيل : مضاف إليه مجرور . * شامخ : نعت مجرور

بلند اور اونچے پہاڑ کی چوٹی پر تمھارا پہنچنا ممکن نہیں جب تک کہ تم سخت محنت اور اپنے کو تھکا نہ دو۔

اور بعض عربوں نے تصغیر میں تملیح (اظہار محبت و شفقت) کو بھی شامل کیا ہے جیسے: بنت وحبیب، میں بُنَیَّة وحُبیِّب، لیکن مذکورہ تمام چیزوں میں تقلیل و تحقیر کے معنی ہی نکلتے ہیں۔

تشریح: تصغیر کا دوسرا نام تحقیر بھی ہے ابن یعیش کہتے ہیں اعلم ان التصغير والتحقير واحد، کہ تصغیر و تحقیر دونوں ایک ہی چیز ہیں اور یہ تکبیر و تعظیم کی ضد ہیں اور کسی اسم کی تصغیر دلیل ہے اس ذات کے حقیر ہونے کی، گویا تصغیر بیان حلیہ وہیئت یا صفت ہے اسلئے کہ رجیل سے آپکا مقصد رجل صغير ہے اور آپنے اپنے کلمہ کو مختصر کر لیا ہے صفت صغر کو حذف کر کے۔ اسی لئے علامہ رضی نے لکھا ہے کہ تصغیر سے عربوں کا مقصود نسبت اور اختصار ہوتا ہے جیسا کہ تثنیہ و جمع میں ہوتا ہے کہ عربوں کا قول رجيل وطفيل، مختصر ہے رجل صغير، اور طفيل صغير سے جیسے كوفي، مختصر ہے رجل كوفيٌّ سے، اور یہ اسلئے کہ تصغیر و نسبت میں صفت کے ہی معنی ہوتے ہیں۔

(فوائد تصغیر) تصغیر کی اصل تو تقلیل و تحقیر ہی ہے مگر مجازا اس سے مختلف دیگر فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں جس کے لئے تصغیر کا استعمال ہوتا ہے یہاں چند فوائد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

١) المنافق رجيل مذموم. منافق برا اور ذلیل ہوتا ہے۔

٢) ازورك بعيد المغرب. میں آپ سے مغرب کے بعد ملونگا

٣) نلتقي قريب الجسر. ہم پل کے قریب ملیں گے۔

٤) يفصل بيننا نهير. ہمارے درمیان ایک چھوٹی، یا چند چھوٹی نہریں ہیں۔

٥) اصابت القوم دويهية اكلت الأخضر واليابس. لوگوں پر ایک ایسی بڑی آفت آئی جو انکا سب کچھ

---

* الرأس : مضاف إليه مجرور لم : حرف نفي و جزم تكن : فعل مضارع مجزوم بلم و أصله (تكون) و اسم تكن ضمير مستتر وجوبا تقديره أنت .

لتبلغه : اللام هي اللام المزحلقة تبلغه : فعل مضارع مرفوع * حتى : حرف غاية و جر مبني على السكون

* تكل : فعل مضارع منصوب بأن المضمرة بعد حتى واو : حرف عطف مبني على الفتح ' تعملا : فعل مضارع منصوب لأنه معطوف على فعل منصوب (تكل)

اڑا لے گئی۔

٦) زيد صويحبي. زید میرا بہت قریبی ہے،

مذکورہ بالا مثالوں میں اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ کلمہ (رجیل) بولکر اس ذات کی تحقیر کی گئی ہے جسکے لئے یہ بولا گیا ہے۔ اور کلمہ (بعید) سے قرب زمانہ کا ارادہ کیا گیا ہے۔ جبکہ کلمہ (قریب) سے قرب مکان کا،، اور کلمہ (نهیر) سے تقلیل ذات کا، یا تقلیل عدد کا ارادہ کیا گیا ہے اور کلمة (دويهية) سے تعظیم شان، کا اور کلمہ (صويحبي) سے قربت و تعلق کا، نیز شفقت اور محبت کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تصغیر کے بہت سارے فائدے ہیں جن میں سے یہاں چند کا ذکر ہوا۔

وشرط المصغر:

(١)- أن يكون اسمًا، فلا يصغر الفعل ولا الحرف، وشذ قوله:

*يا ما أميْلِحَ غِزْلانَا شَدَنَّ لنَا * مِن هَؤُلَيَّاءِ بَيْنَ الضَّالِ والسَّلَمِ*

(٢) وألاَّ يكون متوغلا فى شبه الحرف، فلا تصغر المضمَرات ولا المُبْهمَات، ولا مَنْ وكيْفَ ونحوهما، وتصغيرهم لبعض الموصولات وأسماء الإشارة شاذٌ، كما سيأتى.

ترجمہ: کسی کلمہ کی تصغیر کے لیے چند شرائط ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ کلمہ اسم ہو چنانچہ فعل اور حرف کی تصغیر نہیں لائی جاتی اور شاعر کا شعر میں فعل کی تصغیر لانا شاذ ہے۔

شعر: اے میرے پیارے! ہرنی کے بچے کس قدر خوبصورت ہیں جو ہمارے سامنے ان جنگلی بیر اور ببول کے درختوں کے درمیان سے توانا ہو کر ظاہر ہو رہے ہیں،

دوسری شرط یہ ہے کہ کلمہ حرف کی مشابہت میں غلو کرنے والا نہ ہو چنانچہ مضمرات اور مبہمات، اور کلمہ من و کیف اور ان دونوں کی طرح (اسمائے استفہام اور اسمائے مبنیہ وغیرہ) کی تصغیر نہیں لائی جائیگی اور اسمائے موصولہ، واسمائے

اشارہ کی تصغیر لانا شاذ ہے یعنی قاعدے کے خلاف ہے جیسا کہ اس کی تفصیل عنقریب آنے والی ہے [۲]

وأن يكون خاليًا من صيغ التصغير وشبهها فلا يصغّر نحو كُمَيت وَشُعَيب؛ لأنه على صيغته، ولا نحو مُهَيْمِن وَمُسَيْطِر؛ لأنهما على صيغة تشبهه.

٤ـ وأن يكون قابلا للتصغير، فلا تصغر الأسماء المعظمة كأسماء الله تعالى وأنبيائه وملائكته، وعظيم وجسيم، ولا جمع الكثرة، ولا كلّ وبعض، ولا أسماء الشهور والأسبوع على رأى سيبويه.

ترجمہ: تیسری شرط یہ ہے کہ وہ اسم تصغیر، یا تصغیر کے مشابہ صیغہ سے خالی ہو چنانچہ کُمَیت وَشُعَیب؛ (دو شعراء کے نام ہیں) کی تصغیر جائز نہیں کیونکہ یہ پہلے سے مصغر ہیں اور نہ ہی مُهَيْمِن وَمُسَيْطِر؛ کی تصغیر لانا جائز ہے کہ یہ دونوں تصغیر کے صیغہ فُعَیل کے وزن پر ہیں۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ تصغیر کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو چنانچہ ایسے اسماء کی تصغیر جائز نہیں جو عظمت اور بڑائی کے معنی رکھتے ہوں جیسے: اللہ تعالی کے اسمائے حسنی اور انبیاء وملائکہ کے اسماء، اور عظیم وجسیم، اور جمع کثرت، اور کل، و بعض، اور مہینوں وہفتوں کے ناموں کی تصغیر لانا جائز نہیں ہے، امام سیبویہ کی رائے کے مطابق۔

وأبنيته ثلاثة: فُعَيل، وفُعَيْعِل، وفُعَيْعِيل، كفُلَيْس، وَدُرَيْهِم، وَدُنَيْنِير، وضع هذه الأمثلة الخليل. وقال: عليها بُنِيت معاملة الناس. والوزن بها اصطلاح خاص بهذا الباب، لأجل التقريب، وليس على الميزان الصرفيّ، ألا ترى أن نحو أحَيْمِر وَمُكَيْرِم وَسُفَيرِج: وزنها الصرفی أُفَيْعِل، وَمُفَيْعِل، وَفُعَيْلِل، وأما التصغير فهو فُعَيْعِل فی الجميع.

ترجمہ: اور تصغیر کے اوزان تین ہیں (۱) فُعَیل: جیسے: فلس، (رجل، نهر، بحر، بدر، قمر، کی تصغیر، رجیل، نهیر، بحیر، بدیر، قمیر) (۲) فُعَیْعِل، جیسے: مسجد مکتب درهم جعفر کی تصغیر مُسَیجد مُکیتب دُریهم جُعیفِر۔

۲) حل لغات: یا حرف ندا ہے ہے منادا محذوف ہے یعنی یا صاحبی، الملاحة (ک) خوبصورت ہونا غزال جمع غزلان، ہرن کا بچہ شدنّ (ن) مضبوط ہونا، مراد سینگوں کا نکل آنا "هولیاءِ" هؤلاء اسم اشارہ کی تصغیر ہے بطور شاذ، اس کی اصل اولی، بالمد والقصر ہے اور "ها" تنبیہ کا ہے، الضَّالِ ضالة کی جمع ہے (بیر) السَّلَمِ، (کانٹے دار درخت) شعر میں شاہد، ما أُمَيْلِحَ ہے جسکی تصغیر لائی گئی ہے،

(۳) فُعَيْعِيل جیسے: مصباح، دینار، عصفور، قندیل. کی تصغیر مصیبیح، دنینیر، عصیفیر، قنیدیل،

ان اوزان کے واضع خلیل نحوی ہیں انھوں نے کہا کہ انھیں اوزان پر لوگوں کے معاملات جاری و ساری ہیں (یعنی سارے ماہرین صرف انھیں اوزان پر تصغیر لاتے ہیں) اور اسم مصغر کو ان اوزان پر وزن کرنا باب تصغیر کی خاص اصطلاح ہے آسانی پیدا کرنے کے لئے میزان صرفی پر نہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ أُحَيْمِر وَمُكَيْرِم وَسُفَيْرِج: جیسے کلمات کی میزان صرفی أُفَيْعِل، وَمُفَيْعِل، وَفُعَيْلِل، ہے (ترتیب کے ساتھ) جبکہ تصغیر کی میزان ان سب میں فُعَيْعِل ہی ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ تصغیر کی اپنی الگ میزان ہے جو مذکورہ تین وزنوں پر مشتمل ہے)

والأصل فی تلك الأبنية "فُعَيْل" وهو خاص بالثلاثيّ، ولا بد من ضم الأوّل ولو تقديرًا، وفتح ثانيه، واجتلاب ياء ثالثة ساكنة، تسمّى ياء التصغير. وَيُقْتَصر فی الثلاثی على تلك الأعمال الثلاثة وإن كان المصغر متجاوزًا الثلاثة احتيج إلى زيادة عمل رابع، وهو كسر ما بعد ياء التصغير، وهو بناء "فُعَيْعِل" كجعيفِر فی جعفر.

ترجمہ: اور ان اوزان ثلاثہ میں اصل فعیل ہی ہے جو کہ ثلاثی کے ساتھ خاص ہے اسمیں کلمہ اول پر ضمہ ضروری ہے اگرچہ تقدیرا ہی ہو اور دوسرے کا مفتوح ہونا اور تیسرے کلمہ کا یائے ساکنہ ہونا ضروری ہے جسے یائے تصغیر کا نام دیا جاتا ہے، اور ثلاثی میں ان ہی تین کاموں پر اکتفا کیا جائیگا اور اگر اسم مصغر ثلاثی مزید ہو تو اس میں ایک چوتھے کام کی بھی ضرورت ہوگی، اور وہ یائے تصغیر کے بعد کسرہ دینا ہے جو کہ فعیعِل کا وزن ہے جیسے: جعفر سے جعیفِر۔

تشریح: جیسا کہ ماقبل میں گذرا کہ تصغیر کے اوزان تین ہیں، اسی کی تفصیل یہاں بیان ہو رہی ہے کہ اسکا پہلا وزن تو ثلاثی کے لئے ہے اور یہی سب سے زیادہ استعمال میں ہے اس لیے یہی اصل ہے، مطلب یہ ہے کہ میزان صرفی کی طرح یہاں بھی پہلے ثلاثی کی تصغیر، پھر رباعی، کی پھر خماسی کی تصغیر کا بیان ہوگا، پھر تثنیہ و جمع کی تصغیر، اسکے بعد تصغیر ترخیم وغیرہ کا بیان ہوگا، کلمہ ثلاثی کی تصغیر کا طریقہ یہ ہے حرف اول کو ضمہ دیں، حرف ثانی کو فتحہ، اور حرف ثالث یائے ساکنہ ہو، ثلاثی میں بس یہی تین شرطیں ہیں، جیسے: جبل وجبیل، فهد وفهید، نسر ونسیر، ذئب وذؤیب، قمر وقمیر، ہاں اگر کلمہ رباعی، یا خماسی ہوا تو اسمیں ایک شرط اور ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اسکی تصغیر فعیعل کے وزن پر ہوگی اور مابعد یائے ساکنہ کسرہ ضروری ہوگا، جیسے: درهم سے دريهم　زينب سے زيينب　ملعب سے

ملیعب ، عجوز سے عجیز۔

ثم إن كان بعد المكسور حرف لِين قبل الآخِر: فإن كان ياء بقى كقنديل، فتقول فيه قُنَيْدِيل، وإلاّ قلب إليها، كمصيبيح وعُصيفير. فى مصباح وعصفور، وهو بناء "فُعَيْعِيل".

ترجمہ: پھر اگر کلمہ مکسور کے بعد اور آخر سے پہلے حرف لین (حرف مدہ زائدہ) ہو تو اگر وہ یاء ہو تو باقی رہے گی جیسے قندیل میں تم کہو، قنیدیل، ورنہ (یعنی اگر یاء کے علاوہ کوئی اور حرف ہو یعنی واؤ یا الف ہو) تو اسے یاء سے بدل دیا جائیگا جیسے: مصباح وعصفور، سے مصیبیح، وعُصیفیر جو کہ فعیعیل کا وزن ہے۔

تشریح: پھر اگر کلمہ خماسی ہو جیسے مصباح وعصفور پانچ حرفی ہیں، اور ما قبل آخر حرف مدہ زائدہ ہے، (تو اسکی تصغیر فعیعیل کے وزن پر آئیگی) اگر حرف مدہ یاء، ہوی تو وہ باقی رہے گی اور اگر الف یا واؤ ہو تو اسے یاء سے بدل دیں گے، چنانچہ قندیل میں یاء تھی اسلئے اسے باقی رکھا، اور مصباح میں الف تھا، اور عصفور میں واؤ تھا اسلئے انھیں یاء سے بدلدیا۔ جیسے: (منشار و منیشیر، منقاش و منیقیش، مسمار و مسیمیر، عصفور و عصیفیر، زیتونة و زییتون، زرزور و زریزیر)

ويُتَوصَّل إلى هذين النباءين بما تُوصِّل به إلى بناء فَعَالِل وفَعاليل في التكسير من الحذف وجوبًا، أو تخييرًا، فتقول فى سفرجل وفَرزدق، ومستخرج وألندد، ويلندد، وحَيزبون: سُفَيْرِج، وفُريزد أو فُريزق ومُخَيْرِج، وألَيِّد، ويُلَيِّد. وحُزيبين، وفى سرندى، وعلندى، سُرَيْند وعُلَيند، أو سُرَيْدٍ وعُلَيْدٍ، مع إعلالهما إعلال قاضٍ

ترجمہ: اور ان دونوں وزنوں (فعیعل وفعیعیل) تک اسی طریقہ سے پہونچا جائیگا جس طریقہ سے جمع تکسیر کے اوزان فعالل و فعاليل تک پہونچا جاتا ہے (یعنی ایک یا دو حرف) وجوبی یا اختیاری طور پر حذف کرکے، چنانچہ سفَرجل وفَرزدق ومستخرج، وألندد، ويلندد، وحَيزبون: میں آپ کہیں: سُفَيْرِج، وفُريزِد أوفُريزِق، ومُخَيْرِج، وألَيِّد، ويُلَيِّد. وحُزيبين،

اور سرندی، وعلندی، میں سُرَيْند وعُلَيْند، یا سُرَيْدٍ وعُلَيْدٍ، ان دونوں میں قاض والی تعلیل ہوگی۔

تشریح: یعنی جیسے جمع تکسیر میں کلمہ کے رباعی، وخماسی ہونے کی صورت میں اگر اسکا چوتھا حرف حرف مدہ نہ ہو تو اس کے ایک یا دو حرف) وجوبی یا اختیاری طور پر حذف کرکے جمع تکسیر بناتے ہیں جیسے: سفرجَل کا لام کلمہ حذف کرکے سفارِج، وسفاریج کہتے ہیں۔ اور جیسے: مستخرج، کلمہ سداسی ہے تو اسمیں دو حرف، سین، وتاء حذف کرکے

مخارج ومخاریج کہتے ہیں اسی طرح تصغیر میں وجوبی یا اختیاری طور پر ایک یا دو حرف حذف) کرکے تصغیر بنائینگے جیسے:سفرجل (میں چوتھا حرف مدہ نہیں ہے تو اسکی تصغیر کے وقت اسکا لام کلمہ حذف کردیں گے تو یہ سفرج ہوجائیگا اب اسکی تصغیر بنائیں گے،اور کہیں گے سُفَیْرِج،اسی طرح فرزدق، ومستخرج، وألندد، ویلندد، وحَیزبون میں۔ اورسرندی، وعلندی خماسی ہیں تو جیسے ان کی جمع تکسیر میں الف حذف کرکے سرانِد،و علاند کہتے ہیں اسیطرح تصغیر میں بھی الف حذف کرکے سُرَیْنِد وعُلَیْنَد، یا الف ونون حذف کرکے سُرَیْدٍ وعُلَیْدٍ کہیں گے اور پھر ان میں قاض جیسی تعلیل ہوگی اسلئے کہ علید کی اصل علیدیٌ ہے جیسے قاض کی اصل قاضیٌ ہے۔ یاء پر ضمہ دشوار تھا اسے ساکن کردیا اب یائے ساکنہ اور نون کے درمیان اجتماع ساکنین ہوگیا اسلئے یاء حذف کردی گئی اور اس کے عوض میں تنوین کا اضافہ کردیا گیا۔

(فائدہ) جاننا چاہئے کہ تصغیر میں ،ثلاثی، رباعی، خماسی، کا اعتبار حروف اصلی کے اعتبار سے سے نہیں ہے بلکہ حروف کی تعداد کے اعتبار سے ہے تصغیر کی اپنی مستقل میزان ہے جسمیں اصلی یا زائد کا لحاظ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ میزان صرفی میں ہوتا ہے، جسکا ذکر ما قبل میں گذرا۔ کذا فی شرح الکمال۔

وكما جاز فى التكسير تعويضُ ياء قبل الآخِر مما حُذِف، يجوز هنا أيضًا، فتقول سُفير ج وسُفَيْريج، كما قلت فى التكسير: سَفَارِج وسفَاريج، ولا يمكن زيادتها فى تكسيرِ وتصغيرِ نحو احرنجام مصدر احرنجم، لاشتغال محلها بالياء المنقلبة عن الألف فى المفرد.

ترجمہ: اور جیسے جمع تکسیر میں محذوف ما قبل الآخر کے عوض میں یاء لانا جائز ہے یہاں بھی یاء لانا جائز ہے چنانچہ آپ (تصغیر میں) سُفیرج (بغیر یاء) اور سفیریج، (یاء کے ساتھ) کہ سکتے ہیں جیسے جمع تکسیر میں سَفَارِج وسفَاریج، کہتے ہیں۔ اور احرنجام جو کہ احرنجم کا مصدر ہے جیسے الفاظ کی تصغیر وجمع تکسیر میں یاء کی زیادتی ممکن نہیں اسکے محل کے مشغول ہونے کی وجہ سے اس یاء کے ساتھ جو اسکے مفرد میں موجود الف سے بدلی ہوی ہے۔ (کہ تصغیر میں میم سے پہلے والا الف یاء سے بدلا ہوا ہے کیونکہ کہ اس کی تصغیر حریجیم آتی ہے اسلئے مزید یاء کی ضرورت نہیں جیسے جمع تکسیر حراجیم آتی ہے)

(تشریح:) احرنجام میں موجود الف تصغیر بناتے وقت یاء سے بدل جاتا ہے اسلئے الگ سے یاء لانا اسمیں ممکن نہیں۔ ورنہ دو یاء ہو جائیں گی۔

وما جاء فى بابى التصغير والتكسير مخالفاً لما سبق فشاذٌ، مثاله فى التكسير جمعهم مكانًا على أمكن، ورهطًا وكُراعًا على أراهط وأكارع، وباطلًا وحديثًا على أباطيل وأحاديث، وللقياس: أمْكِنة، وأرْهُط أو رُهُوط، وأكرعة، وبواطل، وأحدثة، ومثاله فى التصغير تصغيرهم مَغرِبًا وعِشَاء على مُغَيْرِبَان وعُشَيَّان، وإنسانًا ولَيْلَة، على أنَيْسِيَان ولُيَيْلِيَة، ورَجُلا على رُوَيْجِل، وصِبْيَة وغِلْمَة وبَنُون على أصَيْبِيَة، وأغيلمة، وَأبَيْنون، وعَشِيَّة على عُشَيْشِيَة، والقياس: مُغَيْرِب، وعُشَيّ، وأنَيْسِين، ولُيَيْلَة، ورُجَيل، وصُبَيَة، وغُلَيْمة، وبُنَيُّون وعُشَيَّة. وقيل: إن هذه الألفاظ مما استغنى فيها بتكسيرٍ وتصغير مهمل، عن تكسيرٍ وتصغيرٍ مستعمَل.

ترجمہ: اور جو کلمہ گذشتہ تفصیلات کے خلاف مصغر یا مکسر آئے وہ شاذ ہے جمع تکسیر میں اسکی مثال عربوں کا مکان کی جمع امکنٌ لانا ہے اور رھط، وکراع کی جمع أراھط وأکارع، وباطل وحدیث کی جمع أباطیل وأحادیث، لانا ہے جبکہ ضابطہ: أمْكِنة، وأرْهُط یا رُهُوط، وأكرعة، وبواطل، وأحدثة، کا ہے اور تصغیر میں اس کی مثال عربوں کا مَغرِبًا وعِشَاء کی تصغیر میں مُغَيْرِبَان وعُشَيَّان، لانا ہے وإنسانا، ولیلۃ، کی تصغیر میں أنَيْسِيَان ولُيَيْلِيَة لانا ہے ورَجُل کی رُوَيْجِل، وصِبْيَة وغِلْمَة وبَنُون کی تصغیر میں أصَيْبِيَة، وأغيلمة، وَأبَيْنون، وعَشِيَّة کی عُشَيْشِيَة، لانا ہے، جبکہ ضابطہ مُغَيْرِب، وعُشَيّ، وأنَيْسِين، ولُيَيْلَة، ورُجَيل، وصُبَيَة، وغُلَيْمة، وبُنَيُّون وعُشَيَّة. کا ہے اور کہا گیا ہے کہ مذکورہ الفاظ ان مھمل تکسیر و تصغیر میں سے ہیں جن کے ذریعہ مستعمل تکسیر و تصغیر سے بے نیازی حاصل ہو گئی ہے۔

تشریح:) کہا جاتا ہے کہ ان الفاظ کا تعلق ان مھمل اور شاذ جمع تکسیر و تصغیر سے ہے جنکے کثرت استعمال نے صحیح اور قیاسی جمع تکسیر و تصغیر سے مستغنی کر دیا ہے ان کے قلت استعمال کی وجہ سے، گویا اب یہی صحیح ہیں اور وہ شاذ ہیں۔

ويُستثنى من كسر ما بعد ياء التصغير، فيما تجاوز الثلاثة :ما قبل علامة التأنيث كشجرة وحُبْلَى، وما قبل المَدَّة الزائدة قبل ألف التأنيث كحمراء، وما قبل ألف أفعَال، كأجمال وأفراس، ومما قبل فَعْلَان الذى لا يُجمع على فعالين، كسكران وعثمان، فيجب فى هذه المسائل بقاء ما بعد ياء التصغير على فتحه للخفة، ولبقاء ألِفَىْ التأنيث وما يشبههما فى منع الصرف وللمحافظة على الجمع، فتقول :شُجَيْرَة وحُبَيْلَى، وحُمَيْرَاء، وأُجَيْمَال، وأُفَيْرَاس وسُكَيْرَان، وعُثَيْمَان؛ لأنهم لم يجمعوها على فَعَالين كما جمعوا

علیه سِرْحَانًا وسُلطانًا، ولذا تقول فی تصغیرهما :سُرَیْحِین وسُلَیْطِین، لعدم منع الصرف بزیادتها، فلم یبالوا بتغییرهما تصغیرًا وتکسیرًا

ترجمہ: اور ثلاثی مزید کے اسماء میں یائے تصغیر کے بعد کسرہ آنے سے (مندرجہ ذیل چار) اسماء مستثنیٰ ہیں (کہ ان میں ماقبل آخر فتحہ آئیگا)

١. جو حرف علامت تانیث سے پہلے آئے۔ (خواہ وہ تاء ہو) جیسے: شجرة وشجیرة ،(بقرة وبقیرة، کلبة و کلیبة، برکة و بریکة) خواہ الف ہو جیسے :حُبْلَی وحُبَیْلَی، بشری وبشیری ،ذکری وذکیری،

٢. جو حرف مدہ زائدہ (جواب ہمزہ سے بدل گیاہے) سے پہلے آئے (اور) الف تانیث سے پہلے آئے جیسے: حمراء، وحمیراء ،(صحراء و صحیراء، أسماء واسیماء، خنساء و خنیساء)

٣. جو حرف الف افعال سے پہلے آئے جیسے أَجمال وأُجیمال، أفراس وأُفیراس۔) (اطراد و اطیراد، أصوات واصیوات، اقراص واقیراص، اقفال و اقیفال)

٤. جو حرف اس فعلان کے الف سے پہلے آئے جس کی جمع فعالین کے وزن پر نہ آتی ہو جیسے: سکران و سُکَیران، عثمان وعُثَیمان، (کہ ان کی جمع سکاری، وعثمانون آتی ہے ناکہ عثامین،وسکارین) (غرثان وغُرَیثان، عطشان و عُطَیشان، جوعان وجُویعان،

ان مذکورہ مسائل میں ضروری ہے کہ یائے تصغیر کے بعد آنے والے حرف پر فتحہ باقی رکھا جائے (کہ فتحہ خفیف ہوتا ہے) اور تانیث کے دونوں الف، مقصورہ وممدودہ کو باقی رکھنے کے لئے اوراس کو جوان دونوں کے مشابہ ہے (یعنی الف و نون زائدتان) کو باقی رکھنے کے لئے (تاکہ کلمہ) غیر منصرف باقی رہے، نیز جمع کے وزن کی حفاظت کے لئے (کہ اگر ماقبل آخر کو کسرہ دیدیا جائے تو الف مقصورہ وممدودہ، واور الف فعلان کو یاء سے بدلنا پڑیگا، اور کلمہ منصرف ہو جائیگا اس سے بچنے کے لئے اسے فتحہ پر باقی رکھنا ضروری ہے) چنانچہ ان کی تصغیر میں تم کہو: شُجَیْرَة وحُبَیْلَی، وحُمَیْرَاء، وأُجَیْمَال، وأُفَیْرَاس وسُکَیْرَان، وعُثَیْمَان؛ کیونکہ عربوں نے ان کی جمع فعالین کے وزن پر نہیں بنائی جیسا کہ سر حان (بھیڑیا) و سلطان(بادشاہ)(وسعدان (نیک بخت) کی جمع سراحین، وسلاطین، وسعادین بنائی ہے)اس لیے ان کی تصغیر میں آپ کہیں سُرَیْحِین وسُلَیْطِین، غیر منصرف نہ ہونے کی وجہ سے ،یاء کے اضافہ کے ساتھ۔ کہ عربوں نے بھی ان کی تصغیر و تکسیر میں اس تبدیلی کی کوئی پرواہ نہ

کی۔(کیونکہ یہ منصرف ہیں)

تشریح:) ما قبل میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ اگر اسم معرب ثلاثی کی تصغیر بنانے کا ارادہ ہو تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ حرف اول کو ضمہ، اور حرف ثانی کو فتحہ، اور حرف ثالث کا یائے ساکنہ ہونا ضروری ہے، اور اگر کلمہ ثلاثی مزید ہو تو اسمیں ان تین شرائط کے ساتھ مزید ایک شرط یہ ہے کہ یائے ساکنہ کے بعد آنے والا کلمہ پر کسرہ ضروری ہے، کسرہ اور یاء کے درمیان مناسبت کیوجہ سے جیسے: منزل ومُنيزل مسجد ومُسيجد، درهم ودُريهم ، مگر اس قاعدے سے چند اسماء مستثنیٰ ہیں کہ ان میں یائے تصغیر کے بعد فتحہ رہے گا۔ جو مندرجہ یل ہیں

١) جسکے آخر میں تائے تانیث ہو جیسے: شجرة وشجيرة ،تمرة وتميرة ،ثمرة وثميرة ،طلحة وطليحة.

٢) جسکے آخر میں الف تانیث مقصورہ ہو جیسے: سلمى وسليمي ، بشرى وبشيرى ،ذكرى وذكيرى ،حبلى وحبيلى

٣) جسکے آخر میں الف تانیث ممدودہ ہو جیسے :صحراء وصحيراء، حمراء وحميرا ، خضراء وخضيراء ،زرقآء وزريقآء

٤) جب وہ اسم افعال کے وزن پر ہو جیسے: أصحاب وأصيحاب ، أحمال وأحيمال أفراس وأفيراس ،أُفَيْراخٌ۔

٥) جسکے آخر میں الف ونون زائد تان ہو جیسے: عثمان وعثيمان، سلمان وسليمان ،عمران وعميران

٦) جب وہ اسم مرکب مزجی ہو جیسے: بعلبك وبعيلبك، أحد عشر وأحيد عشر ، خمسة عشر وخميسة عشر۔

ويستثنى من التوصل إلى بنائي فعيعل و فُعَيْعِيل، بما يُتَوصَّل به إلى بناء مَفاعِل ومَفاعِيل، عِدَّةُ مسائل جاءت على خلاف ذلك، لكونها مُخْتَتَمَةً بشيء مقدر انفصاله، والتصغير ترد على ما قبله، والمقدر الانفصال هو ما وقع بعد أربعة أحرف: من ألف تأنيث ممدود كقُرْفُصَاء، أو تائه كحنظلة، أو علامة نسَب كعَبْقَرِي، أو ألف ونون زائدتين، كزعفران وجُلْجُلَان، أو علامتَى تثنية، كمسلمَيْن ومُسلمَان، أو علامتى جمع تصحيح المذكر والمؤنث، كجعفرين وجعفرون ومسلمات، أو عَجُزَي المضاف والمَزْجيّ، فهذه كلها يخالف تصغيرها تكسيرها، تقول فى التصغير: قُرَيْفِصَاء، وحُنَيْظِلَة، وعُبَيْقِرِي، وزُعَيْفِران، وجُلَيْجِلَان ومُسَيْلِمَيْن أو مُسَيْلِمَان، وجُعَيْفِرِينَ أو جُعِيْفِرُونَ، ومُسَيْلِمَات، وأُمَيْرِيء القيس وبُعَيْلَبَك، وتَقول فى تكسيرها: قرافِص، وحناظل،

وعباقر، وزَعافر، وجَلاجَل، إذ لا لبس فی حذف زوائدها تکسیرًا، بخلاف التصغیر، للالتباس بتصغیر المجرد منها.

ترجمہ: اور فعیعل و فعیعیل کے وزن تک پہنچنا اس طریقہ پر جس طریقے سے مفاعل و مفاعیل جمع کثرت کے دونوں وزنوں تک پہنچا جاتا ہے سے چند مسائل کا استثناء کیا جاتا ہے کہ ان کی تصغیر لانے کا طریقہ ان کی جمع تکسیر بنانے کے طریقے سے الگ ہے (یعنی ان وزنوں پر جمع بناتے وقت ایک دو لفظوں کا حذف ضروری ہوتا ہے جبکہ تصغیر بناتے وقت کچھ حذف نہ ہوگا) اسلئے کہ یہ اسماء ایسے حرف پر پورے ہوتے ہیں جنہیں مقدار الانفصال کہا جاتا ہے اور تصغیر ان منفصِلات کے ماقبل پر وارد ہوتی ہے اور مقدار الانفصال چار حرفوں کے بعد آتے ہیں، وہ چند مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) الف تانیث ممدودہ جیسے: قُرْفُصَاء، (۲) تائے تانیث جیسے: حنظلة، (۳) تثنیہ کی دونوں علامتیں (یاء ونون، اور الف ونون) جیسے: مسلمَیْن ومُسلمَان (۴) علامت نسبت (یاء) جیسے: عَبْقَرِي، (۵) الف ونون زائدتان جیسے: زَعْفران وجُلْجُلَان (۶) جمع صحیح کی دونوں علامتیں، (یاء ماقبل مکسور، واؤ ماقبل مضموم،) جیسے: جعفرِین وجعفرون ومسلمات (۷) مرکب اضافی، جیسے: عبد اللہ، اور مرکب مزجی۔ جیسے: بعلبک وإمرئ القیس۔

تو ان سب کلمات کی تصغیر ان کی جمع تکسیر کے طریقے کے خلاف ہے چنانچہ ان سب کی تصغیر میں آپ کہیں، قُرَیْفِصَاء، وحُنَیْظِلَة، وعُبَیْقِرِي، وزُعَیْفران، وجُلَیْجِلَان ومُسَیْلِمَیْن أو مُسَیْلِمَان، وجُعَیْفِرِینَ أو جُعَیْفِرُونَ، ومُسَیْلِمَات، وأُمَیْرِيءُ القیس وبُعَیْلَبَك،

اور ان سب کی جمع تکسیر میں آپ کہیں، قرافِص، وحناظل، وعباقر، وزَعافر، وجَلاجل، اس لیے کہ ان سب کی جمع تکسیر میں ان کے زوائد کو حذف کرنے سے کوئی اشتباہ پیدا نہیں ہوتا جبکہ ان کی تصغیر میں زوائد کو حذف کرنے سے تصغیر اور غیر تصغیر کے درمیان اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے تصغیر میں زوائد حذف نہیں کئے جائینگے جبکہ جمع میں کئے جائیں گے،

تشریح: جمع کثرت کے دو وزنوں مفاعل و مفاعیل پر جمع بنانے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کلمہ سے ایک دو لفظ حذف کر کے جمع بنائی جاتی ہے کیونکہ مفاعل میں پانچ اور مفاعیل میں چھے حرف ہیں اب اگر کلمہ پہلے سے خماسی یا سداسی ہو تو اسکی جمع بناتے وقت ایک دو لفظ بڑھ جائیں گے اس طرح کلمہ سباعی یا ثمانی بن جائیگا ظاہر ہے جمع کا ایسا

کوئی وزن نہیں جس پر اسکی جمع بنائی جاسکے

اسلئے جمع بنانے سے پہلے ہی کلمہ سے ایک دو لفظ حذف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے: قرافِص، میں دو، اور حناظل، میں ایک اور عباقر، میں ایک حرف حذف کیا گیا ہے۔ یہی ضابطہ تصغیر میں فعیعل وفعیعیل کا ہے مگر چند اسماء ایسے ہیں جنکی تصغیر انھیں اوزان پر لائی جاتی ہے مگر اسمیں کچھ حذف نہیں کیا جاتا ظاہر ہے یہ ممکن نہیں، اسلئے ان کلمات کی تصغیر ان کے مفرد سے لائی جاتی ہے بعد میں اس کی جمع یا تثنیہ بنادی جاتی ہے، لیکن ایسا کیوں کرتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ حذف ہمیشہ آخر سے ہوتا ہے اور ان کلمات کے آخر میں ایسے حروف آتے ہیں جنکو حذف نہیں کیا جاسکتا ورنہ کلمہ کی پہچان ختم ہو جائیگی، اسی لئے ان حروف کو حروف منفصلہ مانا جاتا ہے۔ وہ حروف یہ ہیں۔

(۱) تاء تانیث، ہے جیسے: مدرسة حنظلة جوهرة ثعلبة عصفورة..ان کی تصغیر میں آپ کہیں: مُدیرسة حُنیظلة جویهرة ثعیلبة عصیفیرة... ببقاء تاء التأنیث.

(۲) الف تانیث مقصورہ، جیسے: سلمی وسلیمی ، بشری وبشیری عظمی وعظیمی کبری وکبیری صغری وصغیری۔

(۳) الف ممدودہ، جیسے: کهرباء کربلاء عقرباء خنفساء ان کی تصغیر میں آپ کہیں: کهیرباء کریبلاء عقیرباء ، خنیفساء ،

(۴) علامات تثنیہ وجمع، جیسے: مسلمان ومسلمون مسلمات زینبان وزینبات ان کی تصغیر میں آپ کہیں: مُسیلمان مُسیلمون مُسیلمات زُیینبان زُیینبات.

(۵) الف ونون زائدتان، جیسے: غفران وغفیران مهرجان ومهیرجان وغیرہ،

وإذا أتت ألف التأنيث المقصورة رابعة، ثبتت فی التصغیر، فتقول فی حُبلی حُبَیْلَی، وتُحذف السادسة والسابعة كلُغَیْزَی: للغ وبَرْدَرَایَا: لِمَوْضِع، فتقول: لُغَیْز وبُرَیْدِر، وكذا الخامسة إن لم تُسبق بمدة كقَرْقَرِي: لموضع، تقول فیها: قُرَیْقِر، وإن سُبِقت بمدة خُیِّرت بین حذفها وحذف ألف التأنیث، كحباری: لطائر، وقُرَیْثَا لِتمر، فتقول: حُبَیِّر أو حُبَیْرَی، وقُرَیِّث أو قُرَیْثَا.

ترجمہ: اور اور جب الف مقصورہ کلمہ میں چوتھی جگہ پر آئے تو تصغیر میں باقی رہے گا (اور ما قبل آخر مفتوح ہو گا وجوبا چنانچہ آپ کہیں حُبلی وحُبَيْلَى،صغری و صُغیری۔

اور اگر الف مقصورہ کلمہ میں چھٹی یا ساتویں جگہ پر آئے تو حذف کر دیا جائے گا جیسے: لُغّيْزَى (غير واضح كلام)۔ وبَرْدَرَاى، (ایک جگہ کا نام) چنانچہ آپ کہیں "لُغَيْزَ، وبُرَيْدِرَ، اسی طرح الف مقصورہ اگر پانچویں جگہ پر ہو اور اس سے پہلے حرف مدنہ ہو تو حذف ہو جائیگا جیسے: قَرْقَرِي (ایک جگہ کا نام) تو اسکی صغیر میں آپ کہیں قُرَيْقِرَ اور اگر اس سے پہلے حرف مد ہو تو آپ کو اختیار رہے چاہیں تو حرف مد کو حذف کریں یا الف مقصورہ کو حذف کریں جیسے: حُبارى (پرندوں کا گروہ) وقُرَيْثَا (کھجور کی ایک قسم) چنانچہ آپ کہیں، حُبَيرَ یا حُبَيْرَى، وقُرَيث، یا قُرَيْثِی.

واعلم أن التصغير يردّ الأشياء إلى أصولها:

فإن كان ثانى الاسم المصغر لينًا منقلبًا عن غيره، يُرَدّ إلى ما انقلب عنه. سواء كان واوًا منقلبة ياء أو ألفًا، نحو قيمة وماء، تقول فيهما: قُوَيْمَة ومُوَيَّة، إذ أصلهما قِوْمَةومَوَه بخلاف نحو: معتد، فإنه غير لين، فيصغّر على مُتَيْعد،

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ تصغیر چیزوں کو اپنی اصل کی طرف لوٹاتی ہے۔

چنانچہ اسم مصغر کا دوسرا حرف اگر لین ہو اور وہ اپنے غیر سے بدلا ہوا ہو تو اسے اس کی اصل کی طرف لوٹایا جائے گا چاہے وہ واؤ ہو جو یاء یا الف سے بدلا گیا ہو جیسے: قيمة وماء ان دونوں میں آپ کہیں، قُوَيْمَة ومُوَيَّة اس لئے کہ ان دونوں کی اصل قِوْمَة ومَوَه، ہے (قِوْمَة میں واو کو یا سے بدل دیا اور مَوَہٌ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا اور ھاء کو ہمزہ سے بطور سماع، بدلدیا ماء ہو گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ تصغیر میں ہر بدلا ہوا حرف اپنی اصل کی طرف لوٹ آتا ہے۔) برخلاف معتد جیسے الفاظ جن کا دوسرا حرف لین نہیں ہے تو ان کی تصغیر مُتَيْعد کے وزن پر آئیگی۔

وبخلاف ثانى آدم، فإنه منقلب عن غير لين، فيقلب واوًا كالألف الزائدة من نحو ضارب، والمجهولة من نحو صاب وعاج، فتقول فيها: أوَيدِم، وضوَيرب وصُوَيب وعُوَيج. وأما تصغيرهم عيدًا على عُيَيْد، مع أنه من العَوْد فشاذّ، دعاهم إليه خوف الالتباس بالعُود أحد الأعواد. أو كان ياءً منقلبة واوًا أو ألفًا، كموقن وناب، تقول فيهما: مُيَيْقِن

ونُنيب، إذ أصلها مُيْقِن ونَيْب. أو كان همزة منقلبة ياء كذِيب، تقول فيه: ذُؤيب. أو كان أصله حرفًا صحيحًا غير همزة نحو دُنينير فى دينار، إذ أصله دِنَّار، بتشديد النون.ويجرى هذا الحكم فى التكسير الذى يتغير فيه شكل الحرف الأول، كموازين وأبواب وأنياب بخلاف نحو قِيَم ودِيَم.

ترجمہ: اور بر خلاف آدم جیسے الفاظ کے دوسرے حرف کے کہ وہ واؤ سے بدلا جائے گا جیسے الف زائدہ کو واؤ سے بدلا جاتا ہے جیسے: ضارب، اور مجہول الحقیقت الفاظ جیسے: صاب وعاج. توان سب کی تصغیر میں (الف کو واؤ سے بدلا جائیگا) اور آپ کہیں: أُوَيدِم، وضوَيرب وصُوَيب وعُوَيج.

اور رہا عربوں کا عید کی تصغیر عییدلانا جب کہ وہ عَود (لوٹنا) سے ماخوذ ہے (یعنی واؤ کے ساتھ ہے) تو یہ شاذ ہے (کیونکہ قیاس عوید کا ہے) التباس کے خوف نے انھیں ایسا کرنے پر مدعو کیا تاکہ اس عود سے اشتباہ نہ ہو جائے جو اعواد کا مفرد ہے (جسکی تصغیر عوید آتی ہے)

یا دوسرا حرف یاء ہو جو واؤ یا الف سے بدلی ہوی ہو جیسے موقن، وناب، توانکی تصغیر میں آپ کہیں مُيَيْقِن ونُنيب، اسلئے کہ ان کی اصل مُيْقِن ونَيْب. ہے۔

یا دوسرا حرف ہمزہ ہو جو یاء سے بدلا ہوا ہو جیسے: ذِيب، تو اسکی تصغیر میں آپ کہیں ذُؤيب.

یا دوسرا حرف ہمزہ کے بجائے کوئی حرف صحیح ہو۔(تو اسے بھی اصل کی طرف لوٹایا جائیگا) جیسے دینار و دُنینیر اسلئے کہ اس کی اصل دنَّار بتشدید النون ہے۔

اور یہ حکم اس جمع تکسیر میں بھی جاری ہوتا ہے جس میں پہلے حرف کی شکل بدل جائے جیسے: موازین وأبواب وأنياب بر خلاف قِيَم (قيمة کی جمع) ودِيَم. (ديمة کی جمع) جیسے الفاظ (ان میں یاء واؤ سے اسلئے نہیں بدلی کہ جمع کا پہلا حرف مختلف نہیں ہے بلکہ یکساں ہے یعنی مکسور ہے)

تشریح: تصغیر میں ہر بدلا ہوا کلمہ اپنی اصل کی طرف لوٹتا ہے، چنانچہ اگر کلمہ کا دوسرا حرف الف ہو مگر اسکی اصل واو ہو جیسے: باب، تاج، نار، تو تصغیر میں آپ کہیں: بويب، نوير، تويج، اور اگر الف کی اصل یاء ہو جیسے: ناب، و غاية، تو تصغیر میں آپ کہیں: نييب، وغييبة، اور اگر کلمہ کا دوسرا حرف واؤ ہو مگر اسکی اصل یاء ہو جیسے: موقن، و موسر، تو تصغیر میں آپ کہیں: مييقن، و مييسر، اور اگر کلمہ کا دوسرا حرف یاء ہو مگر اسکی

اصل واؤ ہو جیسے میزان ومیعاد ،ومیقات،و میراث، تو تصغیر میں آپ کہیں:
،مویزین،ومویعید،ومویقیت،ومویریث،

اور اگر کلمہ کا دوسرا حرف غیر حرف مدہ سے بدلا ہوا ہو، جیسے: آدم ،آصال، آمال، کہ یہ ہمزہ سے بدلے ہوے ہیں
یا کلمہ مجہول الحقیقت ہو جیسے:عاج، وصاب وراف،یا کلمہ کا دوسرا حرف مدہ زائدہ ہو، جیسے:عالم،
کاھل،صانع،ساحر ،شاعر ،ان سب میں الف کوواو سے بدل کر تصغیر بنائی جائیگی،

اور یہی ضابطہ اس جمع تکسیر میں بھی جاری ہو گا جسکے حرف اول کی شکل بدل دی گئی ہو یعنی الف کو واؤ سے بدلا جائیگا
جیسے: موازین، کہ اسکی اصل میزان بکسر المیم ہے، جمع میں مفتوح ہو گئی ہے، اور ابواب، کی اصل باب بفتح
الباء ہے جمع میں ساکن ہو گیا ہے، اسی طرح انیاب، ہے،

وإن حذف بعض أصول الاسم، فإن بقي على ثلاثة كشاكٍ وقاضٍ، لم يُرَدّ إليه شيء، بل شُوَيْكٍ وقويضٍ، بكسر آخره منوّنا، رفعًا وجرًا، وشُوَيْكيًا وقُويضيًّا نصبًا، وإلا رُدّ، نحو كُلْ وخُذْ وعِدْ بحذف الفاء فيها، ومُذْ وقُلْ وبِعْ بحذف العين أعلامًا، ونحو يد ودم، بحذف لامهما، ونحو قِهْ وفِهْ وشِهْ، بحذف الفاء واللام، ورَهْ بحذف العين أعلامًا أيضًا، فتقول في تصغيرها: أُكَيل، وأُخَيْذ، ووعَيد، بردّ الفاء، ومُنَيذ وقُوَيل وبُيَيع، برد العين، ويُدَي ودُمَي، برد اللام، ووُقَّي ووُفِي ووُشَي، برد الفاء واللام، ورُأَي، برد العين واللام.

ترجمہ: اوراگر اسم کے بعض حروف اصلی حذف ہو جائیں تو اگر وہ تین بچیں جیسے شاک، وقاض، توان کی طرف کچھ واپس نہ ہو گا بلکہ تصغیر میں آپ کہیں شُوَيْكٍ وقويضٍ، آخر میں کسرہ اور تنوین دیکر حالت رفعی، وجری دونوں میں، اور حالت نصبی میں شُوَيْكيًا وقُويضيًّا کہیں، ورنہ (یعنی اگر تین سے کم بچیں) تو لوٹایا جائیگا جیسے: خذ، و کل، و عد، (کہ ان میں فاء کلمہ محذوف ہے) اور مُذْ وقُلْ وبِعْ،، (کہ ان میں عین کلمہ محذوف ہے) جبکہ یہ علم ہوں اور جیسے: ید، ودم، انکالام کلمہ محذوف ہے، اور جیسے: قِهْ وفِهْ وشِهْ، ان میں فاء اور لام کلمہ محذوف ہے، اور جیسے: رہ، اسمیں عین کلمہ حذف ہے، جبکہ یہ سب علم ہوں تو ان کی تصغیر میں آپ کہیں أُكَيل، وأُخَيذ، ووعَيد، فاء کلمہ کو لوٹا کر، اور ومُنَيذ وقُوَيل وبُيَيع، عین کلمہ کو لوٹا کر، اوريُدَي ودُمَي، لام کلمہ کو لوٹا کر، اور ووُقَّي ووُفِي ووُشَي،

فاءاورلام کلمہ کولوٹا کر،۔اور رُأَيِ، عین ولام کلمہ کولوٹا کر۔

أما العَلم الثنائِيُّ الوضع، فإن صح ثانيه كبَلْ وهَلْ، ضُعِفَ أو زيدت عليه ياء، فيقال: بُلَيْل أو بُلَيّ، وهُلَيْل أو هُكَيّ وإلا وجب تضعيفه قبل التصغير، فيقال فى لَوْ وما وكَي أعلامًا: لوٌّ وكيٌّ، بتشديد الأخير، وماء، بزيادة ألف للتضعيف وقلب المزيدة همزة، إذ لا يمكن تضعيفها بغير ذلك وتصغر تصغير دوٍّ وحيٍّ وماءٍ، فيقال لُوَيٍّ وكُيَيّ ومُويّ، كما يقال دُوَيّ وحُيَيُّ ومُويه، إلا أن هذا لامه هاء، فردٌّ إليها.

ترجمہ: اور رہاوہ کلمہ جو علم ہو اور شروع سے ہی دو حرفی ہو تو اگر اسکا دوسرا حرف کلمہ صحیح ہو جیسے: بَلْ وهَلْ، تو(تصغیر میں) اسے مضعف کر دیا جائیگا اسمیں (ایک) یاء کا اضافہ کر کے اور پھر کہا جائیگا بُلَيْل یا،بُلَيّ. هُلَيْل یا ،هُلَيّ،ورنہ تصغیر لانے سے پہلے ہی اسے مضعف کیا جائیگا چنانچہ لو، اور ما" اور کی، اگر علم ہوں تو انکی تصغیر میں کہا جائیگا۔لوٌّ ،وكيٌّ، بتشديد الأخير،اور ما، میں تضعیف کے لئے ایک الف کا اضافہ ناگزیر ہے پھر اضافہ شدہ الف کو ہمزہ سے بدلا جائیگا اسلئے کہ اسکی تضعیف اسکے بغیر ممکن نہیں (اور وہ ماء ہو جائیگا) اور پھر اسکی تصغیر دوٍّ، وحيٍّ، کی طرح لائی جائیگی اور کہا جائیگا۔لُوَيٍّ ،وكُيَيّ ،ومُويّ، جیسا کہ کہا جاتا ہے دُوَيّ،وحُيَيٌّ،ومُويه۔ مگر مُويه میں لام کلمہ ہاء تھا، جو اس میں لوٹ آیا ہے۔

وإن صغر المؤنث الخالى من علامة التأنيث، الثلاثىّ أصلا وحالا، كدارٍ وسنٍ وأذنٍ وعينٍ، أو أصلاً كيدٍ، أو مآلا فقط كحُبْلَي وحَمْرَاء، إذا أريد تصغيرهما تصغير ترخيم كما سيأتى، وكسماء مطلقًا، أى ترخيما وغيره، لحقته التاء إن أمن اللّبس، فتقول دُوَيْرَة، وسُنَيْنَة وعُيَيْنَة وأُذَينة، ويُدَيّة، وحُبَيْلَة، وحُمَيْرة، وفي غير الترخيم حُبَيْكَى وحُمَيْرَاء كما سلف، وسُمَيَّة، وأصله سُمَيِيُّ بثلاث ياءات، الأولى للتصغير، والثانية بدل المدة، والثالثة بدل الهمزة المنقلبة عن الواو، لأنه من سَما يَسمو، حُذفت منه الثالثة لتوالى الأمثال، ولو سَميت به مذكرًا حذفت التاء، فتقول: سُمَي، لتذكير مسمّاه، وأما نحو شجرٍ وبَقَر فَلا يُصغر بالتاء، لئلا يلتبس بالمفرد، وذلك عند من أنَّثهما، وأما عند من ذكرَّهما فلا إشكال، وكذا نحو زينب وسُعاد لتجاوزهما الثلاثة، فيقال فيهما زُيَينب، وسُعَيِّد بتشديد الياء.

ترجمہ: اور جو کلمہ مؤنث علامت تانیث سے خالی ہو، اور ثلاثی ہو اصلا وحالا جیسے: سن وأذن وعين، یا صرف اصلا ثلاثی ہو جیسے: يد، یا صرف مآلا ثلاثی ہو جیسے: حُبْلَي وحَمْرَاء، جب انکی تصغیر ترخیم کا ارادہ کیا جائے جسکا بیان ابھی آرہا ہے۔ اور جیسے: سماء مطلقا (یعنی تصغیر ترخیم کا ارادہ ہو یا فقط تصغیر کا)، تو اگر اس میں اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسمیں تاء لاحق ہو گی چنانچہ آپ کہیں: دُوَيْرَة، وسُنَيْنَة وعُيَيْنَة وأُذَينة، ويُدَيَّة، وحُبَيْلَة، وحُمَيْرة، اور غیر ترخیم میں آپ کہیں "حُبَيْلى وحُمَيْرَاء (بغیر تاء کے) جیسا کہ گذر چکا ہے، اور سُمَيَّة کی اصل سُمَيِيٌّ ہے تین یاؤں کے ساتھ ہے پہلی تصغیر کی، دوسری حرف مد سے بدلی ہوی، اور تیسری اس ہمزہ سے بدلی ہوی جو واؤ سے بدلا ہوا ہے اسلئے کہ یہ سَما يَسمو، سے ہے اس میں تیسری یاء حذف ہو گئی ایک جیسے تین کلموں کے مسلسل جمع ہو جانے کی وجہ سے، اور اگر یہ کسی مذکر کا نام ہو جائے تو تاء حذف ہو جائیگا پھر اسکی تصغیر میں آپ کہیں گے سُمَيٌّ اسکے مسمی کے مذکر ہونے کی وجہ سے، اور رہے شجر وبَقَر جیسے الفاظ تو ان کے تصغیر تاء کے ساتھ نہیں لائینگی تاکہ مفرد کے ساتھ اشتباہ نہ ہو جائے، اور یہ بات ان کے مؤنث ہونے کی صورت میں ہے ہاں اگر یہ مذکر ہوں تو کوئی حرج نہیں اسی طرح زينب وسُعاد (ان میں بھی تاء حذف ہو گی) ان کے متجاوز عن الثلاث ہونے کی وجہ سے چنانچہ ان میں کہا جائیگا ۔زُيَينب، وسُعيِّد، بتشديد الياء.

تشریح: ہر کلمہ مؤنث جس میں علامت تانیث لگی ہوی نہ ہو اور وہ ثلاثی ہو، اصلا وحالا، یا صرف اصلا، یا صرف حالا، تو اس کی تصغیر ترخیم کا قاعدہ یہ ہے کہ اسمیں تاء لاحق کی جائیگی شرط یہ ہے التباس کا اندیشہ نہ ہو۔ جیسے: سن وأذن وعين کی تصغیر ترخیم میں آپ کہیں دُوَيْرَة، وسُنَيْنَة وعُيَيْنَة وأُذَينة، ويُدَيَّة. ۔ اور اگر التباس کا اندیشہ ہو تو تاء لاحق نہیں کی جائیگی جیسے: شجر وبَقَر کی تصغیر اور تصغیر غیر ترخیم میں بھی تاء لاحق نہ ہو گی جیسے: حُبَيْلى وحُمَيْرَاء۔

وشذ حذف التاء فيما لبس فيه، كحرْب وذَوْد ودِرْع ونَعْل ونحوهما، مع ثلاثيتها، وإجلابها فيما زاد على الثلاثة، كوُرَيِّئة وأمَيِّمة، بياءين مدغمتين، الأولى للتصغير، والثانية بدل المدة، وقدَيديمة، بيائين بينهما دال: الأولى للتصغير، والثانية بدل المدة، تصغير وراء، وأمام وقدَّام

ترجمہ: اور تاء کا حذف شاذ ہے ان جگہوں پر جہاں اشتباہ ہو جیسے: حرْب، وذَوْد، ودِرْع، ونَعْل، جبکہ وہ ثلاثی بھی ہو اور انھیں جیسے (دیگر الفاظ)، اور تاء کو لاحق کرنا شاذ ہے ان الفاظ میں جو تین حروف سے زیادہ ہوں جیسے: وُرَيِّئة وأُمَيِّمة، دو مدغم یاؤں کے ساتھ، پہلی تصغیر کی، دوسری حرف علت کے بدلے میں، اور جیسے: قدَيديمة، ایسے دو

یاؤوں کے ساتھ جن کے درمیان وال ہے۔ پہلی تصغیر کی، دوسری حرف علت کے بدلے میں، یہ وراء، وأمام وقدّام کی تصغیر ہیں۔(جو تین حرفی سے زائد ہیں)

تصغير الترخيم

واعلم أن عندهم تصغيرًا يسمى تصغير الترخيم، ولا وزن له إلا فُعَيْل وَفُعَيْعِل؛ لأنه عبارة عن تصغير الاسم بعد تجريده من الزائد.

فيصغر الثلاثيّ الأصول على فعَيْل، مجرَّدًا من التاء، إن كان مسماه مذكرًا، كحُمَيد في حامد ومحمود ومحمد وأحمد وحمَّاد وحمدان وحَمُّودة، ولا التفات إلى اللبس ثِقةً بالقرائن، وإلا فبالتاء كحُبَيلة وسويدة في حبلى وسوداء، إلا الوصف المختص بالنساء كحائض وطالق، فيقال في تصغيرهما: حُيَيْض وطُلَيْق من غير تاء؛ لكونه في الأصل وصف مذكر، أي شخص حائض أو طالق،

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ عربوں کے یہاں ایک اور تصغیر ہے جسکا نام تصغیر ترخیم ہے اور اسکا وزن نہیں ہے مگر فُعَیْل وَفُعَیْعِل ،اسلئے کہ تصغیر ترخیم نام ہے ایسی تصغیر کا جس میں زوائد کو حذف کرکے بنایا جائے چنانچہ ثلاثی الاصول کلمہ کی تصغیر فُعَیْل کے وزن پر آئیگی تاء سے خالی ہو کر اگر وہ کسی مذکر کا نام ہو جیسے: حامد ومحمود ومحمد وأحمد وحمّاد وحمدان وحَمودة، کی تصغیر حمید (اسلئے کہ حذف زوائد کے بعد حمد سب میں باقی رہتا ہے) اشتباہ کی طرف توجہ نہیں دی قرائن پر اعتماد کی وجہ سے (کہ یہ سب مذکر کے علم ہیں) ورنہ تاء کے ساتھ تصغیر لاتے جیسے: حبلی وسوداء، میں حبَیلة، وسویدة، لاتے ہیں مگر یہ کہ کلمہ ایسا وصف ہو جو عورتوں کے ساتھ خاص ہوتا ہے جیسے: حائض وطالق، تو ان کی تصغیر میں کہا جائیگا حُیَیْض ،وطُلَیْق، بغیر تاء کے، کیونکہ اصل میں یہ مذکر کی صفت ہے یعنی وہ شخص جو حیض والا اور طلاق والا ہے۔

فإن صغَّرتهما لغير ترخيم، قلت: حُوَيِّض بشدّ الياء، وطُوَيلِق، بقلب ألفهما واوًا، لأنها ثانية زائدة.

وأما الرباعيّ: فيصغر على فُعَيْعِل كقُرَيْطِس وَعُصَيفر في قِرطاس وعُصفور، ويصغر إبراهيم وإسماعيل ترخيما على بُرَيْه وسُمَيْع، ولغير ترخيم على بُرَيْهيم وسُمَيْعِيل، أو على أُبَيْرَه وأُسَيْمَع، على الخلاف في أن الهمزة أو الميم واللام أوْلى بالحذف. ولا يختص تصغير الترخيم بالأعلام، على الصحيح.

ترجمہ: اور اگر آپ ان کی تصغیر غیر ترخیم بنائیں تو آپ کہیں حُوَیِّض بشدّ الیاء ، وطُوَیلِق، الف کو واؤ سے بدل کر اسلئے کہ دوسرا الف زائدہ ہے۔

رہا کلمہ رباعی تو اسکی تصغیر فُعَیْعِل کے وزن پر بنے گی جیسے: قِرطاس وعُصفور، کی تصغیر قُرَیْطِس، وَعُصیفر، اور إبراهیم وإسماعیل کی تصغیر ترخیم بُرَیْه، وسُمَیْع، بنے گی، اور غیر ترخیم میں بُرَیْهِیم وسُمَیْعِیل، یا أُبَیْرِیه وأُسَیْمِیع، کے وزن پر بنے گی اس اختلاف کے مطابق کہ ہمزہ، یا میم، یا لام اولی میں سے کسکا حذف مناسب ہے اور تصغیر ترخیم اعلام کے ساتھ خاص نہیں ہے صحیح قول کے مطابق۔

فائدہ- مصنف علام نے مبرد کے نزدیک غیر ترخیم میں أُبَیْرَه وأُسَیْمَع بتایا ہے وہ صحیح نہیں ہے صحیح أُبَیْرِیه وأُسَیْمِیع ہے، فعیعیل کے وزن پر۔

تنبیهان

الأول :تقدم أنه لا يصغر جمع على مثال من أمثلة الكثرة، لمنافاة التصغير للكثرة، وأجاز الكوفيون تصغير ما له نظير في الآحاد كرُغْفان، فإنه نظير عثمان، فيقال في تصغيره رُغَيْفَان. فمن أراد تصغير جمعٍ ردَّه إلى مفرده وصغَّره، ثم يجمعه جمع مذكر إن كان لمذكر عاقل، وجمع مؤنث إن كان لمؤنث أو لغير عاقل، كقولك في غِلْمان وجَوَار ودَرَاهم :غُلَيْمون أو غُلَيْمين، وجُوَيْرِيات ودُرَيْهِمات.وأما اسم الجمع واسم الجنس الجمعي فيُصغران، لشبههما بالواحد.

ترجمہ: پہلی تنبیہ: یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ جمع کثرت کے اوزان پر آنے والی کسی جمع کی تصغیر نہیں لائی جاتی تصغیر کے کثرت کے منافی ہونے کی وجہ سے اور کوفیین نے اس جمع کی تصغیر کی اجازت دی ہے جسکی نظیر مفرد میں موجود ہو جیسے: رُغفان کہ اسکی نظیر عثمان موجود ہے چنانچہ اسکی تصغیر میں کہا جائیگا رُغَیْفَان، تو جو شخص کسی جمع کی تصغیر کا ارادہ کرے تو اسکو مفرد کی طرف لوٹا کر اسکی تصغیر بنائے پھر اسکی جمع جمع مذکر لائے اگر وہ مذکر عاقل ہو، اور جمع مؤنث بنائے اگر وہ صیغہ مؤنث ہو یا صیغہ غیر عاقل ہو جیسے تمہارا قول غِلْمان وجَوَار ودَرَاهم میں غُلَیْمون یا غُلَیْمین، وجُوَیْرِیات، ودُرَیْهِمات۔

اور رہی بات اسم جمع اور اسم جنس جمعی کی تو انکی تصغیر آئیگی انکے مفرد سے مشابہت کی وجہ سے۔

الثانی :لا يُصغر إلا المتمكن كما سبق، ولا يصغر من غيره إلا أربعة:

أفعل فی التعجب. والمزجي ولو عدديًا عند من بناه. وذا وتا ومثناهما وجمعهما. والذی والتی كذلك.

وحكمها :أن تصغير أفعل والمزجي كالمتمكن فی هيئته، كما تقدم، بخلاف الإشارة والموصول، فيترك أولهما على حاله :مِن فتحٍ، كذا والذي، ضم كالی، ويزاد في آخره المثنى ألف، فتقول ذيا وتيا، ومنه قول رؤبة الراجز:أو تحلِفی بِرَبّكِ الْعَلِيّ ... أَنّي أَبُو ذَيّالِكِ الصَّبِيّ

ترجمہ: دوسری تنبیہ: تصغیر صرف اسم متمکن کی لائی جاتی ہے جیسا کہ گذرا، اور اسکے علاوہ (اسم غیر متمکنیعنی مبنیات) کی تصغیر نہیں لائی جاتی مگر چار قسم کے اسموں کی،

(۱) فعل تعجب کے صیغہ افعل کی،

(۲) مرکب مزجی کی، اگرچہ وہ مرکب عددی ہو ان لوگوں کے مطابق جو اسے مبنی مانتے ہیں، (جیسے احد عشر کی تصغیر احید عشر)

(۳) ذا، اور تاء، کی اور ان کی تثنیہ وجمع کی،

(۴) الذی، اور التی کی اور ان کی تثنیہ وجمع کی،

اور اسکا حکم یہ ہے کہ فعل تعجب اور مرکب مزجی کی تصغیر اسم متمکن کی طرح ہی ہے اسی کے لفظ سے جیسا کہ گذرا، برخلاف اسم اشارہ اور اسم موصول، کہ ان کے اول حصہ کو اسکے فتحہ پر چھوڑ دیا جائیگا جیسے: ذا اور الذي، میں اور اولی کو ضمہ پر اور تثنیہ کے آخر میں الف کا اضافہ کیا جائیگا اس طرح ان کی تصغیر میں آپ کہیں: ذیّا، اور تیّا، اور اسی پر روبہ شاعر کا یہ شعر ہے

أو تحلِفی بِرَبّكِ الْعَلِيّ ... أَنّي أَبُو ذَيّالكِ الصَّبِيّ۔

ترجمہ: یاتم اپنے رب بزرگ وبرتر کی قسم کھاؤ۔۔ کہ میں اس بچہ کا باپ ہوں۔[۴]

تشریح: ابھی تک اسم متمکن کا بیان ہو رہا تھا کہ تصغیر صرف اسم متمکن کی بن تی ہے غیر متمکن کی نہیں کیونکہ مبنیات حرف کے مشابہ ہوتے ہیں مگر چونکہ مبنیات میں چار اسماء ایسے ہیں جن کی تصغیر لائی جاتی ہے اگرچہ قیاس کے خلاف ہے اسلئے اسکا ضابطہ و طریقہ مصنف علام بیان کر رہے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں لا يُصغر إلا المتمكن كما سبق، ولا يصغر من غيره إلا أربعة: مذکورہ بالا عبارت میں انھیں چار چیزوں کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں کہ فعل تعجب کے صیغہ افعل اور مرکب مزجی کی تصغیر تو اسم متمکن کے طریقہ پر ہی اسی کے لفظ سے بنے گی اور اسمیں کچھ حذف و اضافہ نہ ہو گا۔ مگر ذا، اور تاء، اور ان کی تثنیہ وجمع، اسی طرح الذی، والتی اور ان کی تثنیہ وجمع کی تصغیر کا طریقہ اسم متمکن سے الگ ہے چنانچہ ذا، اور تاء میں اولاً ماقبل آخر یائے تصغیر لاحق کیجائیگی اور ابتدائی ضمہ کے عوض ایک الف کا اضافہ کیا جائیگا، اب تصغیر کا قاعدہ جاری ہو گا تو ذییا ہو جائیگا پھر یا کا یا میں ادغام کر دیا تو ذیاّ ہو گیا اسی طرح تیاّ میں ہو گا۔ پھر الذی، اور التی میں ماقبل آخر یائے تصغیر لے آئے تو دو یاء ایک ساتھ جمع ہو گئیں پھر دونوں میں ادغام کر دیا اور آخر میں ایک الف لے آئے اور ماقبل الف فتحہ دیدیا، اور یائے تصغیر کے ماقبل کو بھی فتحہ دیدیا تو الذّیاّ اور الّتیاّ ہو گیا۔ پھر جب ان کی تثنیہ وجمع بنانے کا ارادہ کیا تو الف ونون کا اضافہ کیا تو دو الف جمع ہو گئے اور التقائے ساکنین کی وجہ سے عوض والے الف کو حذف کر دیا اس طرح الذیّان اور التیّان ہو گیا پھر جمع کے لئے یاء کے فتحہ کو ضمہ سے بدلدیا اور الف کو واؤ سے بدل دیا تو الذیّون ہو گیا، اسی طرح التیّا کے تثنیہ وجمع میں الف وتاء کا اضافہ کر دیا تو التیات ہو گیا۔

وذَيَّان وتَيَّان وأولَيَّا، واللَّذَيَّا واللَّذَيَّان واللَّتَيَّا واللَّتَيَّان واللَّذَيِّين مطلقًا، بفتح الياء المشددة أو كسرها، أو الذيُّون فى حالة الرفع، بضم الياء أو فتحها، على الخلاف بين سيبويه، والأخفش، واللَّتَيَّان جمع اللَّتَيَّا، يغنى عن تصغير اللائى واللاتى عند سيبويه، وصغَّرهما الأخفش بقلب الألف واوًا، وحذف لامهما وهى الياء الأخيرة.وتقلب الهمزة فى اللائى، فيقال اللُّويا واللُّويتا، وضم لام اللُّويا واللتيا لغةٌ، كما فى التسهيل، خلافًا للحريرىّ فى دُرَّة الغواص. وإنما ساغ تصغير الإشارة والموصول، لأنهما يوصفان

---

٤) "أو" حرف عطف بمعنى إلا "تحلفي" فعل مضارع منصوب بأن المضمرة بعد أو، وعلامة نصبه حذف النون، وياء المخاطبة فاعل "بربك" الجار والمجرور متعلق بتحلفي، ورب مضاف والكاف مضاف إليه "العلي" صفة لرب "أني" أن: حرف توكيد ونصب، والياء اسمه "أبو" خبر أن، وأبو مضاف وذيا من "ذيالك" اسم إشارة.

ويوصف بهما، والتصغير وصف في المعنى كما سبق، ولذا مُنِع عمل اسم الفاعل مصغرًا، كما منع موصوفًا.

ترجمہ: ذَيّان وتَيّان وأُولَيّا، واللّذَيّا واللّذَيّان واللّتَيّا واللّتَيّان واللّذَيّين مطلقًا، (یعنی) یائے مشددہ کے فتحہ یا کسرہ کے ساتھ، اور الذیُّون حالت رفعی میں، یاء کے ضمہ، یا، فتحہ کے ساتھ سیبویہ اوراخفش کے اختلاف مذہب کے مطابق۔ اور اللّتَیّان جمع ہے اللّتَیّا، کی، یہ بے نیاز کرتی ہے اللائی، اور اللاتی کی تصغیر سے سیبویہ کے مطابق، اور اخفش انکی تصغیر کے قائل ہیں الف کو واؤ سے بدل کر اور ان کے لام کلمہ کے حذف کے ساتھ جو کہ یائے اخیرہ ہے۔ اور اللائی میں ہمزہ کو واؤ سے بدل کر چنانچہ تصغیر میں کہا جائیگا، اللّوَیا واللّوَیتا.

اور اللّوَیّا واللّتَیّا کے لام کلمہ کو ضمہ دیا جائیگا ایک لغت کے اعتبار سے جیسا کہ تسہیل نامی کتاب میں ہے اور دُرّۃ الغواص میں حریری نے اختلاف کیا ہے، وجہ یہ ہے کہ ان کے اخیر میں آنے والا الف اسی ضمہ کے عوض میں ہے اب اگر لام کلمہ پر ضمہ دینگے تو عوض اور معوض کا اجتماع لازم آئیگا۔ اور اسم اشارہ، واسم موصول مین تصغیر کی اجازت دی گئی ہے اسلئے کہ یہ دونوں صفت ہیں اور انھیں موصوف بھی بنا جاتا ہے اور تصغیر معنیً وصف ہی ہے جیسا کہ گذرا ۔اسی لئے اسم فاعل مصغر کو عمل سے روک دیا جاتا ہے (کہ وہ بھی صیغۂ صفت ہوتا ہے) جیسا کہ موصوف ہونے کی حالت میں روکدیا جاتا ہے۔ (کیونکہ مضارع سے اس کی مشابہت کمزور پڑ جاتی ہے جیسے السارق الذی سرق یدہ)

تشریح: ذَیّان وتَیّان، ذا، اور تاء کی تثنیہ وتصغیر ہیں۔ اور اللّذَیّا، الذی کی تصغیر ہے واللّذَیّان، اسی کا تثنیہ ہے اسی طرح اللّتَیّا واللّتَیّان یہ التی کی تصغیر اور اس کی تثنیہ ہے، اور اللّذَیّین، یہ الذین اسم موصول کی تصغیر ہے۔ اور أُولَیّا یا أُولَیّاء، یہ اولی، یا اولاء کی تصغیر ہے،، سیبویہ کے نزدیک الذین کی تصغیر حالت رفعی میں الذیُّون یاء کے ضمہ، اور حالت نصبی وجری میں اللّذَیّین، یاء کے کسرہ کے ساتھ ہے، اور اخفش کے نزدیک حالت رفعی میں واؤ ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور حالت نصبی وجری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ آئیگی۔

النَّسَب

یہ فعل نَسَبَ کا مصدر ہے، جیسے کہتے ہیں انتسب فرزدق الی قبیلة تمیم، کہ فرزدق نے اپنی نسبت قبیلہ تمیم کی طرف کی۔

اصطلاح میں نسب کہتے ہیں کسی چیز کی نسبت کسی دوسری چیز کی طرف کرنا کلمہ کے آخر میں یائے مشددہ لگاکر جیسے: مصری، کوفی، عراق، بنگالی گجراتی وغیرہ

نسب میں تین چیزیں ہوتی ہیں(۱) منسوب(۲) منسوب الیہ(۳) وسیلہ نسب، جیسے: آپ کہتے ہیں زید مصریّ، تواس میں زید منسوب اور مصر منسوب الیہ، اوریائے مشددہ وسیلہ نسب ہے، اور ہر وہ لفظ جس میں یائے مشددہ لگی ہو وہ اسم منسوب کہلاتا ہے۔

(نسب کا فائدہ) تصغیر کی طرح نسب بھی ایجاز واختصار کا فائدہ دیتا ہے چنانچہ آپ کا قول هذا مصریّ، زیادہ مختصر ہے آپکے قول'هذا رجل منسوب الی المصر، سے۔ تثنیہ وجمع کی علامات کیطرح نسب کی علامت یائے مشددہ ہے،

نسب کے ذریعہ کئی چیزوں کی طرف اشارہ کیاجاتا ہے، مثلا:

(۱) مذہب کی طرف اشارہ جیسے: اسلامی، نصرانی ، مسیحی ، یهودی ۲) وطن کی طرف اشارہ جیسے: مصری ،عراق،ہندی،

(۳) جنس کی طرف اشارہ جیسے: عربی، بنگالی، بہاری، نیپالی(۴) حرفت وصنعت کی طرف اشارہ جیسے:تجاری، نجاری، زراعی، صناعی،(۵) کسی صفت کی طرف اشارہ جیسے: برّی، بحری، فضّی، ذهبی، علمی، اخلاق،

وسماه سيوبيه الإضافة، وابن الحاجب النّسبة بكسر النون وضمها، بمعنى الإضافة، أى الإضافة المعكوسة، كالإضافة الفارسية.ويحدث به ثلاثة تغييرات :لفظيّ، ومعنويّ، وحُكْمِي:

فالأول :زيادة ياء مشددة فى آخر الاسم مكسور ما قبلها، لتدل على نسبته، إلى المجرد منها، منقولاً إعرابه إليها، كمصريّ، وشاميّ، وعراقيّ.والثانى :صيرورته اسمًا للمنسوب.والثالث :معاملته معاملة الصفة المشبهة فى رفعه الظاهر والمضمر باطراد كقولك زيد قرشيّ أبوه، وأمه مصرية.

ترجمہ:امام سیبویہ نے نسب کا نام اضافت رکھا ہے اور ابن حاجب نے النّسبة (بکسر النون وضمها) بمعنی الاضافة بتایا ہے یعنی اضافت فارسی (مثلا:مصری و کوفی کہ اصل میں رجل کوفی، ورجل مصری ہے)

اور نسبت کی وجہ سے (کلمہ میں) تین (طرح کی) تبدیلیاں آتی ہیں،لفظیّ، ومعنویّ، وحُکْمِیّ.

پہلی تبدیلی لفظی: اسم کے آخر میں یائے مشددہ کا اضافہ، اور ما قبل آخر کسرہ آنا ہے تا کہ وہ دلالت کرے اپنے منسوب ہونے کی اس اسم کی طرف جو نسبت سے خالی ہے اس اسم کے اعراب کو نقل کرتے ہوئے یائے مشددہ کی طرف (کہ اب محل اعراب یائے مشددہ ہو گی کیونکہ اب یہی کلمہ کا آخر ہے) جیسے مصری، و شامی، وعراق،

دوسری تبدیلی معنوی:اس اسم کا اسم منسوب ہو جانا ہے،

تیسری تبدیلی حکمی:اس اسم منسوب کے ساتھ صفت مشبہ جیسا معاملہ کرنا ہے اس کے اسم ظاہر واسم ضمیر کو رفع دینے کے سلسلے میں جیسے تمھارا قول،زيد قرشيّ أبوه، وأُمه مصريّة. (اسمیں ابوہ مرفوع ہے اور عامل اسم منسوب قرشی ہے (جیسے صفت مشبہ عامل ہوتا ہے) (اور مصرية میں ھی ضمیر مستتر مرفوع ہے اور عامل مصرية ہے۔مطلب یہ ہے کہ زید کا باپ قریش کی طرف اور اس کی ماں مصر کی طرف منسوب ہیں)

ويحذف لتلك الياء ستة أشياء في الآخِر:

الأول :الياء المشددة الواقعة بعد ثلاثة أحرف، سواء كانت زائدة ككرسيّ أو للنسب كشافعيّ، كراهية اجتماع أربع ياءات. ويقدرٌ حينئذ أن المنسوب والمنسوب إليه مع المجددة للنسب، غيرُهما بدونها، ولهذا التقدير ثمرة تظهر في نحو :بَخاتِي وكراسيّ إذا سُمِّي بهما مذكر، ثم نسب إليه، فإنه قبل النسب ممنوع من الصرف، لوجود صيغة منتهى الجموع، نظرًا لما قبل التسمية، فإن الياء من بِنْية الكلمة، وبعد النسب يصير مصروفًا لزوال صيغة الجمع بياء النسب، وان سمّى به مؤنث، فيكون ممنوعا من الصرف، ولكن للعلمية والتانيث المعنوى،

ترجمہ:اور اس یاء کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں چھے چیزیں حذف کی جائیں گی۔

پہلی چیز: اس یائے مشددہ کا حذف ہے جو تین حرف یا زائد کے بعد آئے خواہ وہ زائدہ ہو جیسے: کرسی، یا نسبتی ہو جیسے:

شافعي، چار پاؤوں کے (ایک ساتھ) جمع ہونے کی کراہیت کی وجہ سے۔ اور اس وقت مانا جاتا ہے کی منسوب اور منسوب الیہ نئی نسبتی یاء کے ساتھ (ایک ہیں) اور نسبت کے بغیر وہ ایک دوسرے سے جدا ہیں اور اس تقدیر کا ثمرہ ظاہر ہوگا بَخاتِي وکراسیّ جیسے کلمات میں جب یہ دونوں کسی مذکر کے نام ہوں پھر ان کی طرف نسبت کی جائے چنانچہ نسبت سے قبل یہ غیر منصرف ہوں گے صیغۂ جمع منتہی الجموع ہونے کی وجہ سے علم ہونے سے پہلے کے پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اس وقت وہ صیغۂ جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہیں، اور یاء کلمہ کے وزن میں سے ہے۔

اور نسبت کے بعد یہ منصرف ہوگا صیغۂ جمع منتہی الجموع کے زائل ہو جانے کی وجہ سے یائے نسبتی کے ذریعہ۔ (کہ یاء کلمہ کے وزن میں سے نہیں ہے۔) اور اگر یہ کسی مؤنث کا نام ہو تو یہ غیر منصرف رہیں گے لیکن علمیت اور تانیث معنوی کی وجہ سے۔ نا کہ صیغۂ جمع منتہی الجموع ہونے کی وجہ سے۔

والأفصح في نحو مَرميّ مما إحدى ياءيه زائدة حذفهما، وبعضهم يحذف الأولى، ويقلب الثانية واوًا، لكن بعد قلبها ألفًا، لتحركها وانفتاح ما قبلها؛ فتقول على الأول مرمي، وعلى الثانية مرموي. ويتعين في نحو حَيّ وطَيّ مما وقعتا فيه بعد حرف واحد فتحُ أولاهما، وردُّها إلى الواو إن كانت الواو أصلها، وقلبُ الثانية واوًا كطَوِوي وحيَوي.

ترجمہ: اور مرمی جیسے الفاظ جنکی دو یاؤوں میں سے ایک زائد ہے کو حذف کرنا فصیح ہے اور بعض پہلی یاء کو حذف کرتے ہیں اور دوسری کو واؤ سے بدلتے ہیں لیکن اس کو الف سے بدلنے کے بعد، اسکے متحرک ہونے اور ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے، پہلی صورت میں آپ کہیں گے مرمي، اور دوسری صورت میں مرموي۔

اور حيّ و طيّ جیسے الفاظ جن میں ایک حرف کے بعد دو یاء ہوتی ہیں شروع کے دو حرفوں کا مفتوح ہونا متعین ہے اور یاء کو واؤ کی طرف پھیرا جائیگا اگر اسکی اصل واؤ ہو اور دوسری کو واؤ سے بدلا جائیگا جیسے: طوِوي وحيَوي۔

الثاني :تاء التأنيث، تقول في النسبة إلى مكة مَكي، وقول العامة خليفتِيّ في خليفة، وخَلْوَتي في خَلْوَة لَحْن، والصواب خَلْفِي وخَلْوِي.

ترجمہ: دوسری چیز جسے حذف کیا جائیگا، وہ تائے تانیث ہے جیسے: مکہ کی طرف نسبت کرتے وقت مکی، اور عام لوگوں کا قول خلیفتی خلیفہ میں، اور خلوتی خلوت میں غلط ہے کیونکہ صحیح خلفی اور خلوی ہے۔ (تاء کے حذف کے ساتھ)

الثالث :الألف خامسة فصاعدًا مطلقًا، أو رابعة متحركًا ثانی كلمتها :فالأولى ألف التأنيث كحُبارى: لطائر، أو الإلحاق كحَبَرْكي مُلْحَق بسَفَرْجل :للقُرَادِ، أو المنقلبة عن أصل كمصطفى من الصفرة، تقول فی النسبة إليها حُبَارِي وحَبَرْكِي ومصطفيّ .والثانية ألف التأنيث خاصةً كجَمَزَى :للحمار السريع، تقول فی النسبة إليه جَمَزِي، فإن سكن ثاني كلمتها جاز حذفها وقلبها واوًا، وسواء كانت للتأنيث كحُبْلَى، أو للإلحاق كعلقًى، اسم لنبت، فإنه ملحق بجعفر، أو منقلبة عن أصل كمَلْهَى من اللَّهو، تقول فيها :حُبْلَي أو حُبْلَوِي، وعَلْقِي أو عَلْقَوِي، ومَهلي أو مَلْهَوِيّ. والقلب أحسن من الحذف، ويجوز زيادة ألف بين اللام والواو، نحو حُبْلَاوِي.

ترجمہ: تیسری چیز جسے حذف کیا جائیگا، وہ وہ الف ہے جو کلمہ میں پانچویں یا اس سے آگے کسی جگہ میں واقع ہو (بغیر کسی شرط کے) یا الف چوتھی جگہ ہو مگر (اس شرط کے ساتھ کہ) کلمہ کا دوسرا حرف متحرک ہو، یہ الف یا تو تانیث کا ہو گا جیسے: حُبارى، (پرندوں کا جھنڈ) یا الحاق کا ہو گا جیسے: حَبَرْكي، جو کہ سَفَرَجل سے ملحق ہے، یا کسی اصلی حرف سے بدلا ہوا ہو گا جیسے: مصطفى، صفوۃ سے، تو نسبت کے وقت آپ کہیں، حُبَارِي وحَبَرْكي ومصطفى،

یا پھر الف بطور خاص تانیث کا ہی ہو گا جیسے: جَمَزَي، (تیز رفتار اونٹنی) اسکی نسبت کے وقت آپ کہیں، جَمَزِي، اور اگر کلمہ کا دوسرا حرف ساکن ہو تو اس الف کا حذف، اور واؤ سے تبدیلی دونوں جائز ہیں۔ الف خواہ تانیث کا ہو جیسے: حُبْلَى، یا الحاق کا ہو جیسے: عَلقًى، (پودے کا نام) یہ جعفر سے ملحق ہے، یا حرف اصلی سے بدلا ہوا ہو جیسے: مَلْهًى، لهو سے آپ ان میں کہیں، حُبْلَي، حُبْلَوي، وعَلقِي، عَلْقَوِي، ومَهلي ومَلْهَوِيّ، اور حذف سے بہتر قلب ہے اور لام وواؤ کے درمیان ایک الف کا اضافہ بھی جائز ہے جیسے: حُبْلَاوِي۔

تشریح: اسم مقصور کی نسبت کے وقت اسکے الف کو دیکھا جاتا ہے، چنانچہ اگر الف کلمہ میں تیسری جگہ ہو تو واؤ سے بدلا جائیگا جیسے: عصاً سے عصوی، فتی سے فتوی، اور قفی سے قفوی، اور اگر اسم ساکن الثانی ہو اور الف چوتھی جگہ ہو تو اسمیں جائز ہے کہ الف کو واؤ سے بدل دیں اور چاہیں تو حذف کر دیں لیکن قلب اولی ہے جیسے: حُبْلي، حُبْلَوي، وعَلقي، عَلْقِوي، ومَهلي ومَلْهَوِيّ، طهطى طهطوى، نمسى نمسوى،

اور اگر اسم متحرک الثانی ہو اور الف چوتھی جگہ ہو تو اسمیں حذف واجب ہے جیسے: جَمَزَي، کندی، بردی، یا الف

چوتھی جگہ سے آگے ہو تو اسمیں بھی حذف واجب ہے جیسے: حُبَارِي، ومصطفى، مستشفى، مستبقى، بعض نحاۃ واؤ سے بدلنے کی اجازت دیتے ہیں اگر پانچویں جگہ ہو جیسے مصطفوی،

الرابع :ياء المنقوص خامسة كالمعتدى، أو سادسة كالمستعلِى، تقول فيهما، المعتَدِيّ والمستعلِيّ. أما الرابعة كالقاضى فكألف نحو مَلْهى، تقول القاضِيّ والقاضَوي، والحذف أرجح، وأما الثالثة كالشَجِي والشَذِي فيجب قلبها واوًا، كألف نحو فَتى وعَصًى، تقول :شَجَوِي وشَذَوِي، كما تقول فَتَوِيّ وعَصَوِيّ، ولا تقلب الياء واوًا إلا بعد قلبها ألفًا، ويُتَوصَل لذلك بفتح ما قبلها، كما سبق فى مَرْمِيّ. وإذا نسَبْتَ إلى فَعِل، مكسور العين، مثلث الفاء، كنَمِرْ ودُئِل وإبِل، فَتَحْت عينه فى النسب، تقول نَمَرِي، ودُؤَلي وإبَلِي، وقال بعضهم: يجوز فى نحو إبل إبقاء الكسرة إتباعاً.

ترجمہ: چوتھی چیز جسے حذف کیا جائیگا، وہ یائے منقوصہ ہے جو کلمہ میں پانچویں جگہ پر ہو جیسے: معتدی، یا چھٹی جگہ پر ہو جیسے: مستعْلِي، انکی نسبت میں آپ کہیں، معتَدِيّ، ومستعلِيّ، اور جو یاء چوتھی جگہ پر ہو جیسے: قاضی، تو وہ ملھی جیسے الف کی طرح ہے (چاہیں حذف کریں چاہیں واؤ سے بدلیں اور) آپ کہیں، قاضِيّ اور قاضَوي، مگر حذف اولی ہے، اور جو یاء تیسری جگہ پر ہو جیسے: شَجِي، اور شَذِي، تو اسے واؤ سے بدلنا ضروری ہے جیسے فتی و عصی کا الف، تو آپ کہیں، :شَجَوِي وشَذَوِي، جیسے آپ کہتے ہیں، فَتَوِي ،وعَصَوِي، اور یاء کو واؤ سے نہیں بدلا جائیگا مگر الف سے بدلنے کے بعد اور ما قبل کو فتحہ دینے کے بعد، جیسا کہ مرمی میں گذرا۔ اور جب آپ کسی اسم کی نسبت فَعِلٌ، مکسور العین و مثلث الفاء کی طرف کریں، جیسے نَمِرٌ، ودُئِل، وإبِل، تو نسبت میں اسکے عین کلمہ کو فتحہ دیں۔ اور کہیں، نَمَرِي، ودُؤَلي وإبَلِي، اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابل جیسے کلمات میں کسرہ کو باقی رکھا جاسکتا ہے ما قبل کی اتباع میں۔

تشریح: اسم منقوص کی نسبت کے وقت اسکی یاء کو دیکھا جاتا ہے، چنانچہ اگر یاء کلمہ میں تیسری جگہ ہو تو اسے واؤ سے بدلا جائیگا اور اسکے ما قبل کو فتحہ دیا جائیگا نسبت میں جیسے: صدی سے صدوی (پیاسا) عمی سے عموی (اندھا) شجی سے شجوی (غمگین) اور اگر وہ چوتھی جگہ پر ہو تو واؤ سے بدلنا اور ما قبل کو فتحہ دینا جائز ہے اور حذف بھی جائز ہے جیسے: قاضی و قاضوی، داعی و داعوی، ساھی و ساموی، رامی و راموی، لیکن حذف اولی ہے۔ اور اگر وہ پانچویں یا چھٹی جگہ پر ہو تو حذف واجب ہے جیسے: مھتدی، مرتجی، مستقصی، مستعلی میں مھتدیّ، مرتجیّ، مستقصیّ، مستعلیّ۔

الخامس والسادس :علامتا التثنية وجمع تصحيح المذكر عَلَمين إذا أعربا، بالحروف، تقول زَيدي فی النسب إلی زيدانِ وزيدُون.

ترجمہ: پانچویں، اور چھٹی چیز جسے حذف کیا جائیگا، وہ تثنیہ وجمع مذکر سالم کی دونوں علامتیں ہیں بشرطیکہ وہ علم ہوں اور جب انھیں اعراب بالحروف دیا جائے تو آپ زیدانِ وزیدُون. کی نسبت کے وقت کہیں، زَیدي، (یعنی علامت تثنیہ وجمع حذف کرکے ان کے مفرد کی طرف نسبت کریں)

تشریح: تثنیہ وجمع مذکر سالم وجمع مؤنث سالم کی نسبت کے وقت انکو انکے مفرد کی طرف پھیرا جاتا ہے اور علامات تثنیہ وجمع کو حذف کردیا جاتا ہے آخر میں یائے نسبتی لگائی جاتی ہے اور ان پر اعراب بالحرف اور یائے نسبتی پر اعراب بالحرکت دیا جاتا ہے جیسے: ،ساعات سے ساعیّ، ،تمرات سے تمریّ، مهندسون سے مهندسیّ، شاهدان سے شاهدیّ، زیدان، وزیدون سے زیدیّ، زینبات سےزینبیّ، عائشات سے عائشیّ، عراقیین سے عراقیّ ،اور جمع تکسیر کا بھی یہی حکم ہے جبتک وہ علم یا جاری مجری علم نہ ہوں جیسے: علماء سے عالمیّ، اخلاق سے خلقیّ، کتب سے کتابیّ، دول سے دولیّ، بساتین سے بستانیّ، مدارس سے مدرسیّ، یعنی ان سب سے علامات تثنیہ وجمع حذف کرکے ان کے مفرد سے نسبت کی جائیگی۔

اور اگر انصار، ابرام، جزائر جیسے کلمات جو علم کے درجہ میں ہوں، یا ایسے اسم کی جمع ہو جسکا مفرد ہی نہ ہو، جیسے: ابابیل، یا وہ اسم اسم جمع ہو (جسکا مفرد اسکے لفظ سے نہ ہو) جیسے: قوم، غنم، جیش، وغیرہ، یا وہ اسم اسم جمعی ہو، جیسے: شجر، عنب، ورد ،عرب، روم، وغیرہ، تو ان سب کی نسبت انکے لفظ سے ہی ہو گی جیسے: انصاریّ، ابرامیّ، جزائریّ، ابابیلیّ، قومیّ، غنمیّ، جیشیّ، شجریّ، عنبیّ، وردیّ ،عربیّ، رومیّ، اور ان کی نسبت میں انکو مفرد کی طرف نہیں پھیرا جائیگا ابہام واشتباہ پیدا ہونے کی وجہ سے ان کے مفرد سے۔

وأما من أجرى المثنى عَلَمًا مجرى سَلْمان فی المنع من الصرف للعلمية وزيادة الألف والنون، فيقول :زَيْدَاني ومن أجرى الجمع المذكرمجرى غِسْلين، فی لزوم الياء، والإعراب على النون منونة، يقول فيه زَيْدِينِي، ومن جعله كهارونَ فی المنع من الصرف للعلمية وشبه العُجمة مع لزوم الواو، أو كعَرَبُون فی لزومها منونًا، أو كالماطرونَ :اسم قرية بالشام فی لزومها وتقدير الإعراب عليها، وفتح النون للحكاية، يقول في الجمع :زَيْدُونِي.

ترجمہ: اور رہے وہ لوگ جو تثنیہ کے علم ہونے کی حالت میں سلمان کے درجہ میں مانتے ہیں غیر منصرف میں علمیت اور الف نون زائد تان کی وجہ سے (جیسے، زیدان) تو وہ اسکی نسبت میں کہتے ہیں زیدانی، اور جو لوگ جمع مذکر سالم کو غِسْلِین کے درجہ میں مانتے ہیں یاء کے لازم ہونے اور نون پر اعراب کی وجہ سے، تنوین کے ساتھ، تو یہ لوگ نسبت میں زَیْدِینِي کہتے ہیں اور جو لوگ جمع مذکر سالم کو ھارونَ کے درجہ میں مانتے ہیں غیر منصرف رکھنے میں علمیت اور مشابہ عجمہ ہونے کی وجہ سے، واؤ کی لازمیت کے ساتھ، یا جو لوگ جمع مذکر سالم کو: عَرَبُون، کیطرح مانتے ہیں نون اور واؤ کی لازمیت کی وجہ سے تنوین کے ساتھ۔ یا جو لوگ جمع مذکر سالم کو الماطرونَ، کی طرح مانتے ہیں (جو شام میں ایک گاؤوں کا نام ہے) نون اور واؤ کی لازمیت کی وجہ سے، تنوین کے ساتھ، اور نون پر اعراب ماننے کی وجہ سے۔ تو یہ لوگ زَیْدُونِي کہتے ہیں۔

اور نون پر فتحہ (تسلسل کے ساتھ) نقل ہونے کی وجہ سے ہے (یعنی عربوں نے شروع میں نون پر فتحہ دیا جو بعد میں تسلسل کے ساتھ چلا آرہا ہے تو اب بھی فتحہ ہے)

تشریح: اگر تثنیہ وجمع سالم کی نسبت ان کے علم ہوجانے کے بعد کریں تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا تو اسے اعراب بالحرف دیا گیا ہوگا یا اعراب بالحرکت، اگر اعراب بالحرف ہے تو تثنیہ وجمع کی علامات کو حذف کرنا واجب ہے، اور اسکی نسبت اس کے مفرد سے لائی جائیگی یائے نسبتی کا اضافہ کرکے جیسے: محمدان، و سعدون، و برکات، میں آپ کہیں "محمدیّ، و سعدیّ، و برکیّ (تائے تانیث کو حذف کردیا جائیگا)

اور اگر اعراب بالحرکت ہے تو اسکی تصغیر اسی کے لفظ سے لائی جائیگی، جیسے: زیدان سے زیدانیّ، زیدین، سے زیدینیّ، زیدون سے زیدونی 'مسلمان سے مسلمانیّ، مسلمون سے مسلمونیّ، مسلمین سے مسلمینیّ۔

أما جمع المؤنث السالم، فنحو :تَمَرات جمعًا، ينسب إلى مفرده ساكن الميم، وعَلَمًا إليه مفتوحها، سواء حُكِي أو مُنع، وذلك للفرق بين النسب إليه مفردًا وجمعًا، وأما نحو ضَخْمَات فألفه كألف حُبْلى بجامع الوصيفة. ويجب الحذف فى ألف هذا الجمع خامسةً فصاعدًا، سواء كان من الجموع القياسية كمسلمات، أو الشاذة كسُرادقات، تقول فيها :مُسْلمي وسُرادِقي.

ترجمہ: رہا جمع مؤنث سالم جیسے: تَمَرات جبکہ جمع ہی مراد ہو تو اس کے مفرد کی طرف نسبت کی جائیگی میم کو ساکن

کرکے (جیسے تمری) اور علم ہونے کی حالت میں بھی مفرد کی طرف نسبت کی جائیگی میم کے فتحہ کے ساتھ (تمَری) خواہ اس کا اعراب نقل کیا جاتا ہو یعنی منصرف ہو یا نقل نہ کیا جاتا ہو یعنی غیر منصرف ہو۔ میم پر فتحہ مفرد و جمع کے درمیان فرق کرنے کے لئے ہے،

اور ضَخْمَات (جو کہ صیغۂ صفت ہے) جیسے الفاظ تو انکا الف حبلی کے الف کی طرح ہے صفت ہونے میں مشترک ہونے کی وجہ سے اور اس جمع میں الف کا حذف واجب ہے اگر الف پانچویں یا اس سے زیادہ پر ہو جمع خواہ قیاسی ہو جیسے مسلمات، یا جمع شاذ ہو جیسے سُرادقات آپ ان میں کہیں مُسْلِمِي، وسُرادِقي.

ويجب حذف ستةٍ أخرى متصلة بالآخِر:

أحدها: الياء المكسورة المدغم فيها مثلها، فيقال في نحو طيِّب وهَيِّن طَيْبِي وهَيْني، بخلاف المفتوحة كهبيَّخ للغلام الممتلئ، ما لم يكن بعد المكسورة ياء ساكنة كمُهَيِّيم، تقول هُبَيَّخي ومُهَيِّيمِيّ، تصغيرها مِهْيَام، مِفْعال من هام على وجهه: إذا ذهب من العشق، أو من النُّعاس، تحذف الواو الأولى، ثم توضع ياء التصغير، فيصير مُهَيْوم، فيُعَلّ على مُهيم، إتباعًا لقاعدة اجتماع الواو والياء وسبْقِ إحداهما بالسكون، فيشتبه حينئذ باسم الفاعل المكبر من هَيَّمه الحُب، فإذا نسب إلى المصغَّر زيدت ياء، لمنع الاشتباه، ومثله مصغر مُهيّم المذكور، وشذَّ طائِي في طَيِيء، إلا إذا قيل بحذف الياء الأولى، وقلب الثانية، وألفًا.

ترجمہ: اور دوسری ۶/ چیزوں کا حذف بھی واجب ہے جو آخری حرف سے متصل ہوں.

پہلی چیز: جسے حذف کیا جائیگا، وہ یائے مکسورہ ہے جو مدغم ہو اپنی جیسی یاء میں چنانچہ: طیِّب وهَیِّن کی نسبت میں کہا جائیگا ،طَيْبِي وهَيْني، برخلاف یائے مفتوحہ جیسے: هبیَّخ (پر گوشت، موٹا لڑکا) جبتک یائے مکسورہ کے بعد یائے ساکنہ نہ ہو جیسے: مُهَيِّم، تو اس کی نسبت میں آپ کہیں هُبَيّخي ومُهَيّيِيّ، اسکی تصغیر مِهْيَام بروزن مِفْعال آتی ہے اور یہ هامَ على وجهه سے ماخوذ ہے جب عشق میں کوئی پاگل ہو جائے، یا یہ هامَ (بمعنی پیاسا) سے ماخوذ ہے، یا یہ مهوّم ،اسم فاعل سے ماخوذ ہے جو هوّم الرجل (بمعنی اونگھ میں ادھر ادھر ڈھلکنا) سے بنا ہے، پہلے واؤ کو حذف کر دیا پھر یائے تصغیر لگادی تو مُهَيْوِم ہو گیا پھر مُهيم کے وزن پر لانے کے لئے (اس میں) تعلیل کی گئی قاعدہ پر عمل کرتے

ہوے کہ واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوے اور ان میں پہلا ساکن ہے تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا، تو یہ اسم فاعل مکبرہ (غیر مصغرہ) کے مشابہ ہو گیا۔ یا یہ هَيَّمه الحُب، (محبت نے اسے پاگل کردیا) سے ہے ماخوذ ہے پھر جب اسکی نسبت اسم مصغر کی طرف کی گئی تو ایک یاء بڑھادی گئی اشتباہ ختم کرنے کے لئے۔ اسی کی طرح مُهيِّم مذکور کی تصغیر ہے اور طيِّىء میں طائِي شاذ ہے، مگر جب پہلی یاء کو حذف اور یائے ثانی کو الف سے بدل کر کہا جائے۔

تشریح: وہ اسم جس کے ماقبل آخر یائے مشددہ مدغمہ مکسورہ ہو تو اسکی دوسری یائے متحرکہ کو حذف کیا جائیگا تخفیف کے لئے دو یائے مشددہ جنکے درمیان کسرہ ہے کے اجتماع سے بچنے کے لئے اور پھر آخر میں یائے نسبتی لگائیں گے جیسے: طيِّب وهَيِّن، وميت، و سيد، سے طيِّبِيّ وهَيِّنِيّ، وميتِيّ، و سيدِيّ۔

ثانيها :ياء فَعِيلة بفتحٍ فكسر، صحيح العين غير مضعِّفها، كحنيفة وحنَفِي، وصحيفة وصَحَفي بحذف التاء ثم الياء، ثم قلب كسرة العين فتحة، وشذ سَلِيقي، منسوبًا إلى سَلِيقة في قوله:وَلَسْتُ بِنَحْوِيٍّ يَلُوكُ لِسَانَهُ ... وَلَكِنْ سَلِيقِيٌّ أَقُولُ فَأُعْرِبُكما شذ عَمِيري وسَلِيمي، في عَمِيرة كلْب وسَلِيمة الأزد، نطقوا بالأول، للتنبيه على الأصل المرفوض، وبَالأخيرين له، وللتفرقة بين عَمِيرة غير كلْب، وسَلِيمة غير الأزد.وأما معتل العين كطويلة، أو مضعَّفها كجليلة، فلا تحذف ياؤهما، تقول فيهما: طَوِيلي، وجَلِيلي.

ترجمہ: دوسری چیز ماقبل آخر کے حذف کی: اس فعيلة کی یاء ہے جو صحیح العین وغیر مضعف ہو جیسے حنيفة سے حنفي و صحيفة سے صَحَفِي، تاء کو حذف کرکے پھر یاء کو حذف کرکے پھر کسرہ عین کو فتحہ سے بدل، کر اور سليقة سے سليقي، شاذ ہے شاعر کے قول: وَلَسْتُ بِنَحْوِيٍّ يَلُوكُ لِسَانَهُ. وَلَكِنْ سَلِيقِيٌّ أَقُولُ فَأُعْرِبُ، ترجمہ شعر: میں نحوی نہیں ہوں جو اپنی زبان کو چباؤں لیکن میں ہنرمند ہوں صاف ستھری بات کرتا ہوں۔ اس میں شاہد سليقي ہے جو کہ شاذ ہے جیسے: عَمِيرِي وسَلِيمِي، شاذ ہے عَمِيرة كلْب، وسَلِيمة الأزد، (دو قبیلوں کے ناموں) سے ماخوذ ہیں، سلقيّ میں سليقي اسلئے کہا جاتا ہے تاکہ اسکی چھوڑی ہوی اصل پر تنبیہ ہو جائے۔ کہ سليقي کی اصل سليقي ہی ہے جسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہی بات عميرة، وسليمة میں بھی ہے، اور عَمِيرة غير كلْب

وسَلِيمة غير الأزد. کے درمیان فرق پیدا کرنے کے لئے۔[1]

اور رہا معتل العین جیسے: طویلة، یا مضعف العین جیسے: جلیلة، تو ان دونوں کی یاء حذف نہ ہوگی، ان میں آپ کہیں، طَوِيلِي، وجَلِيلِي.

ثالثها: ياء فُعَيْلة بضم الفاء، وفتح العين، غير مضعفتها، كجُهَيْنة وَقُرَيْظة، تقول فى النسبة إليهما: جُهَنِيٌّ وقرَظِيٌّ بحذف التاء، ثم الياء؛ وعُيَنِيّ وقُومِي، فى عُيَيْنة وقُوَيمة كذلك، مع بقاء ضم الفاء، إذ لا يترتب عليها إعلال العين. وشذَّ رُدَيْنِي فى رُدَيْنة، ولا يجوز الحذف فى نحو قَلِيلة، لأن العين مضعّفة.

ترجمہ: تیسری چیز ماقبل آخر کے حذف کی: فُعَيْلة بضم الفاء، وفتح العین، غیر مضعف کی یاء ہے جیسے: جُهَيْنة ،وَقُرَيْظة، ان کی نسبت میں آپ کہیں جُهَنِيٌّ، وقرَظِيٌّ پہلے تاء کے حذف پھر یاء کے حذف کے ساتھ، اسی طرح عُيَيْنة وقُوَيمة میں عُيَنِيّ وقُومِي، فاء پر ضمہ کو باقی رکھنے کے ساتھ کیونکہ اس کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں، اور رُدَيْنة، میں رُدَيْنِي شاذ ہے اور قَلِيلة میں حذف شاذ ہے اسلئے کہ عین مضعف ہے۔

رابعها: واو فعُولة، بفتِح الفاء، صحيحة العين، غيرَ مضعفتها، كشَنُوءَة؛ تقول فيه على مذهب سيبويه والجمهور شنئِي، بحذف التاء، ثم الواو، ثم قلب الضمة فتحة. ومَن قال شَنوِي بالواو، قال فيها شَنُوَّة، بشد الواو. وذهب الأخفش إلى حذف التاء فقط، وغيرُهُ إلى حذف الواو مع التاء فقط. وأما نحو قَوُولة ومَلُولة، فلا حذْف فيهما غير التاء، للاعتلال فى الأول، والتضعيف فى الثانى.

الإعراب: لست: فعل ماض مبني على السكون لاتصاله بالتاء. التاء ضمير متصل في محل رفع اسم ليس. ب: حرف جر زائد .نحوي: اسم مجرور لفظاً منصوب محلا على أنه خبر ليس.

يلوك: فعل مضارع مرفوع لتجرده من الناصب والجازم والفاعل ضمير مستتر تقديره هولسانه: مفعول به منصوب وعلامة نصبه الفتحة وهو مضاف والهاء مضاف إليه. وجملة يلوك لسانه في محل نصب نعت و: استئنافية. لكني" حرف مشبه بالفعل من أخوات إن، والياء ضمير متصل في محل نصب اسمها، سليقي: خبر لكن مرفوع وعلامة رفعه الضمة أقول: فعل مضارع مرفوع وعلامته الضمة.. والفاعل مستتر تقديره أنا. والفاء: حرف عطف، أعرب: فعل مضارع مرفوع وعلامته الضمة. والفاعل مستتر تقديره أنا والجملة الفعلية معطوفة على جملة أقول. فأعرب في محل رفع نعت.

ترجمہ: چوتھی چیز ما قبل آخر کے حذف کی: فعُولة بفتح الفاء، صحیح العین، غیر مضعف کا واؤ ہے جیسے: شُنوءَة، میں آپ کہیں شنئِي، تاء کے حذف پھر واؤ کے حذف کے ساتھ پھر ضمہ کو فتحہ سے بدل کر امام سیبویہ اور جمہور کے مذہب کے مطابق، اور جو لوگ شَنوِي کہتے ہیں واؤ کے ساتھ، وہ اس کلمہ کی اصل شَنُوَّة. بشد الواو. مانتے ہیں اور امام اخفش صرف تاء کے حذف کے قائل ہیں اور ان کے علاوہ حضرات واؤ مع التاء حذف کے قائل ہیں، اور رہا قَوُولة ومَلُولة. تو ان میں تاء کے سوا کچھ حذف نہیں ہوا ہے، اول میں تعلیل، ثانی میں تضعیف کی وجہ سے۔

خامسها: ياء فَعِيل، بفتحٍ فكسر، يائيّ اللام أو واويها، كغَني وعَلي، تحذف الياء الأولى، ثم تقلب الكسرة فتحة، ثم تقلب الياء الثانية ألفًا، ثم تقلبَ الألف واوًا، فتقول غَنَويٌّ وعلَوِي.

ترجمہ: پانچویں چیز ما قبل آخر کے حذف کی: فَعِيل. بفتح فکسر، یائیّ اللام یا واوی اللام کی یاء ہے جیسے: غَنِيّ وعَلِيّ، اس میں پہلی یاء حذف ہوگی پھر کسرہ کو فتحہ سے بدلا جائیگا پھر یائے ثانی کو الف سے، پھر الف کو واؤ سے تب آپ کہیں گے، غَنَوِي وعَلَوِي.

سادسها: ياء فُعَيل، بضم ففتح، المعتلّ اللام كقُصَي. تحذف الياء الأولى، ثم تقلب الثانية ألفًا، ثم تقلب الألف واوًا، فتقول قُصَوِي، فإن صحت لام فعِيل وفُعَيل، كعَقِيل وعُقَيل، لم يحذف منهما شيء، وشذَّ في ثَقِيف وقُرَيش، وهُذَيل: ثَقفي، وقُرَشي، وهُذَلِي .

ترجمہ: چھٹی چیز ما قبل آخر کے حذف کی: فُعَيل. بضم ففتح، معتل اللام کی یاء ہے جیسے: قُصَي، پہلی یاء کو حذف کریں پھر دوسری کو الف سے بدلیں پھر الف کو واؤ سے بدلیں اور کہیں قُصَوِي، پھر اگر فعِيل وفُعَيل، کا لام کلمہ صحیح ہو جیسے: عَقِيل وعُقَيل، تو ان میں کچھ حذف نہ ہوگا، اور ثَقِيف وقُرَيش، وهُذَيل: میں: ثَقفي، وقُرَشي، وهُذَلِي، شاذ ہے (کہ ان کا لام کلمہ حرف صحیح ہے)

وحكم همزة الممدود هنا: كحكمها في التثنية، فتسلم إن كانت أصلا، كقُرَّائي في قُرَّاء، ومنهم من يقلبها واوًا، والأجود التصحيح. وتقلب واوًا إن كانت للتأنيث كحمراوي، في حمراء وصحراء، وشذّ قلبها نونا في صَنْعَاني وبَهْراني، نسبة إلى صَنْعاء اليمن وبَهْرَاء اسم قَبيلة من قُضاعة، وبعض العرب يقول صَنْعاوي ربَهْراوي على

الأصل.ويُخيّرُ فيها إن كانت للإلحاق كعلباء، أو بدلاً من أصل ككساء، فتقول عِلْبائي أو عِلْباوي، وكسائيّ أو كساويّ.

ترجمہ:اور یہاں ہمزۂ ممدود کا حکم تثنیہ کے ہمزۂ ممدود کی طرح ہے، اگر وہ اصلی ہے تو باقی رہے گا جیسے: قُرّاء، میں قُرّائي،(انشاء سے انشائیؔ،ابتداء سے ابتدائیؔ)اور بعض حضرات اسے واؤ سے بدل دیتے ہیں مگر احسن تصحیح ہے،(یعنی ہمزہ کا بقاء) اور اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو واؤ سے بدل دیا جائیگا جیسے: حمراء وصحراء،میں حمْراوي،و صحراوی، (بیضاء سے بیضاوی،نجلاء سے نجلاوی)اور ہمزہ کو نون سے بدلنا شاذ ہے جیسے: صَنْعَاني وبَهراني، ،نسبت کرتے ہوئے صَنْعاء اليمن وبَهْرَاء کی طرف(بهراء. قبیلۂ بنو قضاعہ کی ایک شاخ کا نام ہے،اور صَنْعاء اليمن یمن کے ایک شہر کا نام ہے)اور بعض عرب اسے اصل کے مطابق صَنْعَاوي وبَهراوي کہتے ہیں،اور اگر ہمزہ الحاق کا ہو جیسے: علباء، یا حرف اصلی(واؤ یا یاء) سے بدلا ہوا ہو تو آپکو اختیار ہے خواہ اصل سے بدلیں یا واو سے بدلیں جیسے: کساء،تو آپ کہیں عِلْبائي ،وعِلْباوي، کسائیؔ،و کساویؔ۔

ويُنْسب إلى صدر العَلَم المركَّب إسناديًا، كبَرَقِي، وتأبَّطِي: فی بَرَقَ نحرُه، وتأبَّطَ شَرًّا.أو مَزْجِيًّا كبَعْلي ومَعْدِي: فی بَعْلَبَكُّ ومَعْد يكَرِبَ. وهذا هو القياس فيه مطلقًا، سواء كان صحيح الصدر أو معتله، وبعضهم يعامل المعتلَّ معاملة المنقوص، فيقول في مَعْديكرب مَعْدَوِي. وقيل يُنْسَبُ إلى عجُزه، فتقول بَكّيّ وكَرَبي. وقيل: إليهما مُزالا تركيبهما، فتقول: بَعْلي بَكّيّ، ومَعْدي كَرَبي؛ وعليه قولُه:تزَوَّجْتُها راميَّة هُرْمُزِيَّة ... بِفَضْلَةِ مَا أَعْطَى الأميرُ مِنَ الرِّزقِ، فی النسبة إلى رامَ هُرْمُزَ وقيل إلى المركب غير مزال تركيبه، تقول بعْلَبَكِّي ومَعْديكربي.وقيل: يُنْسَبُ إلى فَعْلَلٍ منهما، تقول بَعْلَبكي ومَعْدَكِي كما تقول حضْرَمي فی حَضْرَمَوْت.

ترجمہ:اور مرکب اسنادی اگر علم ہو تو اسکی نسبت اسکے پہلے جزء سے کی جائیگی جیسے: بَرَقَ نحرُه، وتأبّط شَرًّا میں بَرَقِي،وتأبَّطِي(اسی طرح)مرکب مزجی میں جیسے: بَعْلَبَكّ ومَعْديكَرِبَ. میں بَعْلي ومَعْدِي:اس میں ضابطہ یہی ہے بغیر کسی قید وشرط کے، کلمہ کا پہلا جزء خواہ صحیح ہو یا معتل،اور بعض عرب معتل کے ساتھ اسم منقوص جیسا معاملہ کرتے ہیں اور معدیکرب میں معدوی کہتے ہیں،اور کہا گیا ہے کہ اسکے آخری جز کو اسم منسوب بنایا جائیگا تو اس صورت میں آپ کہیں گے،بَكّيّ. و كَرَبِي.اور کہا گیا ہے کہ دونوں جزوں کی طرف نسبت کی جائیگی انکی ترکیب ختم

کرکے (اس صورت میں آپ کہیں گے)، بَعْلِیبَکِّيّ، ومَعْدِی کَرَبِي؛ اور اسی پر شاعر کا شعر ہے،

ع "میں نے اس عورت سے نکاح کیا جبکہ وہ رام ہرمز کی رہنے والی ہے اس احسان کی وجہ سے جو امیر نے کیا ہے، رامَ هُرْمُزَ کی طرف نسبت کرتے ہوے، اور کہا گیا ہے کہ مرکب کی طرف نسبت کی جائیگی ترکیب ختم کئے بغیر اس صورت میں آپ کہیں گے بعْلَبَكِّي ومَعْدِيكربِي. [۲]

اور کہا گیا ہے فَعْلَل جو ان دونوں جزووں سے (تراشکر) بنایا گیا ہے کی طرف نسبت کی جائیگی اس صورت میں حَضْرَمَوْت میں آپ کہیں گے حضْرَمِي.

ومثل الإسنادي أيضًا الإضافي كأمريء القيس، تقول فيه امْرئي أو مَرَئي، والثاني أفصح عند سيبويه، وعليه قول ذى الرّمّة يهجو امرأ القيس: إذا المرَئيُّ شَبَّ له بَنَاتٌ ... عقَدْنَ برأسِه إبَةً وعَارًا- وقول جرير:يَعُدُّ النَّاسِبُونَ إلى تَمِيْم ... بُيُوتَ الْمَجْدِ أَرْبَعَة كِبَارًا- وَيَخْرُجُ مِنْهم المَرَئِي لَغْوًا ... كَمَا أَلْغَيْتَ فِي الدِّيَة الحِوَارَا-

ترجمہ:اور مرکب اسنادی کیطرح ہی مرکب اضافی ہے جیسے: أمريء القيس، میں آپ کہیں امْرئي. یا مَرَئي، اور سیبویہ کے نزدیک دوسرا زیادہ فصیح ہے، اور اسی پر ذی الرّمّة کا شعر ہے جس میں وہ امرأ القيس کی ہجو کررہا ہے۔ ترجمہ شعر۔ امرأ القيس کی بیٹیاں جب جوان ہوں گی تو اس کے گلے میں ذلت وعیب کا طوق ڈالیں گی، اور (جیسے) جریر کا شعر، نسبت کرنے والے عزت وعظمت کے چار خاندانوں میں بنو تمیم کو شمار کرتے ہیں جن سے امرأ القيس لغو وفضول ہوکر نکل جاتا ہے جیسے تم دیت وخوں بہا میں اونٹنی کے بچے کو نکالدیتے ہو۔ (دونوں شعروں میں مرئیَ استعمال ہوا ہے)

ويُستثنى من المركب الإضافيّ ما كان كُنية، كأبى بكر وأم كلثوم، أو مُعَرَّفًا صدرُه بعجزه،

[۲] الإعراب: "تزوجتها" فعل وفاعل ومفعول، والضمير في تزوجتها يرجع إلى امرأته "رامية هرمزية" نصب على الحال "بفضل" جار ومجرور متعلق بقوله تزوجتها "الذي" مضاف إليه "أعطى" فعل ماض "الأمير" فاعل والجملة لا محل لها صلة الموصوف "من الرزق" جار ومجرور متعلق بأعطى.

الشاهد: قوله: "رامية هرمزية" فإنه نسبة إلى "رام هرمز" بلدة من نواحي خوزستان، فالشاعر نسب إلى المركب المزجي بإلحاق ياء النسب بكل جزء من جزأيه.

كابن عمر وابن الزُّبير، فإنك تَنْسُبُ إلى عَجُزه، فتقول: بَكْرِي وكُلْثُومِي وعُمَرِي. وأُلْحق بهما ما خِيف فيه لَبْس، كقولهم في عبد مَناف مَنَافِي، وعبد الأشهل أَشْهَلِي، دَفْعًا لِلبس، وشذَّ فيه، فَعْلَلٌ السابق، كتَيْمَلِي وعَبْدَرِي، ومَرْقَسِي، وعَبْقسِي، وعَبْشَمِي: في تيم اللات، وعبد الدار، وامرئ القيس بن حجر الْكِنْدِي، وعبد القيس، وعبد شَمْس. ومن الأخير قول عبد يغوث الحارثيّ:وَتَضحَكُ مِنِّي شَيْخَةٌ عَبْشَمِيَّةٌ ... كَأَنْ لَمْ تَرَ قَبْلِي أَسِيْرًا يَمَانِيًّا

ترجمہ:اور مرکب اضافی میں اس اسم کو مستثنی کیا گیا ہے جو کسی کی کنیت ہو جیسے: أبو بكر،وأم كلثوم،(وغیرہ) یا مرکب اضافی کا پہلا جز دوسرے جز کے ذریعہ معرفہ بن رہا ہو جیسے: ابن عمر،وابن الزبير،،(وغیرہ) تو آپ اسکے اخیر والے جز کو اسم منسوب بنائیں اور کہیں،بَكْرِي، وكُلْثُومِي،وعُمَرِي.وزبیری،اور انھیں دونوں کے ساتھ ان اسماء کو جوڑا جاتا ہے جن میں اشتباہ کا اندیشہ ہو جیسے:عربوں کا قول مَنَافِي، عبد مَناف میں وأَشْهَلِي ،عبدالأشھل میں، اشتباہ کو ختم کرنے کے لئے،اور فعلل، جسکا بیان پہلے گذرا شاذ ہے جیسے:تيم اللات، وعبد الدار، وامرئ القيس بن حجر الْكِنْدِي،وعبد القيس، وعبد شَمْس.وغیرہ میں تَيْمَلِي، وعَبْدَرِي، ومَرْقَسِي، وعَبْقسِي، وعَبْشَمِي:اور اخیر کلمہ پر عبد یغوث الحارثیؒ،نے یہ شعر کہا ہے،ترجمہ: مجھ پر عبد شمس کی ایک بڑھیا ہنستی ہے، گویا اسنے مجھ سے پہلے کسی یمنی قیدی کو نہیں دیکھا، اسمیں شاہد عَبْشَمِيَّةٌ ہے۔

تشریح:علم مرکب کی تین قسمیں ہیں۔ مرکب اسنادی، مرکب مزجی، مرکب اضافی، جب علم مرکب اسنادی ہو جیسے: فتح الله، جاد الحق، یا علم مرکب مزجی ہو جیسے:بعلبک،معدیکرب،خمسة عشر،اور اسکی طرف نسبت کا ارادہ ہو تو اسکے پہلے جزء کی طرف نسبت کریں گے اور دوسرے جزء کو حذف کردیں گے جیسے:فتحيّ، جاديّ،بعليّ،معديّ،او معدويّ،خمسيّ، اور علم مرکب اضافی ہو جیسے: عبدالله،امرئ القيس،بدر الدين،جمال الدين،اس کی نسبت بھی پہلے جزء کی طرف ہوگی مرکب اسنادی ومزجی کی طرح، چنانچہ آپ کہیں ،عبديّ،امرئيّ،بدريّ،جماليّ، اور اس میں بھی دوسرے جزء کی طرف نسبت نہ ہوگی مگر چند جگہوں میں جنکی تفصیل یہ ہے،

(۱) جب وہ مرکب کسی کی کنیت ہو جو عموماً والدین کے نام ہوتے ہیں جنکے شروع میں اب، و ام، لگا ہوتا ہے جیسے:ابو بکر،ابوحنیفه، ام کلثوم، ام سلمه،وغیرہ،ان سب میں دوسرے جزء کی طرف نسبت کی جائیگی اور پہلا

جزء حذف کیا جائیگا جیسے: بکریّ، کلثومیّ، سلمیّ،

(۲) اسی طرح وہ نام جن کے شروع میں ابن لگا ہوتا ہے جیسے: ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ہشام، انکی نسبت میں آپ کہیں، عباسیّ، عمریّ، مسعودیّ، ہشامیّ۔

(۳) اسی طرح وہ اسماء جن کے دوسرے جزء کو حذف کرنے سے اشتباہ پیدا ہوتا ہے جیسے: عبد مناف، عبد شمس، عبد المطلب، عبد العزیز، عبد الدار، عبد الاشہل، وغیرہ ان کی نسبت بھی انکے دوسرے جزء کیطرف ہوگی جیسے: منافی، شمسی، مطالبی، عزیزی، داری، اشھلی۔

وَإذا نُسب إلى ما حُذِفَتْ لامه، فإن جُبر في التثنية وجمعِ التصحيح بردّها، كأَبٍ وأَخٍ وعِضَةٍ وسَنَةٍ، تقول فيها: أَبَوانِ وأَخَوَان وعَضَوات وسَنَوَات، أو عِضَهَات وسَنَهَات، وجب ردُّ المحذوف في النسب، فتقول: أَبَوي وأَخَوِي وعِضَوِي وسَنَوِي، أو عِضَهِي وسَنَهِي. وإن لم يُجْبَر فيهما جاز الأمران في النسب، نحو غَدٍ وشَفَةٍ، تقول فيهما: غَدِي وشَفِي، أو غَدَوِي وشَفَوِي. إلا إن كانت عينه مُعْتَلَّة، فَيَجِبُ جَبْرُه، كذَوَوِي في ذِي وذَات، بمعنى صاحب وصاحبة وشَاهِي أو شَوْهِي، بسكون الواو في شاة، أصلها: شَوْهة. ويجوز الأمران في يَدٍ ودَمٍ عند من لا يَرُدّ لامَهما في التثنية، ووجب الرَّدُّ عند من يردها، فتقول على الأول: يَدِيٌّ أو يَدَوِيٌّ، ودَمِيٌّ أو دَمَوِيٌّ، وعلى الثاني: يَدَوِيّ ودَمَوِي لا غير.

ترجمہ: اور جب کلمہ کی نسبت ایسے کلمہ کی طرف ہو جسکا لام کلمہ حذف ہو تو اگر تثنیہ و جمع میں اسکے لام کلمہ کی واپسی کرکے اس کی تلافی ہوگئی ہو جیسے: أَب وأَخ وعِضَة وسَنَة، کی تثنیہ و جمع میں آپ کہتے ہیں، أَبَوانِ وأَخَوَان وعَضَوات وسَنَوَات، یا عِضَهَات وسَنَهَات، تو منسوب میں محذوف کی واپسی واجب ہے اور آپ کہیں گے أَبَوي، وأَخَوِي وعِضَوِي، وسَنَوِي، یا عِضَهِي، وسَنَهِي. اور اگر تثنیہ و جمع میں اس کی تلافی نہ ہوی ہو تو منسوب میں دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے: غَدٍ وشَفَةٍ، میں آپ کہہ سکتے ہیں غَدِي، وشَفِي، اور غَدَوِي وشَفَوِي. مگر یہ کہ اسکا عین کلمہ معتل ہو تو اس وقت تلافی واجب ہے جیسے: ذِي، وذَات، میں آپ کہیں، ذَوَوِي، بمعنی صاحب وصاحبة، اور شاة میں۔ شَاهِي یا شَوْهِي، واو کے سکون کے ساتھ۔ اس کی اصل شوهة ہے۔

اور يَد ودَم میں دونوں صورتیں جائز ہیں ان حضرات کے مطابق جو تثنیہ میں ان کے لام کو واپس نہیں لاتے، اور واپسی

واجب ہے ان کے نزدیک جو تثنیہ میں لام کو واپس لاتے ہیں، تو پہلی صورت کے مطابق آپ کہیں يَدِيّ، یا يَدَوِيّ، ودَمِيّ، یا دَمَوِيّ، اور دوسری صورت کے مطابق آپ کہیں يَدَوِيّ ودَمَوِي، اسکے علاوہ نہیں۔

تشریح: اسم ثلاثی الاصول میں جب کوئی کلمہ حذف کر دیا گیا ہو تو اس کی طرف نسبت کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) اگر اسم ثلاثی الاصول کا لام کلمہ محذوف ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہاگا۔ یا تو تثنیہ و جمع تصحیح میں اس کی واپسی ہوی ہوگی یا نہیں ہوی ہوگی، اگر واپسی ہوی ہے تو نسبت میں بھی واپسی واجب ہوگی جیسے: اب، اخ، اخت، سنة میں آپ کہیں گے، ابویّ، اخویّ، اخویّ، (تاء کے حذف کے ساتھ) سنویّ، اسلیئے کہ تثنیہ و جمع میں لام کلمہ واپس ہوا ہے کہ آپ کہتے ہیں، ابوان، اخوان، اخوات، سنوات،

(۲) اور لام کلمہ کی واپسی نہیں ہوی ہے تو آپ کو اختیار ہے چاہے نسبت میں واپسی کریں اور چاہے نہ کریں جیسے: يَدِيّ، یا يَدَوِيّ، ودَمِيّ، یا دَمَوِيّ، ابنیّ، یا بنویّ، اسمیّ، یا سمویّ، اسلیئے کہ تثنیہ و جمع میں لام کلمہ واپس نہیں ہوا ہے کہ آپ کہتے ہیں، یدان، دمان، اسمان، ابنان، (تنبیہ) مثال میں آپنے دیکھا کہ اخت، و سنة کی نسبت اب و خ مذکر کی طرح ہوی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ نسبت میں تاء حذف ہوجاتا ہے اور لام کلمہ واپس ہوجاتا ہے، لیکن امام یونس کا خیال یہ ہے کہ تاء حذف نہ ہوگا کہ وہ تانیث کا نہیں ہے اسلئے نسبت میں وہ اختی، وسنتی، و بنتی، بالتاء کے قائل ہیں۔

وإذا نُسِب إلى ما حُذِفت لامه، وعُوِّضَ عنها تاء تأنيث لا تنقلب هاء فى الوقف، حذفت تاؤه، فتقول: بَنَوِي وأَخَوِي فى بِنْت وَأخت، ويونس يقول: بِنْتِي وأُخْتِي، ببقاء التاء، مُحْتَجًّا بأن التاء لغير التأنيث، لأن ما قبلها ساكن صحيح، ولا يُسَكن ما قبل تاء التأنيث إلا إن كان معتلا كفتاة، وبأن تاءها لا تُبْدَل هاء في الوقوف. وكل ذلك مردود بصيغة الجمع، إذ تقول فيهما: بَنَات وأخَوَات، بزيادة ألف وتاء، وحذف التاء الأصلية. ولا تُرَدُّ ألفَاء لما صحت لامه، كعِدَةٍ وصِفَةٍ، تقول فيهما: عِدِي وصِفِي، وتُرَدُّ لمعتلها كشِيَةٍ، تقول فيه: وِشَي، بكسر الواو، وفتح الشين أو وِشْيِي، بكسرتين بينهما شين ساكنة.

ترجمہ: اور جب کلمہ کی نسبت ایسے کلمہ کی طرف ہو جسکا لام کلمہ حذف ہو اور اس کے عوض میں تائے تانیث لائی گئی ہو جو حالت وقف میں هاء سے نہ بدلتی ہو تو نسبت میں اسکی تاء کو حذف کر دیں گے (جیسے) بِنْت وَأُخْت، میں آپ

کہیں بَنَوِي وأَخَوِي، اور امام یونس کہتے ہیں بِنْتِي وأُخْتِي، تاء کو باقی رکھ کر دلیل دیتے ہوئے کہ یہ تاء تانیث کی نہیں ہے اسلئے کہ اسکا ما قبل حرف صحیح ساکن ہے اور تائے تانیث کا ما قبل ساکن نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ معتل ہو جیسے: فتاۃ، اور اسلئے بھی کہ اسکا تاء حالت وقف میں ھاء سے نہیں بدلتا لیکن ان سب کے صیغۂ جمع میں لام کی واپسی ہوتی ہے اسلئے کہ ان کی جمع میں آپ کہتے ہیں بَنَات وأَخَوَات، الف وتاء بڑھا کر اور تائے اصلی حذف کر کے۔ اور جس کلمہ کا لام کلمہ صحیح ہو اسکے فاء کلمہ کی واپسی نہ ہو گی جیسے: عِدَةٍ وصِفَةٍ، میں آپ کہیں عِدِي، وصِفِي، ہاں جسکا لام کلمہ معتل ہو اسکا فاء کلمہ واپس ہو گا جیسے: شِيَةٍ، میں آپ کہیں وِشَي، بکسر الواو، وفتح الشین، یا وِشْيِي، بکسر تین جنکے درمیان شین ساکن ہو.

وإذا نُسِب إلى محذوف العين، وهو قليل في كلامهم، فإن صحت لامه ولم يكن مُضَعَّفًا، لم يُجْبَر بردِّ المحذوف، كَسَهٍ ومُذ، مسمًّى بهما، فتقول منهما سَهِي ومُذِي. لا سَتَهِي ومُنْذِي، وإن كان مُضَعَّفًا كرُبَ بِحَذف الباء الأولى، مُخَفَّف رُبَّ إذا سُمي به، فإنه يجبر برد المحذوف. فيقال رُبِّي، ومثل المضعَّف في وجوب الرد، معتلُّ اللام كالْمُرِّي ، اسم فاعل أرَى، وكيَرَى مضارع رأى مسمى بهما، فتقول فيهما: المُرْيِي، واليَرْئِي، بفتح الياء، وسكون أو فتح الراء، على الخلاف بين سيبويه والأخفش، من إبقاء حركة فاء الكلمة بعد الرد، أو عدم إبقائها.

ترجمہ: اور جب کلمہ کی نسبت ایسے کلمہ کی طرف ہو جسکا عین کلمہ حذف ہو جبکہ عربوں کے کلام میں ایسا کم ہی ہے تو اگر اسکا لام کلمہ صحیح ہو اور مضعف نہ ہو تو محذوف کی واپسی کر کے تلافی نہ کی جائیگی جیسے: سَه ومُذ، جب یہ کسی کے نام ہوں تو آپ کہیں سَهِي، ومُذِي. نا کہ سَتَهِي ومُنْذِي، اور اگر کلمہ مضعف ہو جیسے: رب، پہلا باء حذف کر کے یہ ربّ مشدد کا مخفف ہے جب کسی کا نام ہو تو اسمیں محذوف کی واپسی کر کے تلافی کی جائیگی اور کہا جائیگا رُبِّي، اور وجوب رد میں مضعف کی طرح ہی معتل اللام کا حکم ہے جیسے: مُرِّي، جو کہ اری، کا اسم فاعل ہے اور جیسے: یری، جو کہ اری کا مضارع ہے جب یہ کسی کا نام ہوں تو آپ کہیں مُرئِي، ويَرْئِي، بفتح الياء وسكونها، یا راء، پر فتحہ کے ساتھ، امام سیبویہ، واخفش کے درمیان اختلاف کے مطابق کہ محذوف کی واپسی کے بعد فاء کلمہ جو کہ "را" ہے کی حرکت باقی رہے گی یا نہیں۔

تشریح: اگر نسبت کلمۂ محذوف العین کی طرف ہو تو عین کلمہ کی واپسی نہیں ہو گی اسلئے کہ یہ محل تغیر و تبدل کا متحمل نہیں ہے جیسے: سَهِي، ومُذِي. نا کہ سَتَهِي ومُنْذِي، کہ ان کی اصل سته، ومنذ، ہے ہاں کلمہ اگر مضعف یا معتل ہو تو

واپسی ہوگی۔

وإذا نَسَبْتَ إلى الثُّنائى وضْعًا، ضَعّفْتَ ثَانِية إن كان معتلا فتقول فى لَوْ وكَي مُسَمَّىبهما: لَوٌّ وكَيٌّ بالتشديد، وتقول فى لا عَلَما: لاء بالمدّ، وفى النسب إليها: لَوّيٌّ وكَيْوِيٌّ، ولاَئِيٌّ أو لَاوِيٌّ كما تقول فى النسب إلى الدَّوِّ وهو الفلاة، والحَيّ والكِسَاء: دَوِّيٌّ وكَيْوِيٌّ، ولائِيّ أو لاوِيّ، كما تقول فى النسب إلى الدوِّ وهو الفلاة، الحي والكساء: دَوِيٌّ وَدووِي وكِسَائِيٌّ أو كِسَاوِيٌّ، وأنت فى الصحيح بالخيار، نحو كم فتقول: كَمِي بالتخفيف، أو كَمِّي بالتضعيف.

ترجمہ: اور جب نسبت کریں کسی ایسے کلمہ کی طرف جو شروع سے دو حرفی ہو تو دوسرے حرف کو مضعف کریں اگر وہ معتل ہو چنانچہ کلمہ لو، وکی، جب یہ کسی کے نام ہوں تو آپ کہتے ہیں لَوّ ،وکَيٌّ بالتشدید، اور کلمہ لا" اگر نام ہو تو آپ کہتے ہیں لاء، بالمدّ، اور جب اسکی طرف نسبت کریں تو کہیں لَوِّيّ ،وكَيْوِيّ، ولَائِيّ، یا لاوِيّ، جیسے: الدَّوِّ (جنگل) والحَيّ، والكِسَاء میں آپ کہتے ہیں: دَوِيّ ،یا دووِي وكِسَائِيّ یا كِسَاوِيّ، اور صحیح میں آپ کو اختیار ہے جیسے: کم، میں آپ کہیں کَمِي، بالتخفیف، یا کَمِّي، بالتضعیف.

ويُنْسَب إلى الكلمة الدالة على جماعة على لفظها إن كانت اسم جمع، كقوميّ ورهطيّ: فى قوم ورهط؛ أو اسم جنس كشَجَرِيّ فى شجر؛ أو جمع تكسير لا واحد له، كأبابيليّ فى أبابيل، أو علَمًا كَبَساتينيّ، نِسبة إلى البساتين، عَلَم على قرية من ضواحى مصر، أو جاريا مجرى العَلم كأنصاريّ، أو يتغير المعنى إذا نُسب لمفرده كأعرابي.

ترجمہ: اور جو کلمہ جماعت کے معنی دیتا ہے اسکی طرف نسبت اسی کے لفظ سے کی جائیگی اگر وہ اسم جمع ہو جیسے: قوم ورھط؛ میں قومیّ ورھطیّ؛ یا اسم جنس ہو جیسے: شجر میں شَجَرِيّ؛ یا وہ جمع تکسیر جسکا مفرد نہ ہو جیسے: أبابیل میں أبابیليّ، یا علم ہو جیسے: بَساتین میں بساتینيّ، ایک گاؤں کا نام ہے اطراف مصر میں یا علم کے درجہ میں ہو جیسے: أنصاريّ، یا اسکے مفرد کی طرف نسبت کرنے میں اسکے معنی بدل جاتے ہوں جیسے: اعراب سے عربی (اگر اسکی نسبت اسکے مفرد عرب کیطرف کرکے عربی کہیں تو اسکے معنی عرب کے رہنے والے ہوتے دیہاتی نہ ہوتے)　(فائدہ) گذشتہ سبق میں اسکی تفصیل گذر چکی ہے۔

خاتمة

قد يُستغنى عن ياء النسب غالبًا بصوغ فاعِلٍ مقصودًا به صاحب كذا، كطاعم، وكاسٍ، ولابن، وتامرٍ .ومنه قول الحطيئة يهجو الزبرقان بن بدر:

دَعِ الْمَكَارِمَ لَا تَرْحَل لِبُغْيَتِها ... واقْعُدْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الطَّاعِمُ الْكَاسِي،

أى ذَوي طعامٍ وكسوةٍ .وقوله:وغرَرْتَنِي وزَعمْتَ أَنَّك لَابِنٌ فِي الصَّيْف تَامِرأى ذُو لَبَنٍ وتَمْر.

ترجمہ:اور عموماً یائے نسبتی سے بے نیازی حاصل کی جاتی ہے اس اسم فاعل کے ذریعہ جس کے معنی کوئی چیز والا ہوتے ہیں(کہ اس سے نسبتی معنی مقصود ہوتے ہیں) جیسے:طاعم،(کھانے والا)وکاسٍ،،(کپڑے والا)ولابن،،(دودھ والا) وتامرٍ،،(کھجور والا) اور اسی سے حطیئۃ شاعر کا قول ہے جس میں وہ زبرقان بن بدر:کی ہجو کرتا ہے،ترجمہ:اسباب عزت ومقام کی تلاش چھوڑ دواور اسکی تلاش میں رخت سفر نہ باندھو،(آرام سے) بیٹھو کہ تم کھا نے والے ،اور پہننے والے ہو،یعنی ذو طعام و ذو کسوۃ، ہو۔(یہاں طاعم،وکاسی، اسم منسوب ہیں بغیر یاء کے۔اور حطیئۃ کا ہی یہ شعر ہے۔ترجمہ:تمنے مجھے دھوکہ دیا اس خیال سے کہ تو گرمیوں میں دودھ والا اور کھجور والا ہے،(یعنی ذولبن۔و ذوتمر،ہے

أو بصوغ فعَّال بفتح الفاء وتشديد العين، مقصودًا به الحِرَف كنَجَّار وعَطَّار وبَزَّاز، أى محترف بالنِّجارة والعِطارة والبزارةِ، أو بصوغ فَعِل، بفتح فكسر، كطَعِم ولَبِن، أى :صاحب طعامٍ، ومنه قوله:لَسْتُ بِلَيْلِي ولَكِنِّي نَهِرٌ ... لَا أَدْلُجُ اللَّيْلَ ولَكِن أَبْتَكِر.

وتُصاغ نادرًا على وزن مِفْعَال أي :كمِعْطَار، أى :ذى عِطْر، ومِفْعِيل كفرس مِحْضير، أى ذى حُضْر، بضم فسكون، وهو الجرى.

ترجمہ: یا یائے نسبتی سے بے نیازی کے لئے کلمہ کو فَعّال (بمعنی حرفت وصنعت) کے وزن پر لاتے ہیں جیسے: نَجّار(بڑھائی)،وعَطّار،(عطر فروش)وبَزّاز،(پارچہ فروش) (یعنی) یہ بھی بغیر یاء اسم منسوب ہیں،

یا یائے نسبتی سے بے نیازی کے لئے کلمہ کو فَعِل، بفتح فکسر، کے وزن پر لاتے ہیں جیسے: طَعِم ولَبِن، دودھ والا، اور کھانے والا، اسی پر شاعر کا شعر ہے ترجمہ: میں رات میں کام کرنے والا نہیں ہوں لیکن میں دن میں کام کرنے واہوں، میں رات میں نہیں بلکہ دن میں چلنے والاہوں اس شعر میں شاہدنھر بروزن فَعِلٌ اسم منسوب ہے جو بغیریاء کے منسوب ہے۔

اور کبھی یائے نسبتی سے بے نیازی کے لئے مفعال کے وزن پرلاتے ہیں اگرچہ یہ نادرہے جیسے: مِعْطَار أي :ذي عِطْر، اور کبھی مفعیل کے وزن پر لاتے ہیں جیسے:فرس مِحْضِير، أي ذي حُضْر، بضم فسکون، بمعنی تیز رفتار گھوڑا۔

وما خرج عما تقدم في النسب فشاد، كقولهم رَقَباني وشَعْراني وفَوْقاني وتَحْتاني، بزيادة الألف والنون :لعظيم الرَّقبة، والشعْر، ولِفَوق، وتحت، ومَرْوَزِي فى مَرْو، بزيادة الزّاي، وأَمَوِي بفتح الهمزة فى أُمَيَّة بضمها، ودُهْرِي بالضم :للشيخ الكبير فى الدَّهْر بالفتح، وبَدَوي، بحذف الألف، فى البادية، وجَلُولِي وحَرُورِي، بحذف الألف والهمزة، فى جَلُولاء، قرية بفارس، وحَرُوراء قرية بالكوفة.

ترجمہ: اور نسبت کے بیان کردہ قواعد سے خارج تمام اسمائے منسوب شاذ ہیں جیسے عربوں کے اقوال، رَقَبَاني وشَعْراني وفَوْقاني وتَحْتاني، الف ونون بڑھاکر بڑی گردن، بڑے بال اور اوپر، نیچے کے لئے، اور مرو (ایک شہر کا نام) میں مروزی، کلمہ زاء بڑھاکر، اور أُمَيَّة میں اموی، بفتح الهمزة وبضمها، اور الدَّهْر میں دُهْرِي بالضم : شیخ کبیر کے لئے، اور البادية میں بَدَوي، بحذف الألف، اور جَلُولاء، جو ایران کے ایک گاؤں کا نام ہے، میں جَلُولِي، وحَرُوراء، جو کوفہ کے ایک گاؤں کا نام ہے، میں حَرُورِي، اور ثقیف ،و قریش میں ثقفی وقرشی، جبکہ قیاس ثقیفی وقریشی ہے اور شتاء میں شتوی، کہنا جبکہ قیاس شتائی، یاشتاوی ہے اسی طرح اور بھی بہت سے کلمات ہیں جو شاذ ہیں،